قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)

الحمد للہ والمنہ در عہد سعید سلطان دکن فائق بین الاقران سلطان ابن سلطان حضور پر نور آصف جاہ مظفر الملک
نواب میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ مدارہ و لیتولاہ آلہ در ان اکتاب الاسانید والمسلسلات

(مسمّٰی بہ)

ھادی المسترشدین

(الی)

اتصال المسندین

(الملقب بہ)

تقریب المراد (فی) رفع الاسناد

مؤلفہ سراج السالکین سید الواعظین علامہ ذیشان نقیہ دوراں محدث زمان
مولانا الفاضل القاری مفتی مولوی ابوسعید محمد عبدالہادی صاحب قادری حنفی چشتی دامت برکاتہم العالیہ

باہتمام فقیر وحقیر
شیخ محمد مالک مطبع

بہ مطبع حیدرآباد دکن سلطان بازار
حیدرآباد دکن طبع شد

(۵۰۰)

بار اول

(حق طبع)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه رواه ابو داود والترمذي وابن حبان

الحمد لله على ما من على في ايام سلطنة من اسس قواعد الدين بنشر عدله واحياء المبين - سلطاننا الاعظم

وخاقاننا الافخم السلطان ابن السلطان مير عثمان عليخان ادام الله ايامه ونشر على الخافقين بالتائيد اعلامه

بطبع الكتاب المستطاب الذي ينفع العلماء الكاملين والطلاب اعني كتاب

الاسانيد والمسلسلات الذي يوصل الطالب الى سيد البريات المسمى ب

هادي المسترشدين الى اتصال المسندين

سنة ١٣٥٥ھ

الملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد

سنة ١٣٤٦ف

لعبد ذليل - لرب جليل - غبار تراب اقدام العلماء العاملين - خادم الاسلام والمسلمين - ابي سعيد

محمد المسكين - المدعو بعبد الهادي - كان الله ذو الايادي - ابن المولى الحاج محمد الكريم تغمده الله بفضله العظيم

بمطبع حمايت الدكن الكائن بسلطان بازار الواقع بحيدرآباد الدكن صانها الله عن الشرور والفتن

مسلماً و محمداً و مصلیاً و مسلماً۔ یہ دعا گو عرصہ طویل سے ملازمان اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ اور دولت علیہ کا عقیدتمند اور مخلص خیر خواہ ہے اور زمانہ دراز سے اسکا سلسلۂ خدمت (وعظ و دعا و تالیف و افتاء وغیرہ سے) مسلسل قائم اور برابر جاری ہے۔ جب کسی عقیدتمند کی مخلصانہ وفد و یا زخدمت خصوصاً جبکہ وہ خدمت علمی ہو تو بارگاہ عالی میں (جو معدن فہم و علم و منبع فراست و ذکاوت ہے) ضرور مقبول و سرفراز ہوتی ہے۔ لہذا بصد ادب نہایت عقیدت و خلوص کیساتھ عرض ہے کہ انسان کی علمی و عملی قوت کے کارنامے ہرگز یہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ظہور کے بعد مثل جانبا بود ہو جائیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ جہاں تک رضی آبادی کا سلسلہ ہے وہاں تک انکی اشاعت ہو۔ اور جبتک بقائے نوع انسانی ہے اسوقت تک سابقہ کارناموں سے لاحقہ زمانہ مستفید ہوتا رہے۔ حق تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسے آقائے ولی نعمت کو ظل عاطفت میں ہمکو بامن رکھا ہے جو تمام ہند و ستان میں صرف اسی ذات شاہانہ کو ملجائی اسلام و ماوا و ملجائے مسلمانان گردانتا ہے ؎

پناہ می طلبی گر ز گردش ایام ؛ بیا بہ امن شاہ دکن امان انام ؛ فیوض بے عدد و بیشمار احسانات کنند حاصل اند و بے شبہ خواص و عوام

الہی دولت ایں و آنگہ سلامت باد ؛ مبارک اسمک یا ذا الجلال والاکرام ؛ علم دین اسی شاہ ظل اللہ کی ذات عالی کے حصن حصین میں پناہ گزیں ہے اور آپ ہی کے ذریعہ و توجہ عالی سے علوم و اہل علوم اوج کمال پر درخشاں تاباں ستارے نظر آرہے ہیں جنھوں نے اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے مہتم بالشان بہت سے کام انجام دئے اور ائمہ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ پر تصنیفات و تالیفات کی زوردار بارشیں برسادیں جنکے بحار و انہار سے بیشمار اشجار و اثمار و ازہار جہاں میں بہار دے رہے ہیں اور خلق کو نفع پہنچا رہے ہیں جنکی بدولت دارین کی خوبی اور کامیابی انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن انہوں نے کتاب علم سند کی تحریر و تالیف شاید اس کارہ آفاق کیلئے چھوڑ دی۔ جسکی تسوید بتوفیق رب متعال بعرصۂ یکسال و تبییض و ترتیب و تصحیح من اولہ الی آخرہ بلا اعانۃ احد بحمد اللہ استقبال قبلہ بعرصۂ دو سال انجام پائیں۔ یہ ایسا شریف علم ہے کہ اسکے حاصل کرنے والیکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عظیم الشان تعلق اور حقیقی واسطہ پیدا ہو جاتا ہے گویا ایک زنجیر کی کڑیوں میں اپنی کڑی داخل ہو گئی اور یہاں سے وہاں تک ایک ہی سلسلہ قائم ہو گیا۔ یہ ایسا نفیس علم ہے کہ ہر عالم و فاضل و کامل اسکا دائقہ و لطف حاصل کرنیکے بعد اسکا حریص ہو جاتا ہے۔ اپنے رسول علیہ السلام کے دور افتادگوں کو قریب کرنیوالا اور دور رہنیوالوں کو سلک واحد میں لانے والا یہی علم لطیف ہے۔ علم درایہ کا زیور اور کلام رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچے کا زینہ یہی علم ہے۔ علم حدیث کا دار و مدار اسی مبارک علم پر ہے۔ اسکو قوائم دین کہیں تو بجا ہے۔ اسکے ماہر کو خلفائے خلیفہ عطا ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم ارحم خلفائی۔ صحابہ کرام نے پوچھا و من خلفاؤک یا رسول اللہ فرمایا الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی و یعلمونھا الناس۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ سبحان اللہ یہ علم عزیز کیا علو شان رکھتا ہے اور اس کے عالم کو کس مرتبہ پر پہنچاتا ہے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون پس یہ علم اس ائمہ مرحومہ کے حق میں اعظم موہبات الٰہیہ سے ہے۔ علمائے خلف نے اسکو سلف سے بوجہ کمال سیکھا اور ائمۃ العلوم افتخار آثار کیا حتیٰ کہ انہیں علو اسناد حاصل ہوا۔ بعض اکابر سلف نے صرف ایک سند جید و عالی کے حاصل کرنیکے لئے شرق سے مغرب تک کا سفر اور اسکی صعوبتیں برداشت کیں۔ افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کے تنزل کی وجہ سے یہ علم فی زمانہ نایاب سا ہو گیا۔ اللہ پاک علماء کرام و طلبار ذوی الاحترام کو اسکی طرف اپنی توجہ منعطف کرانے اور اس سے نفع تام اٹھانے کی رغبت اور توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط ؎ لو کان ھذا العلم یدرک بالمنیٰ ؛ ما کان یبقی فی البریۃ جاھل ؛ فاجھد و لا تکسل و لا تک غافلاً ؛ فندامۃ العقبیٰ لمن یتکاسل ؛

عبد ذلیل رب جلیل

محمد عبد الہادی کان اللہ لہ دوالیاد

ذکرِ اشاعۃ ایں کتاب مستطاب یادگار تقریب جشن سیمین شاہِ دکن اعلیحضرت

نواب میر عثمان علیخان بہادر اداراللہ مدارہ وتولیۃ وادارۃ الدوران

تاریخ عالم اس امر کا معائنہ کروا رہی ہے کہ ابتدائے عالم سے دول عالم کے قابل و لائق افراد نے اپنی اپنی جانفشانی سے دین کی خدمت و حمایۃ اور اسکی شہرۃ و اشاعۃ میں قلم سے کام لیا ہے جس سے آج اس خدمت و حمایۃ کی ایک بہت بڑی کتاب الفہرست مرتب ہو سکتی ہے دعاگوئے دولت علیہ نے بھی اس سلسلہ میں چند کتابیں اور خصوصاً کتاب ھادی المسترشدین کی تالیف کرنیکا فخر و شرف حاصل کیا ہے جو بحمداللہ علمائے ہند و عرب کی پسندیدہ اور مقبول اور انکی غیر معمولی تقاریظ سے مزین ہے جسمیں علم سند پر مفصل نہایت بسیط بحث کیگئی ہے۔ گو کہ اس کتاب نادرالوجود نسخۂ مبارک مسعود کی تالیف ترتیب کو عرصۂ دراز منقضی ہوا لیکن چونکہ اسکی طباعت و اشاعۃ روز ازل سے وقت نادرالوجود پر موقوف تھی لہذا ایسے وقت زرّین و محمود و اوان مسعود میں اسکی تکمیل ہوئی جبکہ جشنِ سیمین عمدۂ سلاطینِ دکن ممدوح اہل زمن منیب الی اللہ خائف من اللہ سلطان ابن السلطان اعلیٰ حضرت میر عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ پس ایسے اہم موقع پر اس اہم المہمات کی اشاعۃ کیجانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے امتثال پر امورِ دین اور کارہائے خیر میں سبقت و سرعت بلا فتور و مہلت حضرت اعلیٰ کی فطرت و طبیعت راسخہ ہو گئی ہے جو سلاطین آصفیہ کی دو صد سالہ حکومت میں صرف اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (اللہ تعالیٰ حضرت اعلیٰ کے اس دینی خیر و دینی حمایۃ کو لاتقف عند حدٍ کا تا بیدی عروج عطا فرمائے) دعاگو کی کیا حقیقت کہ اس کو اپنی خدمت پر ناز ہو بلکہ اس کو فخر و ناز محض اس پر ہے کہ شاہانہ توجہات اس کی خدمت کو قبولیت کی عزت عطا فرمائے ؎

رشکِ شاہانِ زماں ہے شہِ عثمان علی — ذات میں فقر و غنا عدل بھی ایثار بھی ہے
نامِ عثمان غنی سے تو غنا حاصل ہے — طاقتِ نام علی حیدرِ کرار بھی ہے
ہے دکن رشکِ چمن برکتِ عثمانی سے — حکمراں ظلِ خدا زاہد و دیندار بھی ہے
بادِ صرصر سے زیاں کچھ نہ ہو انشاء اللہ — مالکِ باغ نگہباں ہے مددگار بھی ہے

عمر و اقبال بڑھے شاہ کا شہزادوں کا
یہی مسکیں کی تمنائے دل زار بھی ہے

غبارِ تراب اقدام العلماء العاملین

ابو سعید محمد عبد الہادی مسکین عفا عنہ المتین

فہرست مضامین ہادی المسترشدین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	تقریظ العلامۃ المحدث مولانا عبد الباری اللکنوی الفرنگی محلی رحمہ اللہ تعالیٰ۔	۱
۲	تقریظ العلامۃ مولانا الشیخ محمد عبد الجبار المدراسی الویلوری رحمہ اللہ تعالیٰ۔	۲
۳	تقریظ مولانا الشیخ عبد الرحیم المدراسی الویلوری دام فیضہ	۳
۴	تقریظ مولانا الشیخ محمد عبد النصار المدراسی الویلوری دام فیضہ	۵
۵	تقریظ العلامۃ مولانا حبیب الرحمن الدیوبندی رحمہ اللہ علیہ	۶
۶	تقریظ مولانا العلامۃ الشیخ محمد یعقوب الدیوبندی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔	۸
۷	تقریظ العلامۃ الشیخ السید محمد مخدوم الحسینی الحیدرآبادی دام فیضہ۔	۹
۸	تقریظ العلامۃ الشیخ الحبیب احمد البرزنجی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲
۹	تقریظ العلامۃ الحکیم عنایۃ اللہ خان البوفالی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۵
۱۰	تقریظ العلامۃ الحکیم عنایۃ اللہ خان البوفالی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۰
۱۱	تقریظ العلامۃ محمد نجم حسین خان الکوڈاموی المدراسی دام فیضہ	۱۱
۱۲	تقریظ مولانا الشیخ السید محمد رشید القادری البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۲
۱۳	تقریظ مولانا العلامۃ الادیب محمد عبد السلام شیخ الحرمین الہزاری والکرنولی دام فیضہ	۱۳
۱۴	تقریظ العلامۃ الشیخ سالم بلعط الحضرمی الحیدرآبادی رحمہ اللہ	۱۴
۱۵	تقریظ العلامۃ الشیخ عبد اللہ العمادی دام فیضہ۔	۱۵
۱۶	تقریظ العلامۃ الشیخ عبد القادر الصوفی الواعظ دام فیضہ	۱۶
۱۷	تقریظ العلامۃ محمد غوث التوفاقی المدراسی دام فیضہ	۱۷
۱۸	تقریظ العلامۃ محمد صدر البہاری دام فیضہ	۱۸
۱۹	تقریظ العلامۃ السید عبد الرحمن الراولپنڈوی رح	۱۹
۲۰	تقریظ العلامۃ محمود حسن الطونکی دام فیضہ	۲۰
۱۶	تقریظ العلامۃ الحکیم عنایۃ اللہ خان البوفالی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۶
۱۹	تقریظ العلامۃ محمد نجم حسین خان الکوڈاموی المدراسی دام فیضہ	۱۹
۲۰	تقریظ مولانا الشیخ السید محمد رشید القادری البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ	۲۰
۲۱	تقریظ مولانا العلامۃ الادیب محمد عبد السلام شیخ الحرمین الہزاری والکرنولی دام فیضہ	۲۱
۲۳	تقریظ العلامۃ الشیخ سالم بلعط الحضرمی الحیدرآبادی رحمہ اللہ	۲۳
۲۴	تقریظ العلامۃ الشیخ عبد اللہ العمادی دام فیضہ۔	۲۴
۲۴	تقریظ العلامۃ الشیخ عبد القادر الصوفی الواعظ دام فیضہ	۲۴
۲۷	تقریظ العلامۃ محمد غوث التوفاقی المدراسی دام فیضہ	۲۷
۲۹	تقریظ العلامۃ محمد صدر البہاری دام فیضہ	۲۹
۳۰	تقریظ العلامۃ السید عبد الرحمن الراولپنڈوی رح	۳۰
۳۱	تقریظ العلامۃ محمود حسن الطونکی دام فیضہ	۳۱

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۱	تقریظ العلامۃ السید وحید القادری دام فیضہ	۳۲
۲۲	تقریظ العلامۃ غلام محمد خطیب مکہ مسجدہ دام فیضہ	۳۳
۲۳	تقریظ العلامۃ مولانا الحلیم عبدالرحمن السہارنفوری رحمہ اللہ تعالیٰ	۳۴
۲۴	تقریظ العلامۃ الحافظ غلام محمود خطیب الجامع العثمانی بحیدرآباد رح	۳۵
۲۵	تقریظ العلامۃ مولانا الشیخ احمد ابی الکلام آزاد الدہلوی دام فیضہ	۳۷
۲۶	تقریظ العلامۃ السید مجد الدین الشطاری رح	۳۸
۲۷	المقدمۃ	۳۹
۲۸	الحصۃ الاولی فی ذکر المشائخ الکرام	۴۸
۲۹	ذکر الشیخ الاول محمد عبدالحق المکی رح	″
۳۰	مشائخ الشیخ البابلی	۴۹
۳۱	مشائخ الشیخ الحجازی الواعظ	۵۰
۳۲	مشائخ الشیخ عبداللہ بن سالم البصری رح	۵۰
۳۳	مشائخ الشیخ عبدالواحد الحضرمی	″
۳۴	مشائخ الشیخ عیسیٰ بن محمد الثعالبی	۵۱
۳۵	مشائخ الشیخ محمد بن سلیمان المغربی	۵۲
۳۶	مشائخ الشیخ محمد طاہر سنبل	″
۳۷	مشائخ الشیخ الشبراملسی	۵۳
۳۸	الشیخ الرملی اجاز لاہل عصرہ	″
۳۹	مشائخ الشیخ عمر العطار	۵۴
۴۰	مشائخ الشیخ ابی المواہب	۵۵
۴۱	مشائخ الشیخ اسماعیل العجلونی	۵۶
۴۲	مشائخ الشیخ عمر العطار	۵۷
۴۳	مشائخ الشیخ احمد الشناوی	″
۴۴	روایۃ القشاشی عن الرملی بالاجازۃ العامۃ۔	۵۸
۴۵	مشائخ الشیخ ابراہیم الکورانی	۵۸
۴۶	مشائخ الشیخ حسن العجیمی	۵۹
۴۷	مشائخ الشیخ زین العابدین الطبری	″
۴۸	صورۃ اجازۃ العلامۃ عبدالغنی للشیخ العجیمی	۶۲
۴۹	مشائخ الشیخ عبدالغنی النابلسی	۶۴
۵۰	مشائخ الشیخ احمد النخلی	۶۷
۵۱	مشائخ الشیخ ولی اللہ	۶۷
۵۲	تتمۃ فی ذکر اتصال اسانید الشیخ زکریا الانصاری والشیخ الجلال السیوطی رحمہما اللہ تعالیٰ۔	۶۸
۵۳	مشائخ الشیخ محمد عبدالحق المکی۔	۶۹
۵۴	مشائخ الشیخ عبدالغنی المدنی	۷۰
۵۵	مشائخ الشیخ ابن ادریس الرومی	″
۵۶	مشائخ الشیخ الحفنی	۷۱
۵۷	صورۃ اجازۃ الشیخ عبدالحق للمؤلف	۷۳
۵۸	الشیخ الثانی العلامۃ الشیخ صالح کمال المکی	۷۴
۵۹	مشائخ الشیخ عبداللہ سراج	۷۵
۶۰	مشائخ الشیخ صالح الفلانی	۷۵

نمبر	مضامین	صفحہ
٦١	مشائخ الشیخ عبد الرحمن الکزبری	٧٦
٦٢	مشائخ الشیخ صالح کمال	٧٨
٦٣	مشائخ الشیخ الامیر الکبیر	٧٩
٦٤	مشائخ الشیخ الشنوانی	٨٠
٦٥	مشائخ الشیخ مرتضی الزبیدی	〃
٦٦	مشائخ الشیخ احمد دحلان	٨٢
٦٧	صورۃ اجازۃ الشیخ صالح کمال للمؤلف	〃
٦٨	الشیخ الثالث العلامۃ الحبیب حسین المکی۔	٨٤
٦٩	مشائخ الحبیب محمد الحبشی	٨٥
٧٠	مشائخ السید عبد اللہ الحداد	〃
٧١	مشائخ الشیخ محمد صالح الرئیس	٨٨
٧٢	مشائخ الشیخ السید عمر بن عیدروس	〃
٧٣	مشائخ الشیخ السید یس میرغنی	٨٩
٧٤	مشائخ الشیخ السید عمر بن عیدروس	〃
٧٥	مشائخ الشیخ السید زین العابدین	٩٠
٧٦	مشائخ الشیخ السید عبد اللہ بلفقیہ	〃
٧٧	مشائخ الشیخ محمد الشلی	٩١
٧٨	مشائخ الشیخ السید عبد الرحمن بلفقیہ	〃
٧٩	مشائخ الشیخ الشریف محمد بن ناصر	٩٢
٨٠	مشائخ الشیخ عابد السندی	٩٣
٨١	مشائخ الشیخ محمد حسین	〃
٨٢	مشائخ الشیخ عابد السندی	٩٤
٨٣	مشائخ الشیخ الحبیب حسین	٩٥
٨٤	مشائخ الشیخ السید محمد السنوسی	٩٦
٨٥	مشائخ الشیخ فالح المدنی	٩٧

نمبر	مضامین	صفحہ
٨٦	صورۃ اجازۃ الشیخ الحبیب حسین الحبشی	٩٧
٨٧	الشیخ الرابع العلامۃ الشیخ احمد ابو الخیر المکی شیخ الخطباء بمکۃ المکرمہ	٩٨
٨٨	مشائخ الشیخ احمد ابی الخیر	٩٩
٨٩	صورۃ اجازتہ للمؤلف	〃
٩٠	الشیخ الخامس العلامۃ الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی	١٠١
٩١	مشائخ الشیخ محمد بن سلیمان	١٠٢
٩٢	مشائخ الشیخ عبد الحمید الدغستانی	〃
٩٣	صورۃ اجازۃ الشیخ محمد بن سلیمان للمؤلف	١٠٤
٩٤	الشیخ السادس العلامۃ الشیخ شعیب المکی	١١٠
٩٥	ذکر مشائخہ	١١٠
٩٦	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	١١١
٩٧	الشیخ السابع العلامۃ السید سالم المکی	١١٣
٩٨	ذکر مشائخہ	١١٣
٩٩	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	١١٥
١٠٠	الشیخ الثامن العلامۃ الشیخ محمد سعید المکی	١١٨
١٠١	ذکر مشائخہ	〃
١٠٢	صورۃ اجازتہ للمؤلف	〃
١٠٣	الشیخ التاسع العلامۃ الشیخ اسعد المکی	١٢١
١٠٤	ذکر مشائخہ	〃

رقم	مضامین	صفحہ
۱۰۵	ذکر العلامۃ الشیخ محمد شاکر شیخ العلامۃ الشیخ ابن عابدین صاحب الدر المختار	۱۲۳
۱۰۶	مشائخ العلامۃ الشیخ محمد شاکر	۱۲۴
۱۰۷	مؤلفات الشیخ مصطفی	۱۲۹
۱۰۸	اجازۃ العلامۃ محمد الفلانی للعلامۃ الشیخ محمد شاکر نظما	۱۳۱
۱۰۹	ومن مشائخ الشیخ محمد شاکر	۱۳۲
۱۱۰	اجازۃ الشیخ محمد شاکر للعلامۃ محمد امین عابدین نظما	۱۳۲
۱۱۱	صورۃ الاجازۃ التشریفیۃ له	۱۳۵
۱۱۲	صورۃ اجازۃ الشیخ اسعد المذکور للمؤلف المسکین	۱۳۷
۱۱۳	الاجازۃ الثانیۃ له	۱۳۸
۱۱۴	الشیخ العاشر العلامۃ الشیخ محمد سعید المکی	۱۳۹
۱۱۵	ذکر اشیاخه	۱۳۹
۱۱۶	الشیخ الحادی عشر العلامۃ الشیخ السید عمر شطا المکی	″
۱۱۷	ذکر اشیاخه	۱۴۰
۱۱۸	نقل کتاب للعلامۃ السید عیدروس الی شیخی الشیخ السید عمر شطا	۱۴۱
۱۱۹	صورۃ اجازۃ العلامۃ السید عیدروس لشیخی السید عمر شطا	۱۴۲
۱۲۰	صورۃ اجازۃ العلامۃ السید عمر شطا للمؤلف المسکین	۱۴۵
۱۲۱	الشیخ الثانی عشر العلامۃ الشیخ محمد بن عبد اللہ المنصوری الدمیاطی	۱۴۷
۱۲۲	ذکر اشیاخه	″
۱۲۳	الشیخ الثالث عشر العلامۃ الشیخ محمد نفضل الحق المکی	″
۱۲۴	صورۃ اجازته للمؤلف المسکین	۱۴۸
۱۲۵	ذکر مشائخ الشیخ المذکور	″
۱۲۶	الشیخ الرابع عشر العلامۃ الشیخ علی عبد اللہ المکی	۱۵۰
۱۲۷	ذکر اشیاخه	″
۱۲۸	صورۃ اجازته للمؤلف المسکین	۱۵۱
۱۲۹	الشیخ الخامس عشر العلامۃ الشیخ محمد عبد اللہ غازی المکی	۱۵۳
۱۳۰	ذکر اشیاخه	″
۱۳۱	صورۃ اجازته للجامع المسکین	۱۵۶
۱۳۲	ذکر مشائخه ایضا	۱۵۷
۱۳۳	الشیخ السادس عشر العلامۃ الشیخ احمد ابو الخیر المکی	۱۵۸
۱۳۴	ذکر مشائخه	۱۵۹
۱۳۵	صورۃ اجازته للجامع المسکین	۱۶۲
۱۳۶	ذکر مشائخه	۱۶۳
۱۳۷	الشیخ السابع عشر العلامۃ الشیخ محمد عبد الستار الصدیقی المکی	۱۶۵
۱۳۸	ذکر اشیاخه	۱۷۶
۱۳۹	صورۃ اجازته للمؤلف المسکین	۱۷۷
۱۴۰	الشیخ الثامن عشر العلامۃ الشیخ	۱۸۵

رقم	مضامين	صفحة
	السيد علوي المكي	
١٤١	مشائخه	١٨٥
١٤٢	صورة اجازته للمؤلف	〃
١٤٣	الشيخ التاسع عشر العلامة الشيخ محمد عمر باجنيد المكي	١٨٦
١٤٤	ذكر اشياخه وصورة اجازته للمؤلف	١٨٧
١٤٥	الشيخ العشرون العلامة الشيخ محمد مراد القازاني المكي	١٨٨
١٤٦	ذكر مشائخه	١٨٩
١٤٧	صورة اجازته للمسكين وذكر فيها اشياخه ايضا	١٩٠
١٤٨	الشيخ الحادي والعشرون العلامة الشيخ شرف الدين القازاني المكي	١٩٥
١٤٩	ذكر مشائخه	〃
١٥٠	صورة اجازته للمؤلف المسكين	١٩٧
١٥١	الشيخ الثاني والعشرون العلامة الشيخ عبد الحميد المكي	١٩٩
١٥٢	ذكر اشياخه	〃
١٥٣	صورة اجازته	〃
١٥٤	الشيخ الثالث والعشرون العلامة الشيخ حامد المكي	٢٠٣
١٥٥	ذكر اشياخه وصورة اجازته	〃
١٥٦	الشيخ الرابع والعشرون العلامة الشيخ احمد الحضراوي المكي	٢٠٤
١٥٧	ذكر مشائخه وصورة اجازته	٢٠٥
١٥٨	الشيخ الخامس والعشرون العلامة	٢٠٧

رقم	مضامين	صفحة
	الشيخ عبد الجليل برادة المدني	
١٥٩	ذكر مشائخه	٢٠٩
١٦٠	صورة اجازته للمؤلف المسكين	٢١٠
١٦١	الشيخ السادس والعشرون العلامة الشيخ عبد الله القدومي النابلسي المدني	٢١٤
١٦٢	الشيخ السابع والعشرون العلامة الشيخ محمد امين رضوان المدني	٢١٧
١٦٣	ذكر مشائخه	٢١٨
١٦٤	صورة اجازته للمؤلف	٢٢٠
١٦٥	الشيخ الثامن والعشرون العلامة الشيخ محمد سعيد المغربي المدني	٢٢٢
١٦٦	الشيخ التاسع والعشرون العلامة محمد الخضر المدني	٢٢٣
١٦٧	صورة اجازته وذكر اشياخه	٢٢٤
١٦٨	الشيخ الثلثون العلامة الشيخ محمد بن عبد الرحمن اليمني	٢٢٦
١٦٩	صورة اجازته وذكر مشائخه	〃
١٧٠	الشيخ الحادي والثلثون العلامة الشيخ عبد الرزاق البيطار الدمشقي	٢٢٨
١٧١	صورة اجازته وذكر مشائخه	٢٢٩
١٧٢	الشيخ الثاني والثلثون العلامة الشيخ رحمة الله الراندري	٢٣٠
١٧٣	صورة اجازته وذكر مشائخه	〃
١٧٤	الشيخ الثالث والثلثون العلامة الشيخ السيد علي مرتضى السيوطي المصري	٢٤٠

رقم	مضامین	صفحہ
۱۷۵	ذکر مشائخہ وصورۃ اجازتہ للمؤلف	۲۴۰
۱۷۶	الشیخ الرابع والثلثون العلامۃ الشیخ ابو محمد عبد الحق الحقانی الدھلوی	۱۴۱
۱۷۷	ذکر مشائخہ وصورۃ اجازتہ	۲۴۱
۱۷۸	الشیخ الخامس والثلثون العلامۃ الشیخ محمد قیام الدین عبد الباد اللکنوی	۲۴۳
۱۷۹	ذکر مشائخہ	
۱۸۰	الشیخ السادس والثلثون العلامۃ الشیخ عبد المؤمن المیرطھی	۲۴۴
۱۸۱	ذکر اشیاخہ واجازتہ بجیاۃ الجن	〃
۱۸۲	الشیخ السابع والثلثون العلامۃ الشیخ السید محمد گل الکابلی المرادآبادی	۲۴۵
۱۸۳	ذکر اسانیدہ واشیاخہ	〃
۱۸۴	الشیخ الثامن والثلثون العلامۃ الشیخ حسن النعمانی الجنجوھی	۲۴۷
۱۸۵	ذکر اسانیدہ واشیاخہ	〃
۱۸۶	الشیخ التاسع والثلثون العلامۃ الشیخ ابو القاسم نور محمد الفتحفوری	۲۴۹
۱۸۷	ذکر مشائخہ	〃
۱۸۸	صورۃ اجازتہ	۲۵۰
۱۸۹	الشیخ الموفی اربعین العلامۃ الشیخ عبد اللہ الکابلی	۲۵۱
۱۹۰	ذکر اشیاخہ واسانیدہ وصورۃ اجازتہ	〃
۱۹۱	الشیخ الحادی والاربعون العلامۃ	۲۵۴

رقم	مضامین	صفحہ
	الشیخ علی بن سلطان اللنجاوی	
۱۹۲	ذکر اشیاخہ وصورۃ اجازتہ	۲۵۵
۱۹۳	الشیخ الثانی والاربعون العلامۃ الشیخ محمد یعقوب الدھلوی	۲۵۹
۱۹۴	ذکر اشیاخہ وسندہ	〃
۱۹۵	الشیخ الثالث والاربعون العلامۃ الشیخ محمد محی الدین حسین الویلوری	۲۶۰
۱۹۶	ذکر مشائخہ وصورۃ اجازتہ	
۱۹۷	الشیخ الرابع والاربعون العلامۃ الشیخ محمد خورشید اللہ المدراسی	۲۶۲
۱۹۸	ذکر مشائخہ وصورۃ اجازتہ	۲۶۳
۱۹۹	الشیخ الخامس والاربعون العلامۃ الشیخ محمد عمر الخراسانی وذکر شیوخہ	۲۶۴
۲۰۰	الشیخ السادس والاربعون العلامۃ الشیخ غلام رسول المدراسی	۲۶۵
۲۰۱	ذکر اشیاخہ	〃
۲۰۲	الشیخ السابع والاربعون العلامۃ الشیخ علی الحضرمی وصورۃ اجازتہ	۲۶۵
۲۰۳	الشیخ الثامن والاربعون العلامۃ الشیخ محمد رکن الدین الویلوری	۲۶۶
۲۰۴	ذکر اجازتہ للجامع المسکین	〃
۲۰۵	الشیخ التاسع والاربعون العلامۃ الشیخ محمد عثمان المدراسی	۲۶۸
۲۰۶	ذکر اشیاخہ وصورۃ اجازتہ	
	الشیخ الخمسون العلامۃ الشیخ عبد اللہ الدھلوی وذکر اشیاخہ	۲۶۹

رقم	مضامین	صفحہ
۲۰۷	ذکر العلماء الذین اروی عنهم بالاجازة العامة	۲۷۰
۲۰۸	الشیخ الاول العلامة الشیخ یوسف النبهانی	۲۷۱
۲۰۹	الشیخ الثانی العلامة الشیخ فالح المدنی	۲۷۲
۲۱۰	الشیخ الثالث العلامة الشیخ محمد علی المدنی	۲۷۳
۲۱۱	الشیخ الرابع العلامة الشیخ محمد عثمان المدنی	″
۲۱۲	الشیخ الخامس العلامة الشیخ عبد الحی الکتانی	″
۲۱۳	ذکر المشائخ الذین تلقیت منهم ولم یحصل لی اجازة منهم	۲۷۴
۲۱۴	الحصة الثانیة فی ذکر اسانید الکتب	۲۷۷
۲۱۵	سند القرآن المجید الی سید الثقلین	″
۲۱۶	سند تفسیر ابن جریر الطبری رح معه ترجمته	۲۸۲
۲۱۷	سند تفسیر البیضاوی رح معه ترجمته	۲۸۳
۲۱۸	سند تفسیر الرازی رح	۲۸۷
۲۱۹	سند تفسیر الکشاف	۲۹۰
۲۲۰	سند تفسیر البغوی رح	۲۹۳
۲۲۱	سند تفسیر الخازن	۲۹۵
۲۲۲	سند تفسیر المدارک	۲۹۶
۲۲۳	سند تفسیر الجلالین وغیرہ	۲۹۸
۲۲۴	سند تفسیر ابی السعود رح	۳۰۱
۲۲۵	سند تفسیر الخطیب الشربینی رح	۳۰۳

رقم	مضامین	صفحہ
۲۲۶	سند تفسیر ابن عطیة رح معه ترجمته	۳۰۴
۲۲۷	سند تفسیر الثعلبی رح	″
۲۲۸	سند تفسیر الواحدی رح	۳۰۵
۲۲۹	سند تفاسیر ابی حیان رح	″
۲۳۰	سند تفسیر الماوردی رح	۳۰۶
۲۳۱	سند تفسیر السلمی رح	″
۲۳۲	سند تفسیر الغزالی رح	″
۲۳۳	سند تفسیر ابن حیان رح	۳۰۷
۲۳۴	سند تفسیر ابن عربی رح	۳۰۸
۲۳۵	سند تفسیر الغرناطی رح	۳۰۹
۲۳۶	سند تفسیر علی القاری رح	″
۲۳۷	سند صحیح البخاری	۳۱۱
۲۳۸	اعلی اسانیدی فیه	۳۱۳
۲۳۹	روایة ابن سعادة رح	۳۱۶
۲۴۰	ترجمة البخاری رح	۳۱۷
۲۴۱	تحقیق لفظ خرتنگ ووفات البخاری	۳۲۴
۲۴۲	سند صحیح مسلم رح	۳۲۵
۲۴۳	ترجمة الامام مسلم رح	۳۲۷
۲۴۴	سند سنن ابی داؤد رح	۳۲۹
۲۴۵	ترجمته	۳۳۰
۲۴۶	سند سنن الترمذی رح	۳۳۲
۲۴۷	سند سنن النسائی رح	۳۳۳
۲۴۸	ترجمته	۳۳۵
۲۴۹	سند سنن ابن ماجة رح	۳۳۶
۲۵۰	ترجمته	۳۳۷
۲۵۱	سند المؤطا لمالک بن انس رض	۳۳۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۵۲	ترجمتہ.....	۳۴۱
۲۵۳	سند مسند الامام الاعظم رح للحارثی	۳۴۳
۲۵۴	سند مسند الامام الاعظم للحسین بن محمد	۳۴۵
۲۵۵	ترجمتہ الامام الاعظم رح.....	۳۴۶
۲۵۶	تحقیق کونہ تابعیا.....	۳۴۷
۲۵۷	ذکر الصحابۃ الذین روی عنہم ابو حنیفہ رح	۳۴۸
۲۵۸	ذکر الکتب التی صنعت فی فضائلہ رح	۳۵۰
۲۵۹	سند مسند الامام الشافعی رح	۳۵۱
۲۶۰	ترجمتہ ومناقبہ رحمہ اللہ تعالے	۳۵۲
۲۶۱	سند مسند الامام احمد رح	۳۵۷
۲۶۲	ترجمتہ وفضائلہ رحمہ اللہ تعالے	۳۵۸
۲۶۳	فائدۃ مہمۃ	۳۶۰
۲۶۴	عدد المصلین علی جنازتہ	۳۶۲
۲۶۵	سند مسند الدارمی	۳۶۳
۲۶۶	ترجمتہ رحمۃ اللہ علیہ	۳۶۴
۲۶۷	فضائلہ	۳۶۵
۲۶۸	سند سنن الدارقطنی رحمہ اللہ	۳۶۹
۲۶۹	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	۳۷۰
۲۷۰	سند المعاجم الطبرانی رحمہ اللہ	۳۷۳
۲۷۱	ترجمتہ	〃
۲۷۲	سند تصانیف البیہقی رحمہ اللہ	۳۷۵
۲۷۳	ترجمتہ	۳۷۶
۲۷۴	تالیفہ تقارب الف جزء	۳۷۷
۲۷۵	سند شرح معانی الآثار للطحاوی رح	۳۷۸
۲۷۶	ترجمتہ	۳۷۹
۲۷۷	ذکر تصانیفہ	۳۸۰
۲۷۸	سند مشکوۃ المصابیح	۳۸۱
۲۷۹	ترجمتہ	۳۸۳
۲۸۰	سند الشفاء والمسارق للعیاض رح	۳۸۴
۲۸۱	ترجمتہ	۳۸۵
۲۸۲	تصانیفہ	۳۸۶
۲۸۳	سند شرح الشفاء للخفاجی وسائر تصانیفہ رح	〃
۲۸۴	سند تصانیف السیوطی رحمہ اللہ	۳۸۷
۲۸۵	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالے	۳۸۸
۲۸۶	سند الترغیب والترھیب للمنذری رح وسائر تصنیفاتہ	۳۹۱
۲۸۷	سند صحیح ابن حبان رحمہ اللہ تعالے	۳۹۲
۲۸۸	ترجمتہ	۳۹۳
۲۸۹	سند المستدرک للحاکم رحمہ اللہ	۳۹۴
۲۹۰	ترجمتہ	〃
۲۹۱	سند عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رح	۳۹۵
۲۹۲	ترجمتہ	۳۹۶
۲۹۳	سند الحلیۃ وغیرھا لابی نعیم رح وترجمتہ	۳۹۷
۲۹۴	ذکر تصانیفہ	۳۹۹
۲۹۵	سند مسند القضاعی وترجمتہ رح	〃
۲۹۶	سند مسند الطیالسی رح	۴۰۰
۲۹۷	سند الادب المفرد للبخاری رح	〃
۲۹۸	سند السیرۃ لابی اسحاق رح	۴۰۱

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۹۹	سند مسند الکشی و ترجمتہ رح	۴۰۲
۳۰۰	سند مسند ابی یعلی رح و ترجمتہ	۴۰۳
۳۰۱	سند السنۃ لابی بکر الضحاک رح و تالیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۰۴
۳۰۲	سند مسند الفردوس للدیلمی رح و ترجمتہ	۴۰۵
۳۰۳	سند کتاب الفرج بعد الشدۃ لابی بکر ابن ابی الدنیا و ترجمتہ رح	۴۰۶
۳۰۴	سند المنتقی لابن الجارود و ترجمتہ رح	۴۰۷
۳۰۵	سند مسند ابن ابی شیبۃ رح	۴۰۸
۳۰۶	سند مسند ابی عوانۃ مع ترجمتہ رح	۴۰۹
۳۰۷	سند سنن سعید بن منصور رح	״
۳۰۸	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۱۰
۳۰۹	سند صحیح ابن خزیمۃ رح	״
۳۱۰	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۱۱
۳۱۱	سند مسند حارث بن اسامہ و ترجمتہ رح	۴۱۲
۳۱۲	سند صحیح الاسماعیلی و ترجمتہ	״
۳۱۳	سند مصنف عبد الرزاق و ترجمتہ رح	۴۱۳
۳۱۴	سند مسند البزار و ترجمتہ رح	۴۱۳
۳۱۵	سند مشکوۃ الانوار للشیخ الاکبر و ترجمتہ رح	۴۱۴
۳۱۶	سند السنن لابی مسلم الکشی و ترجمتہ	۴۱۵
۳۱۷	سند تاریخ ابن عساکر و ترجمتہ رح	۴۱۶
۳۱۸	سند تالیف الجی الشیخ و ترجمتہ رح	۴۱۷
۳۱۹	سند تاریخ ابن معین و ترجمتہ رح	۴۱۸
۳۲۰	سند شرح السنۃ للبغوی رح	۴۱۹
۳۲۱	سند الزھد و الرقائق لابن المبارک رح	۴۱۹
۳۲۲	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۲۰
۳۲۳	سند نوادر الاصول للحکیم الترمذی رح	۴۲۱
۳۲۴	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	״
۳۲۵	سند مسند ابن راھویہ رح	۴۲۲
۳۲۶	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۲۳
۳۲۷	سند اقتضاء العلم العمل للبغدادی رح	״
۳۲۸	سند الذریۃ الطاھرۃ للدولابی رح و ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۲۴
۳۲۹	سند مسند بقی بن مخلد و ترجمتہ رح	۴۲۵
۳۳۰	سند مصنف الامام وکیع و ترجمتہ رح	۴۲۶
۳۳۱	سند تالیف ابن شاھین	۴۲۷
۳۳۲	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۲۸
۳۳۳	سند مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالیٰ	״
۳۳۴	سند معجم ابن قانع رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۲۹
۳۳۵	سند عشاریات القلقشندی و ترجمتہ رح	״
۳۳۶	سند الاربعین التساعیہ لابن جماعۃ رح	۴۳۰
۳۳۷	سند تالیف الحسن بن عرفۃ رح	״
۳۳۸	سند مکارم الاخلاق	۴۳۱
۳۳۹	سند مؤطا الامام محمد و سائر تصانیفہ رح	״
۳۴۰	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ و فضائلہ	۴۳۳
۳۴۱	سند فقہ الحنفی بطرق متعلقہ	۴۳۵
۳۴۲	روایۃ عالیۃ فیہ	۴۳۸
۳۴۳	سند المبسوط للامام السرخسی رح	۴۳۹
۳۴۴	ترجمتہ	״

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۴۵	اصل المبسوط فی السجن بخوخمس عشرۃ مجلدا	۴۴۰
۳۴۶	سند الہدایۃ للامام المرغینانی	۴۴۱
۳۴۷	ترجمتہ وفضائلہ وذکر تصانیفہ رحمہ اللہ تعالے	۴۴۲
۳۴۸	سند فتح القدیر لابن الہمام رح	۴۴۳
۳۴۹	ترجمتہ ومناقبہ وذکر تصانیفہ رح	۴۴۳
۳۵۰	سند الکفایۃ وحال مصنفہ رح	۴۴۵
۳۵۱	سند البنایہ ورمز الحقائق للعینی وترجمتہ	۴۴۶
۳۵۲	ذکر تالیفہ	۴۴۷
۳۵۳	سند کنز الدقائق	۴۴۸
۳۵۴	سند کشف الاسرار والحقائق	〃
۳۵۵	سند البحر الرائق والاشباہ والنظائر وترجمۃ مصنفہما	۴۴۹
۳۵۶	سند شرح الوقایہ ومختصرہا النقایہ لصدر الشریعۃ	۴۵۰
۳۵۷	ترجمتہ وفضائلہ رح	〃
۳۵۸	سند مصنفات القدوری رح	۴۵۱
۳۵۹	ترجمتہ	۴۵۲
۳۶۰	سند تصانیف الحصکفی وترجمتہ رح	۴۵۳
۳۶۱	سند ردالمحتار لابن عابدین ساکت مؤلفاتہ	۴۵۴
۳۶۲	ترجمتہ وذکر تالیفہ رحمہ اللہ تعالے	〃
۳۶۳	سند درر البحار للقونوی وجمیع مؤلفاتہ	۴۵۵
۳۶۴	ترجمتہ رح	۴۵۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۶۵	سند مؤلفات الامام الماتریدی	۴۵۶
۳۶۶	ترجمتہ	۴۵۷
۳۶۷	سند مؤلفات الجامی وترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۵۸
۳۶۸	سند مؤلفات الجامی وترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۵۹
۳۶۹	سند مؤلفات ملا علی القاری	۴۶۰
۳۷۰	ترجمتہ وذکر تالیفہ	۴۶۱
۳۷۱	سند مؤلفات الشیخ عبد الحق الدہلوی وترجمتہ	〃
۳۷۲	سند تالیفات العلامۃ الزبیدی وترجمتہ	۴۶۳
۳۷۳	سند مؤلفات بحر العلوم اللکنوی رح	۴۶۴
۳۷۴	ترجمتہ وفضائلہ وذکر تصانیفہ	۴۶۵
۳۷۵	سند مؤلفات الطحطاوی	۴۶۶
۳۷۶	سند مؤلفات ولی اللہ المحدث الدہلوی وترجمتہ رحمہ اللہ تعالے	〃
۳۷۷	ذکر تصانیفہ	۴۶۷
۳۷۸	سند فقہ الشافعی بطرق متعددۃ	۴۶۸
۳۷۹	سند احیاء علوم الدین للغزالی وآثارہ	۴۷۰
۳۸۰	تصانیفہ وترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۷۲
۳۸۱	سند تصانیف امام الحرمین	〃
۳۸۲	ترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۷۳
۳۸۳	سند مؤلفات النووی وترجمتہ وذکر تالیفہ	۴۷۴
۳۸۴	سند مؤلفات الحافظ ابن حجر العسقلانی	۴۷۷
۳۸۵	سند مصنفات الفیروزآبادی وترجمتہ	۴۷۹

رقم	مضامين	صفحہ
٣٨٦	سند مؤلفات الامام الجزري وترجمته	٤٨٠
٣٨٧	سند مؤلفات التفتازاني	٤٨١
٣٨٨	ترجمته وذكر تاليفه رحمه	٤٨٢
٣٨٩	سند مؤلفات زكريا الانصاري وترجمته	〃
٣٩٠	سند مؤلفات العارف الشعراني وترجمته	٤٨٣
٣٩١	سند مؤلفات ابن حجر الهيتمي وترجمته	٤٨٤
٣٩٢	سند مؤلفات القسطلاني وترجمته	٤٨٥
٣٩٣	سند فقه المالكي بطرق متعددة	٤٨٧
٣٩٤	سند التوضيح ومختصر خليل	٤٨٨
٣٩٥	سند المدونة	٤٨٩
٣٩٦	سند فقه الحنبلي بطرق متعددة	〃
٣٩٧	سند المقنع وترجمة مصنفه	٤٩١
٣٩٨	سند الاقناع	〃
٣٩٩	سند تصانيف ابن القيم	〃
٤٠٠	سند تصانيف ابن تيمية وترجمته	٤٩٢
٤٠١	وجه تسميته بابن تيمية	٤٩٣
٤٠٢	سند مؤلفات الشوكاني	٤٩٣
٤٠٣	ذكر بعض كتب الصوفية وكتب الاوراد	٤٩٤
٤٠٤	سند غنية الطالبين وفتوح الغيب للشيخ الجيلاني رحمه الله	〃
٤٠٥	ترجمته قدس سره	٤٩٥
٤٠٦	سند عوارف المعارف للسهروردي	٤٩٦
٤٠٧	ترجمته	٤٩٧
٤٠٨	سند الفتوحات للشيخ الاكبر	〃
٤٠٩	ترجمته رحمه الله تعالى	٤٩٨

رقم	مضامين	صفحہ
٤١٠	سند قوت القلوب لابي طالب المكي رحمه	٤٩٨
٤١١	ترجمته	٤٩٩
٤١٢	سند الرسالة القشيرية	٥٠٠
٤١٣	ترجمة مصنفه رحمه	〃
٤١٤	سند الحكم لابن عطاء الله وشروحها ومؤلفيها	٥٠١
٤١٥	ترجمته	〃
٤١٦	سند القول الجميل واجازته للمؤلف	٥٠٢
٤١٧	سند دلائل الخيرات واجازته رحمه	〃
٤١٨	الطريقة العالية فيه	٥٠٣
٤١٩	ترجمة مؤلف دلائل الخيرات	٥٠٤
٤٢٠	سند ادلة الخيرات وحال مؤلفه	٥٠٥
٤٢١	سند الحزب الاعظم للقادري رحمه	〃
٤٢٢	سند حزب البحر للامام الشاذلي رحمه	٥٠٦
٤٢٣	ترجمته رحمه الله تعالى	٥٠٧
٤٢٤	سند حزب النصر له	٥٠٨
٤٢٥	سند حزب النووي رحمه وترجمته	〃
٤٢٦	سند حزب محي الدين عربي رحمه	٥٠٩
٤٢٧	سند القصيدة الغوثية للغوث الجيلاني	٥١٠
٤٢٨	سند قصيدة البردة للامام البوصيري	〃
٤٢٩	ترجمته ومناقبه رحمه الله	٥١١
٤٣٠	يقول العبد المسكين	٥١٢
٤٣١	اسماء بعض الاثبات للاعلام	〃
٤٣٢	الحصة الثالثة في ذكر الاحاديث المسلسلات	٥١٣
٤٣٣	قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات	٥١٥

نمبر	مضامین	صفحہ
۴۳۴	نظم فی فضیلۃ علم الحدیث	۵۱۶
۴۳۵	ایضاً	〃
۴۳۶	ایضاً	〃
۴۳۷	ذکر حدیث الرحمۃ المسلسل بالاولیۃ ووجہ تسمیتہ بالاولیۃ	۵۱۷
۴۳۸	الاحادیث المسلسلۃ بالاولیۃ ثلاثۃ	۵۱۸
۴۳۹	سند الحدیث الاول المسلسل بالاولیۃ مع تعدد طرقہ وکثرۃ تحویلاتہ	۵۱۹
۴۴۰	روایۃ المسلسل بالاولیۃ بطریق تحمد الجنی الصحابی رضی اللہ عنہ	۵۲۲
۴۴۱	توفی شہور بن الجنی فی یوم ۲۹ الخ	۵۲۷
۴۴۲	فائدۃ مہمۃ فی الروایۃ عن الجن	〃
۴۴۳	تضمین حدیث الرحمۃ لبعض الائمۃ	۵۲۹
۴۴۴	الحدیث الثانی المسلسل بالمصافحۃ	۵۳۳
۴۴۵	المصافحۃ الانسیۃ من طریق ابن کیسان	۵۳۸
۴۴۶	المصافحۃ الحبشیۃ المعممیۃ	۵۴۰
۴۴۷	الطریقۃ العالیۃ فیہا	۵۴۱
۴۴۸	الحدیث الثالث المسلسل بالمشابکۃ	۵۴۳
۴۴۹	الحدیث الرابع المسلسل بأعوذ باللہ الخ	۵۴۵
۴۵۰	الحدیث الخامس المسلسل بقراءۃ سورۃ الفاتحۃ	۵۴۷
۴۵۱	فائدۃ فی قراءۃ سورۃ الفاتحۃ	۵۴۸
۴۵۲	الحدیث السادس المسلسل بقراءۃ اول سورۃ الفیل	۵۵۰
۴۵۳	الحدیث السابع المسلسل بقراءۃ سورۃ الصف	۵۵۱

نمبر	مضامین	صفحہ
۴۵۴	الحدیث الثامن المسلسل بالضیافۃ	۵۵۵
۴۵۵	الحدیث التاسع المسلسل بالتلقیم	۵۶۰
۴۵۶	فضل التلقیم	۵۶۱
۴۵۷	الحدیث الحادی عشر المسلسل بوضع الید علی الرأس	۵۶۲
۴۵۸	الحدیث الحادی عشر المسلسل بوضع الید علی الرأس	۵۶۵
۴۵۹	الحدیث الثانی عشر المسلسل بالقبض علی اللحیۃ	۵۶۸
۴۶۰	الحدیث الثالث عشر المسلسل بقول کتبتہ الخ	۵۷۱
۴۶۱	قصۃ ابی جعفر المنصور مع جعفر الصادق رح	۵۷۳
۴۶۲	دعاء الفرج مسندا متصلا الی النبی صلعم	۵۷۵
۴۶۳	الحدیث الرابع عشر المسلسل بمسح الارض	۵۷۸
۴۶۴	الحدیث الخامس عشر المسلسل بوضع الید علی الکتف	۵۸۰
۴۶۵	الحدیث السادس عشر المسلسل بالاخذ بالید	۵۸۲
۴۶۶	الحدیث السابع عشر المسلسل بالعد فی الید	۵۸۳
۴۶۷	الحدیث الثامن عشر المسلسل بتقلیب الاظفار	۵۸۶
۴۶۸	الحدیث التاسع عشر المسلسل بقولہ انی احبک الخ	۵۸۹

رقم	مضامين	صفحہ
٤٦٩	الحديث العشرون المسلسل بالسؤال عن الاخلاص	٥٩٢
٤٧٠	الحديث الحادي والعشرون المسلسل باجابة الدعاء الخ	٥٩٥
٤٧١	الحديث الثاني والعشرون المسلسل بقول يرحم الله الخ	٥٩٧
٤٧٢	الحديث الثالث والعشرون المسلسل بالانكاء	٦٠٠
٤٧٣	الحديث الرابع والعشرون المسلسل بالضحك	٦٠١
٤٧٤	الحديث الخامس والعشرون المسلسل بالبكاء	٦٠٣
٤٧٥	الحديث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد الخ	٦٠٦
٤٧٦	الحديث السابع والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله لسمعت فلانا	٦٠٨
٤٧٧	الحديث الثامن والعشرون المسلسل بقول سمعت الخ	٦١٠
٤٧٨	الحديث التاسع والعشرون المسلسل بالسلام الخ	٦١١
٤٧٩	الحديث الثلثون المسلسل برواية نبينا عن سيدنا ابراهيم بافتراء هذه الامة السلام الخ	٦١٣
٤٨٠	الحديث الحادي والثلثون المسلسل بالاذان	٦١٥
٤٨١	الحديث الثاني والثلثون المسلسل بالقنوت	٦١٧
٤٨٢	تحقيق قولة القنوت في الصبح في المزالي	٦١٩
٤٨٣	الحديث الثالث والثلثون المسلسل بقرأة آية الكرسي عند النوم	٦٢١
٤٨٤	فضل قرأتها دبر الصلوة المكتوبة	٦٢١
٤٨٥	الحديث الرابع والثلثون المسلسل بالسماع في يوم العيد	٦٢٧
٤٨٦	الحديث الخامس الثلثون المسلسل بالسماع في يوم عاشورا	٦٣١
٤٨٧	الحديث السادس الثلثون المسلسل بالسادة الاشراف وهي اربعون حديثا بسند واحد	٦٣٣
٤٨٨	الحديث السابع والثلثون المسلسل بالحنفية	٦٣٩
٤٨٩	الحديث الثامن والثلثون المسلسل كذلك	٦٤٣
٤٩٠	الحديث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعيين	٦٤٥
٤٩١	الحديث الاربعون المسلسل كذلك	٦٤٦
٤٩٢	الحديث الحادي والاربعون المسلسل بالفقهاء المالكية	٦٤٨
٤٩٣	الحديث الثاني والاربعون المسلسل بالصوالحة وبالحنابلة في اكثره	٦٥٠
٤٩٤	الحديث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة	٦٥١
٤٩٥	الحديث الرابع والاربعون المسلسل بالحفاظ	٦٥٣

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۹۶	الحدیث الخامس والاربعون المسلسل بالقضاۃ	۶۵۵
۴۹۷	الحدیث السادس والاربعون المسلسل بالثقات	۶۵۷
۴۹۸	الحدیث السابع والاربعون المسلسل بالسادۃ الصوفیۃ	۶۵۹
۴۹۹	الحدیث الثامن والاربعون المسلسل بالصوفیۃ	۶۶۱
۵۰۰	الحدیث التاسع والاربعون المسلسل بالصوفیہ	۶۶۴
۵۰۱	الحدیث الخمسون	۶۶۶
۵۰۲	الحدیث الحادی والخمسون المسلسل بالنحاۃ	۶۶۸
۵۰۳	الحدیث الثانی والخمسون المسلسل بالشعراء	۶۷۱
۵۰۴	الحدیث الثالث والخمسون المسلسل بافراد کل راو من رواتہ بصفۃ عظیمۃ	۶۷۴
۵۰۵	الحدیث الرابع والخمسون المسلسل بکون کل راو من بلد	۶۷۷
۵۰۶	الحدیث الخامس والخمسون المسلسل بالمحدثین	۶۷۸
۵۰۷	الحدیث السادس والخمسون المسلسل کذلک	۶۸۰
۵۰۸	الحدیث السابع والخمسون المسلسل بالاحمدیین	۶۸۴
۵۰۹	الحدیث الثامن والخمسون المسلسل بالمکیین	۶۸۵
۵۱۰	الحدیث التاسع والخمسون المسلسل بالمدنیین	۶۸۸
۵۱۱	الحدیث الستون المسلسل بمثلہ	۶۹۰
۵۱۲	الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین	۶۹۲
۵۱۳	الحدیث الثانی والستون المسلسل بالمصریین	۶۹۶
۵۱۴	الحدیث الثالث والستون المسلسل بالمجمرین	۶۹۹
۵۱۵	الحدیث الرابع والستون المسلسل بالحسن	۷۰۰
۵۱۶	الحدیث الخامس والستون المسلسل باثنی عشر اباثی اسنق واحد وفی آخرہ یقول سمعت	۷۰۳
۵۱۷	الحدیث السادس والستون المسلسل بحرف العین فی اول اسم من رواتہ	۷۰۵
۵۱۸	الحدیث السابع والستون المسلسل بحرف النون فی اخر اسم کل راو من رواتہ	۷۰۷
۵۱۹	الحدیث الثامن والستون المسلسل بالاخریۃ	۷۰۹
۵۲۰	الحدیث التاسع والستون المسلسل بقول کل راو فی الغزلۃ سلامۃ	۷۱۱
۵۲۲	الحدیث السبعون المسلسل بختم المجلس بالدعاء	۷۱۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۵۲۲	الزیادۃ الاولی فی السلسلۃ النجمیۃ	۷۱۷
۵۲۳	الزیادۃ الثانیۃ فی سند الطائفۃ النبرزیۃ	۷۲۰
۵۲۴	الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ وتلقین الذکر مع طرقہا	۷۲۱
۵۲۵	السلسلۃ الجشتیۃ النظامیۃ القدوسیۃ	۷۲۳
۵۲۶	السلسلۃ القادریۃ القدوسیۃ	〃
۵۲۷	السلسلۃ القادریۃ الفیضیۃ	۷۲۵
۵۲۸	السلسلۃ النقشبندیۃ القدوسیۃ	۷۲۶
۵۲۹	السلسلۃ 〃 المجددیۃ	۷۲۷
۵۳۰	السلسلۃ 〃 الافاقیۃ	۷۲۸
۵۳۱	الطریقۃ السہروردیۃ القدوسیۃ	〃
۵۳۲	السلسلۃ الکبرویۃ القدوسیۃ	۷۲۹
۵۳۳	السلسلۃ المدنیۃ	۷۳۰
۵۳۴	الطریقۃ العلویۃ العبدوسیۃ وسلسلۃ لباس الخرقۃ وتلقین الذکر	〃
۵۳۵	واخذ الخرقۃ الجنیدیۃ ایضاً	۷۳۶
۵۳۶	طریقۃ اخری للسادۃ العلویۃ	۷۳۸
۵۳۷	طریقۃ اخری	〃
۵۳۸	طریقۃ اخری	۷۳۹
۵۳۹	طریقۃ اخری	〃
۵۴۰	واخذ الفقیر الجامع الخرقۃ الفقریۃ ایضاً	۷۴۰
۵۴۲	دعاء الخاتمۃ	۷۴۲
۵۴۲	الوصیۃ	〃
۵۴۳	اجازۃ المؤلف لمن احب کتبہ	۷۴۵
۵۴۴	فائدۃ عظیمۃ فی ذکر اسماء الاعلام الذین اجاز والمن ادرک حیاتہم	۷۴۶
۵۴۵	فائدۃ عزیزۃ فی ذکر اسماء الاثبات	۷۵۰
۵۴۶	فائدۃ جلیلۃ	۷۵۴
۵۴۷	خاتمۃ	۷۵۶
۵۴۸	تقریظ العلامۃ الفقیہ محمد عبد الرحیم الوانمبادوی دام فیضہ	۷۵۷
۵۴۹	تقریظ العلامۃ محمد تمیم المدراسی	۷۵۹
۵۵۰	تاریخ حضرت مولانا جلیل صاحب نواب نصاب جنگ بہادر دام مجدہ	۷۶۰

خلاصۂ فہرست کتاب مستطاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

مضامین	نمبر
سلسلۂ تقاریظ علمائے کرام کثر اللہ امثالھم	۱
مقدمۃ الکتاب	۳۹
حصۂ اول در ذکر مشائخ مکہ مکرمہ وغیرہ	۴۸
حصۂ دوم در ذکر اتصال اسانید شیخ زکریا انصاری و شیخ جلال السیوطی رحمہما اللہ تعالے	۶۸
ذکر مشائخ مدینہ طیبہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام	۲۰۷
ذکر مشائخ یمن و دمشق و ہند وغیرہ	۲۲۶
ذکر اشیاخی کہ مؤلف از وشاں باجازت عامہ روایت دارد	۲۷۰
ذکر اشیاخی کہ مؤلف از وشاں تلمذ دارد لیکن از وشاں اتفاق اخذ اجازت نیفتاد	۲۷۴
حصۂ دوم در ذکر اسانید کتب مشہورہ متصل از فقہا مصنفین کتب	۲۷۷
سند قرآن حمید تا رب مجید جل شانہ	۲۸۱
ذکر اسانید کتب تفسیر	۳۱۱
ذکر اسانید کتب حدیث	۳۳۵
سند فقہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۴۳۹
اسانید کتب فقہ حنفی	۴۶۸
سند فقہ امام شافعی علیہ الرحمہ	۴۷۰
اسانید کتب ائمہ شافعیہ	۴۸۷
سند فقہ امام مالک رحمہ اللہ تعالی	۴۸۸
اسانید کتب ائمہ مالکیہ	

مضامین	نمبر
سند فقہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	۴۸۹
اسانید کتب ائمہ حنابلہ	۴۹۱
اسانید کتب تصوف	۴۹۴
اسانید کتب اذکار و اوراد	۵۰۱
حصۂ سوم در ذکر احادیث مسلسلات	۵۱۴
سند صافحہ	۵۳۳
زیادات — سند سبحہ	۷۱۷
سند مد نبوی	۷۲۰
سلسلۂ الباس خرقہ	۷۲۱
ذکر سلاسل	۷۲۳
وصیت مؤلف مسکین	۷۴۲
ذکر اجازت کتاب و روایت مرویات مؤلف	۷۴۵
فائدۂ عظیمہ	۷۴۶
فائدۂ عزیزہ	۷۵۰
فائدۂ جلیلہ	۷۵۴
خاتمہ	۷۵۶
تقریظ مولانا عبد الرحیم دام مجدہ	۷۵۸
تقریظ مولانا محمد تمیم دام فیضہ	۷۵۹
تاریخ طالیجناب حضرت نواب صاحب عبد الحق بہادر جلیل دامت برکاتہ	۷۶۰

هذا ما قرظه العلامة النبيل الفهامة الجليل المحدث الاعظم الشيخ
الافخم الحضرة الواصل الكامل مولانا محمد قيام الدين عبد الباري

ادام الله فيضه الجاري

تنقيح ١٩٥٩
ط ٢٨٧ ٥

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فاني
لما لعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها وجدتها مشتملة على
شتات امور الاسانيد من المسلسلات والمسانيد فقلت
سبحان الله كم ترك الاوائل للاواخر وكم وصل العلوم كابر عن
كابر وشكرت الله على وجود مثل هذا الفاضل الاوهو المحدث
الجامع الكامل والشيخ الواصل الحضرة العلامة الشيخ عبد
الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله وكان له ثم لما
امرني ان احدث له حديثا يسميه المحدثون المسلسل بالاولية
امتثلت امره واجزت له جميع ما يجوز لي روايته وتصح عني
درايته بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واوصيه بتقوى الله
في السر والعلانية وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

انا الفقير محمد قيام الدين عبد الباري عفا الله عنه ٢٥ ربيع الاول ١٣٤٠

في بلدة حيدرآباد دكن

تقريظ مولانا العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم
والرواية شيخ العلماء زبدة الفضلاء الحضرة الشيخ محمد عبد الجبار
ادام الله فيوضاته في اناء الليل والنهار صدر المدرسين
بمدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور دار السرور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على ما من علينا بالاسلام وجعلنا من امة خير الانام
عليه وعلى آله العظام واصحابه الكرام الف الف تحية وسلام
ما توالت الليالي والايام اما بعد فاني طالعت كتاب هادي
المسترشدين الى اتصال المسندين فقد وجدته بحرا مملوا ابدر
الاسانيد وكنزا مشحونا بجواهر المسانيد ما رايت قط قبل هذا
كتابا جامعا لعلم الاسناد ومقربا للمراد في رفع الاسناد حي
به المصنف العلام الفاضل المتوقد الفهامة شمس الواعظين
وبدر الكاملين حاج الحرمين الشريفين المتحلي بزيارة السيدين
صاحب القبلتين حبيبنا المكرم صديقنا المعظم حافظ القران المجيد
والماهر في القراءة والتجويد واقف اسرار الشريعة الغراء حامي

الملة البيضاء فصيح اللسان طليق البيان فى المجالس والنوادى
المولوى محمد عبد الهادى هدى بالله اهل الامصار والبوادى
لله دره ومنه بره فذكر به الطلاب والعلماء الصالحين ان
يجمعوا اسانيدهم ويتبركوا بها وبمشائخهم ولا ينسوهم وهذا
هو شكر لنعمائهم وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر
الله املأه بلسانه وكتبه ببنانه الراجى رحمة ربه الغفار
محمد عبد الجبار عفى عنه

تقريظ زبدة الافاضل جامع الفضائل العلامة النبيل الفهامة
الجليل الشيخ عبد الرحيم ادام الله فيضه العميم مدرس
مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور -

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انعم علينا وعلم ما لم نعلم والصلوة والسلام على
من اوتى بجوامع الكلم والحكم وعلى آله وصحبه الذين هم منار الهدى
والكرم اما بعد فانى لما طالعت الكتاب هادى المسترشدين الى
اتصال المسندين الملقب بتقريب المراده فى رفع الاسناده

مولانا المحدث سلطان الواعظین عمدۃ الافاضل وزبدۃ الاماثل المولوی
الالمعی وحبنا المکرم العالی الحاج الشیخ عبد الہادی المدراسی
ثم الحیدرآبادی دامت فیوضاتہم الی یوم التنادی وصانہ اللہ
عن شرور الحساد والاعادی فوجدتہ احسن ما صنف فی بابہ
وللہ در المؤلف العلامۃ کیف اعتنی فیہ بجمع سائر اسانیدہ
ومرویاتہ عن شیوخہ العظام کدأب علماء السلف الصالحین
والحفاظ المتقنین واحیا سنۃ قد امیتت فی ہذا الزمان
وترکت نسیا منسیا من علماء ہذا الاوان اللہم تقبل منہ قبولا
حسنا واجزہ جزاء وافرا موفرا فارجو من اللہ تعالی ان
یتلقی بالقبول العلماء الکرام والفضلاء الفخام وآخر دعوانا ان
الحمد للہ رب العالمین ۔

انا الاحقر عبد الرحیم عفا عنہ الکریم مدرس مدرسۃ
الباقیات الصالحات فی ویلور یوم الاربعاء تاسع عشر
من شہر الجمادی الاخری سنۃ ثلاث مائۃ وست واربعین
بعد الالف من الہجرۃ

تقريظ العلامة الحبر الفهامة اديب عصره فاضل دهره المحقق الكامل الحضرة
الواصل مولانا الشيخ محمد عبد الصمد ادام الله فيوضاته مدرس
مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بدار السرور ويلور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الرحيم الرؤف بالعباده الذي جعل الاسناد اليه عين الفوز والمراد
والانتماء الى غيره نفس الخيبة والابعاده والصلوة والسلام على رسوله
سيدنا محمد المختار المهدي الهاد وعلى آله وصحبه اولي السداد
والرشاده اما بعد فاني تشرفت الآن بمطالعة كتاب ملقب بتقريب
المراده في رفع الاسناده فما رايت كتابا مثله في فضله وكماله وكانه
لم ينسج احد على منواله صنفه الفاضل اليلمعي والعالم اللوذعي
عمدة الواعظين وزبدة الكاملين فصيح اللسان وبليغ البيان شيخنا الموقر
المعظم والمحبر المبجل المكرم مولينا المولوى الحاج الشيخ عبد الهادي
المدراسي ثم الحيدرآبادي لازال متنعما بالنعم والايادي سلك في
جمع اسانيده والمرويات مسلك السلف الصالحين الثقات اللهم
اجعله خالصا لوجهك الكريم بنبيك الرؤف الرحيم ووفقنا لجميع

المسلمين ۞ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ۞

انا المذنب العاصي ذو القلب الاسود محمد عبد الصمد الزيدي
عفا الله عنه احد طلبة العلوم للمدرسة المسماة بالباقيات
الصالحات ۞ في ويلور يوم السبت سلخ شهر الجمادى الاخرى
سنة ثلاث مائة وست واربعين بعد الالف من الهجرة
النبوية على صاحبها الف تحية

تقريظ مولانا الفاضل الكامل الحضرة الواصل الشيخ الاديب حبيب الرحمن
الديوبندي مفتي العدالة العالية بحيدرآباد دكن صانها الله عن الشرور والفتن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ۞ والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خاتم
الانبياء والمرسلين ۞ وعلى آله واصحابه اجمعين ۞ اما بعد فان الاسناد
من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء وهو من خصائص هذه
الامة المرحومة ۞ وان الفاضل العلامة والاسعى اللوذعي حلي القديمي
ومخلصي الصميم مولانا الشيخ عبد الهادي ۞ المدراسي الحيدرآبادي
حفظه الله تعالى اعتنى بجمع اسانيده ومروياته داب العلماء المتقنين

والحفاظ النقادين في رسالته هادي المسترشدين فجمع فيها واوعى
واتى فيها من اسانيد المشائخ ما يشفي غلة الصدور وقد طالعتها من اكثر
المواضع فوجدتها كاسمها حاوية لمهمات الاسناد هادية للطالبين
الى سبيل الرشاد جزاه الله عنا وعن جميع المسلمين خيرا وقد اقترح
مني ذالك الفاضل الكريم مع علو قدره وسمو مكانه ان اجيزه بالحديث
المسلسل بالاولية وهو الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من
في الارض يرحمكم من في السماء فاجزته كما اجازني به الامام
الهمام قدوة علماء الاسلام الحجة الرحلة سند المحدثين وخاتمة
المحققين قطب العالم سيدي وسندي مولانا الشيخ رشيد احمد
الكنكوهي قدس الله سره وافاض علينا من بركاته عن مشائخه الاعلام
قدس الله اسرارهم وانا العبد الضعيف حبيب الرحمن الديوبندي
العثماني كتبته يوم الخميس لاربع وعشرين من جمادى الثانية
سنة اربعين بعد الف وثلثمائة حين كنت نزيلا ببلدة حيدرآباد

تقریظ مولانا العلام قدوۃ العلماء الکرام الفاضل الاجل الشیخ الاکمل
محمد یعقوب شیخ الحدیث وصدر المدرسین بالمدرسۃ النظامیہ
لازالت فیوضہ فی کل بکرۃ وعشیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اما بعد فقد طالعت اکثر الکتابین للعلام عبد الھادی مدظلہ العالی
ھادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین صلے اللہ علیہ وسلم
وھادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد
فی رفع الاسناد جدّ واجتھد المؤلف العلام فی سعیہ فی الکتابین
غایۃ الاجتھاد فی تالیفہ وتنقیحہ ھمتہ العلیۃ الکلام فی تصحیح الاسناد
احسن فی الدین القویم وھو مخصوص بھذہ الامۃ جعل اللہ ھذہ
الامۃ وسطا لیکونوا شھداء علی الناس الاسناد کالجبال تکون
اوتادا للارضین خصوصا مسلسلات الاولیات بالنبی الامین
صلی اللہ علیہ وسلم جمعت فی سلک واحد فی ھذا الکتاب
ھی احسن الترتیب فی الجمع والانتخاب ھی من اللطیفۃ العجیبۃ

ومن حسن الاتفاق انه اختار سبعين حديثا تاسيا لما اختار موسى قومه سبعين رجلا لميقات ربه هي من جودة طبع المؤلف العلام كما اجتهد بالكتابة القلمية لابد له ان يجتهد في ادارة طبعه ليكون له في اثره وعقبه العمل الصالح والاحسان في مرور الدهور والازمان وعلى الله التكلان ولا حول ولا قوة الا بالله العظيم

فقه العبد الكئيب محمد يعقوب عفا الله عنه صدر مدرس مدرسه نظاميه

تقريظ مولانا العلامه الحبر الفهامه جامع المنقول والمعقول الحاوي على الفروع والاصول العالم الاجل الفاضل الاكمل ابي الفيض وابي الفضل السيد محمد مخدوم الحسيني الحسني المدرس والمفتي بالمدرسة النظاميه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي الى سبيل الرشاد - والصلوة والسلام على عبده الهادي بخير الارشاد سيدنا ومولانا محمد الموعود بالبعث في المقام المحمود للشفاعة يوم التناد وعلى آله واصحابه خير المتادين

بآداب السالكين مسلك السداد وخير المنتسبين اليه بافضل الاسناد
الى ما بقيت سلاسل النسبة والاستناد اما بعد فقد تصفحت الكتاب
المستطاب هادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين المعروف
بمسلسلات المسكين وتفحصت هادى المسترشدين الى اتصال المستدين
الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد للعالم العابد الناسك الزاهد
الواعظ الراشد اشرف الحاج مولانا المولوى ابو سعيد محمد عبد الهادى
متع المسلمين بطول بقائه ربه ذو الفضل والايادى فوجدته كما سميهما
هادى الطالبين وهادى المسترشدين لان المؤلف العلام جمع فيه
الاحاديث والاخبار العلية والمسلسلات الجلية مثل المسلسل بالمشابكة
والمصافحة والاولية وغيرها الى ختم المجلس بالدعاء فجمع هذه
المسلسلات ورواية اتصال المسندات المرويات صار المؤلف
الجامع حريا جديرا وحقيقا مستحقا بدعاء خير البرية عليه الوف الوف
التحية كما روى عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرأ سمع منا شيئا
فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع رواه ابو داؤد والترمذى

وابن حبان فی صحیحہ الا انہ قال رحم اللہ امرأ وقال الترمذی حدیث
حسن صحیح وروی عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
اللھم ارحم خلفائی قلنا یارسول اللہ ومن خلفائک قال الذین
یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس رواہ الطبرانی
فی الاوسط فجعلہ اللہ وجعلنا من خلفاء خاتم النبیین المرحومین
من رب العالمین وحشرنا فی زمرتہ واوردنا حوضہ وسقانا بکاسہ
ورحم اللہ امرأ سعی فی طبع ھذہ التالیفات اللطیفۃ والمسلسلات
الشریفۃ ونشرھا واشاعتھا قولاً وفعلاً وجعل سعیہ مشکورا واجرہ
جزاء موفورا وذنبہ مغفورا واخر دعوانا ان الحمد للہ رب
العالمین والصلوٰۃ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد والہ و
اصحابہ اجمعین مادام رب العالمین ۔

قرہ ببیانہ وحررہ بنانہ خادم العلوم من الافتاء الدینی
ابو الفضل والفیض السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی
القادری النظامی نسبا ومشربا والحنفی مذھبا عاملہ اللہ
بفضلہ السامی وحماہ بفیضہ الحامی

۲۵ شوال ۱۳۴۶ ہجری

تقریظ العلامۃ النبیل الفہامۃ الجلیل الداعی الی اللہ بلسانہ وارکانہ
الصادق فی ذالک الموزع فی جمیع ازمانہ نقیۃ السلف عمدۃ الخلف
الصالح الاسمی والبرکۃ العظمی مولانا الجمیب احمد البرزنجی
ادام اللہ فیوضاتہ الی یوم الدین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ الذی اورث الکتاب من اصطفی من عبادہ السابقین بالخیرات
باذن اللہ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الذی بلّغ وامر الشاھد
ان یبلغ الغائب وعلی آلہ واصحابہ الذین امتثلوا امر رسول اللہ
فبلغوا فی الارض ادانیہا واقاصیہا علم اللہ ورسولہ مسندا الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ امّا بعد فان ممّا خص اللہ
بہ ھذہ الامۃ ھو علم الاسناد وفی ھذا فلیتنافس المتنافسون
فانہ من اعظم الموھوبات الالٰھیۃ للامۃ المحمدیۃ وھو قوائم العلم
و میزانہ ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء کما قالہ الامام ابن
المبارک ولیس لاحد من الامم کلہا قدیمہا وحدیثہا منذ خلق
اللہ ادم اسناد موصول ولا امناء یحفظون اثار نبیہم وانسابہ

خلفهم سواهذه الامة كما قاله محمد بن حاتم المظفر ابو حاتم الرازى
حتى بلغوا فى فحص الاسناد والبحث عنه الى الغاية القصوى بان
حدثوا عن الثقة المعروف فى ازمنتهم بالصدق والامانة عن مثله حتى
تتناهى تحديثهم ثم بحثوا اشد البحث حتى عرفوا الاحفظ فالاحفظ و
الاضبط فالاضبط والاطول مجالسةً لمن فوقه اى شيخه ممن كان
اقصر مجالسةً ثم كتبوا الحديث من عشرين وجها واكثر لكى يهذبوا
الحديث من الغلط والزلل ويضبطوا حروفه ويعدّوه عدّاً وقد
جعلهم هذا العلم الشريف رحّالة فى الارض جوّالة سيّارة بلغوا
فى الارض حيث بلغ الاسلام فكان التاريخ والجغرافيا فى مطاوى
علمهم هذا ولكنهم لمّا اخلصوا نيّاتهم لهذا العلم الشريف ولم يكن
فى قلوبهم الا الهيبة التى يسعها الله تعالى شيئ من الوقعة لشيئ من
اشياء الدنيا وان كان من علومها وفنونها وما كان رضاهم واطمينانهم
الا بالله تعالى وحاشاهم ان يطمئنوا بالدنيا ويرضوا بها فلهذا
لم يرض قلبهم العلوى الالهى بشيئ من هذه الدنيويات السفليات
وان كانت متعلقة باذيال علمهم الشريف فتركوها لغيرهم وحصروا

انفسهم فی سبیل الله لهذا العلم الشریف حتّٰی احکموا دین الله القیم
به فاستوی العلم علی سوقه فی حدود سنة ثلثمائة فاخذ الخلف
هذا العلم عنهم کاملاً میسرًا وکان لهم المثل الاسنی فی الدنیا والعلیا
فاقتفی الخلف من ائمة العلم والدین اثارهم فی هذا العلم النفیس
وانتسبوا فی علمهم ودینهم اخذا وتحصیلا الی کبرائهم حتی حصل
لهم علو الاسناد وانتهی علمهم الی مجتهدی هذا العلم ومجاهدیه
فبطریقهم وصل علمهم ودینهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
منهم العالم الکامل والقدوة الفاضل الذی شاع علمه
فی الحاضر والبادی المولوی الحاج الواعظ محمد عبد الهادی فانه
من فرسان هذا الوادی رقی فی علم الغریب بالمعارج العالیة الاسنادیة
حتی استقرت الی عرشه الاعلی النبوی هو المنتهی فیالله من علم مثله
کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین
باذن ربها ۞

۱۹ ذو الحجه سنه ۱۳۴۶

العبد الملتجی حبیب احمد بن زنجی

تقريظ العلامة الحبر الفهامة الفاضل اللبيب الاديب الاريب فصيح اللسان
لطيف البيان مولانا الحافظ الحكيم عناية الله خان ادام الله فيضه
العالى مادامت الايام والليالى -

الحمد لوليه والصلوة والسلام على نبيه

اما بعد فانى رائيت كتاب هادى المسترشدين الى اتصال المسندين
وقرأت اكثر من احاديثه فوجدته من الاعاجيب فى فن الحديث
مارائيت قط قبل ذالك بهذا الاسلوب كتابا فيه فلله در مولفه
الذى اجاد فى تحقيقه وبذل الجهد فى تدقيقه اورد فيه
مسلسلات الاحاديث متنوعة الاحاديث كما ان روى عن شيخه
الحنفى فاخذ الاحناف فى جميع سننه كابرا عن كابر وهكذا شافعيا عن
شافعى ومالكيا عن مالكى وحنبليا عن حنبلى وحافظا عن حافظ
وصوفيا عن صوفى وشاعرا عن شاعره هكذا اورد مسلسلات
الاحاديث بعجائب الاسلوب فى اسانيده لو اطلعت عليه لملئت
منه فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقه تجده مملوا من الاكسير
الاحمر موزونا تبارك الله المؤلف فى عمره وحياته ومتعه الله

المسلمين بطول بقاءه ومديد ثباته وهو مولينا ومولى المسلمين عالم
الشريعة شيخ الطريقة محقق الحقيقة عارف معارف النبوة والالوهية
وحيد الدهر قدوة العصر الحجاج الحسيب اللوذعي المصقع المنجد
الشهم الغشمشم الواعظ الدال على الحسنات ومكارم الاخلاق
الداعي الى الخير من سنن سيد الموجودات محي السنة قامع البدعة
خادم الملة المصطفوية مقتدى الوقت للحاضر والبادي مولينا
الشيخ عبد الهادي هدى الله تعالى به المسلمين هداية التوحيد
ومحاب رسوم الشرك المبيد ٭

وانا العبد الضعيف الحكيم عنايت الله خان عفا الله عنه

ماجنى في دنياه بالتعلق عن ماسواه

ايضاً وله

الحمد لوليه والصلوة والسلام على نبيه امّا بعد فاني رائيت كتاب
هادي المسترشدين بحصصر الثلاث من تذكرة الشيوخ الكرام
واتصال اسانيد الكتب المشهورة من التفاسير وكتب الحديث
والفقه من مذاهب الاربعة الحنفية والشافعية والمالكية والحنبلية

الى مصنفيها العظام واسانيد المسلسلات الى النبى الامين سيد
الموجودات وقرأت من بعض مقامات الكتاب فوجدته من اغرب
موروداته وابلغ بياناته وبذل جهد المصنف العلام فى حضرة
شيوخه ببسط ذيوله عند كرام الناس بابا بابا وطول قعوده على
رجليه فى مجالس هذه الابرار ادبا وحضوره فى اوقاتهم صفا
الناس عند عظام الناس فجاء بكم من اللآلى المتلالية واليواقيت
الغالية فوضع بين ايدينا افادة خير المنزلين بلا اعادة وافاضة
خير المخلصين بلا استفادة فبشرى للطالبين الذين ما تركوا
من مقامهم وصلوا الى هذه النعمة غير مترقبين وفازوا غير مجتهدين
فهذه التذكرة تذكرة اولى الالباب مجالسهم خير المجالس وابوابهم
خير الابواب - ذكرهم يورث محبة محبوب رب العلمين واتباع
سنن سيد المرسلين ورضاء رب العباد من الحاضر والباد -
اجاد المصنف العلام بغاية سعيه فى تحقيقه وبذل جهده فى
احسن تدقيقه وخاصته ما اورد فى مسلسلات الاحاديث متنوعة
الاسانيد كما ان روى عن شيخنا الحنفى فاخذ الحناف فى جميع

دفع دخل مقابل ٢٠ سنة

سندا كابرا عن كابر وهكذا شافعيا عن شافعي ومالكيا عن مالكي وحنبليا عن
حنبلي ومحافظا عن حافظ وصوفيا عن صوفي وشاعرا عن شاعر
هكذا ورد مسلسلات الاحاديث بعجائب الاسلوب فلو سامحه
لو اطلعت عليه لملئت منه فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقه
تجده مملوا من الكبريت الاحمر موزا ونكاتا بارك الله المؤلف
في عمره وحياته ومتع الله المسلمين بطول بقائه ومديد
ثباته وهو مولينا ومولى المسلمين وهادي المسترشدين عالم
الشريعة شيخ الطريقة محقق الحقيقة عارف معارف النبوة
والالوهية وحيد الدهر قدوة العصر الواعظ الدال على
الحسنات ومكارم الاخلاق الداعي الى الخير من سنن سيد
الموجودات محي السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفوية
مقتدى الوقت للحاضر والبادي مولنا الشيخ محمد عبد
الهادي هدى الله تعالى به المسلمين هداية التوحيد
ومحابه رسوم الشرك المبيد -
وانا العبد الضعيف الحقير عتيق الله خان عفا الله عنه وما من دنياه بالتعلق

تقريظ مولانا العلامة الحبر الفهامة عمدة علماء الزمان السابق بين الاقران المكرم المحترم محمد تجمل حسين خان الكوفاموى المدرس

دام فيضه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الملك الوهاب والصلوة والسلام على حبيبه سيدنا محمد المبعوث على الكافة المنعوت بفصل الخطاب وعلى اله و اصحابه الذين هم خير ال واصحاب - امّا بعد فانى طالعت من كثير مواضع كتابين للعلامة الفهامة الفاضل النحرير العريف الشهير الجامع لعلوم الشرعيّة البارع فى الحديث والعربيّة عمدة الواعظين وزبدة العلماء العاملين مولانا الحاج محمد عبد الهادى امتع الله ببركاته كل حاضر وبادى - هادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد - وهادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين - جمع فيهما اسانيده الى الجوامع والمسانيد - واورد مسلسلاته ومروياته - فوجدتهما احسن كتب صنفت فى هذا الباب فيهما فوائد كثيرة نافعة لاولى الالباب فجزاه

اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عنی وعن جمیع المسلمین والحمد للہ رب العلمین
وانا العبد الفقیر الی ربہ المنان تجمل حسین خان ایمان غفر اللہ لہ والاسلافہ

تقریظ السید العارف المتحقق بالاسرار والمعارف العلامۃ الفاضل
حسن الاخلاق والشمائل الحضرۃ الشیخ السید محمد رشید القادری
البغدادی متع المسلمین بطول بقائہ ربہ ذوالایادی خطیب
ملہ مسجد بحیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین سیدنا
محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین امّا بعد فانی طالعت من بعض
مواضع الکتابین الجلیلین ھادی المسترشدین وھادی الطالبین
الذین حاویین لعلم الاسناد ومسلسلات النبی الامین للعالم
الزاھد الواعظ الراشد الدال علی مکارم الاخلاق والحسنات
الداعی الی سنن سید الکائنات محی السنۃ قامع البدعۃ
خادم الملۃ المصطفویہ صاحب الاخلاق المرضیہ عمدۃ الاقران

الذى للواعظين سلطان مولانا الحاج القارى محمد عبد الهادى
المحدث الحيدرابادى متع المسلمين بطول حياته ربه ذو الايادى
فوجدت هذين الكتابين ما احد سبقنى فى مثلهما فى هذا الباب
اورد المؤلف فيهما فوائد كثيرة نافعة لاولى الالباب فلله در
المؤلف العلام وجزاه الله تعالى خير الجزاء عن اهل الاسلام *
الراقم خادم العلماء العاملين السيد محمد رشيد البغدادى القادرى
ربيع الاخر سنة ١٣٤٠ھ

تقريظ العالم النبيل الفاضل الجليل منور الحوالك والظلام مولانا
الحاج ابى المكارم محمد عبد السلام الهزارى والكرنولى صدر المدرسين
بالمدرسة العربية بها

مبسملاً ومحمدلاً ومصلياً ومسلماً

الحمد لله الذى نور السماء بكواكب الثوابت والسيارات - وزين
الارض باقمار الكمالات - وشموس البراعات - والصلوات
الزاكيات والتسليمات العاطرات على واسطة هذا النظام

المطرب الاتقن - وعلى آله وصحبه الذين اقتفوا اثره على الطريق
المعجب الاحسن ويعد فانى طالعت هذه الرسالة السامية
والحديقة الزاهرة المسماة بهادى المسترشدين فوجدت نكاتها
مستبشرة ضاحكة - ودقايقها مبتهجة باسمة - فتكاد القلوب
تشرق بهذه المناظر الجميلة المعجبة - وبالصفات المطربة
البهجة - لعمرى جمال خرائد ازهارها مغناطيس لقلوب
البارعين - وحسن نواهد اثمارها عقار لعقول الفاضلين -
فترى وجوه حسانها باسمة - والخدود ناضرة - والقدود
مائسة - والعيون ناعسة - والمسرات بروبتها تدخل على العقول
من ابواب الحواس الظاهرة والباطنة فشكر سعى مؤلفه المولى نا
الحاج عبد الهادى - وصب عليه مالا تحصى من الايادى -
بجرمة النبى وآله بحار المكرمات والغوادى -

كتبه احقر الانام ابو المكارم محمد عبد السلام سليم

هزاروى

تقريظ علامة الدهر فهامة العصر عمدة العلماء زبدة الفضلاء معظم
كل شيخ وشاب الحضرة العلامة الشيخ سالم باحطاب الشافعي امام
مجدد شيخ الشافعية بالمدرسة النظامية -

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الملك العلام - والصلوة والسلام على خير الانام - سيدنا
محمد صلى الله عليه وسلم الهادي الى يوم القيام - وعلى آله واصحابه
الذين نهجوا نهجه بالكمال والتمام - وبعد فان الفاضل المحترم -
حميد الخصائل والشيم - المولوى عبد الهادي - سلمه البادي - اتى
لدي بكتابه هادي المسترشدين الى اتصال المسندين للتقريظ
ولكن لم تمكني مطالعته لاسباب عرضت فلذلك اعتمدت على
تقريظ الفاضل الجليل - والعالم النبيل المولوى محمد العقوب -
صدر المدرسين بالمدرسة النظامية فوافقته عليه فجزى الله
كل من اتى منا خير - وجنبه كل ضير - املاه المفتقر الى رحمة ربه الوفاب

الشيخ سالم باحطاب شيخ الشافعية بالمدرسة النظامية

حرر ٢٥ رمضان سنة ١٣٣٨ هـ

تقریظ العلامۃ الادیب الفہامۃ اللوذعی الاریب مقتدی الوقت
للحاضر والبادی مولانا الشیخ عبد اللہ العمادی ناظر الکتب
المذہبیۃ الدرسیہ بدار الترجمۃ السرکار العالیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم کفی بالحدیث شرفاً
انّ موضوعہ ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ومتن
تخرّج فیہ۔ واسند الی نبیہ النبیہ صلوات اللہ علیہ۔ سیدنا
عبد الہادی الحیدرآبادی جعل اللہ سعیہ مشکورا ولقاہ نضرۃ
وسرورا فقط لثلاث خلون من ذی القعدۃ سنۃ ۱۳۴۷ھ

عالمہ

تقریظ واقف رموز الشریعۃ کاشف اسرار الحقیقۃ العلامۃ المحقق
والفہامۃ المدقق الحصرۃ الفاضل الماہر الادیب الاریب الباہر مولانا
محمد عبد القادر الصوفی واعظ سرکار نظام ادام اللہ فیوضہا الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یستند الیہ کل من یستند ویستند الہادی

الذى يهتدى اليه كل من يهتدى ويرشد والصلوة والسلام
على النبى الامجد سيدنا ومولانا محمد وعلى اله واصحابه هداة الشرع
المتين والدين المجدد الى امد لا يحد ولا يحد اما بعد فقد طالعت
الرسالة الملقبة بتقريب المراد فى رفع الاسناد ووجدتها غاية
سيحمة ولا مثيلة حاوية فى الباب لجميع ما يراد واما المسند اليه
الحقيقى فى باب الاستناد فهو الذات الواحد الاحد رب العباد
لانه منه بدأ هذا الامر باظهار كمالاته وانتهى الى حضرة الانسان
الكامل والمرءة المحمول الحامل لذاته وصفاته وكذلك كل واحد
من المركبات والبسائط فى طريق الوصول الى المجرد المحض ذرائع ووسائط
واسباب ومعدات وشرائط لا يصل احد منها الى مناها الا بالاستناد
بها والاسناد اليها فهو مراد قوله تعالى وابتغوا اليه الوسيلة فى باب
الرشد والتعليم والهداية والارشاد فمنه بدء واليه يعود وهو المبدء
والمعاد واما هذا الامر الجليل الفخيم فقد خصه الله الجليل العظيم
فضلا وكرما منه الامة المرحومة امة نبيه الكريم عليه افضل
الصلوة والتسليم فما عند النصارى واليهود ولا عند المجوس والهنود

شيأ من هذا الامر ليشد ازرهم ويقوى امرهم فهم فى هذا الباب
حيارى وفى ميدان التمحيص والتنقيد سكارى لا تجدهم فى طرق
التنقيد الا كحاطب الليل بل تجدهم عن الصراط السوى يميلون
الى الاعوجاج كل الميل فلله در المصنف العلامة الفهامة
الذى من على اهل الزمان باحسن الايادى اعنى مولانا المولوى
محمد عبد الهادى المدراسى ثم الحيدرآبادى فشكر الله سعيه
الجميل وبارك فى حياته وفيوضاته العلمية والعملية الى يوم
التناد فانه قد جمع فى هذا الكتاب مع انه مختصر موجز ولكنه يحرق
اندمجت فى الجوامع تبيين اسنادات مشائخ العظام فوائد
جليلة وعوائد جميلة لا توجد فى نميقة مختصرة السلف فضلا عن
الخلف الا فى المطولات بعد مطالعة كثيرة وجهد بليغ وحمل
المشقة الخطيرة وارجو من الله تعالى لها بعد ان تحلت بحلية
القبول ليميل اليها الطبع ميل الفراش الى الشمع وليس فى وسعى
ان اسع حق مدحها ومدح مصنفها الا ان اختم بالدعاء اللهم
اجعلها تذكارا لمصنفها ومصباحا لسالكى طرق الرشد والهداية

آمین آمین بالنون والصاد وصلے اللہ علیہ وسلم علی سیدنا
محمد وآلہ واصحابہ الامجاد۔

حررہ الفقیر الحقیر المفتقر الی اللہ الغافر محمد عبد القادر
واعظ سرکار نظام ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل مولانا محمد غوث الترفاتوری
المقرر للاسلامیات العربیۃ والفارسیۃ بمسلم ہائی اسکول
ببلدۃ مدراس ادام اللہ فیوضاتہ الی یوم یقوم الناس

ہو اللہ الحکیم العلیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاقول ان الکتاب
الموسوم بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین للفاضل
الجلیل المحقق القمقام والحافظ النبیل المدقق الہمہام مولانا
الہمام البارع المولوی عبد الہادی المدراسی الحیدرآبادی
لقد وصلنی من معرفۃ بعض الخلان ولطالعتہ فی بعض اہم
مقامات حسب الدعوۃ وللہ در المصنف انی وجدتہ

جامعا ليواقيت علم الاسناد فكانه شمس بازغة تتلألأ انوارها
وعين نابعة تتشق منها انهارها فاين طلاب العلوم المشتاقين
الى الاستنارة منها - فبادروا من حيث هسمكم العليا -
قصيدة فى شأن ذالك التصنيف الانيق الغطريف وسموقدر
المصنف دامت بركاتهم -

فيا قدوة العلماء رأس الاخاخم ... لقد فقت بالامجاد لعلا المكارم
دعا الناس عند الوعظ خير المصاقع ... واصبحت فى الاقران اهل الكرائم
فطالعت ما صنفتم من مجلة ... لقد فزتم فيها بقصوى العزائم
ولاشك ان السعى هذا مبارك ... فاتمامه يرجى بافضال راحم
وجدناك فى اعلاء حق مجاهدا ... كحبر بقصد النشر للدين جازم
لدى الخطبة ارتاع العلان ذعرهم ... وقد اثرتهم نحو وقع الصوارم
اقمت عماد الدين اظهرت سره ... على الامة المرحومة من مراحم
كثير من الخطباء للنصح ابلغوا ... قدمت فريدا حيث اجلى المكارم
تقمعت اس البدعة والغواية ... من العلم والعرفان للجهل هادم
قد استرحم العازى الى الله تائبا ... كعبد من العصيان والذنب نادم

فيا ارحم العباد ارحم يا صمد		فرعنا على النفس بكل المظالم

حرره افقر العباد الاحقر محمد غوث التوفاوري احد متعلمي الكلية العربية الاسلامية الشهيرة الديوبندية والمقرر للاسلاميات العربية والفارسية بمسلم هائي اسكول ببلدة مدراس يوم الخميس لثلاثين من جمادى الثانية سنة سبع واربعين وثلاث مائة بعد الالف۔

تقريظ العلامة الجليل الفهامة النبيل مولانا محمد صديق البهاري دام فضله نظماً حين كان نازلاً في بمبئي مع مولانا الى الكلام ازاد دامت فيوضاتهم

الحمد لله عظيم الشان		رب الموالي المنعم المنان
الواحد الصمد الذي هو لم يلد		الواجب والخالق الاعيان
معطي البرية كل شئ خلقه		ووجوده بالروح والجسمان
شتان بين وجوده ووجودنا		ليساهما والله يتحدان
ثم الصلوة مع السلام على الذي		هو صاحب المعراج والاحسان
بلغ السموات العلى بكماله		في ساعة او لحتا او آن

وعلى الذين هم الصحابة كلهم ... حيى رسوم العلم والايقان
خير الخلائق خلقة وخلائقا ... اهل التقى والمجد والايمان
ولبعد فهذا كتاب اقول ... فى جنس الفاظ ونوع معانى
فيه اتصال المسندين برفعهم ... بعضا الى بعض بحبل بيان
قد زينت الاسناد فيه مسلسلا ... احدا الى احد كعقد جمان
هو من تصانيف النبيل الفاضل ... اللوذعى ذى قاطع البرهان
هو عبده الهادى بليغ بالغ ... والمرجع بهداية الخلان
لازال مسرورا اسير قلبه ... ماهزت الاوراق فى الاغصان

هذا تقريظ لائق للعالم الفطن الخبير والاديب البصير مولانا السيد عبد الرحمن الرا ولفندى

الحمد لله الذى اعطى لنا شرف الهدى ... البارئ الحق الذى القى بنا الحب
فرد قديم ناصر عدل لطيف باصر ... اسناده متعارف بين الخلائق وا
قد اخبر الانسان مما قبله من قد مضى ... دائم مما بعده انظر بفهوم الفض
لاريب فى اخباره كلا ولا ريب فى انذاره ... لاريب فى اسراره ما بين جمع الاند

قد خص منهم من الى من بعدهم بالاصطفى ... اعنى حبيب الله البر يحيى الورى نور الهدى

اعضاء كانوا هداة الناس فى الحرم ... لا شك فى اسنادهم كانوا كنجم فى السما

اقوالهم قول النبى افعالهم فعل النبى ... احوالهم حال النبى اسرارهم بدر الدجى

استمسك القوم التقى من جاءهم فى قرنهم ... بالسنة المشروعة لا شك فى اثباتها

حتى كذا من قرنهم اعداد الى هذا القرن ... جاءت الينا طبقة من طبقة من مصطفى

من ادرك الطبقات منهم او سعى من خلفهم ... قد ادرك الانوار من مشكوة فيض المجتبى

منهم رأينا مشفقا او مخلصا الى صفا ... او متقيا عالما متشرعا مستبصرا

من عبد هادى اسمه اخلاقه معروفة ... اشياخ مشهورة لا شك فى اسنادها

من ادرك الاخبار منهم بالشروط الكاملة ... كل سعوا وكلا الى رشد النبى المقتدى

١ او باعتبار مائة الخطوة على سبيل الجمع ١٢

٢ ارباح ضمير المؤنث باعتبار الصفة والصفة بتاويل الجماعة ١٢

هذا ما قرظه العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم والرواية
مولانا الاعظم مقتدانا الافخم الشيخ الفاضل الواصل الكامل المولوى
محمود حسن الطونكى مؤلف معجم المصنفين ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى بعث النبى الامى وعلم به القرآن وامر الناس باقتدائه

وارسل رسوله الكريم بدين الحق ومكارم الاخلاق وجعل لنا فيه اسوة
حسنة اما بعد ان علم الاسانيد من خصايص هذه الامة المرحومة،
ومزاياها التي خصها الله تعالى بها علماء هذه الامة، صيانة لدينه و
حفاظة لاسوة نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم، مضى ما مضى من الايام
وخلت ما خلت من الدهور، اتى من قرن الى قرن، وقد كسدت اسواق
العلوم الدينية وانطفأت مشارق انوارها، حتى لا يوجد في هذا الزمان
عالم يعتني بالاسانيد وعلومها كما كان يعتني بها اسلافنا الكرام ولكن
الله حافظ لسنن نبيه، واحكام دينه كما قال انا له لحافظون فيخلق في
في كل الزمان والدهور رجلا من رجال دينه يشيد به بنيان علوم
دينه، فالله تبارك وتعالى خص به في هذه الايام العلامة الفهامة
الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي فجمع اسانيد الحديث
واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى ونفع به الاتي من بعده
والحاضرين بين يديه - امين - والله ولي التوفيق يوفق من يشاء بما يشاء

محمود حسن غفر الله له ولوالديه والجميع احسن - ۱۸ ربيع الثاني ۱۳۵۱ھ

تقريظ العلامة الفهامة مولانا الفاضل الحاج الشيخ ابو الحسنات القادري الرسولي ادام الله
فيوضاته

احمد اللہ العظیم وصلی واسلم علی نبیہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ ومحبیہ ومتابعیہ ذوی الشان الفخیم فقد طالعت الکتاب المسمی بہادی المسترشدین الی تصانیف المسند المنتسب المنتقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد للعلامۃ الفہامۃ الواعظ الحاج عبد الہادی سلمہ ربہ والایادی بنجما بخما فوجدتہ کاسمہ ہادیا للمسترشدین جما فجزی اللہ تعالی مصنفہ عن جمیع المسترشدین منہ جزاء کبیرا واجرا کثیرا اھ

وانا المفتقر الی فضل اللہ المجید ورسولہ الحمید السید حبیب القادری الموسوی کان اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین

تقریظ عالم عامل فاضل کامل مولانا الحافظ المولوی غلام محمد صاحب ادام اللہ فیوضاتہم فی الیوم والغد خطیب مکہ مسجد مدرس مدرسہ نظامیہ

کتاب مستطاب ہادی المسترشدین تالیف فاضل اجل واعظ بے بدل حاجی حافظ مولانا مولوی عبد الہادی صاحب کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے۔ واقعی یہ کتاب ایک قابل قدر چیز ہے۔ مولف فہام کی عرق ریزی قابل داد ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

نظم

وہ بات کیا پسند ہو جو بے دلیل ہے — اثبات مدعی کی یہی اک سبیل ہے
ارشاد مصطفےٰ سے تجاوز نہ چاہیے — فرمان یونہی حضرت رب جلیل ہے
قرآن بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں بے حدیث — قائل ہے اس بیان کا جو مرد نبیل ہے

لیکن حدیث کیلئے اسناد ہے ضرور
اسکے سوا حدیث بھی اک قال قیل ہے

موضوع وہ حدیث ہے جسکی سند نہ ہو
اصحاب فن کے پاس یہ حرف فضیل ہے

اسناد میں لکھی ہے جو یہ بے بہا کتاب
ہو جسقدر ثنائے مؤلف قلیل ہے

دنیا میں ذکر خیر مؤلف ہے پائدار
عقبیٰ میں اُنکے واسطے اجر جزیل ہے

یارب ہو جلد طبع یہ نایاب یادگار
تو کارسازِ خلق ہے سبکا کفیل ہے

المرقوم ۲۷ محرم ۱۳۴۷ھ روز دوشنبہ

خاکسار۔ غلام محمد خطیب مکہ مسجد

تقریظ مولانا المحدث السابق بین الاقران۔ العلامۃ الادیب الحکیم عبدالرحمٰن السہارنفوری

احقر نے ہادی المسترشدین فی الاسناد کا جا بجا سے مطالعہ کیا۔ مصنف علام کی محنت اور عرق ریزی کی جسقدر تعریف کیجائے وہ کم ہے۔ مصنف نے نہایت قابلیت سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا میں رفع اسناد کی غرض سے مشہور مفسرین اور محدثین کا تاریخی تذکرہ بھی کیا ہے۔ اور اُن کے ضروری و دلچسپ واقعات کو بھی کہیں کہیں زیب قلم کیا ہے جس سے کتاب کی ضخامت میں ایک حد تک کمی آگئی اور مذاق عصریہ کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہوگئی اسکے بعد مولٰنا موصوف نے شتّی احادیث

مسلسلات کا مع رواۃ و مشائخین کے ذکر کیا ہے جس سے اس فن کی قدر و قیمت اور علو مرتبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کتاب کسی صاحب خیر یا سرکار کی مدد سے طبع ہو جائے تو امید ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ فقط۔

حکیم عبدالرحمن سہارنپوری

مجھکو بھی اس سے اتفاق ہے فقط۔ جناب حکیم صاحب مرحوم کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے

عبدالحی عفی عنہ — عبداللطیف

پروفیسر دارالعلوم حیدرآباد دکن — پروفیسر تفسیر دارالعلوم حیدرآباد دکن

تقریظ عالم باعمل فاضل بے بدل حامی دین متین متبع سنن سید المرسلین مولانا الحافظ غلام محمود صاحب ادام اللہ افاداتہم خطیب مسجد جامع عثمانی (سلطان بازار) رزیڈنسی حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

حامداً و مصلیاً

برادر مکرم رفیق محترم قاری خوش الحان واعظ شیریں بیان عالم باعمل فاضل اجل حاجی حرمین شریفین مولینا مولوی حافظ محمد عبدالہادی متّع اللہ بطول حیاتہ اہل الامصار والبوادی نے (نہ صرف اس لحاظ سے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

بلکہ اس وجہ سے کہ اِس وقت میری آنکھ کا علاج جاری ہے اور مجھے پڑھنے لکھنے سے پرہیز ہے) اپنی تصنیف لطیف ھادی المسترشدین الی اتصال المستدین کے مختلف مقامات پڑھکر مجھے سنائے اِس عمدۃ التصانیف سے فاضل مصنف کے اُس تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے جو جملہ علوم دینی میں عموماً اور فن حدیث شریف میں خصوصاً انہیں حاصل ہے۔ مصنف علّام کی فضیلت اِنکے معلومات کی وسعت اور اُنکی تصنیف کی اہمیت و مقبولیت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ انکی تعریف و توصیف میں نہ صرف مشاہیر علمار ہندوستان رطب اللسان ہیں بلکہ مقتدایان عالم فضلار حرمین شریفین نے بھی بہ اظہار مدارج و فضائل انکی مدح و ثنا فرمائی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مجموعی حیثیت سے اِس نوعیت کی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور یہ بے نظیر تصنیف شرفِ اوّلیت سے مشرف ہے۔ فی الحقیقۃ فاضل مصنف کی محنت و عرقریزی قابل قدر و اجر ہے۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ۔

راجی رحمۃ الملک المعبود غلام محمود ۔ خطیب مسجد جامع عثمانیہ زرید نسی حیدرآباد

تقریظ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ واعظ شہیر مقرر خوش تقریر عین العلم والدرایہ
ینبوع الحکم والروایہ سابق فی میدان الفنون سابح فی بحار العلوم مولانا
احمد ابوالکلام لازالت فیوضاتہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ۔ جناب مولوی عبدالہادی صاحب نے از راہ عنایت مجھے اپنی تالیف
کا مسودہ دکھلایا جسمیں انہوں نے اپنی تمام اسناد تعلیم وکتب نہایت خوش اسلوبی کے
ساتھ جمع کردی ہیں اور کوشش فرمائی ہے کہ تمام سلاسل اسناد اس طرح مرتب
کردئے جائیں کہ انکے مطالعہ سے انکی تاریخی حیثیت بھی واضح ہوجائے۔ علم الاسناد علوم اسلامیہ
کی اُن خصوصیات میں سے ہے جنکی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کرسکتا
یہی وجہ ہے کہ علماء سلف اسے نہایت عزیز رکھتے تھے اور اسے منجملہ مہمات دینیہ کے سمجھتے تھے
بعض اکابر سلف کی نسبت منقول ہے کہ انہوں نے صرف کسی ایک سند جید واقرب کے
حصول کیلئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اُسکی صعوبتیں برداشت کی تھیں افسوس
ہے کہ موجودہ زمانہ میں علوم اسلامیہ کے درس وتدریس کے تنزل سے حفظ اسناد
وسلاسل کا ذوق بھی ناپید ہورہا ہے اور اسماً ورسماً بھی اخذ سند واجازت کی بہت کم پروا
کی جاتی ہے۔ اِن حالات میں مولوی صاحب موصوف کا یہ اہتمام یقیناً نہایت درجہ مغتنم ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی سعی مشکور فرمائے۔ اور اس رسالہ کا مطالعہ طلاب علم کے لئے موجب برکت بصیرت ہو۔ فقط

فقیر احمد المدعو بابی الکلام کان اللہ لہٗ۔ مدراس۔ ۱۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ

مولینا و اولینا مولوی ہادی یقینی کی کتاب لاجواب فی الحقیقت ہادی الی حسن المآب ہے۔ بمشار منقولہ منقولہ۔ ھذہ

کل اناء یترشح بما فیہ ؛ وھذا التمثیل صحیح لا ارضیہ

فللہ درہ وعلی اللہ برہ فضلا واحسانا۔

کتبہ العبد المھین الشھیر بسید شاہ مجدد الدین شطاری القادری سندیاب، اعلوم عربیہ وسجادہ نشین آبائی منظور شاہی نیز جاگیردار مورونی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى من علينا بفضله الفخيم ؛ وجعل العلم رفعة عالية ورفع
درجات اهله بكرمه العميم ؛ وسلك باجابه نهج الصراط المستقيم ؛
واختص بالعناية من الى جنابه بقلب سليم ؛ وقسم بنى آدم الى ذى حظ و
حرمان ؛ يتواصون بعضهم بعضا بالتقوى والفضل والاحسان واحسن اليهما بالتقا
السند الى اشرف العباد ؛ وجعل علماء امته خلفاء لنبيه وخصهم
بحفظ الاسناد ؛ وجعل لنا اليه طريقا وسبيلا ؛ واقام لنا على معرفته حجة
ودليلا ؛ والصلوة والسلام الاتمان الاكملان الادومان على سيدنا
ومولانا محمد رحمة للانام ؛ مهبط الروح الامين والمظل بالغمام ؛
والمختص بشريعة محتوية على الاحكام ؛ افضل الخلق ومصباح الظلام
صلى الله تعالى وسلم وانعم وبارك عليه وعلى آله الفخام ؛ واصحابه
النجباء البررة الكرام ؛ **اما بعد** فيقول عبد ذليل ؛ لرب جليل ؛ غبار
تراب اقدام العلماء الكرام ؛ خادم العلم والاسلام ؛ الراجى عفو ربه

واسعتر

ذی الایادی ؛ ابو سعید محمد عبد الهادی ابن الحاج مولانا محمد عبد الکریم
تغمدهما الله بفضله العظیم ؛ لما کان علم الاسناد وحفظه من خصوصیات
هذه الامة المرحومة ؛ الذی به تتصل مسانید سنته علیه الصلوة و
السلام بطرق معروفة معلومة ؛ بها یحصل لنا الامتیاز بین الاحادیث
الصحیحة والسقیمة ؛ غیر اهل الهواء والبدع فانهم حرموا من هذه
النعمة العظیمة ؛ کما قال العلامة ابن حجر فی کتاب مسانیده ما نصه
ومن عجیب الاستقراء انه کشف لی ان ذوی البدع الاعتقادیة فاتهم
هذا الاتصال من اصله فلا یروون حدیثا ولا یذکرون مسئلة فقهیة
عن احد من ائمتهم الا بمجرد تقلید لواحد او اثنین واما لو طلبت منه
اتصالا بسند معروف او طریق موصوف لم یستطع لذلک سبیلا ؛ ثم
یجد بدا من ان یکل امره الی تقلید لا ثقة به ولا یعول علیه تعویلا ؛ وقد
صرح ائمتنا بانه لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة قالوا لعدم الثقة
بنسبتها الی ارباب اسانید تمنع التحریف والتبدیل بخلاف المذاهب
الاربعة فان ائمتنا جزاهم الله عن الاسلام والمسلمین خیرا بذلوا انفسهم
فی تحریر اقوالها وبیان ما ثبت من قائله عن قائله ومالا فمن اهلها کل

تحریف وعلموا الصحیح من الضعیف کما علیه المحدثون والسلف الصالح والخلف
المتاخرون فتراهم علی غایة من الاحتیاط فی نقل مذاهبهم وبهایة من
الانضباط لکل ما اشتملت علیه من مطالبهم حتی لو قلت لاحدهم اذکر لی
سندک فی هذه المسئلة بامامک ؛ سرده علیک علی الفور مبنا ما یزیل
ریبک وعظیم اوامک ؛ انتهی وقال فی الفتاوی الحدیثیة قال الحافظ
ابن حجر الاشبیلی المالکی خال الحافظ السهیلی صنا الروض فانه قال اتفق
العلماء علی انه لا یصح لمسلم ان یقول قال النبی صلی الله علیه وسلم کذا حتی
یکون عنده ذالک القول مرویا ولو علی اقل وجوه الروایات ولو افی ذلک
ویشرحه قول لبعض الحفاظ ان المحدثین لا یلتفتون الی صحة النسخة
الا ان یقول الراوی انا اروی ما فیها بسندی المتصل انتهی مختصرا
وعن الامام الشافعی رضی الله تعالی عنه الذی یطلب الحدیث بلا اسناد
کحاطب لیل یحمل الحطب وفیه افعی وهو لا یدری اه وعن الامام ابن المبارک
رضی الله عنه الاسناد من الدین ولولاه لقال من شاء ما شاء وعنه
ایضا طالب العلم بلا اسناد کراقی السطح بلا سلم اه وعن الامام سفیان
الثوری الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم یکن له سلاح فبای شیئ یقاتل

ل اوام بالضم
قتل یا وارث ۱۲ منتخب

ص ۱۲۶۵

وقال حافظ الغرب ابن عبد البر الاجازة فی العلم رأس مال کبیر او کثیر
وقال بعض المشائخ الاسناد الی المشائخ انساب العلماء العاملین فانهم
الاباء فی الدین وقال العلامة عبد الرحمن بن محمد الکزبری رحمه الله تعالی
فی ثبته العلم هو مادة النور فی الدنیا والاخرة وبه حیاة الارض بذکر الله
عز وجل وذکر رسوله وبقاؤه بقرأته وکتابته بدون تعد ولا طغیان
بالاضاعة واخذه عن غیر اهله وصرفه فی غیر محله ورفع القرآن
وکتابة الاسناد من اعظم اشراط الساعة وعندها موت الخضر علیه السلام
ونزول عیسی علیه السلام لقتل الدجال ۰ وفی اوائل سورة العلق
ما یشیر الی ان اهم الامور قرأة العلم وکتابته لبقاء الذکر والاجر والله
اعلم اه ولا یخفی علیک ان ما ذکره الاعیان محمول علی الاستحسان
فان الاجازة من الشیخ لیست بلازمة فی جواز روایة الحدیث
والعمل به بل الشرط ان یکون اهلا لذلک الا انها کماله کما هو مصرح
فی محله ولم یرید واصور العلم وکتابة الاسناد ۰ بل قصدوا حفاظها
التی بها الرشاد ۰ وغرضنا فی هذا الکتاب ذکر الطرق التی منها وصلت
الینا احادیث النبی صلی الله علیه وسلم ولو لم یکن الاسناد اصلا

لم تبق الشريعة - وكذا النسخة التي لم تصح على اصلها ولم يعرف صحة
اصلها لا يعتمد عليها - فلذا قال العلامة العجلوني محدث الشام في
ثبته ما نصه والاسناد من خواص هذه الامة المحمدية * فينبغي الرحيل
لتحصيله ولو الى اقصى البلاد الهندية اهـ واذا اجتمع الدراية مع الرواية
فتكون ذلك نورا على نور * والعلو في الاسناد امر محبوب ومرغوب فيه
عند المحدثين * بحيث يحصل بالسند العالي القرب من رسول رب العلمين
ولهذا الوجه قد اخذ الاكابر عن الاصاغر * وعدوه من الفضائل والمفاخر
وقد حضرت يوم عيد حين اقامتي بمكة المكرمة عند شيخي المفضال * مولانا
الشيخ صالح كمال * المفتي وشيخ العلماء والامام * والخطيب والمدرس
بالمسجد الحرام * وقلت له يا سيدي جئتك لاسمع منك الحديث المسلسل
بيوم العيد فقال لي اني لم اسمعه من احد لشرطه ثم بعد وقفة قليلة
سألني عن الفاظ ذلك الحديث فقرأته عليه فسألني رحمه الله هل
سمعته اليوم من احد فاجبته باني قد سمعته اليوم من شيخي الحبيب حسين
الحبشي فقال انت سمعته منه فهو شيخك وانا سمعت منك فانت شيخي
فقلت له يا سبحان الله كيف اكون شيخك يا سيدي وانا من ادنى

لا ميزك فقال لا بأس بذا الوفا لي كنت محروما من نعمة فحصلت منك

انتهى قوله رحمه الله تعالى - فتبين لكم

يا اخواني قدر هذا العلم الشريف، وركدت الهمم عن هذا العلم مع

هذا العلو المنيف حتى صار نسيا منسيا قال المحدث ولي الله في الارشاد ص ٣١

ان هذا العلم صار في عصرنا نسيا منسيا، وكاد اهل العصر لجهلهم بفضله

يتخذونه سخريا، اه اردت ان اجرب نفسي واجرابناء جلسي على الدخول

في تيك المسالك، وان كنت لست اهلا لذالك، كما قيل شعر -

فتشبهوا ان لم تكونوا مثلهم ؛ ان التشبه بالكرام فلاح ؛ وقصدت

ان اذكر ما ظفرت به وتلقيته من اشياخي واساتذتي مما وقع لي

منهم من الاجازات وذكر اتصالاتهم لما فيه من الفوائد التي بها

يستفاد، وبسهل بها سبيل الرشاد، ويبقى بتدوينه ذكرهم - اذ من

حقوق الشيوخ على التلامذة حفظ علومهم وابلاغها الى من بعدهم

ورد في الخبر عن النبي الصادق الامين الابر صاحب القبر الاعظم عليه

الصلوة والسلام من الله الاكبر انه قال نضر الله امرأ سمع مقالتي

فوعاها واداها كما سمعها ولله در سيدنا ابن خطيب داريا -

لم اسع فی طلب الحدیث لسمعة ... اولاجتماع قاعدیه وحدیثه
لکن اذا فات المحب لقاءمن ... یهوی تعلل باستماع حدیثه

قال الحافظ ابو القاسم ابن عساکر رحمه الله القادر

واطلب علی جمع الحدیث وکتبه ... واجهد علی التصحیح فی کتبه
واسمعه من ابابه نقلا کما ... سمعوه من اشیاخهم لتعذبه
واعرف ثقات رواته من غیرهم ... کیما تمیز صدقه من کذبه
فهو المفسر للکتاب وانما ... نطق النبی حکایة عن ربه
وتفهم الاخبار لتعلم جمله ... من جرحه مع فرضه من ندبه
وهو المبین للعباد بشرحه ... سیر النبی المصطفی مع صحبه
وتتبع العالی الصحیح فانه ... قرب الی الرحمن تحظ بقربه
وتجنب التصحیف فیه فربما ... ادی الی تحریفه بل قلبه
واترک مقالة من لحاک بجهله ... عن کتبه وبدعته فی قلبه
فکفی المحدث رفعة ان یرتضی ... ویعد من اهل الحدیث وحزبه

ومن المعلوم ان لطلب العلم اشرف الطاعات - کما هو منصوص علیه فی الآیات

الثقات - اذ بہ یکون تمیز الانسان من بین انواع الحیوان - وینال بہ
علو الشان - اذا کان خالصا لوجہ اللہ المنان نعوذ باللہ من شرور انفسنا
ومن سیئات اعمالنا ، وقسوۃ قلوبنا وطول امالنا ، واللہ المسئول متوسلا
بسید البریات ، واشرف الکائنات ، وافضل الموجودات ، علیہ وعلی
آلہ وصحبہ ازکی التحیات ، وانمی التسلیمات ، ان یسہل علیّ ذلک من
انعامہ ، ویعینی علی اکمالہ واتمامہ ، وان یبتر عثراتی ، ویسبح ہفواتی
فانی ما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم

وما ابرئ نفسی انی بشر	اسہو والنسی اذا لم یحتنی قدر
وما ادری عذرا اولی بذی زلل	من ان یقول مقرا انی بشر

واسئل اللہ تعالی خاشعا متضرعا ان یتقبل منی ہذا التالیف وسائر
تالیفاتی ویجعلہا خالصۃ لوجہہ الکریم وذخیرۃ یوم عظیم یوم لا ینفع مال
ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ویسلک بی وجمیع المسلمین نہج الطرائق
المستقیم وینفع بہا العباد ، فی عامۃ الاقطار والبلاد ، ویظہرہا خصائص
السنۃ فی کل مجمع وناد ، فانہ علی ذلک قدیر ، وبالاجابۃ جدیر ، وکان
ذلک فی الثالثۃ والثلاثین وثلثمائۃ والف من الہجرۃ النبویۃ

فی زمان اقامتی بحیدرآباد الدکن ۔ صانہ اللہ عن البدع والشرور والفتن
حین کنت مغبوطا بین الاقران ۔ وممنونا بالمنن الفائضۃ علی من حضرۃ
السلطان ۔ ناصر الاسلام والمسلمین ۔ رافع اعلام العلماء والصالحین
؎ اقامت فی الرقاب لہ ایادی ۔ ھی الاطواق والناس الحمام ؛
باسط بساط الجود والانصاف ۔ ھادم قصر الجور والاعتساف ۔ ممدوح
الزمن ۔ سلطان بلاد الدکن ۔ ھو الذی ضرب بہ المثل فی حسن الانتظام
اعلیحضرۃ اصفجاہ النظام ۔ الفائق بین الاقران ۔ المستنصر المستعان
سلطان ابن السلطان میر عثمان علی خان ۔ لازال
مجتھدا فی نشر الامن والامان ۔ وامنا من جمیع الآفات والاحزان ۔
وادار اللہ مدار دولتہ مادار الدوران ۔ ووضع شانئہ فی الخذلان
والخسران ۔ ولازالت اقمار سلطنتہ لامعۃ ۔ وشموس اقبالہ بازغۃ
اللھم کما منحت علی عبادک بفضلک ولطفک واحسانک ۔ فامنن علیہ
بعلو درجتہ بین اقرانہ ۔ وارزقہ الحج الاکبر وزیارۃ صاحب الکوثر
صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ فی الاصائل والبکر ۔ واحفظہ
واولادہ لاسیما ولی العھد الفائق بین الاقران ۔ نواب الاعظم

اعظم جلبهادر میر حمایة علی خان بحفاظتك من حوادث الزمان
بحرمة نبیك سید المرسلین وعلیه الصلوة والسلام الی یوم الدین شعر

یاربنا احفظ لنا	سلطاننا عثمان علی	وادم لنا ایاسر	بالفرح والکرم الجلی
واجعل لاعدائه	یاذب درك الاسفل	واحفظ له اولاده	بالعز والشان العلی

وقد من الله تبارك وتعالی علی هذا الحقیر المعترف بالذنوب والتقصیر
مع تاخر عصری وقصر باعی وکساد متاعی باجتماع شیوخ اجلة کرام وسادات
عظام والمشائخ کما قیل اشجار الوقار ومنابع الاخبار لا یطیش لهم سهم
ولا یسقط لهم وهم ان رأولك فی قبیح صدولك وان البرك علی جاهل
امدولك نفعنی الله بهم ونور قلبی بانوار فیوضهم وجمعنی وایاهم
فی دار السلام ویمن علینا بحسن الختام عند حلول الحمام وهذا اوان الشروع فی ذکرهم
لعل الله یکرمنا لهم ویفیلنا منا لهم انه رؤف رحیم ولا حول ولا قوة الا بالله
الحصة الاتی ولی من هذا الکتاب فی ذکر مشائخ الکرام دامت برکاتهم الی یوم القیام

الشیخ الاول

فمن مشائخنا المکیین عمدة العلماء زبدة الفضلاء العلامة الاجل الفهامة
الاکمل الفقیه المحدث المفسر مولانا الحافظ الشیخ محمد عبد الحق الحنفی
النقشبندی المجددی ابن الشیخ مولانا شاه محمد بن یار محمد الالهابادی

المهاجر الى بلد الله الامين شيخ الدلائل بمكة المكرمة زادها الله تشريفا
وتكريما لازالت شموس فيوضاته بازغة وبدور كمالاته لامعة حضرت
كثيرا من مجالسه وانتفعت به قرأت عليه الاوائل السنبلية وسمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد وسورة الفاتحة
وسورة الصف وشبك بيدي واضافني على الاسودين واجازني
بالقرآن العظيم وحديث النبي الكريم عليه الصلوة والتسليم وغيرهما
من بقية العلوم اجازة عامة تامة عن مشائخه الاعلام منهم العلامة
الفهامة مولانا محمد قطب الدين الدهلوي المكي عن العلامة الشهير
في الآفاق مولانا المحدث محمد اسحاق المتوفى سنة ١٢٦٢ بمكة المكرمة
عن العلامة الفهامة عمر بن عبد الكريم العطار المكي عن شيخه العلامة
محدث الحرم الشيخ محمد سعيد سنبل عن والده الشيخ محمد سعيد
سنبل عن الشيخ عيد بن علي الازهري البرلسي الشافعي عن شيخه
خاتم المحدثين ببلد الله الامين عبد الله بن سالم البصري المتوفى سنة ١١٣٤
عن العلامة شمس الدين محمد بن علاء الدين البابلي عن الشيخ محمد
حجازي الواعظ الشعراوي عن المعمر المسند محمد بن ادريس الكماشي الحنفي

مشائخ البابلي

عن حافظ العصر ابی الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی الشهیر بابن
حجر باسانیدہ المذکورۃ فی ثبتہ المعجم المفہرس ویروی البابلی ایضا
عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف
ابن زکریا ویوسف بن عبد اللہ الارمیونی کلاھما عن الحافظ محمد بن
عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر ویروی ایضا عن خالہ سلیمان ابن
عبد الدائم وابی المنجا سالم بن محمد السنھوری وعبد الرؤف المناوی الشھاب
احمد ابن الشبلی کلھم عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن
الحافظ ابن حجر ویروی السنھوری عن الشھاب احمد بن حجر الھیتمی
عن شیخ الاسلام زکریا وعبد الحق بن محمد السنباطی عن الحافظ ابن حجر
ویروی محمد حجازی الواعظ شیخ البابلی ایضا عن النجم الغیطی
ویروی ایضا عن احمد بن خلیل السبکی عن الجمال ابراھیم بن احمد بن
اسماعیل القلقشندی عن الحافظ ابن حجر ومن مشائخ الشیخ
عبد اللہ بن سالم البصری الشیخ علی بن عبد القادر الطبری وھو
یروی عن العلامۃ عبد الواحد ابن ابراھیم الحصّاری عن الشمس
محمد بن ابراھیم العمری عن الحافظ ابن حجر ویروی عبد الواحد ایضا

مشائخ الحجازی الواعظ

مشائخ ابن سالم البصری

مشائخ عبد الواحد الحصاری

عن الجلال عبد الرحيم العباسي عن الحافظ الجلال السيوطي ويروي
عبد الواحد ايضا عن الحافظ الجلال السيوطي بالاجازة العامة لمن ادرك
حياته كما ذكره ابن حجر المكي في مسانيده صفحة ولادة الحصاري سنة تسع
وتسعمائة ٩٠٩ ووفاة السيوطي سنة احدى عشرة وتسعمائة ٩١١ ومن مشائخ
الشيخ عبد الله بن سالم البصري الشيخ عيسى بن محمد بن محمد
ابن احمد بن عامر الثعالبي الجعفري المغربي الجزائري المالكي وهو يروي
عن العلامة ابي الارشاد نور الدين علي بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن الاجهوري
عن نور الدين علي بن ابي بكر القرافي عن ابي الفضل الحافظ جلال الدين
السيوطي ويروي الشيخ عيسى ايضا عن قاضي القضاة شهاب الدين
احمد بن محمد بن خاجه المصري الحنفي الشهير بالخفاجي عن البرهان
ابراهيم بن ابي بكر العلقمي عن الحافظ السيوطي واخذ ايضا عن ابي
الحسن علي بن محمد المقري عن ابي المنجا سالم السنهوري عن النجم الغيطي
عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري واخذ ايضا عن الشيخ ابي العزائم
سلطان بن احمد بن سلامة بن اسماعيل المزاحي القاهري المتوفى و
اخذ الشيخ سلطان ايضا عن نور الدين علي الزيادي وسالم السنهوري

مشائخ عيسى بن محمد الثعالبي

عن الشيخ احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري **ومن مشائخ الشيخ عبد الله بن سالم البصري**
الشيخ علي بن الجمال الانصاري وهو يروي عن والده عن الشيخ محمد
ابن احمد الرملي عن القاضي زكريا **ومن مشائخ الشيخ عبد الله**
البصري الشيخ منصور الطوخي وهو اخذ عن الشيخ سلطان المزاحي
ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري الشيخ محمد بن سليمان المغربي
وهو يروي عن جماعة منهم شيخ الاسلام ابو عثمان سعيد بن ابراهيم
الجزائري عرف بقدورة عن ابي عثمان سعيد المقري عن الحافظ ابي
الحسن علي بن هارون وابي زيد عبد الرحمن بن علي بن احمد العاصمي الفاسي
الشهير بسقين عن الزين زكريا **ومنهم** شيخه المعمر ابو مهدي السجستاني
عن المنيور عن النجم الغيطي عن الزين زكريا **ومنهم** ابو الارشاد علي بن
محمد الاجهوري وقاضي القضاة احمد بن محمد الحاجي كلاهما عن
الشمس محمد بن احمد الرملي عن الشيخ زكريا **ومنهم** السراج عمر البابلي
والشيخ بدر الدين الكرخي والشمس محمد بن احمد العلقمي جميعا
عن الزين زكريا والجلال السيوطي **وللشيخ محمد طاهر سنبل مشائخ**

شائخ محمد بن سليمان
هذا نقل من الارشاد ١٢

عم السيد المعمر وفتح القاف
الارشاد ١٢

شائخ محمد طاهر سنبل

اخر سوى والده منهم خاله الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن
الشيخ حسن العجيمي الاتى ذكره ومنهم الشيخ احمد الجوهري الكبير المصري المتوفى سنة
وهو اخذ عن الشيخ محمد الزرقاني واحمد النفراوي ومحمد بن عبد الله
السجلماسي المغربي وعيد الناشري والشيخ ابي المواهب البكري
وعبد الحي بن عبد الحق الشرنبلالي الحنفي والشهاب احمد النخلي وعبد الله
ابن سالم البصري وعبد ربه بن احمد الدبوي الاخذ عن الشرنبلالي
واملم الازهر رضوان الطوخي الاخذ عن الشبراملسي والشمس محمد بن
منصور اللطفيحي الاخذ عن البابلي وعن المزاحي وعن الشوبري وغيرهم
ومنهم الشيخ منصور المنصوري الازهري المصري عن العلامة سليمان
المنصوري عن الشيخ عبد الحي الشرنبلالي عن الشيخ سلطان المزاحي
والشيخ احمد بن محمد الحفاجي والشيخ علي الشبراملسي وهو عن الشيخ
علي الاجهوري عن نور الدين القرافي عن السيوطي واخذ الشبراملسي
ايضا عن الشيخ ابراهيم اللقاني عن ابي النجا سالم السنهوري عن الغيطي
عن القاضي زكريا الانصاري ويروي ايضا عن الرملي بالاجازة
العامة فان الرملي اجاز اهل عصره وكان اذ ذاك عمر الشبراملسي

مشائخ الشبراملسي

الشيخ الرملي اجاز لاهل عصره

اربع سنين **ومنهم** الشيخ اسماعيل النقشبندى عن الشيخ ابى طاهر الكردى
المدنى **ومنهم** العلامة السيد عبد الله ميرغنى عن الشيخ احمد النخلى
وممن اخذ عنهم الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار الشيخ[1] مشائخ الشيخ عمر العطار
العلامة السيد على بن عبد البر الحسنى الوتائى[2] المتوفى سنة ١٢١١ عن[2] العلامة شهاب
الدين احمد جمعة البجيرمى عن[3] المعمر احمد بن رمضان ابن عز الدين الشافعى
الازهرى عن[4] الشمس البابلى عن[5] الشمس الرملى والعارف بالله عبد الوهاب
الشعرانى عن[6] شيخ الاسلام زكريا الانصارى **ومنهم** العلامة مفتى
الحجاز الشيخ عبد الملك ابن عبد المنعم بن تاج الدين القلعى الحنفى المتوفى سنة ١٢٢٨
عن[2] الشيخ عبد المنعم عن[3] والده الشيخ تاج الدين عن[4] الشيخ حسن العجيمى
والشيخ عبد الله البصرى **ومنهم** الشيخ[1] محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبرى
المتوفى سنة ١٢٢١ عن[2] والده المتوفى سنة ١١٨٥ عن[3] الشيخ محمد ابن عقيلة عن[4] الشيخ احمد بن
محمد الشهير بابن عبد الغنى عن[5] المعمر محمد بن عبد العزيز المنوفى عن[6]
المعمر ابى الخير عمر بن عموس الرشيدى عن[7] شيخ الاسلام زكريا الانصارى
واخذ الشيخ[1] محمد الكزبرى ايضا عن[2] الامام الكبير والعارف بالله
الشهير عبد الغنى النابلسى عن شيخ الاسلام الحافظ نجم الدين محمد الغزى

عن والده بدر الدين محمد الغزي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري

واخذ ايضا عن الشيخ احمد المنيني وعن خال والده الامام الشهير
(٢ اي الشيخ محمد الكزبري ١٢)
بالشافعي الصغير الشيخ علي بن احمد الكزبري **واخذ** الشيخ عبد الرحمن
والد الشيخ محمد الكزبري ايضا عن الامام الفقيه الشيخ محمد الكاملي و
الشيخ محمد ابي المواهب الحنبلي والشيخ عبد القادر المجلد التغلبي الحنبلي
والشيخ المعمر الشيخ عبد الرحمن المجلد الحنفي السليمي وغيرهم مما هو مذكور
في كراسته لجمع فيها بعض اسانيده في الصحيحين وبعض الكتب
ومنهم الشيخ احمد بن عبيد العطار المتوفى سنة ١٢٢٨ عن الشيخ اسمعيل العجلوني
والشيخ محمد الغزي والشيخ احمد المنيني وهم يروون عن محدث الشام
محمد ابي المواهب الحنبلي البعلي عن الشيخ تقي الدين عبد الباقي الحنبلي
البعلي عن المعمر المسند ابي عبد الرحمن محمد حجازي الواعظ **ويروي**
الشيخ ابو المواهب عن الشيخ محمد العبشي عن الشيخ الامام مفتي الانام
على مذهب ابي حنيفة ببلد مشق الشام عبد الرحمن بن علاء الدين بن عماد الدين العمادي
عن محمد محب الدين عن محمد البدر الغزي عن القاضي زكريا **والشيخ**
محمد العبشي يروي عن الشمس محمد الميداني عن الشيخ محمد الرملي عن

مسلسل بشبت ابن علي بن ١٢

مشائخ الشيخ ابي المواهب

الشيخ زكريا الانصاري ويروي الشيخ ابو المواهب ايضا عن الشيخ
خير الدين شيخ الافتاء بالديار الرمليه وكانت تاتيه الاسئلة من سائر
الاقطار عن الشيخ احمد امين الدين عن والده عبد العال الحنفي
عن القاضي زكريا الانصاري ومن مشائخ الشيخ اسمعيل العجلوني
الشيخ محمد الوليدي المكي المتوفى سنة ١٣٣٤ وهو يروي عن الشيخ احمد البنا
الدمياطي عن شيخه الشيخ محمد بن عبد العزيز المنوفي المعمر عن الشيخ
ابي الخير بن عموش الرشيدي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري و
يروي عن الشيخ احمد بن محمد النخلي المكي عن مشائخه الاتي ذكرهم
ومن مشائخ العجلوني الشيخ محمد الضرير الاسكندراني وهو
اخذ عن الشيخ عبد الباقي الزرقاني والشيخ ابراهيم الشبرخيتي
والشيخ يحيى المغربي الشاوي والشيخ محمد النصر نابلسي جميعهم
عن الشيخ سلطان المزاحي ومن مشائخ العجلوني الشيخ ابو
طاهر بن ابراهيم الكوراني المدني والشيخ ابو الحسن السندي المتوفى سنة ١١٣٩
والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ تاج الدين القلعي والشيخ محمد
عقيلة المكي والشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ الياس الكردي والشيخ

نسب ابن عابدين

مشائخ العجلوني

يونس المصري الكفراوي والشيخ عبد الرحيم الازبكي والشيخ اسمعيل الحاولي
والسيد نور الدين الدسوقي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ عمر بن**
عبد الكريم الشيخ محمد الشناوي عن ابي الغنائم عيسى بن احمد البرادي عن
الشيخ احمد الدفري عن الشيخ سالم البصري عن والده الشيخ عبد الله بن سالم
البصري **ومن مشائخه** الشيخ العلامة السيد محمد مرتضى الزبيدي
كتابة المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو يروي عن الشمس محمد بن احمد بن حجازي العشماوي
والشيخ الشهاب احمد بن عبد المنعم الدمنهوري وهما عن الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري **واخذ** الشيخ عمر ايضا عن الشيخ صالح الفلاني عن مشائخه
الآتي ذكرهم **ويروي العلامة مولانا محمد اسحاق** عن جده لامه
العلامة مولانا الشيخ عبد العزيز المحدث الدهلوي عن والده العالم الكبير
والفاضل الشهير المفسر المحدث مولانا ولي الله الدهلوي عن الشيخ ابي
طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه عن الامام صفي الدين احمد
ابن محمد القشاشي المدني المتوفى سنة ١٠٧١ عن الشيخ ابي المواهب احمد الشناوي
المتوفى سنة ١٠٢٨ عن جماعة من المشائخ منهم ابوه علي بن عبد القدوس عن الشيخ

ذكر مشائخ احمد الشناوي

تلميذ السيد صبغة الله البروجي والبروج بلدة من صوبة كجرات والشناوي بكسر الشين المعجمة
وتشديد النون نسبة الى بعض الاماكنة ٢ عبد الهادي غفر الله له

احمد ابن حجر المكي والشيخ عبد الوهاب الشعراني كلاهما عن الزين زكريا ومنهم
الشيخ محمد بن ابي الحسن البكري عن والده عن الزين زكريا ومنهم الشمس
محمد بن احمد الرملي عن والده عن الزين زكريا عن الزين زكريا بلا واسطة
ومنهم الشيخ حسن الدنجيهي عن الجلال السيوطي واخذ الشيخ احمد
القشاشي بالاجازة العامة عن الشمس الرملي عن الزين زكريا و
من مشائخ الشيخ ابراهيم الكوراني الشيخ ملا محمد شريف بن ملا يوسف
ابن القاضي محمود بن ملا كمال الدين الكوراني الصديقي المتوفى سنة ١٠٤٨ ببلدة اِبْ
من اعمال تَعِزَّ باليمن وهو اخذ عن الشيخ عبد الباقي بن عبد الباقي البعلي
ثم الدمشقي الحنبلي عن الشيخ علاء الدين البابلي واخذ ايضا عن الفقيه
علي بن علي بن محمد الحكمي عن الشيخ ابن حجر المكي ومن مشائخ الشيخ الكوراني
الشيخ نجم الدين محمد بن الشيخ بدر الدين محمد بن الشيخ رضي الدين
محمد العامري الغزي ثم الدمشقي المتوفى سنة ١٠٦١ وهو اخذ عن والده عن القاضي

رواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة

---

١ ورواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة ذكره الشاه ولي الله في الارشاد والبديري في ثبته العبد الغفور

٢ والشيخ ابراهيم من اباز اهل عصره ذكره العلامة ابن عابدين في ثبته ناقلا من القول السديد بالقال
والاسانيد ثبت الشهاب احمد المنيني فانه قال فيه وقد اخبرني باذنه لاهل عصره الشيخ محمد بن الطيب
المغربي نزيل المدينة المنورة وهو ثقة ثبت والله تعالى اعلم العبد الهادي غفر الله له ولوالديه

ذكريا **ومن مشائخ الكوراني** الفاضل ملا عبد الكريم بن الملا ابي بكر الكوراني
المتوفى سنة ١٠٥٠ خمسين الف وهو اخذ عن الشمس الرملي عن الزين زكريا **ومن مشائخه ايضا**
الشيخ ابو العزائم سلطان بن احمد المزاحي السابق ذكره **ويروي الشيخ محمد ابو طاهر**
المدني الكوراني عن العلامة الشيخ عبد الله البصري والشيخ محمد بن سليمان المغربي المكي والشيخ حسن
ابن علي العجيمي وطائفة اخر غيرهم فاما الشيخ عبد الله البصري والشيخ محمد بن سليمان المغربي فقد
تقدم ذكرهما **واما الشيخ ابو الاسرار** حسن بن علي العجيمي المكي الحنفي
المتوفى سنة ١١١٣ بالطائف فله **مشائخ شهيرة منهم** الشيخ محمد بن علاء الدين
البابلي والشيخ الامام صفي الدين احمد بن محمد القشاشي المدني و
الشيخ عيسى بن محمد الثعالبي الجعفري والشيخ محمد بن سليمان المغربي
والشيخ علي بن الجمال والشيخ منصور الطوخي والشيخ علي الشبراملسي
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام **ومنهم** الامام زين العابدين بن عبد القادر
الطبري عن والده عن الشمس محمد الرملي عن القاضي زكريا واخذ
ايضا عن الشيخ عبد الواحد الحصاري عن شمس الدين محمد الغمري والشرف
عبد الحق السنباطي كلاهما عن الحافظ ابن حجر **ومنهم** الشيخ المعمر العارف

مشائخ حسن العجيمي

مشائخ زين العابدين البابلي

وفي العجالة النافعة الباعلي وفي حاشيتها باعل قرية من قرى مصر الله تعالى اعلم ١٢ عبد الهادي غفرله

احمد بن محمد العجل[1] عن جماعة منهم البدر محمد بن رضي الدين الغزي والامام
كتابة ١٢
يحيى الطبري كلاهما عن الحافظ السيوطي ومنهم الشيخ قطب الدين محمد بن
احمد الحنفي المكي عن الشرف عبد الحق السنباطي **ومن مشائخ الشيخ**
حسن العجيمي الشيخ العلامة جمال الدين محمد بن رسول البرزنجي
الحسيني المتوفى سنة ١١٠٣ عن جماعة من العلماء المشاهير منهم الملا محمد شريف الكوراني
والشيخ احمد القشاشي المدني والشيخ ابراهيم الكوراني واخذ بدمشق
عن الشيخ عبد الباقي الحنبلي وببغداد عن الشيخ مدلج وبمصر عن الشيخ
محمد البابلي وعلى الشبراملسي وسلطان المزاحي ومحمد العنانى[2] وبالحرمين
عن الوافدين اليهما كالشيخ اسحاق بن جمعان الزبيدي وعلى الزبيجي
وعبد الملك السجلماسي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ العجيمي**
الشيخ عبد الرحيم بن الشيخ الصديق الخاص اجازة مراسلة من زبيد و
هو خاتمة الرواة عن السيد طاهر بن الحسين الاهدل بالاجازة

لعله الدين ومعناه الابيض للزاهد الشارح ١٢ عبد الهادي

[1] العجل بكسر الجيم - ابن عابدين - عجل كحذر حسن الوفا ١٢ عبد الهادي غفر الله له -
[2] وهو اخذ عن الشيخ علي الحلبي عن الزيادي عن الشمس الرملي عن شيخ الاسلام زكريا واخذ
العناني ايضا عن البرهان اللقاني بسنده كذا في الجواهر الغوالي في ذكر الاسانيد العوالي للعلامة
محمد المدبري الدميالي الشافعي ١٢ عبد الهادي -

عن الحافظ الدبيع عن الحافظ[1] السخاوى عن الحافظ ابن حجر - ومنهم
الشيخ الفاضل المعمر الملا يعقوب الكردى الخطيب ببلاد المجاورة بالمدينة المنورة
وهو قد شملته الاجازة العامة من الشيخ احمد بن حجر الهيتمى فان مولده
كان قبل الالف بخمس وثلاثين سنة ووفاة ابن حجر فى ٩٧٣ سنة ومنهم
الشيخ العلامة ابراهيم بن محمد الميمونى والشيخ الامام ابو الارشاد على
الاجهورى المالكى وهما اخذا عن جماعة من الافاضل منهم العلامة شمس الدين

---

[1] هو الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابى بكر بن عثمان السخاوى نسبة الى سخا قرية
من قرى مصر المصرى المقرى الشافعى الاثرى ولد فى الربيع الاول سنة ٨٣١ اخذ عن جماعة لا يحصون
تزيدون على اربع مائة وسمع الكثير على الحافظ ابن حجر العسقلانى واقبل عليه اقبالا بالكلية ولم
يفارقه الى ان مات وارتحل الى حلب ودمشق والقدس ونابلس والرملة وبعلبك وحمص ونحوها
وحج بعد وفاة شيخه ابن حجر واخذ عن ابى الفتح واليرهان الزمزمى والتقى بن فهد ابن ظهيرة وحج الى
القاهرة ثم توجه الى الحج سنة ٨٨٥ وحدث هناك باشياء من تصانيفه ولما حج بالقاهرة شرع فى املاء تكملة تخريج
شيخه للاذكار ثم حج سنة ٨٨٨ وجاور الى سنة ٨٩٢ ثم حج سنة ٨٩٣ وجاور الى سنة ٨٩٦ ثم حج فى سنة ٨٩٨ وجاور الى
اثناء سنة ٩٠٣ ثم جاور بالمدينة الى ان توفى فى شعبان سنة ٩٠٢ هناك ومن تصانيفه فتح المغيث بشرح
الفية الحديث والمقاصد الحسنة فى بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة والقول البديع فى الصلوة على الحبيب
الشفيع والضوء اللامع وتحفة المحتج فى حكم الشطرنج والمنهل العذب الروى فى ترجمة النووى والجواهر
والدرر فى ترجمة شيخ ابن حجر والفوائد الجليلة فى الاسماء النبوية والفخر العلوى فى المولد النبوى وتحفة
الكفء فى مناقب اهل الصفة والاصل الاصيل فى تحريم النقل بين التوراة والانجيل وغير ذلك كذا فى النور
السافر فى اخبار القرن العاشر قال الجامع المسكين ومن تصانيفه ارتياح الاكباد بارباح فقد
الاولاد ظفرت على مطالعته بمدينة المنورة سنة ١٣٢٣ وجدته مفيدا جدا فى بابه
محمد عبد الهادى غفر الله له -

محمد بن الشهاب احمد الرملي والشيخ حسن الكرخي والعلامة عمر بن الجائي ثلاثتهم
عن قاضي القضاة زكريا بن محمد الانصاري **ومن مشائخ الشيخ العجيمي**
الشيخ محمد بن احمد الشوبري الحنفي عن الشمس محمد بن احمد الرملي **ومنهم**
العلامة الشيخ عبد الغني بن الشيخ اسمعيل النابلسي الحنفي فان المترجم له
اجتمع واخذ عنه في رحلته الى الحجاز واستدعى منه الاجازة له ولاولاده
وطلبها منه نهار السفر في العشرين من ذي الحجة نظما ونثرا وله مجموعة
فيها اجازاته المثبتات الجامعة لخطوط مشائخ الثقات فكتب له
الاستاذ فيها بديهة **قوله**

الحمد لله رب الفضل والمنن ... وحافظ العبد في سر وفي علن
معلي الاسانيد بالتقوى لعارفه ... وفاتح الكنز بالذكر لمؤتمن
ثم الصلاة على المختار سيدنا ... مع السلام الذي يسمو مدى الزمن
وبعد فالكامل البحر الخضم ومن ... شاعت فضائله في الشام واليمن
علامة الوقت ان تضفى لمنطقه ... وجدته بلبلا ليث الندى فطن
وهو العجيمي تعظيما لصغره ... قد فاق في اسمه بين الورى حسن

اجازة العلامة عبد الغني النابلسي للشيخ حسن العجيمي

اراد منى له ابدى الانجاة عن ... مشائخى فى طريق العلم والسنن

وان اجيز له فيما به سمحت ... يد العناية مع ضعفى ومع وهنى

من التصانيف نثرا كان ذلك او ... نظما الذى كل علم فى الانام سنى

وحيثما قد رانى اهل ذاك فقد ... اجزته وبنيه عامرى السكن

محمد وكذا بنتاه صالحة ... ايضا وعائشة صينت من المحن

بكل ما قد رويناه عن مشائخنا ... من العلوم التى تسمو ولم تهن

منهم امام التقى والفضل نسبته ... بشير املسى على الاسم واللسن

عن احمد بن خليل من قد اشتهر ... السبكى عن نجمنا الغيطى ذى الفطن

عن شيخه زكريا ذى الفضائل عن ... ركن التقى العسقلانى زهرة الزمن

وفى تآليفنا نثرا ومنتظما ... فحصل فن كروض فى الكمال حنى

وانتمى لابن اسماعيل مشتهر ... ادعى بنا بلسى باسم عبد غنى

ومولدى كان فى الخمسين منضبطا ... من بعد الف عسى مولاى يرحمنى

نظمت هذا له فى جمعة حصلت ... بمكة يوم سير الحاج للوطن

نهار عشرين من ذى حجة مائة
وخمسة بعد الف عام مولدنى

فلما رأى صاحب الترجمة سرعة اجابته الاستاذ وبداهته كتابة النظم المزبور عجب
من ذلك الى الغاية وقال ما رأيت مثل هذه البداهة بحيث يجيز لى
نظما بداهة ويذكر اسمى واسم اولادى والسند ويكتب ذلك له بيضا
فى المجموعة من غير توقف ولا اهمال فكر فى وقت رحيله من مكة المكرمة
واشتغال فكره فى امور السفر هذا الا فتوح واعتناء من الله تعالى بركذا
فى الورد القدسى والوارد الانسى - وللشيخ عبد الغنى رحمه الله
تعالى مشائخ اجلة كثيرون منهم شيخ الاسلام ومسند بلاد الشام
الحافظ نجم الدين محمد الغزى كما تقدم ومنهم العلامة شيخ الاسلام
تقى الدين عبد الباقى الحنبلى البعلى عن المعمر المسند ابى عبد الرحمن
محمد حجازى الواعظ ومنهم العلامة الشيخ عبد القادر ابن الشيخ مصطفى الفرا الشافعى
وهو روى عن الشيخ القاضى المولى عبد الرحيم الشعراوى عن العارف
الكبير الشيخ محمد البكرى عن شيخ الاسلام ومنهم العلامة السيد محمد
ابن كمال الدين محمد بن حمزة الهاشمى الحنفى نقيب السادة الاشراف
بدمشق الشام والشيخ محمد المحاسنى الحنفى خطيب دمشق الشام
والعلامة الشيخ كمال الدين الفرضى الشافعى والعلامة الشيخ محمد الاسطوانى

شيوخ الشيخ عبد الغنى النابلسى

والعلامة محمود الكردي ومن مشائخ الشيخ العجيمي الشيخ عفيف الدين
ابو سالم عبد الله بن محمد العياشي المغربي المالكي سمع عليه اطرافا من كتب
شتى واستفاد منه علوما غزيرة ولبس منه الخرقة وتلقن منه الذكر و
اجازله وكانت بينهما خصوصية حتى ان العياشي لما وصل الى طرابلس
المغرب عاد رجوعا الى بلده كتب اليه مؤرخا يوم السابع والعشرين من
رجب سنة فذكرني اثنائه ما صورته واعلمك ايها الخليل اني
قد اتخذتك دون كل من احببته خليلا ولم اكتب بلفظ الخليل
لاحد قبلك ولا اكتب بها لاحد بعدك اذ لم ترعني ولا اعتقد قلبي
احدا وفي بحق الخلة والاخوة غيرك ثم كتب اليه كتابا صورته من العبد
الفقير الى الله تعالى ابي سالم عبد الله بن محمد بن ابي بكر العياشي المغربي
كان الله له آمين الى الاخ في الله تعالى العالم الكامل الواصل العارف
بالله تعالى حبيبنا الوافي وخليلنا المصافي الشيخ حسن بن علي العجيمي المكي
الحنفي فسح الله في مدته ورزقني نصيبا وافرا من مودته سلام الله
تعالى ورحمته وبركاته على اخي وخليلي وحبيبي ومونسي في غربتي و
خليفتي في الحرم الشريف بعد وبتي من اتخذت معه في ذات الله

اتحاد الروح والجسم واللفظ بالمعنى حتى صح ان ينشد فى حقى وحقه

انا من اهوى ومن اهوى انا ❊ نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتنى ابصرته ❊ واذا ابصرته ابصرتنا

تشامت روح مشرقية ومغربية فحنت كل واحدة الى الفها فى عالم الارواح الذى خلق قبل عالم الاشباح بالفى عام فاسئل الله ان يحقق لى ذلك حتى يشرق فى قلبى بعض ما اودعه الله الى آخر ما ذكر وهو اى العياشى اخذ عن مشائخه العظام **منهم** الشيخ ابو مهدى الثعالبى الجعفرى وللعياشى رحلة فى المجلدين مطبوعة بالمغرب ذكر فيها اشياخه واجازاتهم له مفصلا وفيها فوائد كثيرة ظفرت على مطالعتها بمكة المكرمة نفعنا الله بها وبفيوضها امين **ومنهم** اى من مشائخه الشيخ حسن العجيمى الشيخ احمد البرى المدنى والشيخ محمد المرابط بن الشيخ محمد بن ابى بكر الدلائى والشيخ على بن محمد الزبيع الزبيدى والشيخ عبد الباقى المزجاجى والشيخ محمد الشنقيرى والشيخ المفتى عبد الفتاح ابن الشيخ صديق الخانى والقاضى اسحاق جمعان والشيخ ابو زكريا يحيى الشاوى المغربى والعلامة الشيخ ابراهيم جمعان

عمل وجلب هذا الشعر فى الجزء الاول من كتاب وفيات الاعيان لابن خلكان صفحة ١٢ عبد الهادى غفر له

اجاز كتابة والسيد الصوفي ابوبكر بن سالم شيخان والسيد
محمد بن عبد الرحمن العيدروس والشيخ حسن بن عبد الشكور بنبلالي
وغيرهم واما الشيخ احمد النخلي المتوفى سنة ١١٣٠ فهو اخذ عن الشيخ
صفي الدين احمد القشاشي والشمس اللبابلي والشيخ عيسى الثعالبي
والشيخ محمد بن سليمان والشيخ علي بن الجمال والشيخ خير الدين الرملي
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام واخذ ايضا عن الشيخ عبد الله بن سعيد
باقشير عن العلامة السيد عمر بن عبد الرحيم البصري عن العلامة
شمس الدين محمد بن احمد بن حمزة الانصاري الرملي واخذ
ايضا عن الشيخ محمد بن علان البكري الصديقي عن محمد حجازي
الواعظ ومن مشائخ الشيخ احمد النخلي الشيخ سليمان الضيلعي
القرشي والسيد عبد الكريم الكوراني الحسيني والشمس الميداني
والشيخ ابراهيم الحلبي الصابوني والشيخ عبد الرحمن العمادي ويروي
الشيخ احمد ولي الله ايضا عن الشيخ تاج الدين القلعي الحنفي
عن الشيخ حسن العجيمي ويروي ايضا عن الشيخ عبد الرحمن بن
الشيخ احمد النخلي عن ابيه قال الشيخ ولي الله رحمه الله تعالى

مشائخ ولي الله غير ما ذكره الكردي

شبته المسمى بالارشاد الى مهمات علم الاسناد وقد اخذت معظم هذا الفن
ن ابي طاهر محمد بن ابراهيم الكردي الهمداني وسمعت من الشيخ تاج
لدين القلعي الحنفي مفتي مكة اوائل الستة وشيئا من مسند الدارمي
ومؤطأ محمد واثاره واجازني لسائرها ولجميع ما تصح له روايته
عن العجيمي وقال فيه ايضا اما النخلي فله رسالة جمع فيها اسانيده
جازني بها ابو طاهر عنه وناولنيها الشيخ عبد الرحمن النخلي ابن
الشيخ احمد النخلي المذكور واجازني بها عن ابيه انتهى

تتمة في ذكر اتصال اسانيد شيخ الاسلام القاضي زين الدين زكريا الانصاري وحافظ عصره الشيخ جلال الدين السيوطي رحمهما الله تعالى قال الشيخ
ولي الله رحمة الله عليه في الارشاد - سند هذين الامامين ومن
في طبقتهما ينتهي الى ثلثة من المسندين الكبراء الذين بهم اتصلت
اسانيدهم من بعدهم بمن قبلهم احدهم المسند المعمر الصالح
شهاب الدين احمد بن ابي طالب الحجار المعروف بابن شحنة
والثاني العالم الفقيه رحلة الآفاق مسند العصر فخر الدين

ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الهادی المعروف بابن البخاری والثالث
الحافظ الثقة الامین شرف الدین عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی اما
ابن شحنه فاخذ الزین عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی عنه
والسیوطی عن ابن مقیل عن ابن البرهان الشامی عنه واحمد الجوخی عنه واما
ابن البخاری فالزین اخذ عن ابن الفرات والحافظ ابن حجر و
محمد بن مقیل جمیعا عن عمر بن الحسن بن الصلاح بن ابی عمر وکلاهما عنه
والسیوطی عن محمد بن مقیل عن الحراوی عنه واما الدمیاطی
فالزین اخذ عن ابن فرات عن محمود بن خلیفة المنبجی عنه والسیوطی
عن محمد بن مقیل عن الحراوی عنه انتهی اتصال اسانید هؤلاء المشائخ الثلاثة
یعلم فیما نذکر اسانید الکتب والمسلسلات انشاء الله تعالی۔ ومن
مشائخ شیخنا محمد عبد الحق العلامة المفسر المحدث الشیخ
عبد الغنی المجددی الدهلوی المدنی المتوفی سنة ۱۲۹۶ وهو یروی عن والده
العارف بالله الشیخ ابی سعید بن الصفی الدهلوی وعن شیخه مولانا
المحدث محمد اسحق کلاهما عن العلامة الاجل الشیخ عبد العزیز الدهلوی
المتوفی سنة ۱۲۳۹ واخذ الشیخ ابو سعید ایضا عن خاله الشیخ سراج احمد عن

بيه محمد مرشد عن ابيه محمد امرشد عن ابيه فرخ شاه عن ابيه
خازن الرحمة محمد سعيد عن ابيه العارف المجدد احمد السرهندى
عن يعقوب الصيرفى الكشميرى عن العلامة ابن حجر المكى بسنده
واخذ ايضًا عن قطب وقته العلامة غلام على الدهلوى عن العارف
بالله مظهر جان جانان عن العلامة الحاج محمد السيالكوتى عن
الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والشيخ عبد الاحد ابن خازن الرحمة
عن والده بسنده السابق ذكره **ومن مشائخ الشيخ عبد الغنى**
الشيخ محصوص الله ابن الشاه رفيع الدين ابن الشاه ولى الله
الدهلوى **ومن مشائخ عبد الغنى** العلامة المحدث بدار الهجرة
الشيخ محمد عابد بن احمد على السندى المدنى عن مشائخ الاتى
ذكرهم **ومن مشائخ عبد الغنى** الشيخ ابو زاهد اسمعيل بن
ادريس الرومى المدنى وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ
محمد طاهر سنبل المكى والشيخ صالح الفلانى والشيخ عبد الملك القاضى
مفتى مكة المكرمة والشيخ محمد بن عبد الرحمن الكزبرى الدمشقى
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام **ومنهم** اى من مشائخ ابن ادريس

مشائخ الشيخ عبد الغنى

مشائخ ابن ادريس الرومى

مشائخ الحفنی

الرومی العلامۃ الشیخ عبد اللہ الشرقاوی المتوفی ۱۲۲۷ھ عن الشیخ محمد الحفنی
المتوفی ۱۱۸۱ھ عن الشیخ محمد البدیری الدمیاطی الشہیر بابن المیت عن الشیخ
ابراہیم الکورانی والشیخ نور الدین ابی الضیاء الشیخ علی الشبراملسی
وعن شیخ القراء محمد بن قاسم البقری والشیخ عبد المعطی البصیر المالکی
کلاہما عن البرہان ابراہیم اللقانی وعن امام الازہر الشیخ منصور
الطوخی والشہاب احمد البشبیشی والعلامۃ زین الدین الدمیاطی ثلاثتہم
عن العلامۃ الشیخ سلطان بن احمد المزاحی وأخذ الحفنی ایضا
عن الشیخ محمد بن عبد اللہ السجلماسی المغربی والشیخ عید بن علی
ابن عساکر النمرسی المصری الاخذین عن عبد اللہ بن سالم البصری
وأخذ الشیخ عبد اللہ الشرقاوی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ
عطیۃ الاجہوری کلاہما عن الشیخ محمد العشماوی عن الشیخ عبد اللہ
البصری وأخذ ایضا عن الشہاب احمد الجوہری السابق ذکرہ وعن
الشہاب احمد بن عبد الفتاح البجیری الشہیر بالمکی الشافعی الازہری
المتوفی ۱۱۸۱ھ وہو اخذ عن الشہاب احمد بن الفقیہ وہو عن الشبراملسی

مشائخ ابن عابدین

وکان کلاہ تد رحمہ اللہ تعالی فی سنۃ الخ۔ کذا فی ہامش ثبت الامیر لعبد الہادی غفرلہ

وعن الجمال منصور المنوفي عن الشرنبلالي وأخذ الشهاب الملوي
ايضًا عن الشيخ احمد غانم النفراوي الأخذ عن عبد الباقي الزرقاني
وعن خليل اللقاني وعن عبد الجواد بن القاسم المحلي الأخذ عن
الشبراملسي وعن الشيخ سلطان المزاحي وعن الشمس البابلي وأخذ
الشهاب ايضا عن محمد بن عبد الباقي الزرقاني شارح المؤطا والمواهب
الأخذ عن ابيه وعن الاجهوري - وأخذ الشهاب ايضا عن العلامتين
المكيين الشهاب احمد النخلي وعبد الله بن سالم البصري وأخذ الشهاب
ايضًا عن العابد الزاهد المنلا الياس الكوراني وأخذ ايضًا عن ابي
العز محمد ابن الشهاب العجمي الأخذ عن والده وعن البابلي وعن
ابن سليمان المغربي وأخذ ايضًا عن ابي الانس محمد بن عبد الرحمن
المليجي الأخذ عن الصفي القشاشي وعن البابلي ومنهم الشيخ ابراهيم
النابلسي حفيد قطب العارفين الشيخ عبد الغني النابلسي عن جده

ومن مشائخ شيخنا الشيخ عبد الحق العلامة الشيخ تراب علي
ابن شجاعت علي اخذ عنه شيخنا الكثير العلوم فقها وحديثا وغيرهما و

عه نسبة الى قرية من قرى مصر كذا في حاشية العجالة النافعة لعبد الهادي مسكين غفرله

قرأ عليه الامهات الست وهو اخذ عن مشائخ كثيرين من اجلهم العلامة المحدث
مولانا محمد اسحق الدهلوى واخذ بمكة المكرمة عن العلامة الفهامة الشيخ
الاجل عبد الله سراج وسيأتى ذكر مشائخه الاعلام بحول الله وقوته

صورة اجازة الشيخ عبد الحق

وهذه صورة الاجازة التى كتبها لى شيخنا العلامة محمد عبد الحق النقشبندى ادام الله فيوضاته

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف
المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فيقول عبده الضعيف
محمد عبد الحق ابن مولانا المولوى شاه محمد بن يار محمد عاملهم الله
بفضله العميم ان الصالح الاسمى والبركة العظمى المولوى الحاج
عبد الهادى سلمه الله الازلى الابدى قد سمع منى سورة الفاتحة
وسورة الصف وكتبت له سند القرآن المجيد واجزت له روايته
سورة الفاتحة وسورة الصف وغيرهما واجزت له بكل مرويات
اجازة عامة تامة اللهم زده علماً وفهماً ووفقه لما تحب وترضى
وعافه فى الدنيا والاخرة واجعل خاتمتنا على الخير والسعادة۔
حرره فى التاسع عشر من محرم الحرام سنة الرابع والعشرين

وثلثمائة بعد الالف من الهجرة النبويه على صاحبها الف الف صلوة وتحيه
بمكة المكرمة زادها الله تعظيما وتشريفا واجلالا ومهابة والحمد لله
اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا
محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا

محمد عبد الحق ١٢

٢ ومن مشائخنا الملبين استاذنا العلامة الحبر الفهامة
مجمع محاسن الخصال مطلع صبح الفضل والافضال
الشيخ صالح[1] ابن العلامة الصديق كمال الحنفي الامام
الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وشيخ العلماء بمكة المكرمة
متع الله المسلمين بفيوضاته۔

٢ الشيخ الثاني

يزدحم الناس على درسه ولاسيما العامة ولتستفيد بافاداته فائدة
تامة وقد حضرت في درسه الحديثية والفقهية وانتفعت بلطائف

---

[1] صفحہ ٢٢٢
وله شان فيح وذكر شريف وهذا هو الذي ذكره الشيخ الصديق البوفاني في كتابه الروض
الممطور في علماء شرح الصدور وشكر الله تعالى على حصول نعمة شركته في درس حديثه
رحمه الله تعالى وله مولفات مفيدة منها تبصرة الصبيان وتذكرة الاخوان في معاشرة
كفاية الغلام للامام عبد الغني النابلسي طبع بمصر منها عقود الدرر النضيد في مناقب
سيدنا الحسين الشهيد طبع سنة ١٣١٢ بمكة المكرمة ١٢ المسكين محمد عبد الهادي غفر الله
ولوالديه ولمشائخه امين ۃ

القدسية وحضرت فى سماع اوائل الحديث للامام العلامة اسمٰعيل العجلونى
رحمه الله تعالىٰ وقرأت عليه شيئا من اوائل صحيح البخارى رحمه الله
البارى وقد لقمنى واجاز نى بالتفسير والحديث والفقه والمعقول
والاذكار والاوراد وغيرها مما تجوز له روايته وكتب لى اجازة
بخطه المبارك مع ختمه فى اخرها وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم
والده العلامة المفضال الشيخ صدّيق كمال عن شيخه العلامة المحدث
المفسر الشيخ عبد الله سراج المتوفى ١٢٦٤ عن عمر بن عبد الكريم العطار المكى و
قد مر ذكره انفا وعن محمد بن هاشم عن محدث دار الهجرة الشيخ
صالح الفلّانى المتوفى ١٢١٨ عن مشائخه الكرام منهم العلامة الشيخ محمد بن
محمد بن سِنّة العُمرى عن الشريف ابى عبد الله محمد بن على الوَلاتى
عن الشيخ محمد بن محمد بن خليل عرف بابن اركماش الحنفى عن الحافظ
ابن حجر العسقلانى ومنهم الشيخ محمد سعيد سِفر عن الشيخ تاج
الدين محمد بن عبد المحسن القلعى الحنفى عن الشيخ حسن العجيمى وعن
الشيخ محمد سعيد ايضا عن الشيخ ابى طاهر ابن الشيخ ابراهيم الكورانى
الشيخ محمد بن عبد الله المغربى المدنى عن الشيخ عبد الله البصرى

مشائخ عبد الله سراج

مشائخ صالح الفلانى

ومنهم الشيخ الشريف سليمان الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي وآخذ
الشيخ صديق كمال ايضاً عن العلامة المسند عبد الرحمن
ابن العلامة المحدث محمد الكزبري الدمشقي عن مشائخ اجلاء منهم والده الشيخ
الامام محمد بن عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير الشيخ عبد الغني
النابلسي عن الامام العارف الشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي عن الائمة الثلاثة المكيين
من بيت ابن عابدين
ابي الاسرار الحسن بن علي العجيمي وعبد الله بن سالم البصري والشهاب احمد بن محمد
الخلي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد بن عبيد العطار المتوفى سنة ١٢٢٨
المتقدم ذكره ومنهم الشيخ الامام صفي الدين خليل بن عبد السلام
المتوفى سنة ١٢٠٠ عن والده الشيخ عبد السلام بالاجازة العامة عن والده الشمس
محمد الكاملي عن الحافظ نجم الدين محمد الغزي والشيخ تقي الدين
عبد الباقي الحنبلي ومنهم الشيخ العلامة المقدام الشيخ بدر الدين
محمد بن احمد المقدسي الشهير بابن بدير المتوفى سنة ١٢٢٢ عن الشيخ شهاب الدين
احمد الراشدي المصري عن شيخ الاسلام عبد النمرسي عن حافظ
الامة الشمس محمد البابلي ومنهم العلامة الشيخ حسين المغربي
مفتي المالكية بمكة المشرفة عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن

شائخ عبد الرحمن الكزبري

عن الشيخ حسن العجيمي باستجازة ابيه له منه ومنهم العلامة الشيخ
مصطفى زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن
ابن جمال الدين الايوبي الانصاري الحنفي الدمشقي الشهير
بالرحمتي المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عبد الغني
النابلسي والشيخ محمد الغزي والشهاب احمد المنيني والسيد عمر بن احمد
ابن عقيل السقاف باعلوي سبط العلامة عبد الله بن سالم البصري والشيخ
محمد سعيد سنبل والشيخ عبد الرحمن الفتني والشيخ محمد بن الطيب
المغربي وخاتمة العلماء المحققين ببغداد الشيخ عبد الله السويدي
ورحل الى مصر واخذ عن علمائها منهم الشيخ المعمر الشهاب
احمد الملوي والشيخ حسن بن علي المدابغي والعارف الشيخ محمد بن
سالم الحفني والشيخ محمد الدفري وغيرهم كذا في ثبت ابن عابدين
وفيه ايضا واجاز (اي الرحمتي) لاهل عصره ومن ادرك جزءا من حياته
بجميع مروياته كما رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين
الغزي مفتي الشافعية بدمشق مكتوبة بخطه ضمن مكتوب للمجاز المذكور
سنة ١٢٠٥ وكانت وفاته بعد العصر في خامس ذي الحجة سنة ١٢٠٥ خمس و

كذا رايته في الاصل ولعله سنة ١٢٠٠ قاس ١٢ عبد

سه ولد بدمشق ليلة الاربعاء رابع عشر محرم سنة ١١٣٥ كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفرله

مائتين والف بعلة الاستسقاء ودفن بمنزلة يقال لها السيل فانه
ذهب الى الطائف لزيارة سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه
ثم قصد الحج فادركته المنية فى الطريق ودفن هناك رحمه الله تعالى
وله حاشية على شرح التنوير للعلائى مفيدة كتب منها ثلاثة اجزاء
جزآن من الاول وجزء من الاخير ولم يتيسر له اتمامها وحاشية
على المنح ولم تتم ايضا وغير ذلك انتهى ومنهم السيد الامام والسند الهمام
نور الدين على بن عبد البر الحسينى الشهير بالونائى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الملك ابن الشيخ عبد المنعم ابن الشيخ تاج الدين القلعى والشيخ
محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الله الشرقاوى وقد تقدم ذكر هؤلاء الاعلام
ومنهم سيد شهاب الدين احمد بن علوى باحسن الشهير بجمل الليل المتوفى سنة ١٢٠٤ والشيخ
الامير الكبير والشيخ زين الدين عبد الغنى ابن محمد هلال المتوفى سنة ١٢١٢ والامام المعمر السيد
ابراهيم بن محمد بن اسمعيل الامير الصنعانى المتوفى سنة ١٢١٣ والشيخ عبد اللطيف الزمزمى والشيخ عبد القادر
الصديقى المكى والشيخ عبد الرحمن الديار بكرلى الاصل المكى المولد والمنشاء
والشهاب احمد العروسى وغيرهم **ومن مشائخ شيخنا صالح**
كمال عمدة الاقران ونخبة الاوان السيد احمد بن السيد دحلان

دحلان المتوفى سنة ١٣٠٤ هو يروى عن الشيخ عثمان الدمياطى عن العلامة محمد
ابن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير وعن الشيخ محمد بن الشيخ على بن الشيخ
منصور الشنوانى والشيخ عبد الله بن حجازى بن ابراهيم الازهرى الشهير
بالشرقاوى فاما العلامة الشيخ محمد بن محمد الامير المتوفى سنة ١٢٣٣ فله مشائخ
اجلّ منهم السيد العلامة نور الدين ابو الحسن على بن احمد بن مكرم
الله الصعيدى العدوى المالكى المتوفى سنة ١١٨٩ عن الشيخ محمد عقيلة المكى عن الشيخ
حسن بن على العجيمى ومنهم العلامة الشيخ ابو الحسن سيدى على بن محمد بن على السقاط
المالكى عن الشيخ محمد الزرقانى عن والده الشيخ عبد الباقى عن
الشيخ على الاجهورى عن الشيخ محمد بن احمد الرملى عن شيخ الاسلام
زكريا الانصارى واخذ الشيخ السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم
البصرى والشيخ احمد النخلى ومنهم الشيخ حسن بن ابراهيم الجبرتى الحنفى
المتوفى سنة ١١٨٨ عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والشيخ احمد النخلى والشيخ
عبد النمرسى ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد الجوهرى الكبير والشيخ

مشائخ الامير الكبير

كان الاجهورى ضريرا وسبب كونه ضريرا مذكور فى النصف الاول من العياشى ١٢ عبد الهادى

هو ابو محمد احمد بن حسن بن عبد الكريم بن محمد بن يوسف الخالدى الجوهرى ولد سنة ١٠٦٦ اجاز ابن سالم البصرى ومحمد الزرقانى توفى سنة ١١٧٠ ١٢ عبد الهادى غفرله

احمد الملوی والشیخ محمد بن سالم الحفنی والسید محمد بن محمد بن محمد الحسینی
البلیدی المغربی المالکی وغیرهم واما الشیخ محمد الشنوانی فهو
یروی عن العلامة الشیخ ابی العزائم عیسی بن احمد البراوی عن
الشیخ احمد الدفری عن الشیخ سالم البصری عن والده الشیخ عبد الله
ابن سالم البصری ویروی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ
عطیة الاجهوری والشیخ احمد الراشدی وهم یروون عن الشیخ محمد
العشماوی عن البصری ویروی ایضا عن الشیخ محمد السمانودی
المشهور بالمنیر عن العلامة الشیخ محمد بن محمد البدیری المشهور
بابن المیت ویروی ایضا عن العلامة السید محمد مرتضی بن محمد
الزبیدی عن ائمة مشاهیر منهم العلامة الشیخ سابق بن رمضان
ابن عز ام الزعبلی الشافعی عن محمد بن علاء الدین البابلی ومنهم الشیخ
عمر بن احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی والشیخ احمد بن
عبد الفتاح الملوی والشیخ احمد بن حسن بن عبد الکریم الخالدی الجوهری

مشائخ الشیخ الشنوانی

مشائخ السید مرتضی الزبیدی

ولد رحمه الله تعالی سنة ١٠٩٦ اخذ عن محمد بن قاسم بن اسمعیل البقری وغیره وتوفی
سنة ١١٧٣ کذا فی حاشیة ثبت الامیر الکبیر رحمه الله تعالی ١٢ محمد عبد الهادی غفر له۔

وعبد الله بن محمد بن عامر الشبراوي كلهم عن الشيخ عبد الله المبرى
ومنهم العلامة المسند محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ حسن
العجيمي ومنهم الشيخ العارف عبد الله ميرغني المكي عن الشيخ احمد النخلي
ومنهم العلامة الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى بن شيخ العيدروس
المتوفى بمصر سنة ١١٩٣ عن جده شيخ بن مصطفى عن السيد عبد الله بالفقيه
عن الشيخ احمد القشاشي والشيخ عيسى بن محمد بن محمد الثعالبي الجعفري
المغربي والشيخ زين العابدين واخيه الشيخ علي ابن عبد القادر الطبري
وقد مر سابقا ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام واخذ السيد شيخ
ابن مصطفى عن السيد الجليل علي بن عبد الله العيدروس صاحب
السورة عن العلامة عبد الله بن ابي بكر الخطيب عن العلامة عبد العزيز
الزمزمي المكي والشيخ احمد القشاشي المدني وغيرهم واخذ السيد
عبد الرحمن ابن مصطفى عن الشهاب احمد الملوي والشهاب الجوهري
والعارف سيدي مصطفى البكري والعارف محمد الحفني والشيخ محمد
ابن الطيب المغربي والشيخ محمد حياة السندي وغيرهم واما
الشيخ عبد الله الشرقاوي فقد تقدم ذكره في ذكر مشائخ الشيخ

ل٥ باع القشاشة ١٢

اسماعيل بن ادريس الرومي شيخ الشيخ عبد الغني الدهلوي ومن
مشائخ السيد احمد دحلان العلامة محدث اهل الشام الشيخ
عبد الرحمن الكزبري المتقدم ذكره والشيخ ابو علي ارتضا عليخان العمري
اجازه في ذي القعدة سنة ١٢٧٥ بمكة المكرمة عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار ومن مشائخ شيخنا الشيخ صالح كمال العلامة
السيد ابو الانوار محمد[1] علي بن ظاهر الوتري الحنفي المدني وهو اخذ
عن مشائخ كثيرين منهم العلامة الشيخ عبد الغني المجددي المدني
والعلامة الشيخ احمد منة الله المالكي الازهري وهو يروي عن
العلامة محمد الامير الكبير - وهذه صورة الاجازة التي
كتبها لي شيخنا الشيخ صالح كمال الحنفي الامام الخطيب
بالمسجد الحرام شيخ العلماء بمكة المكرمة اعاد الله علينا
من بركاته -

الحمد لله واصل من انقطع الى علي جنابه ☆ ورافع من وقف على فسيح عتابه

---

[1] المتوفى في التاسع والعشرين من الجمادى الاولى سنة اثنين وعشرين بعد الالف وثلثمائة
يوم الجمعة وقت الاشراق والمدفون في البقيع الغرقد امام قبة امهات المومنين عند
قبر والدير رحمهم الله تعالى كذا في الباقيات الصالحات ١٢ محمد عبد الحادي غفرله

والصلوٰة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا محمد المرسل لتشريع
شرائع الاسلام ؛ وعلى اله واصحابه الفخام ؛ ومن تبعهم من العلماء
الكرام ؛ اما بعد فقد سألني العلامة الفاضل والجهبذ الكامل
الشيخ عبد الهادي الحنفي الحيدرآبادي ان اجيزه بجميع مرويا تي
في الحديث والفقه والتفسير وغير ذلك فاقول اجابة لسؤاله وجبر الخاطره
قد اجزت العلامة المذكور بجميع ما تجوز لي روايته من فقه وحديث
وتفسير ومعقول ومنقول واوراد واذكار وغيره بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر وهو كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا
يدريه لا ادري كما اجازني بذلك مشائخي الثقات منهم والدي
المرحوم بكرم الله الشيخ صديق كمال الحنفي ومنهم سيدنا العلامة
وحيد الزمان مولانا السيد احمد بن زيني دحلان ومنهم مولانا العلامة
ابو الانوار السيد علي ظاهر الوتري الحنفي وغيرهم من المشائخ الاعيان
الذين هم بركة الزمان واوصيه بتقوى الله في جهره وسره وحلوالزمان
ومره وان لا ينساني من دعواته في خلواته وجلواته بحسن الختام
والوفاة على طريقة اهل السنة والجماعة انه على ما يشاء قدير

كتبه بقلمه الراجي عفو ربه ذي الجلال محمد صالح ابن المرحوم صديق
كمال الحنفي المكي الشاذلي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام
مفتي الاحناف بمكة سابقا كان الله له آمين وما هو الواقع جرى
وحرر يوم عشرين من محرم الحرام سنة ١٣٢٤

الشيخ الثالث

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل الجهبذ الكامل
علامة الاوان فهامة الزمان شيخنا المعظم
استاذنا المفخم سيدنا المحدث الحبيب حسين ابن العلامة
الحبيب محمد الحبشي العلوي الشافعي مدظله العالي
على رؤس المسترشدين آمين - حضرت كثيرا من مجالسه
السنية وانتفعت به وبعلومه وحصلت لي بركته الغلية ولله الحمد
على ذلك في كل بكرة وعشية - وحضرت من درسه في تفسير الخطيب
الشربيني رحمه الله تعالى وتيسير الاصول وقرأت عليه اوائل التحاد
الشيخ الامام الكامل النبيه محمد سعيد سنبل الفقيه - رحمه الله تعالى وحدثني بالحديث

ولادته سنة ١٢٥٨ ثمانية وخمسين ومائتين بعد الالف في شهر الربيع الاول وكانت
وفاته في شوال سنة ١٣٣٣ بمكة المكرمة ١٢ محمد عبد الهادي كان لله ذي الايادي -

المسلسل بالاولية وهو اول حديث حدثني به وذلك في شهر الربيع الثاني سنة ١٣٢٤
اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية وحدثني بالمسلسل يوم العيد وصافحني
وشبك بيدي واضافني على الاسودين لقمني ولقنني الذكر وناولني السبحة والسبحة
الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللهم اعني الى اخره وسمعت منه سورة الصف واجاز لي بسائر
مروياته وكتب لي اجازة بخطه الشريف ومشائخه رضي الله عنه
ونفعنا به كثيرون منهم والده العلامة مفتي مكة المشرفة الحبيب محمد
ابن حسين بن عبد الله الحبشي المتوفى سنة ١٢٨١ عن جماعة من العلماء منهم
العلامة السيد طاهر بن حسين بن طاهر المتوفى سنة ١٢٤١ عن السيد الامام
عبد الرحمن بن علوي مولى الطيحاء المتوفى سنة ١٢١٦ عن السيد حسن بن القطب
الفرد السيد عبد الله الحداد المتوفى سنة ١٠٨٨ عن والده السيد عبد الله الحداد
المتوفى سنة ١٠٣٢ عن السيد الامام ابي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب الدين المتوفى سنة ١٠٦١
عن العلامة الشيخ عبد العزيز الزمزمي عن الشيخ محمد بن احمد الرملي
المتوفى سنة ١٠٠٤ والشيخ احمد بن حجر المكي المتوفى سنة ٩٧٤ عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري سنة ٩٢٦ واخذ السيد عبد الله الحداد عن العلامة
السيد الامام محمد بن علوي بن محمد بن ابي بكر بن علوي بن احمد بن

مشائخ الحبيب محمد الحبشي

مشائخ السيد عبد الله الحداد

ابي بكر بن الشيخ عبد الرحمن السقاف نزيل مكة المكرمة عن السيد
عبد القادر بن شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى باحمد آباد سنة ٩٩ بعد
عن والده شيخ الاسلام شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى
عن العلامة ابن حجر الهيتمي **ومنهم** العلامة السيد احمد بن عمر بن
سميط المتوفى سنة ١٢٥٧ والعلامة السيد حسن بن صالح البحر المتوفى سنة ١٢٧٣ وهما اخذا عن
العلامة السيد عمر ابن العلامة السيد سقاف بن محمد بن عمر الصافي عن
والده السيد سقاف المتوفى سنة ١٩٥ عن السيد احمد بن زين الحبشي والسيد
الفاضل العارف يوسف بن عبد الله الفاسي كلاهما عن السيد عبد الله
الحداد بسنده المتقدم **ومنهم** العلامة السيد عبد الله بن علي
ابن شهاب الدين المتوفى سنة ١٢٦٥ وهو اخذ عن العلامة الحبيب ابي بكر
ابن الحبيب عبد الله بن احمد الهندوان عن السيد العلامة حامد بن
عمر بن حامد المتوفى سنة ١٢٠٩ عن والده السيد عمر بن حامد المتوفى سنة ١١٥٤ عن الحبيب عبد الله الحداد
ومنهم الشيخ منصور بن يوسف البديري وهو اخذ عن السيد الامام مشيخ[1] بن علوي

---

[1] مشيخ بضم الميم وفتح الشين المعجمة وكسر الياء المثناة من تحت المشددة كذا في ثبت
ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له.

باعبود باعلوى ومن اجل مشائخ الحبيب عبد الله الحداد والحبيب احمد
ابن هاشم الحبشى قرأ عليهما فى علوم الشريعة والحقيقة والبسه الخرقة
ولقنه الذكر بالطريقة العلوية بحق اخذهما لذلك عن شيخه السيد حسين
ابن بكر بن سالم عن ابيه السيد ابى بكر بن سالم بسنده الطويل الآتى ذكره
واخذ بالمدينة المنورة عن السيد الامام عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
عن الشيخ ابراهيم بن حسن الكردى المدنى بسنده **ومنهم** العلامة
السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل المتوفى سنة ١٢٥٠ هـ
وهو اخذ عن والده السيد سليمان عن شيخه العلامة السيد احمد بن
محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل
ن شيخه السيد العلامة ابى بكر ابن على البطاح الاهدل عن شيخه
السيد العلامة يوسف بن محمد البطاح عن شيخه السيد العلم
طاهر بن الحسين الاهدل عن شيخه الحافظ الدبيع عن الحافظ السخاوى
ن الحافظ ابى الفضل ابن حجر العسقلانى **وقد اخذ** السيد
ى بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ الامام عبد الله بن سالم البصرى
الشيخ حسن العجيمى والشيخ احمد بن محمد النخلى **واخذ** السيد عبد الرحمن

الاهدل عن الشيخ عبد القادر بن خليل كدك زاده المدني والشيخ
امر الله بن عبد الخالق المزجاجي فالاول يروي عن الشيخ محمد حيات
السندي عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والثاني عن الشيخ العارف
محمد بن احمد بن سعيد المعروف بابن عقيلة المكي المتوفى بمكة المكرمة سنة ١١٥٠
عن الشيخ عبد الله البصري **واخذ** ايضا عن السيد عبد الرحمن
ابن مصطفى العيدروس المتقدم ذكره **ومنهم** العلامة الشيخ محمد صالح
الرئيس المتوفى سنة ١٢٤٠ عن الشيخ العلامة السيد علي ابن عبد البر الحسني الوفائي
والشيخ صالح بن محمد الفلاني والسيد محمد ابن عبد الرحمن الكزبري
والشيخ احمد بن عبيد العطار الدمشقي وهؤلاء المشائخ قد سبق
ذكرهم **ومنهم** الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار المكي عن مشائخه الكرام
ومن مشائخ شيخنا العلامة الفاضل السيد عيدروس
ابن العلامة السيد عمر بن عيدروس الحبشي المتوفى سنة ١٣١٤ وهو اخذ عن كثير
من المشائخ **منهم** والده العلامة الحبيب عمر بن عيدروس المتوفى سنة ١٢٥٠
عن الحبيب عمر بن احمد بن حسن المتوفى سنة ١٢٢٦ عن والده الحبيب احمد المتوفى سنة ١٢٠٤
عن والده الحبيب حسن عن والده الحبيب عبد الله الحداد و

مشائخ صالح الرئيس

اخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة السيد
انيس ابن السيد الامام العارف عبد الله ميرغني عن والده عن
الشيخ احمد النخلي **واخذ السيد انيس عن الشيخ** محمد طاهر سنبل
والشيخ عبد الملك القعلي والشيخ مصطفى الرحمتي والشيخ صالح الفلاني
والشيخ عبد الرحمن ديار بكري والشيخ عثمان الشامي والشيخ عبد الله بن
هلال والشيخ عبد الرحمن المغربي التادلي والشيخ ابراهيم الفتني وغيرهم

واخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة عمر
ابن عبد الكريم العطار والشيخ محمد صالح بن ابراهيم الريس الزبيري
الزمزمي المكي والشيخ منصور بن يوسف البديري والسيد عبد الرحمن
ابن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل **ومنهم** عمه العلامة
الحبيب محمد بن عيدروس المتوفى سنة ١٢٤٧ وهو يروي عن السيد الامام
يوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد سليمان بن يحيى مقبول
الاهدل **ويروي** عن الشيخ عبد الباقي بن محمد صالح الشعاب
الانصاري المدني عن الشيخ الاجل محمد ابن عبد الكريم القادري
الشهير بالسمان عن السيد مصطفى البكري عن الشيخ عبد الله بن

مشايخ السيد انيس بن عمر

سالم البصري والشهاب احمد النخلي والشيخ اسمعيل العجلوني والامام
نجم الدين بن خير الدين الرملي والشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي
والشيخ عبد الغني النابلسي وغيرهم ويروى عن السيد الامام
زين العابدين بن علوي جمل الليل عن الشيخ صالح الفلاني وعن
الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني عن الشيخ ابي طاهر بن ابراهيم
الكوراني واخذ السيد زين العابدين عن العارف بالله سيدي
احمد الدردير العدوي المالكي عن الامام محمد الدفري عن الشيخ
علي الاجهوري المالكي عن القرافي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاري ويروى عن الشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح
الرئيس والشيخ عبد الرحمن الاهدل وغيرهم ومنهم السيد الامام
الامجد المفسر المحدث عفيف الدين عبد الله بن الحسين بن عبد الله
بلفقيه وهو اخذ عن والده العلامة السيد حسين بن عبد الله
بلفقيه عن والده عن العلامة الوجيه السيد عبد الرحمن ابن الشيخ
عبد الله بلفقيه عن مشائخ كثيرين منهم والده العلامة السيد عبد الله
بلفقيه المتوفى سنة ١٠٧٣ وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد القشاشي والشيخ

مشائخ السيد زين العابدين

مشائخ السيد عبد الله العفيف

عیسیٰ بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر الثعالبی والشیخ زین العابدین بن
عبد القادر واخیہ الشیخ علی بن عبد القادر واخذ الشیخ عبد اللہ
بلفقیہ عن الشیخ الجامع للعلوم والمتقن فی جمیع الفنون السید
الی علوی محمد بن ابی بکر الشلی عن والدہ السید ابی بکر المتوفی سنہ ۱۰۶۸
عن السید عمر بن عبد الرحیم البصری واخذ السید ابو علوی محمد
الشلی عن العلامۃ ابی عبد اللہ محمد بن علاء الدین البابلی والشیخ عبد اللہ
ابن سعید باقشیر والشیخ علی بن الجمال والشیخ محمد بن سلیمان
المغربی واخذ الشیخ عبد اللہ بلفقیہ عن الشیخ المعمر عبد العزیز الزمزمی
والشیخ اسحق بن ابراہیم ابن جمعان الزبیدی واخذ السید
عبد اللہ بلفقیہ عن السید عبد الرحمن بن ابراہیم المتوفی سنہ ۱۰۵۷ وھو
اخذ عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیہ الشیخ علی الشناوی عن
الشیخ عبد الوھاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی ومن مشائخ
السید عبد الرحمن بلفقیہ العلامۃ الحبیب عبد اللہ الحداد بالحرمین
الشریفین الشیخ ابراہیم بن حسن الکورانی المدنی والسید الشہیر

مشائخ محمد الشلی

مشائخ السید عبد الرحمن بلفقیہ

الشناوی بکسر الشین المعجمۃ وتشدید النون نسبۃ الی بعض الاسکنۃ کذا فی سبحۃ المرجان
محمد عبد الھادی غفر لہ

محمد بن رسول البرزنجي المدني والشيخ حسن بن علي العجيمي والشيخ احمد بن
محمد النخلي والشيخ عبد الله ابن سالم البصري ومنهم السيد الامام
الفاضل محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد
وهو اخذ عن الحبيب العلامة عمر بن طه بن عمر البار عن والده السيد طه
عن والده الحبيب عمر عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم الشيخ المحقق
في علوم الشرائع والعرفان عبد الله ابن احمد باسودان المتوفى سنة ١٢٦٦ هـ وهو
اخذ عن العلامة المحقق الحبيب عمر بن عبد الرحمن بن القطب الحبيب
عمر بن عبد الرحمن البار المتوفى سنة ١٢١١ هـ عن عمه السيد حسن بن عمر البار عن
ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن الحبيب عبد الله الحداد
واخذ الشيخ عبد الله بن احمد باسودان بزبيد عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل وبالحرمين الشريفين عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
والشيخ محمد صالح الرئيس والسيد احمد بن علوي باحسن جل الليل ومن
مشائخ شيخنا العلامة الشريف محمد بن ناصر وهو اخذ
عن مشائخ كثيرين منهم العلامة محمد عابد بن احمد علي السندي نزيل

له ولد تصانيف كثيرة مفيدة منها شنبة المسمى صرف الشارد وهو كبير ومنها المواهب اللطيفة في الحرم
المكي - على مسند ابي حنيفة من رواية الحصكفي - ظفرت على مطالعة جزئه الثاني بمكة المكرمة عند
محبي في الله السيد مولانا الحافظ نظر احمد وهو نسخة قلم منه سنة ١٣٠٥ هـ ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

المدينة المنورة المتوفى وهو اخذ عن الشيخ صالح الفلانى والشيخ محمد طاهر
سُنبل والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والشيخ حسين المغربى
مفتى المالكية بمكة المشرفة واخذ الشيخ عابد عن عمه العلامة الشيخ
محمد حسين بن الشيخ مراد بن يعقوب الانصارى الخزرجى عن والده
عن العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوى وله ثبت مشهور و
يروى الشيخ محمد حسين عن السيد سليمان بن يحيى بن
عم مقبول الاهدل عن السيد العلامة المقبول بكارى الاهدل
اليمنى والشيخ محمد بن سالم السفارينى النابلسى الحنبلى المتوفى
وهما عن الشيخين المعمرين احمد النخلى وعبد الله بن سالم البصرى
ويروى ايضاً عن الشيخ ابى الحسن بن محمد صادق السندى
عن الشيخ محمد حيات السندى عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ احمد النخلى
ويروى ايضاً عن الشيخ محمد السمان المدنى اجازة عن الشيخ عبد الله

مشايخ الشيخ عابد السندى

مشايخ الشيخ محمد حسين

---

١ وهو عم الشيخ محمد عابد السندى ٢ عبد ٣ الشيخ محمد السفارينى المولد بسفارين قرية من قرى نابلس ولد سنة ١١١٤ ونشأ بها ثم رحل الى دمشق فاخذ بها عن الشيخ عبد الغنى النابلسى وشيخ الاسلام الشمس محمد بن عبد الرحمن الغزى واحمد المنينى وغيرهم من العلماء الاعلام ورجع الى بلده ثم تولى نابلس واشتهر بالفضل والذكاء ودرس وافتى واجاد وله مولفات لطيفة منها غذاء الالباب لشرح منظومة الآداب فى مجلدين. لما لقيته عند اخى فى الله الشيخ صديق النابلسى تلميذ شيخنا عبد الله القدومى النابلسى

البصري ويروي ايضا عن الشيخ عبد الخالق بن علي المزجاجي عن والده
عن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي واخذ الشيخ عابد عن الشيخ يوسف
ابن محمد بن علاء الدين المزجاجي عن والده محمد بن علاء الدين وهو
اخذ عن والده علاء الدين المزجاجي عن عبد الله بن سالم البصري
والشيخ علاء الدين قد طلب الاجازة لولده الشيخ محمد من الشيخ
عبد الله البصري فيروي الشيخ محمد بن علاء الدين عن البصري اجازة
بلا واسطة واخذ الشيخ عابد ايضا عن العلامة السيد احمد بن
سليمان حجام عن السيد العلامة صفي الدين احمد بن محمد شريف
مقبول الاهدل عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ احمد النخلي
والشيخ ابي طاهر ابن الشيخ ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة يوسف
ابن مصطفى الصاوي المصري والشيخ ابو الفوز احمد المرزوقي مفتي
المالكية بمكة المكرمة كلاهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن
عبد القادر الامير الكبير صاحب الثبت الشهير عن مشائخ الدين
تقدم ذكرهم ومنهم العلامة الشيخ عبد الرحمن الكزبري الدمشقي
والعلامة السيد عبد الرحمن الاهدل وقد مر سابقا ذكر مشائخهما

صاحب الشيخ عابد السندي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين الحبشي الشيخ الامام محمد
ابن محمد المغرب الدميالي وهو يروي عن ائمة اعلام منهم الشيخ
محمد فتح الله بن عمر بن محمد السمديسي والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ
مصطفى البولاقي المالكي وهؤلاء كلهم عن الشيخ محمد الامير الكبير
ومنهم الشيخ احمد بن علي الدمهوجي الشافعي وهو عن الشيخ محمد
ابن عبد السلام الناصري الدرعي المقدادي عن الشمس محمد بن
قاسم حبسوس عن الامام محمد بن عبد السلام البناني عن الشهاب
احمد بن ناصر الدرعي عن والده محمد بن ناصر عن الشمس البابلي
بسنده واخذ الدمهوجي ايضا عن الشهاب احمد بن احمد بعقة
البجيرمي وعن الشيخ عبد العزيز بن عباس المطاعي المراكشي و
منهم الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ محمد صالح البخاري وهو
اخذ عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشريف الادريسي
عن الشيخ عبد الله البصري. ومن اشياخ البصري الشيخ محمد المكتبي

مشائخ الشيخ الدمهوجي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين العلامة السيد احمد
ابن عبد الله بن عيدروس البار وهو عن مشائخ كثيرين منهم

الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الرئيس

ومن مشائخ الحبيب حسين العلامة السيد محمد نور الادريسي
المغربي المدني والعلامة المسند المعمر الشيخ فالح بن محمد الظاهري
المدني وهما اخذا عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي
الشريف الخطابي الحسني الشلفي بالشين المعجمة نسبة الى شلف
نهر بالمغرب الاوسط عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عمر بن عبد الكريم
ومنهم العلامة المحقق حمدون ابن عبد الرحمن ابن الحاج السلمي الفاسي
عن العلامة سيد محمد التاودي ابن الطالب شارح تحفة الحكام
عن العلامة عبد العزيز بن احمد الهلالي شارح خليل عن العلامة محمد
ابن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي عن والده حسن ابن علي العجيمي
ومنهم الشيخ علي الميلي المالكي الازهري عن السيد مرتضى شارح القاموس
ومنهم العلامة الجمال عبد الحفيظ العجيمي المكي عن الشيخ محمد هاشم بن
عبد الغفور السندي والشيخ محمد طاهر سنبل ومنهم العلامة المعمر الوجيه
المواهب الملازوني عن الملا ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة ابو العباس
العرائشي عن سيدي عبد الوهاب التازي الشريف الحسني عن الشيخ

مشائخ السيد محمد السنوسي

حسن العجيمي **واخذ** الشيخ عبد الوهاب التازي ايضا عن الشيخ ابي
سالم العياشي ومنهم العلامة المعمر المعداني عن محمد بن عبد السلام البناني
شارح الاكتفا وسيرة الكلاعي عن الملا ابراهيم الكوراني **واخذ**
الشيخ فالح ايضا عن العلامة المسن البركة السيد ابو موسى عمران
الياصلي الشريف الحسني وهو يروي عن الاستاذ ابي العباس احمد
ابن عبد الرحمن الطبولي المعمر بروايته عن العلامة علي ابن مكرم الله
العدوي الصعيدي المصري المالكي المتوفى سنة ١١٨٩ وتلامذته العارف الدردير
والمرتضى والامير ومحمد بن عرفة الدسوقي وعن الاستاذ الحفني
واخذ ايضا عن العلامة سيدي محمد طاهر الفاسي عن الشيخ مصطفى
البولاقي عن الامير وطبقته **واخذ** ايضا عن العلامة عبد الله
سراج والشيخ عبد الغني المجددي الدهلوي المدني **ومن مشائخ**
الحبيب حسين العلامة السيد احمد بن زيني دحلان وقد مر ذكره

وهذه صورة الاجازة التي كتبها لي شيخنا وسندنا
الحبيب حسين علوي الحبشي متع الله المسلمين بفيوضاته
امين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين وصلى الله وسلم على رسوله سيدنا محمد - وعلى آله وصحبه وكل سالك فى خير مقصد - ولعب فيقول الفقير المقر حسين بن محمد بن حسين الحبشى طلب منى الاجازة الشيخ الفاضل ابو سعيد عبد الهادى ابن عبد الكريم حسن ظن منه بالفقير ورجاء اتصاله وارتباطه باهل الفضل والعلم فاسعفته بمقصوده رجاء لصالح دعوته والدخول فى عموم مشيختى واجزته بما تجوز لى روايته وتصح درايته مما تلقيته واجزت به عموما وخصوصا وقد سمع منى المسلسل بالاولية وغيره من المسلسلات اجزته بكل ذالك من معقول ومنقول اجازة عامة يرويها عنى كما احب واوصيه بالتمسك بالعروة الوثقى وهى التقوى المنجية من البلوى واجزت كذلك ولده عبد المجيب بما اجزت به والده واسألهم الدعاء لى ولاولادى بصلاح الحال والمآل وصلى الله وسلم على النبى والآل على مر الايام والليال

كتبه حسين بن محمد الحبشى

الشيخ الرابع

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسيدنا العلامة المحقق والفهامة المدقق العالم العامل الزاهد الكامل فخر العلماء

شیخ الخطباء بالمسجد الحرام مولانا الشیخ احمد ابو الخیر
ابن عبد اللہ میرداد الحنفی المکی ادام اللہ فیوضاتہ۔
قرأت علیہ واول[1] الشیخ اسمعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالی وسمعت من
لفظہ ابوابا من صحیح البخاری تجاہ بیت اللہ الباری وانتفعت بمجالس
الشریف ولطائفہ المنیفہ فاجازنی بکل مرویاتہ وکتب لی اجازۃ بخطہ
الشریف وزینہا بختمہ المنیف وھو یروی عن العلامۃ السید عبد اللہ
ابن المرحوم السید محمد کوجک عن العلامۃ الشیخ محمد عابد السندی
وعن العلامۃ ابی علی محمد بارتضا العمری عن العلامۃ الشیخ
عمر بن عبد الکریم المکی وغیرہ۔ وھذہ صورۃ اجازۃ شیخنا الشیخ

احمد ابی الخیر میرداد ادام اللہ برکاتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
حمدا لمن اسند الامور جمیعہا الیہ۔ وجعل صحیحہا وضعیفہا عائدۃ علیہ
وصلاۃ وسلاما علی النبی الہاشمی جد الحسن۔ وعلی آلہ وصحبہ البالغ

---

[1] جمع رحمہ اللہ تعالی فیہا اربعین حدیثا من اربعین کتابا من اول کل کتاب حدیثا واحدا الا من صحیح البخاری ومصنف عبد الرزاق فذکر فیہا من کل واحد منہما حدیثین وقد یذکر من اواخر الکتب وسماہا رسالۃ عقد الجوہر الثمین فی اربعین حدیثا من احادیث سید المرسلین وعلل غرضہ من جمعہا تسہیل قرأتہا علی الشیخ لطلب الاجازۃ منہم بہذہ الکتب ۱۲
محمد عبد الہادی کمان اللہ ذی الایادی

ما جاء في فضلهم وعلو مرتبتهم حال التواتر في كل زمن صلاة وسلاما دائمين
الى اليوم المشهور - وعلى من تبعهم باحسان على توالي الايام والدهور
امّا بعد فقد طلب مني الفاضل الاديب - الجهبذ اللوذعي الارب
الباذل وسعه في طلب الحديث وسند حاله - الباز غته
شمس فضله في ذلك كما علم من قاله وحاله - المكرم
ابو سعيد محمد عبد الهادي - بن محمد عبد الكريم بن احمد
المدراسي الحيدرآبادي - بعد ان قرأ علي اوائل الكتب الاربعين المندرج
فيها اوائل الكتب الستة بالمسجد الحرام - تجاه البيت الامين ان اجيزه
بما انا مجاز به فالعبد العاجز الضعيف لم اكن اهلا للاجازة - ولا ممن
يجوز حول هذا الميدان وليس فجاجه - ولكن لما كان الطالب المذكور
زاده الله تعالى نورا على نور - اهلا لكل فضيلة - ومحلا لكل خصلة جميلة
ولاح لي حسن نيته وطويته - من ضياء فجر غرته وطلعته - ولم يكن بد
من اجازته - تجاسرت واجزته بجميع ما اجازني به شيخي المرحوم العلامة
السيد عبد الله بن المرحوم العلامة السيد محمد كوجك املكنا البخاري
من جميع ما اجازه به شيخه المرحوم العلامة الشيخ محمد عابد بن محمد

الانصاری من کل ما هو مذکور فی سندہ المشهور بحصر الشارد - الوارد
لکل صادر وارد - ومن جمیع ما اجازہ به شیخه المرحوم الفهامة ابو علی
محمد بن ارتضا العمری من کل ما هو محرر بسندہ المسمی بمدارج الاسناد -
الحاویان هذان السندان للعلوم النقلیة والعقلیة - والاذکار والاوراد
واوصیه بتقوی الله تعالے فی السر والعلانیه - وان یدخلنی فی دعائه
بالخیر بحسن توجه ونیة صافیه - وقد اجزته ایضا بان یجیز بکل ما
ذکر من یراه اهلا - وصلی الله تعالے علی خاتم النبیین وعلی اله وصحبه
صلاة وسلاما متتابعین الی یوم الدین

رقمه الراجی من المولی الکریم الفوز فی یوم التناد - احمد
ابو الخیر بن عبد الله میرداد - خادم العلم والخطیب والامام
بالمسجد الحرام (١٤ جمادی الثانیه) سنة ١٣٢٤

الشیخ الخامس ومن مشائخنا المکیین شیخنا وسندنا العلامة
الحبر الفهامة المفسر المحدث الشیخ محمد بن

ومن مصنفاته فیض المنان بشرح فتح الرحمن فی فقه الشافعی مطبوع بمجلد وهدایة العوام فی ارکان
الایمان والاسلام ابتداءه التوحید واخره الفقه ومنها حاشیته علی مناسک الخطیب الشربینی

(بقیه بر صفحه دگر)

سليمان حسب الله الشافعي المدرس بالمسجد الحرام نفعنا
الله به وبعلومه آمين - سمعت منه الحديث المسلسل بالأولية
الحقيقية بالمشافهة حين اجتمعت به في البلدة المكرمة في المسجد الحرام
في الخامس عشر من شهر الجمادى الأخرى سنة ١٣٢٤ الرابع والعشرين وثلثمائة
بعد الالف وسمعت بقراءة الغير عليه اوائل العجلوني رحمه الله تعالى حضرتي
من دروسه في الجامع الصغير للامام السيوطي مع شرحه المسمى بعزيزي
وصافحني وشابكني واضافني على الاسودين واجازني ولولدي ايضا
بسائر ما تجوز له روايته وهو اخذ عن كثير من مشائخ الاعلام ائمة
الهدى ومصابيح الظلام **منهم** العلامة الشيخ عبد الحميد الداغستاني الشرواني
عن الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي
والشيخ محمد الامير الكبير واخذ الباجوري عن الشيخ حسن القويسني عن
داود القلعاوي عن احمد السجيمي عن عبد الله الشبراوي عن الشيخ
عبد الله البصري **ويروي الشيخ عبد الحميد** عن الشيخ عبد القدوس

٢

(بقية حاشية صفحة ١٠١)
صاحب التفسير وغيرها وكان رحمه الله ضريرا وزاهدا في الدنيا وكانت حلقة درسه في التفسير
والحديث كبيرة بالحرم المكي ١٢ عبد الهادي كان الله ذي الايادي

عن الشيخ حسن القويسني **ويروى** ايضا عن الشيخ ابراهيم السقا **ومنهم**
العلامة الشيخ ابراهيم السقا وهو اخذ عن العلامة ثعيلب
عن شيخيه الشهاب احمد الملوى والشهاب
احمد الجوهرى عن شيخهما عبد الله بن سالم البصرى واخذ الشيخ
ابراهيم السقا عن[1] الشيخ محمد بن محمود الجزائرى عن[2] الشيخ على بن عبد القادر
ابن الامين عن[3] احمد الجوهرى عن[4] الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** عن[5]
الشيخ محمد صالح البخارى عن[1] الشيخ رفيع الدين القندهارى عن[2] الشريف
الادريسى عن[3] الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** عن الشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير **ويروى** عن الشيخ الفضالى والشيخ القويسنى
المتقدم ذكرهما **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغنى الدمياطى وهو عن
الشيخ عبد الله الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير **ومنهم** العلامة الشيخ
احمد الدمياطى مفتى الشافعية بمكة المكرمة وهو اخذ عن الشيخ حسن القويسنى
والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ عبد الغنى الدمياطى المذكور **ومنهم**
العلامة الشيخ مصطفى المبلط عن الشيخ محمد الشنوانى المتقدم ذكره **و**
منهم العلامة الشيخ احمد منة الله وهو عن الشيخ محمد الامير الكبير وابنه

(١) اى السقا ١٢

الامير الصغير وعن الشيخ القويسني والفضالي والدمهوجي وحسن
العطار وغيرهم **ومنهم** العلامة الشيخ احمد النخراوي عن شيخيه الجمال
الفضالي والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي **ومنهم**
العلامة الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد المجددي الدهلوي المدني **و**
منهم العلامة الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي عن مشائخه
الكرام منهم المحدث بلاد الهجرة الشيخ محمد عابد السندي المدني والشيخ
ابراهيم الباجوري والشيخ احمد الصعيدي المالكي والشيخ محمد بن احمد
الحلبلي التميمي مفتي الحنفية في الديار المصرية والشيخ محمد بن احمد بن
يوسف البهي المصري والشيخ محمد صالح السباعي العدوي وقد ذكر الشيخ
القاوقجي مشائخه وما اجازوه من الكتب والتاليف في ثبته المسمى
بمعدن اللآلي في الاسانيد العوالي - **وصورة اجازة شيخنا و**
سيدنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله الشافعي دامت
بركاته ما نصه - بسم الله الرحمن الرحيم - احمدك اللهم
يا مجيب من دعاك وآمّلك - ومجيز من قصدك وأمّلك - واشكرك على
مزيد نعمك التي جعلت المزيد منها على شكرها اجازه - وتفضّلك

على طلبة العلم حتى يختموا حقيقة السعادة وتحللت لكل منهم مجازه - وا
واسلم امتثالا لامرك يا على يا سيد على نبيك اعلى مرجع ومستند
سيدنا محمد صاحب الشريعة المطهرة - والسنة الواضحة المحفوظة التي
الواصلة الينا بالاسناد على وجوه وانواع من اجازة وكتابة وقرأة
ومناولة وسماع وعلى اله سفن النجاة والهدى - واصحابه نجوم الاهتداء والسنة
في الاقتدا - وبعد فقد جمعني الله تعالى بالاخ الفاضل ابي سعيد الشيخ
محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد سلمه الله تعالى
فالتمس مني ان اقتدي باشياخي واجيزه - ولو بعبارة وجيزة فقلت
في نفسي لقد استسمنت ذا ورم - ونفخت في غير ضرم - لكن حسن
ظنه حملني على هذا السؤال - فلزمت اجابته بمجرد الاشارة فضلا عن
المقال - ومقتضى ذلك قلت قد اجزت الاخ الفاضل المذكور عفا
الله لنا جميعا ان الاجور - بجميع ما تجوز لي روايته - او تصح عني
درايته - من منقول ومعقول - وفروع واصول - بشرط اهليته لما
يرويه - او ينقله او يحكيه - وان لا يقدم على شيء حتى يعلم حكم الله
فيه - وعند التوقف ان يراجع المشايخ العلماء - والكتب الصحيحة

محرره - حيما اجازني بذلك اشياخي العظام جمعنا الله واحبتنا بهم
في دار السلام - وهم كثيرون فمنهم شيخنا الشيخ عبد الحميد الداغستاني
الشرواني عن اشياخه كالشيخ ابراهيم الباجوري عن شيخيه الشيخ
محمد الفضالي والشيخ حسن القويسني الفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي والشيخ محمد الامير
الكبير وثبتاهما مشهوران والقويسني عن داؤد القلعاوي عن احمد
السجيمي عن عبد الله الشبراوي المتوفى وثبته مشهور ويصل سند
كل من هؤلاء الى الشيخ عبد الله بن سالم البصري وثبته مشهور بل اخذ
الشبراوي عن البصري بلا واسطة وكالشيخ عبد القدوس عن شيخه القويسني
السابق وكالشيخ ابراهيم السقاوستاني اشياخه ومن اشياخي
ايضا شيخنا الشيخ احمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة المعظمة ودفين
المدينة المنورة عن اشياخه كالشيخ القويسني والشيخ الباجوري
السابقين وكالشيخ عبد الغني الدمياطي الآتي ذكره على الاثر ومن
اشياخي ايضا شيخنا وشيخ شيخنا الشيخ عبد الغني الدمياطي عن
اشياخه ومنهم الشيخ الشرقاوي والشيخ الامير الكبير السابقان ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ احمد الخراوي عن شيخيه الجمال الفضالي

السابق والشهاب احمد الملوحي كلاهما عن الشرقاوي السابق ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ عبد الغني الهندي النقشبندي دفين
المدينة المنورة عن اشياخه ومن اشياخه الشيخ عابد السندي
المدني وثبته كبير مشهور يسمى حصر الشارد ومن اشياخي ايضا
الشيخ مصطفى المبلط عن اشياخه كالشيخ الشنواني صاحب حاشية
مختصر ابن ابي جمرة وثبته مشهور ومن اشياخي واشياخ اشياخي ايضا
الشيخ ابراهيم السقا عن اشياخه كالشيخ ثعيلب عن شيخيه الشهاب
الملوي والشهاب الجوهري وثبت كل منهما مشهور وكالشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير وثبته مشهور كما تقدم وكالشيخ الفضالي عن
الشرقاوي وثبته تقدم انه مشهور وكالشيخ القويسني عن شيخه احمد
جمعه البحيري الحافظ وثبته مشهور وكالشيخ محمد الجزائري عن
عمه عن الشهاب الجوهري ومن اشياخي ايضا الشيخ احمد منة الله
عن الشيخ الامير الكبير وابنه الامير الصغير وعن الشيخ شاهي القيومي
وعن الشيخ القويسني والفضالي ومن اشياخي الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي وعن الشيخ الباجوري وعن الشيخ

عد
ولم يؤلفات منها
حاشية على مختصر
البخاري ٢ مجلدات
فقط

محمد البهي قدس الله اسرارهم وافاض علينا انوارهم - وأعلا اسانيدي في
صحيح البخاري ما اروية من طريق الختلاني وهو اعلى سند يوجد في الدنيا
كما قاله الاشياخ فاروية عن الشيخ احمد سنة الله والشيخ عبد الغني الله
عن الامير الكبير عن علي العربي السقاط عن عبد الله البصري عن ابراهيم
الكوراني عن ابن سعد الله اللاهوري عن محمد بن احمد النهروالي
عن ابيه عن ابي الفتوح احمد الطاوسي عن بابا يوسف الهروي المعمر
ثلاثمائة سنة عن محمد بن شاذ بخت الفرغاني المعمر واروية
عن الامير بسند اعلا من هذا بدرجة والامير يرويه عن الشيخ
علي الصعيدي العدوي عن محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن العجيمي عن
الشيخ احمد العجل اليمني عن يحيى بن مكرم الطبري عن ابراهيم بن
صدقة الدمشقي وغيره برواياتهم عن عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغاني
المعمر مائة واربعين سنة عن محمد بن شاذ بخت الفرغاني ح وارويه
بسند اعلا من هذا بدرجة عن الشيخ عبد الغني الهندي والشيخ
محمد القادري كلاهما يرويه عن الشيخ عابد السندي عن صالح الفلاني
عن محمد بن سنة الفلاني عن احمد بن محمد العجل عن احمد النهروالي

عن ابي الفتوح الطاوسي عن بابا يوسف الهروي عن محمد بن مشاذ
بخت الفرغاني عن يحيى بن عمار الختلاني المعمر مائة وثلاثا واربعين سنة
عن محمد بن يوسف الفربري عن امير المؤمنين في الحديث ابي
عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري رضي الله عنه وعنهم اجمعين فبيني
وبين البخاري في السند الاخير احد عشر في الذي قبله اثنا عشر
وفي الذي قبله ثلاثة عشر واعلا اسانيد البخاري الثلاثيات واطولها
تسعة فبيني وبين النبي صلى الله عليه وسلم في سند الشيخ عابد اربعة
عشر في الثلاثيات وفي سند الامير عن العدوي خمسة عشر عن السقاط
ستة عشر۔

قاله بفمه وامر برقمه الراجي من الله رضاه **محمد بن سليمان**
حسب الله المكي الشافعي المدرس في حرم مكة المعظمة عامله الله
برضوانه ووالديه وذريته واشياخه واحبته في اليوم الحادي
والعشرين من جمادى الثانية سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين بعد الف وثلاثمائة
من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوات واتم السلام وآله واصحابه
الكرام والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين والحمد لله رب العالمين

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل
عين العلم والدراية - ينبوع الحلم والرواية - الحافظ
العلامة الحبر الفهامة فريد العصر محدث الدهر
مولانا واستاذنا المتقن الشيخ شعيب المالكي المغربي
المكي المدرس والامام بالمسجد الحرام نفع الله به الاقطار
والبلاد ونظم به خصائص السنة في كل مجمع ونادر
حضرت - درسه في صحيح البخاري وسمعت املاءه في النحو من شرح
الفية ابن مالك وحصصا عديدة من مؤطاء امام دار الهجرة الامام
مالك كان يزدحم على درسه من الخواص والعوام وكان حافظ القرآن
والحديث كان يحفظ خمسين الف حديثا وما وجدت له نظيرا قط
فاقتبست من مشكوة فوائده وتحليت من عقود فرائده واستفدت
منه علما كثيرا فهو من اجل مشائخي في الحديث - وقد حدثني بالحديث
المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد والمسلسل بيوم عاشوراء
واضافني على الاسودين ولقمني واجازني لسائر مروياته باللفظ والكتابة
وهو اخذ عن كثير من المشائخ منهم الشيخ سليم ابن ابي فراج ابن سليم

السادس الشيخ

البشري المصري عن الشيخ ابراهيم بن محمد الباجوري ومنهم الشيخ منتاب الله
عن الامير ومنهم الشيخ عبد الله[1] القدومي النابلسي وأروي عنه بلا
واسطة فاني اخذت عنه حين قدم مكة المكرمة قاصدا للحج سنة ١٣٢٤
اربع وعشرين بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبوية وهو يروي عن
الشيخ حسن بن عمر الشطي عن الكزبري ومنهم الشيخ محمد بن ابراهيم السباعي
عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالي عن الشيخ ابي حفص الفاسي
عن محمد بن عبد القادر الفاسي عن ابي سالم العياشي وهذه صورة

عنه والشيخ القدومي عنه بلا واسطة ١٢ عبد الهادي.

الاجازة التي كتبها لي مولانا الحافظ المحدث المتقن الشيخ شعيب المذكور متع الله المسلمين بطول حياته آمين

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي استخلص العلماء بعنايته من غياهب الجهالات
وجعلهم امناء على خلقه يقومون بحفظ شريعته حتى يؤدوا الخلق
تلك الامانات. فهم مصابيح الارض وخلفاء الانبياء. ويستغفر
لهم كل شيء حتى الحيتان في البحر ويعجبهم من في السماء. والصلوة والسلام
على سيد الاولين والآخرين وعلى آله واصحابه ما تعاقبت

[1] ولد سنة ١٢٣٦ ومن تصانيفه الرحلة الحجازية ١٢ عبد الهادي غفر له.

الايام والليالى - امّا بعد فقد استجاز منى الحاج الاجل الشيخ الابرك
الناسك الازكى عبد الهادى بن عبد الكريم بعد ان
سمع منى مسلسلا وسمعت فى مؤطا الامام مالك وحديث الرحمة المسلسل بالاولية
والمسلسل بيوم العيد واول الصحيح للامام البخارى وشيئا من الفية
ابن مالك فاجزته بكل ما سمعه منى بل اجزته اجازة عامة فى كل ما
يجوز عنى روايته من معقول ومنقول - وفروع واصول - كما اجازنا
بذلك مشائخنا الكرام - ائمة الهدى ومصابيح الظلام - من المشارقة
والمغاربة فمن المشارقة الشيخ سليم البشرى عن الشيخ منة الله عن
الشيخ الامير الصغير عن والده العلامة الامير الكبير الى اخر ما ذكره
فى ثبته ومنهم الشيخ عبد الله القدومى النابلسى عن الشيخ حسن بن
عمر الشطى عن الشيخ الكزبرى الخ ومن المغاربة الشيخ محمد بن ابراهيم
السباعى الدمشقى[١٢] عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالى عن الشيخ ابى حفص
الفاسى عن محمد بن عبد القادر الفاسى عن ابى سالم العياشى الى
اخر ما ذكر فى ثبته - واوصى المجاز المذكور بتقوى الله فى السر والعلانية
وان يسهم لى من دعواته فى خلواته وجلواته وصلى الله على سيدنا محمد

ه الشيخ عبد الرحمن ابن محمد
زبرى والشيخ القدومى
ما عن الشيخ عبد الرحمن
زبرى بلا واسطة[١٢]
بد الهادى

وآله - وحرر في العشرين من شوال الابرك عام اربعة وعشرين و
ثلثمائة والف

شعيب بن عبد الرحمن المغربي المدرس بالحرم الشريف المكي

شعيب بن عبد الرحمن المغربي ١٣١٨

الشيخ السابع

ومن مشائخنا المبين العالم النبيل والفاضل الجليل الصالح
بين شرفي العلم والنسب السيد سالم بن عبد روس
البار الشافعي مذهبا والعلوي طريقة وقد حسن ظني
فسمع مني واسمعني وولدي محمدا عبد المجيب اصلح الله حاله واحسن
مآله الحديث المسلسل بالاولية في العشرين من الجمادى الاخرى
سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف واستجازني واجازني بكل
مايجوز له روايته واعطاني الاجازة وهي بخط ابنه - وهو اخذ
عن العلامة السيد عمر بن احمد بن عبد الله ابن عبد روس البار
عن والده السيد احمد واخذ عن الشيخ العلامة السيد احمد بن
زيني دحلان واخذ عن السيد علي ظاهر المدني وعن الشيخ فالح

ولده الكل اجاز للاولاد محمد عبد المجيب ومحمد عبد الرقيب اسعدهما الله تعالى في الدارين و
رزقهما علما نافعا وفهما كاملا - وكان رحمه الله تعالى خليقا متواضعا زاهدا في الدنيا
راغبا في الاخرة ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له -

المدنى وعن العلامة السيد محمد ابى النصر الخطيب ابن السيد عبد القادر
الخطيب ابن السيد صالح الخطيب الحسنى الجيلانى الشافعى خطيب الجامع
الاموى بدمشق الشام وهو اخذ عن كثيرين منهم والده السيد عبد القادر
المتوفى سنة ١٢٨٨ عن والده السيد صالح المتوفى سنة ١٢٥٤ عن ابيه السيد عبد الرحيم المتوفى سنة ١١٩٠
عن الشيخ سعيد سنبل واخذ السيد صالح عن الشيخ محمد طاهر سنبل
واخذ ايضا عن الشيخ خليل الخشه عن الشيخ محمد خليل الكاملى واخذ ايضا عن
الشيخ محمد بن يوسف الشمنى عن الشيخ سعيد الحلبى والشيخ الفضالى وتلميذه الباجورى واخذ ايضا
عن الشيخ محمد بن مصطفى الرحمتى عن والده واخذ ايضا عن الشيخ عبد القادر الميدانى
عن الكاملى ومنهم الشيخ محمد الغزب الدمياطى المدنى والسيد اسماعيل
البرزنجى والسيد زين العابدين جمل الليل والشيخ عبد الرحمن الكزبرى
والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ السقا والشيخ محمد المنصورى
ومنهم الشيخ احمد بن سليمان الاحدى النقشبندى الخالدى الاكبرى
الروادى عن العلامة السيد محمد امين عابدين ومنهم الشيخ احمد
الجمار المعروف بشنون عن الشيخ خليل الخشه والشيخ سعيد الحلبى
ومنهم الشيخ عمر افندى الغزى ابن عبد الرحمن افندى الغزى

العامري المتوفى سنة ١٢٠٩ عن الشيخ عبد القادر النابلسي عن جده اب ابيه عن
عبد الغني النابلسي **ومنهم** العلامة السيد محمد بن حسين الكتبي المكي
عن محشي الدر العلامة السيد احمد الطحطاوي **ومنهم** الشيخ احمد
الدهان والشيخ يوسف الغزي والشيخ حسين الدجاني مفتي يافا
والشيخ احمد الترمانيني والشيخ حامد العطار والشيخ عبد الله بن
الشيخ سعيد الحلبي **ومنهم** والدته الشيخة فاطمة بنت الشيخ الخليل
الخشه المعمرة مائة وسبع سنة عن والدها الشيخ الخليل الخشه **ومنهم**
جده السيد صالح وقد اجازه وعمره ثلاث سنين - **واخذ شيخنا** ايضا
عن السيد محمد بن عبد الكبير الكتاني واخيه السيد محمد عبد الحي وهما
عن والدهما السيد عبد الكبير المذكور عن الشيخ عبد الغني المدني
وعن الشيخ ابراهيم السقا - **وهذه صورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي اوصل من اليه استند - واجاز الى مطلوبه من عليه
اعتمد - والصلوة والسلام على من منه المدد - سيدنا ومولانا وحبيبنا
وقرة اعيننا محمد - الواسطة العظمى لديه - وعلى اله المنتسبين اليه -
الآخذين بالحظ الاوفر مما اتى عن الله وعن اكرم الخلق عليه - وعن

الصحابة والتابعين - ومن اقتفى اثرهم من العلماء العاملين اما بعد فقد
طلب مني الحديث المسلسل بالاولية الشيخ العلامة ابو سعيد محمد
المدعو بعبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي له ولوالده محمد عبد
المجيب سلمهما الله تعالى فحدثتهما بذلك امتثالا لقول النبي صلى الله
عليه وسلم المرء مع من احب واحب الخلق الى الله انفعهم لعياله وان لم اكن
اهلا لما ذكر - ولكن للمحبة والاحاديث التي يرحل اليها - واروية
عن جملة مشائخ منهم السيد علي ظاهر المدني كما هو في ثبته ومنهم
الشيخ صالح الحجازي المدني كما هو في ثبته - ومنهم الشيخ عبد الرحمن
سراج مفتي الاحناف بمكة ومنهم السيد عمر بن احمد البار عن والده عن
مشائخه ومنهم الشيخ اسماعيل بن محمد زاب عن السيد الشريف
محمد ناصر عن مشائخه ومنهم الشيخ ابو النصر الشامي ومنهم السيد
محمد بن عبد الكبير الكتاني واخوه السيد محمد عبد الحي عن مشائخهم
كما هو مذكور في ثبتهم - واجيزهما ايضا في الحديث والتصوف
والتفسير وغير ذلك من العلوم النافعة عن سيدي وشيخي مفتي
مكة العلامة سيدي احمد بن زين دحلان كما اجازني

بشرطه المقرر عند اهله وهو التثبت فى العلم وعن سيدى مفتى مكة السيد
احمد بن عبد الله الميرغنى الحنفى وفى الاوراد والاذكار والتصوف
خصوصا احياء علوم الدين والطريقة العلوية - اجزهما بما ذكر
عن سيدى وشيخى واستاذى الحبيب فضل بن علوى بن سهل مولى الدويلة
وعن سيدى وشيخى الحبيب عبد الله بن محمد الحبشى وعن سيدى
عمر بن حسن الحداد وعن سيدى العلامة السيد عيدروس بن
حسن العيدروس وغيرهم فهما مجازان فى الاذكار والاوراد
كما هو منقول فى سيرهم وطريقتهم ولا ينسانى من صالح دعواتهما فى
خلواتهما وجلواتهما واوصيهما ايضا بما اوصى به الله انبياءه و
واولياءه وكافة عباده المؤمنين وهى تقوى الله فى السر والعلن وهى
له ولاولاده ومن يحبه ممن له اسوة وقدوة - واخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمين اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد - قاله
يفمه وامر برقمه راجى العفو من ربه وشفاعة جده المختار

سالم بن عيدروس البار العلوى طريقة الشاذلى فى هجرها

كان ذلك ببلد الله الحرام بجبل كعبة فى شهر رجب سنة ١٣٢٣

الشيخ الثامن ومن مشائخنا المتقنين مولانا العالم الفاضل الجهبذ الكامل
الشيخ محمد سعيد بن عبد الله اللقعقاعي القرشي الاذ
المدرس بالمسجد الحرام ادام الله افاضاته سمعت
منه الحديث الاولية الحقيقية بالمشافهة وهو يرويه كذلك عن
الشيخ جمال الحنفي عن الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار بسنده واجازني وولدي بمروياته كلها واذن لي في اجازة
من شئت وذلك في الثامن من رجب سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين
وهو اخذ عن الشيخ السيد عبد الله بن محمد كوشك المكي السابق
ذكره واخذ عن الشيخ علي بن احمد حبيش الرهيني الشافعي عن
الشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ مصطفى المبلط والشيخ ابراهيم السقا
والشيخ محمد الدمنهوري الازهري واخذ عن الشيخ محمد سعيد
المعروف بقاضي المخا عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد ابن
العلامة السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل
الزبيدي عن ابيه السيد محمد عن جده باسانيده وقد سبق ذكرهم

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين

والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا وسندنا ومولانا محمد
وعلى اله وصحبه اجمعين وعلى التابعين وتابعيهم باحسان الى يوم
الدين **اما بعد** فقد حضر عندى وسمع منى وتلقّى عنى **اخونا**
الفاضل عبد الهادى وابنه عبد المجيب سلمهما الله تعالى
ونفع بهما وطلبا منى ان اجيزهما بما قرأ وسمع خصوصا وبجميع
مرويا تى عمومًا فاجبتهما واجزتهما بجميع ما تجوز لى روايته و
تصح لى درايته من تفسير وحديث وفقه واصول ونحو وصرف ومعان
وبيان وزهد وتصوف وبجميع كتب المعقول والمنقول حسبما
رويته ما بين قرأة وسماع واجازة عن المشائخ الاجلاء الاعلام
النبلاء الكرام منهم الشيخ العلامة والقدوة الفهامة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوشك المكى الحنفى الامام بالمسجد الحرام والعلامة
الفهامة الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضى المخا والعلامة الاستاذ
على بن احمد حُبيش الزَّهَبِينى الشافعى وغيرهم رحمهم الله تعالى
ونفعنا بعلومهم **يروى الاول** عن الشيخ عابد السندى المدنى
وغيره باسانيده المذكورة فى ثبته المسمى بحصر الشارد ح

ويروى الثاني عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد بن العلامة الفهامة
المسند السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدي
برواية عن ابيه عن جده باسانيده المذكورة في كتابه النفس اليماني
وفي ثبت جده السيد يحيى وغيره ح **ويروى الثالث** عن البرهان
ابراهيم اسقا الازهري والبرهان الباجوري والشمس المنهوري
وغيرهم واسانيدهم معلومة مشهورة بين العلماء الاخيار اشتهار
الشمس في رابعة النهار اجزت المذكورين برواية جميعها عني
اجازة عامة مطلقة تامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والاثر
واوصيهما بما اوصى به نفسي من ملازمة التقوى في السر والجهر
وان لا ينسياني ومشائخي من صالح دعواتهما في خلواتهما وجلواتهما
بحسن الختام والفوز برضى الملك العلام وصلى الله وسلم على خاتم
الانبياء والمرسلين وعلى آل كل منهم وصحبهم اجمعين والحمد لله رب العالمين
املاه بفمه وامر برقمه المفتقر الى رحمة ربه القريب المجيب محمد سعيد
اديب ابن المرحوم عبد الله اديب المكي الحنفي خادم العلم بالمسجد الحرام

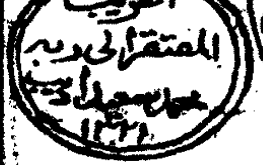

٩ الشيخ التاسع

ومن اجازني باللفظ والكتابة من مشائخنا المكيين
مولانا الفاضل الورع الارشد الشيخ اسعد ابن العلامة
المرحوم العارف الشيخ احمد الدهان الحنفي دامت بركاته
سمعت منه الحديث الاولية واجازني بسائر مروياته مرتين كما اجازه
بذلك شيخه الشيخ محمد ابو النصر بن السيد عبد القادر بن السيد صالح بن
السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلي الحسني الدمشقي الشافعي عن والده
السيد عبد القادر عن جده العلامة الشيخ خليل الخشه عن الشيخ محمد خليل
الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلوني عن مشائخه الاعلام
واخذ شيخنا اسعد الدهان عن العلامة الشيخ حسين الجسر
الطرابلسي عن العلامة الفاضل السيد علاء الدين عابدين عن
والده خاتمة المحققين السيد محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار حاشية
الدر المختار عن مشائخه الاعيان منهم العلامة خاتمة المحدثين الشيخ
محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري ومنهم الشيخ الهمام والمسند الامام
العلامة احمد بن عبيد الله العطار ومنهم الامامان العلامتان الشيخ

٨ ١٣ رمضان سنة ١٣٢٤ يوم الاربعاء ٢ جمادى

---

١ الجسر هو المشهور بهذا اللفظ كما هو المذكور في سورة اجازته في سعيد

ابراهيم النابلسي وشقيقه الشيخ عبد القادر النابلسي وهما يرويان
عن جدهما الشيخ عبد الغني النابلسي **ومنهم** العلامة الشيخ محمد
سعيد الحموي وهو اخذ عن الشيخ احمد المنلا وي والشيخ محمد الحنفي والشيخ
احمد الجوهري والشيخ ابي الطيب المغربي المدني والشيخ عبد الرحمن
العيدروس وعن الشيخ علي افندي بن صادق بن محمد بن ابراهيم
الداغستاني المتوفى سنة ١٩٩ وهو اخذ عن الشيخ محمود بن عبد الله الانطاكي
عن الشيخ محمد بن علي الكاملي عن الشيخ خير الدين الرملي واخذ
الشيخ علي افندي ايضا عن الشيخ عبد الكريم الآمدي والشيخ ايوب
الداغستاني ثم رحل الى الحجاز وجاور مدة واخذ عن الشيخ محمد حياة
السندي عن الشيخ عبد الله البصري واخذ الشيخ محمد سعيد الحموي عن
الشيخ محمد التافلاتي المغربي الآتي ذكره وعن حسن الحموي بن كريم
مصغرا والشيخ منصور الحلبي الخلوتي والشيخ صالح الجينبني **ومنهم**
العلامة الشيخ الامير الكبير والشيخ صالح الفلاني المدني **ومنهم**
العلامة الفقيه الشيخ هبة الله البعلي شارح الاشباه والنظائر
وهو عن الشيخ صالح الجينبني **ومنهم** الامام الكامل والهمام الفاضل

العلامة الشيخ ابو الفضل محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري
الحنفي الشهير والده بالعقاد المتوفى سنة ١٢٣٢ قال الشيخ ابن عابدين رحمه الله
تعالى في ثبته لازمته مدة مديدة - وخدمته ايام سعيدة - وقرأت
عليه كتبا عديدة - ورسائل مفيدة - وكان احفى بي من الوالد على الولد
وارانى اكراما لم اره قط من احد - وبذل جهده في نفعي واسدا لي
ما شكره ليس في وسعي - وادناني منه دون غيري وصار اولى
مني بامري - فجزاه الله تعالى عني كل خير - ووقاه كل اسى وضير -
واحسن الله تعالى اليه وكثر خيره - وجعل في اعلى الفراديس مقامه
ومقره - وبارك للمسلمين في حياته - وفي ايامه السعيدة واوقاته -
وجعلني لا اخرج يوما عن امتثال امره - وادام لساني رطبا
بثنائه وطيب ذكره - وبالدعاء له عقيب الصلوات - وفي
الاماكن المطهرات والاوقات الفاضلات - وقال في موضع اخر في
ترجمته هو الشيخ الامام الاوحد - والفاضل الهمام الامجد -
فريد العصر - ويتيمة الدهر - من انتهت اليه الرياسة في العلوم
وصار المرجع فيها من منطوق ومفهوم - سليل السادة الامجاد

وملحق الاحفاد بالاجداد - المحقق المدقق مولانا وشيخنا المرحوم السيد
محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري الشهير والده بالعقاد
وبابن مقدم سعد الحنفي الدمشقي الخلوتي يتصل نسبه بسيدنا عمر بن
الخطاب رضي الله تعالى عنه الى ان قال والحاصل انه كان من افراد
عصره - وبركة اهل مصره - وقد من الله تعالى علي بخدمته سبع سنين
وقرأت عليه كتبا عديدة وكان يحبني حبا شديدا - ويكرمني اكراما
مزيدا - واهتم لي مرارا الى اعز عليه من اولاده - وقصد مرة ان
يزوجني بنته فما قدر الله ذلك لامتناع والدي خوفا على ان
اغضبها يوما ان اقع في غضبه مما لا تخلو عنه الجبلة الانسانية وكان
قائما بامري ومهماتي فجزاه الله تعالى عني خير الجزاء وجمعني واياه
تحت ظل عرشه يوم لا ظل الا ظله وجعل قبره روضة من رياض الجنة
امين انتهى وهو اخذ عن مشائخ اجلة كثيرين - منهم العلامة الامام
الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن زين الدين الدمشقي الشافعي الشهير
بالكزبري المتوفى سنة ١١٨٥ ومنهم ابنه العلامة محدث زمانه - وفريد عصره
واوانه - بركة اهل الشام - وعمدة السادة الاعلام - الشيخ محمد بن

عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ لازمه مدة تقرب خمسين عاما وقرأ عليه
كتبا عديدة ومنهم الشيخ الامام فقيه زمانه ووحيد اوانه
الملا علي بن محمد بن سالم التركماني الحنفي امين فتوى بدمشق الشام
المتوفى سنة ١١٨٢ وهو اخذ عن الشيخ عبد الغني النابلسي وعن الشيخ محمد عقيلة
الحنفي المكي وعن الشيخ صالح الجنيني وهو عن والده الشيخ ابراهيم
عن العلامة الشيخ خير الدين ومنهم الشيخ احمد بن عبد الله بن
احمد البعلي مفتي الحنابلة في دمشق المتوفى سنة ١١٨٣ وهو اخذ عن الشيخ محمد
ابي المواهب في سنة ١١٢٥ وعن حفيده بعد وفاته الشيخ محمد المواهبي
وعن الشيخ عبد القادر التغلبي وعن الشيخ عواد الكوري وعن
الشيخ مصطفى البديري وعن الشيخ اسماعيل العجلوني وهؤلاء
المشائخ كلهم اخذوا عن الشيخ ابي المواهب المذكور واخذ الشيخ
احمد البعلي ايضا عن الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الكاملي
ووالد الشيخ عبد السلام وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ المعمر علي بن محمد
ابن علي بن سليم الشافعي الدمشقي الصالحي الشهير بالسليمي المتوفى سنة ١٢٠٠ و
هو اخذ عن علماء معتبرين وجهابذة مفننين كالاستاذ الشهير والعارف

---

١ اي بعد وفاة الشيخ محمد ابي المواهب ١٢ ٢ الشيخ محمد بدل من حفيده ١٢ عبد العادي غفرله

الكبير سيدى عبد الغنى النابلسى وولده الشيخ اسماعيل والشيخ
محمد بن عقيلة والشيخ احمد المقدحى وغيرهم ومنهم الشيخ العلامة ابراهيم
ابن خليل بن ابراهيم الغزى الشهير بالصايحانى المتوفى سنة ١١٩٧ وهو اخذ عن
الشيخ سليمان المنصورى الاخذ عن الشيخ عبد الحى عن الشرنبلالى
واخذ ايضا عن الشيخ محمد ابى السعود محشى مسكين الاخذ
عن ابيه وهو عن الشيخ شاهين عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن
الشيخ حسن المقدسى الاخذ عن الاستقاطى عن الشيخ عبد الحى
عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن الشيخ حسن الجبرتى الحنفى والشيخ
عمر الطحلاوى المالكى ومنهم الشيخ الامام الحبر الهمام الشيخ مصطفى
ابن احمد بن محمد بن سلامة المعروف باللقيمى الدمياطى ثم الدمشقى
المتوفى سنة ١١٧٨ وهو اخذ عن جلة لامة العلامة محمد بن محمد البديرى الدمياطى
الشهير بابن الميت وارتحل لدمشق وتوطنها وللحجاز ومصر القدس
واخذ عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ محمد لولبدى والشيخ محمد
ابن الطيب المغربى واحمد بن عبد الفتاح الملوى ومحمد بن سالم الحفنى
والعماد اسماعيل العجلونى واخذ عن سيدى عبد الغنى النابلسى

وسيدى مصطفى البكرى الصديقى وغيرهم ومنهم الشيخ الامام العلامة
محمد بن احمد بن محمد بن خير الله البخارى الاصل والشهرة الحنفى
الاثرى المحدث نزيل بلدة نابلس المتوفى سنة ١٢ وهو اخذ عن جماعة
معتبرين منهم الشريف الفاضل حسن بن عبد الرحمن عيد بن عيد العلوى
نزيل ثغر غزة الآخذ عن الشيخ حسن العجيمى وعبد الله بن سالم البصرى
ومنهم الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ ابراهيم الكورانى
ومنهم السيد المحدث نفيس الدين ابو الربيع سليمان بن يحيى بن عمر
الاهدل الحسنى الزبيدى ومنهم الشيخ محمد جمال الدين بن محمد
الواسطى الزبيدى الحنفى والامام المسند المعمر الشمس محمد بن عبد
ربه المليكى المالكى القاهرى الشهير بابن الست والمسند المعمر عفيف الدين عبد الله بن
موسى الحريرى الشافعى المحلى والشمس محمد بن محمد الباقانى الشافعى النابلسى وغيرهم
ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الفقيه الفاضل المعمر السيد منصور بن
مصطفى السرميني الحسنى الحلبى الخلوتى النقشبندى الحنفى المتوفى سنة ١٢٠٧ وهو
هو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والعارف محمد الحفنى وعن الشيخ محمد
حيات السندى نزيل المدينة المنورة وغيرهم ومنهم العلامة

شیخ الاسلام حافظ اسماعیل بن محمد بن محمد القسطنطینی الحنفی الشهیر بکاتب
زاده المتوفی سنه ۱۲۰۱ ومن اجل مشائخه الشیخ محمد بن حسن بن همات الحنفی
الشامی والشیخ عمر بن احمد باعلوی السقاف ابن بنت الشیخ عبد الله
ابن سالم البصری وهما یرویان عن الشیخ عبد الله البصری ومنهم العلامة
الشیخ ابراهیم بن مصطفی بن ابراهیم الحلبی المتوفی سنه ۱۱۹۶ وهو اخذ عن
السید علی ابن مصطفی بن حسن السیواسی الحنفی الضریر المصری وعن
الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی وعن الملا الیاس الکورانی عن الشیخ
عبد الغنی النابلسی وعن الشیخ احمد الغزی وتوجه الی الحج فاخذ
عن الجمال عبد الله ابن سالم البصری المکی والشیخ ابی طاهر بن
ابراهیم الکورانی المدنی والشیخ محمد حیات السندی واخذ
فی مصر عن الشیخ موسی الحنفی والشیخ سلیمان المنصوری مفتی الحنفیة
وعن الشیخ سالم النفراوی والشهاب احمد الملوی وغیرهم ومنهم العلامة
الشیخ عطیة بن عطیة البرهانی الشافعی المصری الاجهوری البصیر
المتوفی سنه ۱۱۶۴ کان علامة فقیها متبحرا فی العلوم قیل انه کان یحضر فی
درسه ما ینوف خمسمائة طالب وله مؤلفات نافعة منها

حاشية عظيمة على تفسير الجلالين وحاشية على مختصر السنوسي في المنطق و
حاشية على شرح الفية العراقي في مصطلح الحديث لشيخ الاسلام حاشية
على شرح السلم للملوي وهو اخذ عن الشهاب احمد الملوي والسيد علي
الضرير السيواسي وعن الشمس محمد بن احمد حجازي العشماوي عن
ابي العز العجمي وغيرهم ومنهم الامام العلامة والاوحد الفهامة خاتمة
المحققين الشيخ محمد بن احمد بن سالم بن سليمان السفاريني النابلسي
الحنبلي المتوفى سنة ١١٨٨ وهو اخذ عن العارف الشيخ عبد الغني النابلسي والشمس
محمد بن عبد الرحمن الغزي والشيخ عبد الرحمن المجلد الحنفي والشيخ مصطفى
ابن مصطفى السواري وغيرهم وله مؤلفات كثيرة منها شرح ثلاثيات
مسند الامام احمد في مجلد ضخم المسمى بنفثات صدر المكمد لشرح ثلاثيات
المسند وكشف اللثام بشرح عمدة الاحكام مجلدان ومختصر موضوعات ابن
الجوزي في مجلد ضخم ومعارج الانوار في سيرة النبي المختار شرح نونية
المصري مجلدان وتحبير الوفا بسيرة المصطفا صلى الله عليه وسلم مجلد ضخم
والبحور الزاخرة في علوم الآخرة ونتائج الافكار لشرح سيد الاستغفار
والجواب المحرر في الكشف عن حال الخضر والاسكندر والدر المنظم في

هو الشيخ المترجم

فضل شهر المحرم وتزع السياط فى قمع اهل اللواط والتحقيق[١١] فى بطلان
التلفيق وبغية[١٢] النساك فى فضل السواك ورسالة[١٣] فى بيان الثلاث
وسبعين فرقة والكلام عليها واللمعة[١٤] فى فضائل وخصائص يوم الجمعة
وله مؤلفات[١٥] غير ذلك ومنهم العلامة الشيخ محمد بن محمد الطافلاتى
المغربى المالكى ثم الحنفى مفتى القدس الشريف المتوفى سنة ١٩٠ هـ وكان عجيبا
فى الذكاء والفهم وسرعة التاليف والنظم قال العلامة محمد امين
عابدين فى ثبته حتى اخبرنى سيدى انه مرة ضاف فى حلب عند
تلميذه العلامة الشيخ محمد العقاد فقلق ولم ينم تلك الليلة فجعل يردد
فى صحن الدار فرائته الجارية فاخبرت سيدها بذلك فساله فقال له قلقت
فى هذه الليلة فنظمت عقود العهود فى ستمائة بيت وانه قلب الفية
ابن مالك وجعلها مدحا فى سيدى العارف السيد مصطفى البكرى
فى يوم وليلة وله تاليف كثيرة ناهزت الثمانين منها كتاب فى الفقه

---

[١١] منها القول العلى فى شرح اثر امير المؤمنين على[ع] وشرح منظومة الكبائر الواقعة فى الاقناع
ونظم الخصائص الواقعة فيه ايضا والمنح الغرامية فى شرح منظومة ابن فرح اللامية و
فاتح الافكار السنية فى شرح منظومة الامام الحافظ ابى بكر بن ابى داود الحائية مجلد وغير
ذلك وقد مر ذكره فى بيان سند شيخنا الشيخ الحبيب حسين الحبشى رحمة الله تعالى ١٢
عبد الهادى غفر الله له آمين

سماه منهج النعمان من مذهب النعمان نحو عشرين كراسا الفه فى تسعة وثلاثين يوما فى اسلامبول واخذ العلوم عن مشائخ معتبرين كالشهاب احمد الملوى والشهاب احمد الجوهرى والعارف محمد الحفنى والشيخ عمر الطحلاوى المالكى وهذه صورة الاجازة التى اجاز للشيخ محمد شاكر نظما بسم الله الرحمن الرحيم -

سأحمد رب العرش حمد مبادر ... واشكره شكرا جميل المآثر

واهدى صلوة مع سلام مؤبد ... لاحمد نا المحمود شمس المظاهر

وآل وصحب ما تواتر عنهم ... حديث صحيح بين اهل المحابر

وبعد فعلم الدين اجل مقتنى ... واحسن مكسوب لاهل البصائر

ولاسيما علم الحديث فانه ... محط رحال الراسخين الافاخر

ولازالت الاعلام تسعى بهمته ... الى نيله كى يغنموا للمفاخر

وكان النجيب البهنسى محمد ... لبيب الجحافل قد لقبوه بشاكر

له همة حسناء فى نيل رفعة ... وتحصيل علم الدين منهاج فاخر

وجاء لدينا كى يجوز اجازة ... بمرويانا فى كل باد وحاضر

وما كنت اهلا للاجازة انما ... اذا قل طل قام وبل لناظر

اجازة العلامة محمد الفاضل للعلامة الشيخ محمد شاكر شيخ العلماء بين عالمين نظما

واشهد ربی قد اجزت بما لنا	روایته من کابر بعد کابر
ومالی من نثر ونظم وان یکن	کلا شیئی بالشرط البهی لیاصر
وادرج دعاء منه علّ تنالنی	عنایة لطف بین اهل المخابر
والی الفقیر التافلاتی محمد	سأحمد رب العرش حمد صابر

فی ٢ شعبان سنة ١١٧٥ انتهی

ومن مشائخ العلامة محمد شاکر الشیخ محمد بن سلیمان

مشائخ الشیخ محمد شاکر

الکردی المدنی الشافعی والسید عبد الرحمن بن مصطفی العیدروس والشیخ محمد ابن محمد بن عبد الله المغربی المدنی المالکی والشیخ ابو الحسن بن محمد صادق السندی الصغیر المدنی والشیخ عبد الرحمن بن محمد المفتی الحنفی المکی والشیخ شهاب الدین احمد الملوی والشهاب احمد بن عبد الکریم الخالدی الشهیر بالجوهری والشیخ محمد بن سالم الحفناوی وکتب الشیخ محمد شاکر للشیخ محمد امین عابدین اجازتین احداهما نظم والاخری نثر - وصورة النظم بسم الله الرحمن الرحیم -

الحمد لله المجید الهادی	حمدا بدیعا جل عن نفاد
ثم صلوة مع سلام ابدا	علی النبی المصطفی محمد

واجازة الشیخ محمد شاکر للعلامة محمد امین عابدین نظما

وآله وصحبه الكرام ... اولى التقى والفضل والانعام

وبعد فاعلم ايها المهذب ... بان علم الدين اصل طيب

لاسيما علم الحديث والاثر ... وفقه نعمان الامام المعتبر

وكان ممن جد في ذا الشان ... السيد المفضال ذو الاتقان

محمد امين ابن عمر ... من حيدة بعابدين اشتهر

لازمني في مدة مديدة ... قراءة لكتب عديدة

ما بين فقه وحديث شافي ... وعلم نحو وبيان صافي

ومنطق وعلم اداب جلا ... وضع عروض والقوافي قد تلا

ثم ابتغى مني ان اجيزه ... وان ابين في الورى برّيزه

هذا وانى لست من فرسانها ... ولا من الحاثم في ميدانها

لكنما التشبيه بالكرام ... اهل التقى والسادة الاعلام

طريقة مسلوكة مندوبه ... ونغبة محمودة مرغوبه

هذا وانى قد اجزته بما ... ارويه حقا عن فحول العلما

من الصحيحين وباقي السنن ... ومسند النعمان ذي الفقد السنى

عن شيخنا العلامة المعروف ... بالكزبري محمد الموصوف

عن شيخه والده الامام
عن شيخه قطب الورى الهمام

عبد الغني العارف النابلسي
حاوي المعالي والمقام القدسي

عن نجم افق الشام عن بدر السما
عن شيخ الاسلام رئيس العلما

عن خاتم الحفاظ ذاك ابن حجر
اعني الامام المغتني والمعتبر

بالسند المتصل المختار
الى النبي الهاشمي المختار

كذاك بالفقه العظيم الشان
فقه الامام الاعظم النعمان

اروية عن شيخي امين الفتوى
مثلا على الحاوي الهدى والتقوى

عن شيخه عبد الغني النابلسي
ذي الرتبة العليا فقيه النفس

عن شيخه والده اسماعيل
العادم النظير والمثيلا

عن شيخه العلامة الاجل
شرنبلالي امام الكل

بالسند المتصل البيان
الى الامام الاعظم النعمان

وانني اوصيه بالاخلاص
وبالدعاء لي بالاخلاص

من آفة الرياء وقصد السمعة
فانها مطفئة للشمعة

وانني محمد الملقب
بشاكر بين الورى انتسب

ابن علي بن سعد بن علي
السالمي الحنبلي العمري

وحين اتمامى القوانى كالدرر | نادميت ارخ جلا يمن ظهر ١٢١٧ هـ

فى صفر سنة ١٢١٧ هـ وختم مكتوب فيه عبده شاكر

صورة الاجازة

وصورة الاجازة النتريه فى مسلسلات ابن عقيله قوله بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى انار بسلسلة مشكوة انوار جماله الكائنات وعمت مسلسلات رحمته جميع افراد الموجودات والصلوة والسلام على من هو الواسطة العظمى فى وصل كل منقطع بامدادات الربانيات وعلى اله واصحابه اولى المآثر الفاخرات صلوة وسلاما دائمين بدوام الارض والسماوات - ما كان الاسناد للرجال اقوى من الانساب الجليات - اما بعد فقد سمع منى ولدى القلب الزكى الالمعى والحافظ اللوذعى المستمسك بالعروة الوثقى من الدين السيد محمد عابد بن جميع هذه المسلسلات بصفات تسلسلها حسب الامكان فصافحته وشابكته وقرأت عليه سورة الصف وهو يسمع واضفته على الاسودين ولقنته الذكر والبسته الخرقة وناولته السبحة وعلمت فى يده وغير ذلك مما امكن واذنت له ان يرويها عنى بحق روايتى لها عن الشيخ الامام المحدث

البحر الذى بجواهر الآثار والاسناد هو الحرى سيدى الشيخ محمد
الكزبرى متعنى الله تعالى والمسلمين بطول حياته واعاد علىّ وعليهم
من صالح دعواته بحق روايته لها عن والده المرحوم المسند
الجامع الشيخ عبد الرحمن الكزبرى بحق روايته لها عن مؤلفها الشيخ
الامام المسند المحدث الشيخ محمد عقيلة امدنا الله تعالى بامداداته
ووالى علينا جميع هباته واذنت له ان يروى عنى ايضا كل
ما يجوز لى روايته عن شيوخى الاعلام - بلغهم الله الجنة دار
المقام - وحشرنا فى زمرتهم تحت لواء المظلل بالغمام - عليه افضل
الصلوة واتم السلام - واوصيه بتقوى الله تعالى فى سره وعلانيته
والقيام على محافظة شريعته - وارجوه دوام تذكرى ومن ينتمى
الى واحبائى بالدعوات الصالحة على الدوام - لاسيما بالعفو
والعافية وحسن الختام - نعم الامر كما ذكر

الفقير محمد شاكر بن على العقاد عفى عنه

يقول الجامع المسلسل ومن حسن الاتفاق ان شيخى اسعد الدهان
ايضا كتب لى الاجازتين كما كتب الاجازتين الشيخ العلامة محمد شاكر

للعلامة محمد عابدين رحمهم الله تعالى - وهذه صورة الاجازة
الاولى التى كتبها لى شيخنا العلامة الشيخ اسعد الدهان
دام مجده بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة
والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين و
بعد فقد وصل الى مولاي العالم العامل الشيخ ابو سعيد محمد
عبد الهادى ابن الشيخ عبد الكريم المدراسى الحيدرآبادى
وطلب منى ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية وغير ذلك من
مطلوبه وانى اجزت العلامة المذكور بعد ان اسمعته الحديث
الاولية - وانى سمعته عن سيدى العلامة السيد محمد ابى
النصر بن العلامة السيد عبد القادر بن السيد صالح ابن السيد
عبد الرحيم الخطيب الجيلانى الحسنى الدمشقى عن والده السيد عبد
القادر المذكور عن جده لامه الشيخ خليل الخشن عن الشيخ محمد
خليل الكاملى عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلونى بسنده
وقد اجزت الزاهد المتواضع المذكور اجازة عامة بجميع مرويات

صورة الاجازة الاولى من شيخى اسعد الله

[1] وقد حفظ اثنى عشر الف حديثا كذا قال شيخنا الحبيب حسين الحبشى رحمة الله عليه
محمد عبد الهادى غفر له

والمرجو منه ان لا ينسانى من صالح الدعاء لاسيما بحسن الختام - و
حمد الله فى البدء والختام - وحرر فى ١٤ من رمضان من
سنة ١٣٢٤ من الهجرة النبويه على مهاجرها افضل الصلوة وازكى
السلام - الامر كما ذكر فيه وانا الفقير راجى اللطف الخفى
اسعد بن احمد الدهان الحنفى المكى عفى الله عنه -

صورة الاجازة الثانية

وصورة الاجازة الثانية بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين - الحمد لله
وصلى الله على سيدنا محمد رسوله وعلى اله وصحبه اجمعين **اما بعد**
فقد اجزت العالم العامل الفاضل الكامل **الشيخ عبد الهادى**
ابن الشيخ عبد الكريم المدراسى بثبت خاتمة المحققين المرحوم المبرور
الشيخ محمد امين عابدين رحمه الله تعالى كما اجازنى به شيخى
وسندى الشيخ حسين الجسر الطرابلسى عن الشيخ علاء الدين عابدين
عن والده الشيخ محمد امين عابدين المذكور واوصيه بتقوى الله تعالى
وحفظ شرف العلم الشريف وذكرى بالاعوان الصالحين نفعنا الله
تعالى ونفع به امين - ٢١ شوال سنة ١٣٢٤ هـ - راجى الغفران

اسعد بن احمد الدهان عفى الله عنه

دعاء اسعد

الشيخ العاشر

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل التقى الكامل
مولانا المعظم وشيخنا المكرم الشيخ محمد سعيد بن
محمد اليمنى المكى الشافعى الامام بمقام ابراهيم
على نبينا وعليه الصلوة والسلام المدرس بالمسجد
الحرام دامت بركاته - سمعت منه الحديث المسلسل
بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجازنى بجميع مروياته
باللفظ فقط وذلك فى يوم عيد الفطر سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة
بعد الالف وهو اخذ عن الشيخ السيد احمد دحلان وعن تلميذه
الشيخ بكرى شطا وعن الشيخ عبد الحميد الداغستانى والشيخ ابى
خضير وهو عن الشيخ عبد الفتاح الكفراوى عن الشيخ الشرقاوى
وقد مر ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام -

العلامة الشيخ السيد عمر بن السيد محمد شطا الدمياطي
المكي الشافعي اعاد الله علينا بركاته - اخذ اكثر العلوم من
الصرف والنحو والاصول والفروع والفقه والحديث والتفسير وغير
ذلك من بقية العلوم والفنون عن علامة الزمان السيد احمد بن
زيني دحلان شيخ العلماء بالبلد الحرام زادها الله تشريفا وتكريما الى
يوم القيام - قال شيخنا مدظله وقد لازمته رحمه الله تعالى حضرا
وسفرا وانا ابن خمس عشرة سنة الى ان هاجر الى المدينة المنورة
سنة ١٣٠٤ وتوفي بها وقد غسلته وكفنته ودفنته بقبره ببيدي وهو ادبني
وعلمني واخذت عنه الطريقة الخلوتية وغير ذلك من الطرق
والاذكار انتهى وقد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية اول
ساعة اجتمعت به فيها في المسجد الحرام يوم الجمعة سيد الايام
تجاه البيت الامين وذلك في التاسع من رجب الاصم سنة ١٣٢٤
اربع وعشرين وثلثمائة والف ودفع الي كتابه عقد اليواقيت الجوهرية
بيده وقال هذا كتاب اجازني بجميع ما فيه شيخي عيدروس صاحب
الكتاب فاجزتك ان تروي عني بكل ما فيه من حديث وتفسير

وفقه وفروع واصول وغير ذلك من الطرق والاوراد والاذكار
فطالعته من اوله الى اخره بالاستيعاب وانتفعت به جدا بمنحة
الله الوهاب وله الحمد على هذه النعمة العظيمة والشكر له على حصول
هذه البركة الفخيمة وهو يروى عن العلامة السيد احمد دحلان
عن العلامة عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير الشنواني
والشيخ الشرقاوي ويروى ايضا عن العارف بالله السيد عيدروس
ابن السيد عمر عن والده عن الشيخين الامامين الشيخ ذي العوارف
والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار والشيخ الامام امام المقام ومفتي
الشافعية الشيخ محمد صالح الرئيس كلاهما عن السيد علي بن عبد الرحمن
الوناي وغيره كما تقدم - وهذا ما كتبه صاحب الكتاب اليوقيت
اجازة الى شيخنا العلامة المذكور - الحمد لله الذي جعل حسن الظن
مغناطيس الاسرار وخص به من عباده المتقين الاخيار - و
صلى الله وسلم على سيدنا محمد القائل لو اعتقد احدكم في حجر لنفعه
وعلى اله وصحبه وتابعيه ممن كان معه - من الفقير الى عفو ربه
القدوس - عيدروس بن عمر بن عيدروس - الحبشي عفى الله عنه

ما كتاب الشيخ السيد عيدروس الى شيخي السيد عمر باشطا

يخص الجناب الفخيم والمقام الكريم السيدان العلامتان من نورهما
اشرق وسطا عمر و ابوبكرا ابناء السيد محمد شطا حفظهما الله و
متع بهما واجزل لهما العطا - امين رب العلمين - السلام عليكم و
رحمة الله وبركاته وعلى من لديكم من الاولاد الامجاد وكافة اهل المحبة
والوداد - وقد وصلني كتابكم الكريم - الذى هو ابهى من الدر النظيم -
وطلبتم من الحقير الاجازة وليس هو بالاهل فيمن درى حقيقة
الامر ولكن حسن ظنكم اوجب علينا الاسعاف وصدرتم ما طلبتم
فغضوا عين الفضل عن ما فيه من الخلاف - ولا تزالوا باذلى الدعا
فى مواطن الاجابة خصوصا فى الملتزم وجوار بيت الله المكرم - و
اطلبوا لنا ممن توسمتم فيه الصلاح هذا ودمتم فى حفظ الله
وزين رعايته - وسلموا عليكم من لدينا الولد العلامة على بن محمد
الحبشى وولدنا محمد وابنه احمد والسيد ابوبكر بن عبد الرحمن
الملقب منصب السواحلى وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله
وصحبه وسلم - تم تحريره يوم الاربعاء حادى عشرين شوال سنة ١٣٠٦
ستة وثلثمائة والف - وهذه صورة اجازته له

صورة اجازة السيد ابوبكر بن عبد الرحمن
لشيخي السيد عمر شطا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى جعل الاسناد ورفعه الى اشرف
العباد من اجل المطالب للطالب - اذ هو من النعم التى اختصت
بها الامة المحمدية وكان من اسنى المطالب - واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له ولا نظير ولا مغالب - واشهد ان سيدنا
محمدا الذى اختصه الله بما لم يُعط لسواه من الاقارب والاجانب
صلى الله وسلم عليه وعلى اله الاطائب - وصحبه النجوم الغياهب
اما بعد فانه لما كان اهل الفضل والعلم وارباب الاجازات
والافادة والحكم يتنافسون فى اتصال الاسناد وتقوية ما لديهم
وكانوا فى غنيته بما تفضل الله به عليهم وجاد - سألنى الاجازة
السادة القادة ارباب الكمال والافادة عمر وابو بكر ابناء السيد
محمد شطا اجزل الله لنا ولهم من فضله وجوده العطا ولطلبوا
ان تكون اجازة خاصة وعامة فى سائر العلوم والاذكار
والاوراد - وذلك حسن ظن منهما ان الحقير لذلك الشان
اهل - وانه من اهل الحجى والفضل - وليس الامر كذلك ولكن
اجبت مطلبهما - وسالت الله ان لا يخيب ظنهما - فاقول وعلى الله

اى العقل الاعبد

الكلان وهو المستعان انى اجزت السيدين المذكورين واولادهم
اجازة شاملة كاملة فى كل ما تجوز روايته - وتنفع درايته
من منقول ومعقول - وفروع واصول - سيما علوم التفسير والتأويل
وعلوم السنة - سيما الامهات الست وفى سائر العلوم فقها
ونحوا وغيرهما من العلوم الشرعية - كل ذلك بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر - وكذلك اجزت المذكورين فى سائر الاذكار
النبوية - وفى الاحزاب السلفية - من كل الاوراد - المنسوبة الى
المشائخ الامجاد - كما اجازنى بذلك عدة من العلماء الاعيان -
باسانيدهم الثابتة القوية الحسان - المتصلة بارباب الاثبات
من الائمة الثقات - فمن اشياخنا سيدى ووالدى عمر بن
عيدروس - عليه رحمة الملك القدوس - فانى ادوى عنه جميع
العلوم - على سبيل العموم - وهو يروى كذلك عن الشيخين الامامين
الشيخ الامام ذو المعارف والعوارف والاسرار - عمر بن عبد الكريم
ابن عبد الرسول العطار - والشيخ الامام الحبر الرئيس - امام
المقام ومفتى الشافعية على مذهب ابن ادريس - محمد صالح

الرئيس - رضى الله عنهما واخذهما معلوم لدى المجازين - واجل
من اخذ اعنه السيد الامام على بن عبد البر الونائى - واسانيده
شهيرة - وله اثبات كثيرة - فليرجع اليها من اراد رفع الاسناد
والمسئول من سادتى ان لا يخلوا الفقير وذويه من الدعاء
بالجوامع الكوامل خصوصا فى اوقات الاجابة ومحالها - واوصيهم
بتقوى الله تعالى التى هى عبارة عن امتثال اوامره واجتناب نواهيه
مع احسان العمل واكماله واخلاص القصد لله فيه - والحمد لله
رب العلمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين -
قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى عفو ربه القدوس - عبد روس بن عمر
ابن عبد روس - الحبشى علوى عفى الله عنه بتاريخ يوم الاربعاء عشرون
من شوال عام الف وثلثمائة وست انتهى - وهذه صورة اجازة

صورة اجازة الشيخ
عمر شطا ١٢

مولانا السيد عمر شطا المكى دام فيضه - بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى اله و
صحبه اجمعين اما بعد فقد اجزت العالم الفاضل الكامل
اخى الشيخ محمد عبد الهادى ابن عبد الكريم بكل ما ذكرنى

هذا الكتاب من طريقة السادة العلوية كما هو مقرر ومعلوم واجزته
ايضا بكل ما يجوز لي روايته ودرايته من معقول ومنقول بشرطه المعروف
عند اهله على ما هو مسطور كما اجازني بذلك بالكتابة قطب الواصلين
وامام العارفين الحبيب العارف بالله عيدروس بن عمر بن عيدروس
الحبشي صاحب التاليف وكذلك اجزته بما اجازني به العارف
بالله والدال عليه شيخ العلماء ومفتي الشافعية السيد احمد بن
السيد زيني دحلان المكي مولدا المدني وفاة كما اجازه به
شيخه الشيخ عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير
والشيخ الشنواني والشيخ الشرقاوي على ما هو مسطور في اسانيدهم
واوصي اخي بتقوى الله تعالى في السر والعلن ولا ينساني واشياخي
من صالح دعواته في خلواته وجلواته واسئل الله تعالى ان
يطيل في عمره ويديم النفع به ويوفقني واياه بالعلم والعمل والزيادة
منه وان يمن علينا الجميع بحسن الختام عند حصول الحمام و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وسلم - وذلك في الثاني
والعشرين من شوال سنة ١٣٢٤ - امر برقمه ترابا قدام طلبة العلم

والفقرا محمد عمر بن محمد شطا الدمياطي -

١٢ الشيخ الثاني عشر

ومن اجازني من مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل والفقيه الكامل الشيخ محمد بن عبد الله المنصوري مفتي المالكية الخطيب الامام المدرس بالمسجد الحرام نفع الله به المسلمين - اجازني باللفظ اجازة مطلقة تامة بكل ما تلقاه من مشائخه الاعلام منهم العلامة الشيخ احمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة المكرمة ١٢ والعلامة الشيخ احمد النخراوي واذن لي في اجازة من شئت ودعا لي بالبركة والعلم والعمل الصالح وغير ذلك من حصول المرادات - وذلك في الخامس من شعبان المعظم في الحرم المحترم سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلوة وتحية -

ع يروي عن الشيخ ابراهيم الباجوري وغيره ١٢

١٣ الشيخ الثالث عشر

ومن مشائخنا المكيين زبدة الافاضل جامع الفضائل العالم العامل - الصالح المتورع مولانا الشيخ محمد تفضل الحق الحنفي المكي دامت بركاته - اجازني بمروياته كلها وهو اخذ عن العلامة المحدث الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري

الخزوجي السهارنفوري المكي عن خاتم المحققين العلامة الشيخ عبد الله
سراج عن محمد بن هاشم الفلاني عن مشائخه المذكورين سابقا۔
وهذه صورة اجازته بخطه المبارك۔ الله اكبر بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله و
صحبه اجمعين اما بعد فقد طلب مني العالم الفاضل المدقق
الكامل الواعظ الناصح التقي الناسك مولانا الشيخ
عبد الهادي ابن الحاج عبد الكريم المدراسي سلمه الله تعالى
ونفع به المسلمين امين۔ ان اجيز له بالكتب الستة وبكل ما
يجوز لي روايته۔ فاقول تحسينا لظنه وان كنت لست اهلا
لذلك قد اجزت له بان يروي عني الكتب الستة وغيرها
من كتب الحديث والتفسير وسائر ما يجوز لي روايته وذا
اجازة عامة كما اجازني بذلك مشائخي الاعلام منهم
العلامة المحقق والفهامة المدقق المهاجر الى بلد الله الحرام

الفلاني نسبة الى فلان موضع بالسودان واقليم واسع بها يقال له فلاتة اه
عبد الهادي عن القاموس

الشیخ محمد بن عبد الرحمٰن الانصاری الخزرجی وھو یروی عن علامۃ
الآفاق مولانا الشیخ محمد اسحاق المتوفی ۱۲۶۲ھ عن جدہ لامہ العلامۃ
الشیخ عبد العزیز عن والدہ مولانا الشیخ ولی اللہ الدھلوی بسندہ
المشھور ویروی شیخنا المرحوم ایضا عن علامۃ وقتہ وخاتمۃ المحققین
مفتی مکۃ المکرمۃ الشیخ عبد اللہ سراج المتوفی ۱۲۶۴ھ عن الشیخ ابن ھاشم
الفلانی عن الشیخ صالح الفلانی باسانیدہ المذکورۃ فی ثبتہ
المسمی بقطف الثمر واعلی سندنا فی صحیح البخاری بروایۃ الفربری
عن الختلانی[1] عن شیخی العلامۃ محمد بن عبد الرحمٰن الانصاری[2] عن
شیخہ عبد اللہ سراج[3] عن العلامۃ ابن ھاشم الفلانی[4] عن الشیخ صالح الفلانی
عن[5] الشیخ محمد سعید سفر المدنی عن[6] مفتی مکۃ القاضی محمد نجا ابن
ابن عبد المحسن بن سالم الحنفی الشھیر بالقلعی عن[7] علامۃ وقتہ خاتمۃ
المحدثین الشیخ حسن العجیمی عن[8] ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن[9] مفتی
مکۃ قطب الدین محمد بن احمد النھروالی[10] الشھیر بالقطبی صاحب التاریخ

---

[1] الختلانی - نسبۃ الی الختل بضم الخاء المعجمۃ وتشدید اللام الفوقیۃ المفتوحۃ بعدھا لام شغب من ترک
کذا ضبط ابن خلدون کذا فی حسن الوفا والاخوان الصفا ثبت الشیخ فالح المدنی ۱۲ عبد الحی عفر لہ
[2] النھروالی باللام نسبۃ الی نھروالہ بلد بالھند حسن الوفا ۱۲ عبد الھادی غفر لہ

عن[١٠] الحافظ نور الدين ابى الفتوح احمد بن عبد الله ابن ابى الفتوح الطاوس
عن[١١] المعمر ابا يوسف الهروى عن[١٢] محمد ابن شاذبخت الفارسى الفرغانى
بسماعه بجميعه على[١٣] الشيخ احد الابدال بسمرقند ابى لقمان يحيى بن عامر بن
مقبل بن شاهان الختلانى المعمر مائة وثلاث واربعين سنة وقد
سمع جميعه عن[١٤] محمد يوسف الفربرى بسماعه على مؤلفه وجامعه
امير المؤمنين فى الحديث الحافظ العالم الهمام ابى عبد الله محمد بن
اسماعيل بن ابراهيم ابن المغيرة بن بردزبه الجعفى مولاهم البخارى
رحمه الله تعالى ونفعنا به - هذا ونسئل الله تعالى ان ينفعه وينفع
به المسلمين واوصيه بالتقوى فانها السبب الاقوى وان لا ينسانى
من صالح الدعوات فى الخلوات والجلوات - حرر ذلك فى شهر شعبان
المكرم سنة ١٣٢٤ - كتبه بقلم العبد الراجى الى ربه القوى احقر الخلق
تفضل الحق عفا الله عنه وعن والديه وعن مشائخه وعن تلامذته اجمعين

[١٤] الشيخ الرابع عشر

ومن[١٤] مشائخنا المكيين مولانا القارى العلامة الفهامة
الشيخ على عبد الله الطيب الزمزمى المصرى الشافعى المكى
منع الله المسلمين بطول بقائه - اجاز نى وولدى بجميع

ما تجوز له روايته **وهو يروى** عن العلامة الشيخ عبد الرحمن
الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع الازهر وهو
عن الشيخ ابراهيم السقا والشربيني ايضا عن العلامة الذهبي
وهو عن الامير الكبير وقد مر ذكرهم مرارا **وصورة اجازته**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الرقيب الشاهد على ما ابلغه للغائب
الشاهد - ونضره بما رعاه - الى ان اداه كما وعاه - بداية
مسترسلة - ورواية متسلسلة - والصلوة الدائمة الواصلة
والسلام المستتبع كلما ذكر مثله على الصدوق - والسند المصدوق -
الواسطة العظمى - التي من وردها لا يظما - وعلى اله وصحبه حملة اثاره - وخزبة نقلة
اخباره - اما بعد فان مما ناقله الاكابر وتداوله كابر عن كابر - بصريح الايراد
وصحيح الاسناد - وسارت به الركبان في كل زمان - و
تواترت وتيرته - وتاثرت سيرته - وتطاول له الفرقدان
وتواصل له المشرقان مواصلة المدد - باتصال السند - لان
مما ينفر منه الطبع ويأباه - ان لا يعرف الانسان اباه - و
بها يخرج من شرذمة الدعاه - ويدرج في زمرة الوعاه - و

يومن لفظه وخطه - ويومل حفظه وضبطه - وتثق الرواة عنه
بما رواه - طلب مني الشيخ محمد عبد الهادي ابن
محمد عبد الكريم وابنه محمد عبد المجيب المدراسيان
اجازة ليتصل بسند سادتي سنده - ولا ينفصل عن مددهم
مدده - فاجبته وان لم اكن لذلك اهلا - رجاء ان ينشر العلم
وانال من الله فضلا - وانجو يوم القيمة مما لكاتمين من الضرر
فقلت اجزته بما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته من كل حديث وأثر -
ومن فروع واصول - ومنقول ومعقول - فنون اللطائف والعبر - كما اخذت
عن استاذنا العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع
الازهر - عن شيخه واستاذه العلامة الشيخ ابراهيم السقا
عن شيخه الفهامة الشيخ ثعيلب الخ ح ويروي الشيخ ابراهيم السقا
ايضا عن محمد الامير عن والده الشيخ الكبير عن اشياخه الذين
حوى ذكرهم ثبته الشهير ح ويروي شيخنا الشربيني ايضا عن
استاذه العلامة الدهبي عن شيخه الشمس الامير الى اخره
هذا واوصي المجاز بالتحلي بالديانة والتحري مع الامانة

وفقهم الله وايانا لما يحبه ويرضاه سنة ١٣٢٤ الف وثلاثمائة واربع وعشرين هجرية على صاحبها افضل الصلوة والسلام كاتبه الفقير على عبد الله الطيب -

الشيخ الخامس عشر

ومن مشائخنا المكيين العلامة الفاضل الفهامة الكامل العالم العامل الصالح الابر التقي مولانا الحافظ الشيخ محمد عبد الله ابو البركات ابن الشيخ محمد غازي المكي نفع الله المسلمين بطول حياته - وله عدة مشائخ منهم العلامة المحدث الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهانفوري المكي المتقدم ذكره ومنهم العالم الفاضل السيد عبد الله النهاري الكتبي اليمني المكي المتوفى سنة ١٣١٥ وهو عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم القاوقجي الطرابلسي الشامي وقد مر سنده ومنهم العلامة الحبر الفهامة الشيخ عبد الله بن عودة بن

---

١ رجل بر قانع عابد خاشع تقي متواضع صديقي وخليلي وحبي في الله ولد بمكة المكرمة واقام بها واخذ عن اشياخ اجلة كثيرة وله يد طولى في علم الحديث وسند رجاله الف كتبا عديدة نافعة جدا وقد الف كتابا جامعا لاسانيد شيخي وشيخه الحبيب حسين الحبشي المذكور وذكر فيه اشياخه مع اتصالاتهم مفصلا والف كتابا جليلا في احوال مكة المكرمة في مجلدات سماه افادة الانام بذكر اخبار بلد الله الحرام ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له -

عبد الله القدومي الحنبلي المدني وهو عن العلامة الشيخ حسن بن عمر الشطي
وهو اخذ عن اشياخ كثيرين منهم الشيخ مصطفى الرحيبانى عن الشيخ احمد
البعلي عن الشيخ عبد القادر التغلبي والشيخ ابي المواهب البعلي وهما
عن الشيخ عبد الباقي الاثري الحنبلي ومنهم الشيخ ملا علي الشهير
بالسويدي وهو عن والده الملا محمد سعيد عن والده ناصر السنة
ملا عبد الله عن الشيخ اسماعيل العجلوني ومنهم الشيخ خليل الخشن
الدمشقي وهو عن الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير
بالسليمي عن الشيخ عبد الغني النابلسي ومنهم الشيخ عبد الرحمن
الطيبي الدمشقي والشيخ غنام الزبيري وهما عن الشيخ احمد العطار
عن الشيخ العجلوني ومنهم العلامة الشيخ سليم العطار وهو اخذ
عن جده الشيخ حامد العطار عن والده الشهاب احمد بن عبيد العطار
الدمشقي عن العجلوني واخذ العلامة القدومي عن العلامة المسند
المعمر الشيخ فالح ابن محمد الظاهري المدني السابق ذكره ومن

اخذ الفاعن عن السيد مرتضى الزبيدي عبد

مشائخ الشيخ عبد الله الغازي السيد عيدروس بن حسين
ابن احمد العلوي الحسيني الحضرمي وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم

العلامة السيد زين العابدين بن احمد بن الحسين العيدروس عن
والده السيد احمد عن والده السيد حسين ابن مصطفى وعمه الوجيه
عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس دفين مصرهما عن والدهما
مصطفى ابن شيخ عن والده العلامة السيد شيخ وقد سبق ذكر مشائخه
ومنهم العلامة السيد محمد بن ابراهيم ابن عيدروس بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بلفقيه عن والده ابراهيم وعمه احمد وهما عن والدهما
عيدروس عن والده عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه بسنده و
اخذ السيد محمد بن ابراهيم عن السيد يوسف البطاح
والشيخ منصور بن يوسف البديري نزيل المدينة المنورة والسيد عمر
ابن عيدروس والد السيد عيدروس صاحب العقد اليواقيت الجوهرية
وعمه السيد محمد بن عيدروس والحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين
والحبيب احمد بن عمر بن سميط والحبيب طاهر بن حسين بن طاهر والشيخ عبد الله
ابن احمد باسودان وقد مر ذكر هؤلاء المشائخ ومنهم السيد عيدروس
ابن عمر صاحب العقد اليواقيت والسيد حسن بن صالح البحر السابق
ذكره ومن اشياخ شيخنا عبد الله المذكور العلامة

الكامل والولى العابد الزاهد السيد الشريف محمد عبد الحى ابن الولى
الشهير السيد عبد الكبير الكتانى الفاسى عن مشائخ كثيرين منهم
والده الشريف عبد الكبير عن الشيخ ابراهيم السقا والشيخ عبد الغنى
المجددى الدهلوى **واخذ شيخنا الشيخ عبد الله** عن مشائخنا
المكيين كالشيخ عبد الجليل برادة المدنى والشيخ السيد حسين الحبشى
والشيخ محمد حسب الله والشيخ محمد سعيد القعقاعى والشيخ محمد عبد الحق
وغيرهم فاجازنى شيخنا الشيخ عبد الله الغازى بجميع مروياته
عن اشياخه المذكورين **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذى رفع منزلة العلماء من بين الانام وخصهم بمزايا الكرم
والانعام - والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد المظلل بالغمام
وعلى اله وصحبه الذين قاموا بنصرة الدين اتم قيام - اما بعد
فقد من الله تعالى علي بالاجتماع مع العالم الفاضل - والعابد
الزاهد الكامل - الفائق بين اقرانه بالكمالات
والفضائل - مولانا الشيخ ابى سعيد محمد عبد الهادى
ابن الحاج محمد عبد الكريم سلمهما الله الرب الرحيم فاستفدت منه

فوائد كثيرة - وانتفعت به وبمجلسه مرارا عديدة - فلله الحمد على هذه
النعمة العظيمة - ولقد كلفني مولانا المذكور على امر لست اهلا لذلك
ولا ممن يسلك تلك المسالك - وهو ان اكتب له الاجازة - فاعتذرت
منه بانى لست اهلا بالاستجازة فكيف بالاجازة - ولكنى ما وجدت
بدًّا غير امتثال امره فاقول قد اجزت **مولانا الشيخ عبد الهادى**
المذكور بجميع ما تجوز لى روايته - او تصح عنى درايته - اجازة
عامة بحق روايتى لذلك عن مشائخى الاعلام - منهم[1] العلامة المحقق
مولانا الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصارى السمهودى المكى
عن الشيخ عبد الله سراج عن ابن هاشم الفلانى عن الشيخ
صالح الفلانى ومنهم[2] الشيخ عبد الله النهارى الكتبى اليمنى عن العلامة
شمس الدين ابى المحاسن محمد خليل القاوقجى الطرابلسى الشامى
عن الشيخ عابد السندى ومنهم[3] الشيخ عبد الله القدومى الحنبلى
عن الشيخ حسن بن عمر الشطى عن الشيخ خليل الخشه الدمشقى عن
الشيخ يوسف الشهير بالشمس عن الشيخ على الشهير بالسليمى عن الشيخ
عبد الغنى النابلسى ومنهم[4] العلامة السيد عيدروس بن حسين

[1] هو ابن عودة الروى عنه بغير واسطة فانى اخذت عنه بمكة المكرمة حين قدم بها قاصدا الحج سنة ١٣٢٣ كما سيأتى ذكره فى اجازته ١٢ عبد الهادى نقوله

العلوی عن السید محمد بن ابراهیم ابن عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیه
عن السید محمد بن عیدروس الحبشی عن الشیخ ابی حفص العطار
والشیخ صالح الرئیس والسید یاسین میرغنی ومنهم العلامة المحدث السید
الشریف عبد الحی ابن العلامة السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی
عن السید احمد بن اسماعیل البرزنجی المدنی عن والده عن
الشیخ صالح الفلانی بسنده وبروایة السید عبد الحی عن ابی
العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی ثم الفاسی عن العارف
ابی عبد الله محمد بن علی السنوسی الخطابی - هذا وارجو من المجانی
ان لا ینسانی من صالح دعواته فی خلواته وجلواته لاسیما بالعفو
والعافیة وحسن الختام - کتبه الراجی رحمة ربه الباری
ابو البرکات محمد عبد الله بن محمد غازی عفی عنه فی الخامس
والعشرین من ذی القعدة الحرام عام اربعة وعشرین وثلاثمائة

ومن اجازنی من مشائخنا الملیین عین العلم والروایة
ینبوع الحکم والدرایة ملحق الاصاغر بالاکابر مولانا

الشیخ السادات

عـ ١ روی عنه بلا واسطة بالاجازة العامة ١٢ عبد -

العلامة الفهامة شيخنا الشيخ احمد ابو الخير جمال بن
عثمان بن علي المكي الاحمدي عمت فيوضاته - سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وكذلك ولدي محمد عبد المجيب
سمعه منه وهو اول حديث سمعناه منه حين اجتمعنا به بالمسجد
الحرام تجاه البيت الامين ما بين العشائين ليلة الاربعاء العاشر
من شهر ذي القعدة سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف وهو
اخذ عن كثير من العلماء الاعلام والفضلاء الكرام - نيفا من
سبعين شيخا من المكيين والمدنيين والمصريين والدمشقيين
وغيرهم من الاشياخ المتقنين - منهم شيخه علامة زمانه
وفهامة اوانه قدوة الابرار زبدة الاخيار بقية السلف
وعمدة الخلف مولانا فضل الرحمن العمري مراد آبادي عن
فريد عصره ومحدث دهره خاتمة المحققين زبدة السالكين
قدوة العلماء العاملين زبدة الصلحاء الكاملين مولانا الشيخ

صاحب التآليف المفيدة منها اتحاف الاخوان وله شبت كبير اورد فيه اسماء اشياخه
وذكر اسانيدهم على ترتيب حروف الهجاء سماه النفح المسكي بمعجم شيوخ المكي لما لعته
بلاد الكتب الآصفية العثمانية ١٢ عبد الهادي غفر الله له -

عبد العزيز العمري الدهلوي بسنده المذكور في اتحاف الاخوان ومنهم
شيخه علامة الدهر وفهامة العصر صاحب المقامات العلية والمقالات
السنية مولانا الشيخ السيد احمد دحلان المكي عن اشياخه السابق
ذكرهم ومنهم شيخنا وشيخ نادرة الزمان علامة الاوان سيدنا و
مولانا الحبيب حسين الحبشي عن اشياخه المذكورين سابقا و
منهم شيخه العلامة الفهامة العالم الفاضل الجهبذ الكامل
الشيخ ابو الطيب صديق حسن عن الشيخ حسين بن محسن الانصاري
وهو عن الشريف محمد بن ناصر بسنده المذكور سابقا ومنهم شيخنا
وشيخه الشيخ فالح المحدث المدني بسنده السابق ذكره - ومنهم
فريد عصره مولانا الشيخ محمد سعيد بن بدر الدولة المدراسي عن
صاحب الكرامات الظاهرة والمقامات الطاهرة مولانا الشيخ
منظم المدني عن والده عن خال ابيه الشيخ سراج احمد عن ابيه

بالاجازة العامة

بالمشافهة

والعلامة الشريف يروي عن الشيخ عابد السندي والامام الشوكاني فبيني وبينهما
في هذا السند اربعة وسائط - واروي عاليا منه بدرجتين عن شيخي وسندي العلامة
القاضي السيد رحمة الله المحدث الراندیري والحبيب حسين المذكور عن شيخهما الشريف
محمد بن ناصر بلا واسطة وهو عنهما وهذا اعال جدا فلله الحمد على ذلك ١٢ عبد العلي عفر له

محمد مرشد عن[١] ابيه بالسند المذكور فى المقامات السعيدية وقد
مر ذكره فى بيان ذكر مشائخ شيخنا محمد عبد الحق النقشبندى المكى
ومنهم العلامة النحرير الشيخ محمد[١] ابو خضير الدمياطى المدنى الشافعى
وهو اخذ عن[٢] مولانا السيد محمد صالح البخارى الاورنقابادى
عن[٣] العلامة الشيخ رفيع الدين القندهارى عن[٤] الشيخ محمد بن
عبد الله المغربى وعن[٥] الشريف الادريسى كلاهما عن[٦] الشيخ محمد الشيخ الله
البصرى عن اشياخه ومنهم العلامة ملحق الاصاغر بالاكابر الشيخ[٧]
علم الدين عن[٨] ابيه العلامة الشيخ رفيع الدين المذكور انفا و
منهم[٩] العلامة الشيخ حسين الجسر الطرابلسى عن الشيخ علاء الدين[١٠]
ابن عابدين السابق ذكره فى سند الشيخ اسعد الدهان ومنهم
العلامة شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا السيد الشهاب[١١]
ابو العباس احمد بن زينى دحلان الحسنى الجيلى المكى الشافعى
مفتى بمكة وامام المقام بها عن مشائخه المذكورين سابقا ومنهم
العلامة المحدث نصر الدين ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقى
الحسنى الجيلى ومنهم[١٢] العلامة السيد الشريف ابو المحاسن

شمس الدين الطرابلسي عن الشمس الغجيمي بضم المعجمة عن
الشمس الامير الكبير ومنهم[١٣] العلامة المحدث نور الدين
ابو الحسن محمد علي بن ظاهر الوتري المدني وقد مر ذكرهم مرارا
ومنهم[١٤] العلامة المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز
الجعفري الزبيني ومنهم[١٥] العلامة الشيخ محي الدين بن عليم الدين
الجعفري كلاهما عن الشيخ ابي الفضل عبد الحق العثماني عن
القاضي محمد بن علي الصنعاني والسيد الفخر عبد الله بن محمد
ابن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الاحد
الفرد الصمد - الذي لم يلد ولم يولد - ولم يكن له كفوا احد - و
اصلي واسلم على السيد السند - ذي الخلق العظيم والقول الكريم
المجد - سيدنا ومولانا محمد - وعلى آله وصحبه وازواجه
وذريته وحزبه وكل من اليه استند - اما بعد فقد اسمعت
الشيخ الصالح ابا سعيد محمد عبد الهادي بن محمد
عبد الكريم بن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي الحيدرابادي

وابنه محمد عبد المجيب حفظهما الله تعالى الحديث المسلسل بالاولية
وهو اول حديث اسمعتهما على الاطلاق اولية حقيقية حيث سمعته
ورويته كذلك عن جماعة وافرة منهم وهو اجلهم الشيخ الغنى
بشهرته عن الوصف شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا
السيد الشهاب ابو العباس احمد بن زيني دحلان الحسني الجيلي
نسبا المكي الشافعي مفتي بمكة وامام المقام بها **وهو اوّل** حديث
سمعته منه في اول سنة ١٣٠٤ والسيد العلامة المسند نظام الدين
ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقي الحسني الجيلي رحمه الله تعالى
وهو اول حديث سمعته منه بمكة ايضا في سنة ١٣٠٢ والسيد الشريف
العلامة بركة الخاصة والعامة شمس الدين ابو المحاسن الطرابلسي
رحمه الله تعالى **وهو اول** حديث سمعته منه بمكة ايضا في سنة ١٣٠٥
فالاول والثاني يرويانه عن جماعة ايضا اعلاهم الشيخ المسند
المحدث الوجيه ابن الشمس الكزبري الدمشقي بسنده بل باسانيده
المذكورة في شبتح وبرواية الثاني عن شيخنا الثالث ح ويرويه
الثالث عن غير واحد من الشيوخ اعلاهم سندا محدث دار الهجرة

مولانا الشيخ محمد عابد بن احمد علي بن محمد مراد الايوبي نسبا
السمندي ثم المدني **وهو اول** حديث سمعه منه مرارا بسنده
بل باسمائه المذكورة في حصر الشارد ح ويرويه شيخنا ابو المحاسن
المذكور عن الشيخ النجيمي بضم المعجمة **وهو اول** حديث سمعته منه
بسماعه له بشرطه من الشمس الاميري الكبير ح وحدثني به شيخنا
السيد العلامة المحدث المسند المرحوم نور الدين ابو الحسن
محمد علي بن ظاهر الوتري المدني **وهو اول** حديث سمعته
منه مرارا عديدة **قال حدثني** به الشهاب احمد منة الله المالكي
الازهري والشيخ محمد التميمي الخليلي نزيل مصر **وهو اول**
حديث سمعته منهما **قالا حدثنا** به الشمس الاميري الازهري
بسنده المذكور في ثبته ح وحدثني به شيخنا العلامة المحدث
الفهامة ابو الرجال مولانا القاضي حسين بن محسن السبعي
الانصاري الحديدي والسيد الحبيب سيدي الاجل حسين بن
محمد بن عبد الله الحبشي الشافعي سمح الله في اجلهما والعلامة
المرحوم مصطفى بن محمد العفيفي الشافعي نزيل مكة ودفينها **وهو اول**

حديث سمعته من كل منهم في مجالس متفرقة فمن الاول في سنة ١٢٩٦ ببومبال
ومن الثاني في سنة ١٣٠٥ ومن الثالث في سنة ١٢٩٦ قالوا **حدثنا** شيخنا الشريف
العلامة محمد بن ناصر الحسني وهو اول حديث سمعه كل واحد منهم عنه
قال حدثني به الشيخ العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبري والسيد
العلامة الاجل عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والقاضي العلامة
محمد بن علي الصنعاني والشيخ المسند محمد عابد السندي وغيرهم
باسانيدهم المذكورة في اثباتهم **ح وحدثني** به ايضا شيخنا العلامة
المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز الجعفري الزينبي
ونسيبه العلامة الشيخ محي الدين بن عليم الدين الجعفري وهو اول
حديث سمعته منهما فمن الاول بمكة في سنة ١٢٩٥ ومن الثاني بالهند
قالا حدثنا الشيخ ابو الفضل عبد الحق العثماني وهو اول حديث سمعا
منه قال **حدثنا** القاضي محمد بن علي الصنعاني والسيد الفخر عبد الله
ابن محمد بن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة **ح**
وحدثني به العلامة المرحوم المحدث المسند مولانا السيد محمد علي
ظاهر الوتري المدني والعلامة المفتي عثمان بن عبد السلام

المدنى والسيد الشريف العفيف عبد الله بن ادريس الحسنى والسيد
الشريف مولاى عبد الكبير بن سيدى محمد الكتانى القاسنى حفظهم الله تعالى
وهو اول حديث سمعته من الثلاثة الاول وهو اول حديث اجازنى
به الاخير من بلدة فاس كلهم عن الشيخ عبد الغنى المدنى وهو اول الكل
منهم عن الشيخ عابد السندى المدنى والشيخ اسماعيل بن ادريس المدنى
بسندهما ح وحدثنى به العلامة المرحوم الشيخ محمد سعيد بن احمد
على العظيم ابادى والعلامة الاجل المحدث المسند مولانا الشيخ خالد
ابن محمد بن عبد الله الظاهرى المهنوى المدنى ابقاه الله تعالى
والطال حياته وهو اول حديث سمعته من الاول بالهند فى سنة ١٢٩٨
ومن الثانى بالمدينة فى سنة ١٣٠٢ قالا حدثنا به شيخنا العلامة الحافظ
ولى الله تعالى الشمس سيدى محمد بن على الحسنى الخطابى الادريسى
قالا وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنى بن السراج ابو حفص العطار
المكى قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشهاب احمد بن عبيد العطار
الدمشقى قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشيخ محمد بن الطيب
المغربى المدنى وهو اول بسنده المذكور فى مصلح وحدثنى به العلامة

المعمر الشمس بن البرهان الاحمدى الدمياطى نزيل المدينة المنورة
ودفينها وهو اول حديث سمعته منه بسماعه له من الشيخ السيد
محمد صالح الرضوى البخارى وهو اول عن ابى حفص العطار المذكور
ح وارويه ايضا عاليا عن المعمر المسن الافندى امين بن حسن
البصنوى المدنى رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعت سنده
منه وقرأت متنه عليه برواية عن ابيه الشيخ حسن المذكور بسماعه
له بشرطه من الشريف العلامة النور الونائى برواية عن غير واحد
منهم السيد مرتضى والشيخ سليمان بن عمر البجيرمى والشهاب احمد بن
احمد جمعة البجيرمى ومحمد بن عبد ربه المالكى والشهاب احمد
ابن محمد الدردير باسانيدهم الكثيرة المعلومة لدى الشيوخ
ح وسمعته عاليا من لفظ شيخنا[1] الشمس الدمياطى وهو اول حديث
سمعته منه بالمسجد النبوى فى شتاء[2] برواية عن السيد محمد صالح
الرضوى وهو اول بسماعه من شيخه[3] رفيع الدين العمرى القندهارى
الدكنى وهو اول بسماعه من الشيخ[4] محمد بن محمد بن عبد الله المغربى
ثم المدنى بالمدينة المنورة وهو اول برواية له عن العفيف[5]

البصري مسند الحجاز بسنده المذكور في املاده ح ولي في هذا الحديث
طريقة غريبة وهي ما حدثني بها الشيخ العلامة المحدث المسند الفقيه
المفتي محمد سعيد بن الشيخ العلامة المسند بدر الدولة قاضي الملك
صبغة الله بن الشيخ محمد غوث الشافعي المدراسي مفتي حيدرآباد
ودفينها وهو اول حديث سمعته بها العلة في سنة ١٣٠٣ بسماعه من شيخه الشيخ محمد مظهر
العمري المجددي نسبا وطريقة الدهلوي ثم المدني رحمه الله تعالى عن ابيه الشيخ احمد سعيد
ابن ابي سعيد المجددي عن خال ابيه الشيخ سراج احمد المجددي شارح صحيح مسلم
وجامع الترمذي بالفارسية عن ابيه الشيخ محمد مرشد عن ابيه الشيخ
محمد ارشد عن ابيه الشيخ محمد المعروف بفرخشاه عن ابيه خازن الرحمة
الشيخ محمد سعيد عن ابيه الامام الرباني مجدد الالف الثاني سيدي
الشيخ احمد بن عبد الاحد العمري السرهندي امام الطريقة المجددية
رضي الله عنه وقدس سره ونفعنا به وارويها ايضا عاليا بدرجتين
عن شيخنا المعمر البركة المدخر شيخي وسيدي ومولاي ومرشدي
حضرة الشيخ فضل الرحمن ابن اهل الله البكري الملاوي المرادابادي
قدس الله سره ونور ضريحه وهو اول حديث سمعته منه في سنة ١٣٣٥

ولد شيخنا هذا في عام ١٢٠٨ وتوفي سنة ١٢٨٣ قال حدثني الشيخ العلامة
المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوي قال وهو اول حديث سمعته منه
قال حدثني والدي الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي عن
الحاج محمد افضل السيالكوتي ثم الدهلوي عن الشيخ العارف حجة الله محمد
نقشبندي العمري المجددي عن والده الشيخ العارف بالله تعالى
عروة الوثقى حضرت الشيخ محمد معصوم ابن المجدد عن ابيه المجدد
رضي الله عنه بسماعه عن القاضي بهلول البدخشي عن الشيخ المحدث
عبد الرحمن بن فهد عن والدهما الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد
عن جده الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي
المكي عن جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة برهان الدين
الانباسي والقاضي ابو حامد المطري وهما عن الصدر ابي الفتح محمد
ابن محمد الميدومي الخطيب ح وحدثت عن الحافظ الشمس
ابي عبد الله محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي المغربي عن
ابي حفص العطار المكي عن جماعة وافرة منهم الشمس الشناوي
قال وهو اول حديث سمعته منه في مقام الحنبلي بالمسجد الحرام في

تاسع شوال سنة ١٢٠٤ قال حدثنا به الامام الكبير الشيخ عيسى بن محمد
البراوى وهو اول حديث سمعته منه والامام المحدث ابو الفيض
محمد مرتضى ابن محمد الواسطى الزبيدى الحنفى وهو اول حديث سمعته
منه الاول عن الامام الفقيه محمد بن محمد الدفرى الشافعى قال وهو اول
حديث سمعته منه والثانى عن المسند الجليل عمر بن احمد بن عقيل
العلوى المكى وهو اول حديث سمعه منه كلاهما عن جد الثانى المحدث
الحجاز العفيف عبد الله بن سالم البصرى وهو اول حديث سمعه
منه ح وحدثنى به ايضا الشمس الطرابلسى وهو اول قال حدثنى
به مفتى الاسكندرية الشيخ محمد بن محمود الجزائرى وهو اول
حديث سمعته منه فى منزله فى سنة ١٢٦٣ قال سمعته من الشيخ حمودة
ابن محمد مرتضى الزبيدى وهو اول قال حدثنى به ابو المكارم محمد
ابن سالم الحفنى الشافعى فى دربه الاتراك بمصر سنة ١١٧٧ وابو المعالى
الحسن بن على بن احمد المنطاوى المدابغى الشافعى فى حارة المدابغ
من مصر فى السنة المذكورة ايضا قال وهو اول حديث سمعته منه
قالا حدثنا الفقيه المحدث ابو عبد الله محمد بن عبد الله السجلماسى

وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنا محدث الحجاز عبد الله
ابن سالم البصري المكي وهو اول ح واعلى من هذا ما حدثنا به العلامة
المسند ابو المحاسن الطرابلسي المشيشي الحسني الحنفي والعارف
بالله تعالى فضل الرحمن الصديقي الحنفي رحمهما الله تعالى ورضي عنهما
فالاول سمعه من الشمس البهي دفين طنطا والثاني سمعه عاليا من
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن ابيه الشيخ ولي الله الدهلوي كلاهما
سمعه من السيد عمر بن احمد بن عقيل الحسيني باعلوي المكي عن
جده لامه العفيف البصري قال حدثنا الامام الحافظ ابو عبد الله
محمد بن محمد بن سليمان السوسي الرودانى المغربي ثم المكي المالكي
والشيخ العلامة يحيى بن محمد الشاوي تميمةً قال وهو اول حديث
سمعته منهما قالا حدثنا ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري الشهير
بقدورة قال حدثنا ابو العباس احمد بن حجي الوهراني قال وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو ابراهيم بن محمد تازي قال و
هو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن ابي بكر
المراغي المدني وهو اول قال حدثنا حافظ الوقت زين الدين عبد الرحيم

ابن الحسين العراقي وهو اول ح وبالسند المتقدم انفا الى السيد عمر
ابن احمد بن عقيل المكي قال حدثنا الشهاب احمد بن عبد الغني
البناء الدمياطي وهو اول عن الشيخ عبد العزيز المتوفى وهو اول عن
ابي الخير بن عمر الرشيدي وهو اول عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
وهو اول عن الحافظ ابي الفضل ابن حجر وهو اول ح واعلى من هذا
بدرجتين الى ابن حجر ما حدثني به جماعة من شيوخي عن غير واحد
من شيوخهم عن الشيخ صالح بن محمد العمري الفلاني وهو اول لكل
منهم عن شيخه محمد بن سنة العمري وهو اول عن الشريف
ابي عبد الله الوداني وهو اول عن محمد بن ابي العباس الحنفي وهو اول عن الحافظ ابن حجر وهو اول
عن الزين العراقي وهو اول عن الصدر الميدومي ح ومسلسلا له
من طريق السيوطي ما رويته عن الشمس الطرابلسي عن الشمس الطنطاوي
عن ابي الفيض الواسطي عن داؤد بن سليمان المالكي عن الشمس الفيومي
عن السيد يوسف الارميوني عن الجلال السيوطي وهو اول لكل
واحد من هؤلاء قال حدثني به الجلال ابن الملقن وهو اول لمن
سمعته منه قال حدثني به جدي وهو اول قال ثنا ابو الفتح

الميدومي وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم
الحراني وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد الرحمن بن علي ابن الجوزي
وهو اول قال حدثنا ابو سعد اسماعيل بن ابي صالح النيسابوري
وهو اول قال حدثني به والدي ابو صالح احمد بن عبد الملك المؤذن
وهو اول ثنا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش[1] الزيادي وهو اول ثنا
ابو حامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزاز وهو اول ثنا به عبد الرحمن
ابن بشر بن الحكم العبدي النيسابوري وهو اول قال حدثنا به الحافظ
الامة سفيان بن عيينة واليه ينتهي التسلسل عن عمرو ابن دينار
عن ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله
ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من في الارض
يرحمكم من في السماء حديث حسن صحيح اخرجه ابو داود والترمذي
والامام احمد والحميدي وابن ابي شيبة والبخاري في غير صحيحه

[1] محمش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة كذا ضبطه الشيخ
عابد السندي في ثبته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له -

لكنهم لم يسلسلوه **وقوله** يرحمكم ربنا بحذف الوجهين بالجزم
على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء **وجملة التنزيه** اثبتها
جماعة واسقطها اخرون لانها ليست من الحديث ح ورويته
ايضا عن شيخنا الشمس الدميا طي المدني وهو اول عن[1] الشيخ عبد الفتاح
الكفراوي وهو اول عن[2] الشيخ عبد الله الشرقاوي وهو اول عن[3] الشمس
الحفني وهو اول عن[4] القاضي شمهورش الحنفي الصحابي وهو اول
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله
والباقي سواء[5] **ولي** في هذا الحديث طرق كثيرة متعددة باسانيد
عديدة مختلفة اعرضت عن ايرادجميعها خوف التطويل وضيق الوقت
قد اجزت كل من سمعه مني بشرطه بجميع تلك الطرق بالشرط
المعتبر عند اهل الاثر واجيا من كل منهم دعوة صالحة تنفعني في حياتي
وبعد مماتي والسنة تجمعنا والبدعة تفرقنا وانا ابرأ الى الله
تعالى من الابتداع واسأله لي وللمسلمين التوفيق للاتباع **هذا**

---

[1] روى ابو خضير عن الشيخ محمد صالح البخاري بسنده ما نصه وفي رواية شمهورش باسقاط
تبارك وتعالى كما ذكره في اجازته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وقد عرض علي الشيخ عبد الهادي بن عبد الكريم المذكور جميع
كتاب العقد الجوهر الثمين للشيخ العلامة مسند الشام اسمعيل بن محمد
جراح العجلوني الدمشقي في مجلسين بالحرم الشريف المكي وكذا الاوائل
السنبليه في مجلس واحد وشاركه في السماع ابنه المذكور وقد
اجزتهما بروايتهما عني وسائر ما تجوز لي روايته وتصح عني درايته
وما الفته وخرجته بشرط الاهلية مني ومنهما وفقني الله تعالى واياهما
والمسلمين لما يحبه ويرضاه في كل وقت وحين بجاه سيد المرسلين
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين قاله بفمه وكتبه بقلمه فقير رحمة
مولاه الراجي لطف ربه السرمدي احمد ابو الخير حمال بن عثمان
ابن علي المكي الاحمدي غفر الله لهم ولمشائخهم
اجمعين امين

عبده احمد

ومن اشياخنا المكيين العلامة الفهامة الحبر السفير
الشيخ السالع
ملحق الصغير بالكبير مولانا الشيخ محمد عابد الستار الصديقي
الحنفي دامت بركاته وعمت فيوضاته سمعت منه
حديث الرحمة المسلسل بالاولية - وانتفعت بمجالسه السنية -

وتآليفه البهية - واجازني واولادي بجميع مروياته اجازة عامة وكتب
لي الاجازة بخطه الشريف وزينها في اولها واخرها بخاتمه المنيف وهو اخذ
عن كثيرين من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام **فمن اجل مشائخه**
الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازه بالكتب الستة وغيرها عن
شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن الشيخ رفيع الدين الدكني
القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز
عبد الله بن سالم البصري ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد
عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسماعيل عن احمد المنيني عن
عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
ح ويروي الرضوي عالياً الكتب الستة عن شيخه ابي حفص
عمر بن مكي بن معطي المالكي عن القاضي شمهورش عن مولفيها
ومن مشائخه الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن
الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي عن ابن عجيل اليمني
بسنده **ومن مشائخه** السيد محمد علي ظاهر والسيد عبد القادر
الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ

عبد الغنى المجددى وقد مر ذكره مرارا **ومن مشائخه** الشيخ محمد بن
عبد الرحمن الانصارى والشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة كلاهما عن
الشيخ عبد الله سراج وسنده مشهور والانصارى ايضا عن الشيخ
اسحق الدهلوى عن جده لامه الشيخ عبد العزيز عن والده والشيخ
اسحق عن عمه المكى وقد مر سنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد ابو
خضير مفتى الدمياط عن السيد محمد صالح الرضوى عن عبد الفتاح
الكفراوى الخ - ومن اجل **مشائخه** الشمس محمد بن القطب احمد بن
ادريس والمحدث الشيخ صالح السنارى العودى عن الشيخ احمد
ابن ادريس العرائشى بسنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد بن جعفر
ابن ادريس الحسنى والشيخ ابو محمد عبد الكبير الكتانى وابناه الشيخ
محمد والشيخ عبد الحى والشيخ محمد صالح الزواوى والشيخ صالح الظاهر
وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام وغير هؤلاء كثيرون ما ينوف عن مائتى شيخ
كما ذكرهم فى مؤلفاته الشريفة وسيأتى ذكر بعض تاليفاته فى صورة
اجازته لى **وصورة اجازته ما نصه** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذى وصل من انقطع لعز جنابه فاتصل بالعروة الوثقى -

ورفع قدم من وقف ببابه فعلا نازل قدره الى مطمح العلو الارقى
والصلوة والسلام على سيدنا محمد القائل اذا كتبتم الحديث فاكتبوه
باسناده فكان هذا اقوى دليل على الاعتناء بامر الاجازة فبشرى
لنا ثم طوبى صلى الله عليه وعلى آله واصحابه مصابيح الجامع الصحيح
واعلام الهدى ما حدث محبي بما رواه باسناده معنعنا من
مبتدا السند الى المنتهى - اما بعد فلما كان من خصائص هذه
الامة المحمدية المشهود لها بالخيرية بقاء سلسلة الاسناد والمتصل
بالاجازة طلب من هذا العبد الذليل ذي الخاطر الكليل الراجي من
ربه بلوغ المراد - ابي الفيض ابي الاسعاد - عبد الستار الصديقي
الحنفي - تجاوز الله عن ذنبه الجلي والخفي - الاجازة في مرويا تي
ومسموعاتي وذلك بعد ما سمع مني حديث الرحمة بطرقه المتعددة
اعني به من هو في وده صحيح الاعتقاد والمحبة - و
في التلقي حازم دون الاحبة - الفاضل الاكمل والعالم
الاجل ابا سعيد محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم
ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي الحيدرابادي فكانه

حفظه واعز شانه واظهر برهانه نظرا لى بعين قلبه السليم وما بلغ من
حبه لم يرمنى سوى الفعل الجميل والراى المستقيم امتثلت لكمال
مرغوبه والتحقيق لمطلوبه طمعا فى نيل دعوة صالحة تحصل لى منه
بها بفضل الله عز وجل المرام ولا سيما حسن الختام فاقول انى
قد اجزت الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه باسمه اعلاه وابنيه
محمدا عبد المجيب ومحمدا عبد الرقيب ومن سيولد له بعد ذلك
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية وبسائر مقروأتى ومسموعاتى
ومعروضاتى ومستجازاتى على عادة السلف الصالح اجازة شاملة
كاملة فى كل ما تجوز لى روايته وتصح عنى درايته من منقول
ومعقول من تفسير وحديث وفقه وتصوف وعلوم آلية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها وتفاوت
تاليفها على كثرتها وانشاعها ولا سيما بمؤلفاتى وغير ذلك من الكتب
الستة وغير ذلك من المسانيد وغيرها من الكتب الحديثية حسب
ما اجازنى بذلك جمع من المشائخ الاعلام ذوى الاقدار العلية
بالشروط الجارية بينهم على الطرق المرضية معتمدة له فى تسطير

هذه الرقوم وتحرير ما ذكر من الرسوم بما لا يعلم الا رب الارباب سائلا الى
وله من يد التوفيق والقبول وان يحفني واياه بلطفه الخفي ويبلغنا
كل مامول انه سبحانه بذلك قدير وبالاجابة جدير **فمن اجل**
مشائخي الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازني بالكتب الستة
مع المؤطاء عن شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن رفيع الدين
الدكني القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث
الحجاز عبد الله بن سالم البصري بسنده ح والسيد الرضوي عن
شيخه السيد عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسمعيل عن احمد النخلي
عن عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
وبهذا السند روى الاولية والمصافحة ح ويروى الرضوي عاليا
الكتب الستة عن شيخه ابي حفص عمر بن مكي بن محطي المالكي
صاحب الذخيرة عن القاضي شمهورش عن مؤلفي الكتب الستة ومن
مشائخي الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشي
المالكي عن محمد الفاسي احد تلامذة ابن سنة احد من اخذ عن ابن
عجيل اليمني بسنده ومن مشائخي السيد محمد على الظاهر والسيد

عبد القادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ عبد الغني
المجددي عن الشيخ عابد السندي مؤلف حصر الشارد ومن مشائخي الشيخ عبد الرحمن
الانصاري والشيخ عبد الرحمن سراج عن مؤلف قطف الثمر الشيخ صالح
الفلاني بسنده والانصاري ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوي عن جده
لامه الشيخ عبد العزيز عن والده ولي الله بسنده ح والشيخ اسحق عن
عمر عبد الرسول المكي بسنده ومن مشائخي الشمس محمد ابو خضير الدمياطي
المدني وقد سمعت منه الاولية سنة ١٣٠٤ بالمدينة المنورة وهو عن السيد
محمد صالح الرضوي عن عبد الفتاح الكفراوي عن عبد الله الشرقاوي
عن الشمس محمد الحفني عن القاضي شمهورش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل منهم قال وهو اول حديث سمعته من شيخي ومن اجل مشائخي
الشمس محمد بن القطب سيدي احمد بن ادريس والمحدث الشيخ
صالح السناري العودي الاول مكاتبة والثاني مشافهة عن الولي الشهير
سيدي احمد بن ادريس العراشي بسنده ومن مشائخي سيدي
محمد بن جعفر بن ادريس الحسني الفاسي وابو محمد سيدي عبد الكبير
ابن محمد الكتاني وابناه سيدي الشريف محمد وسيدي عبد الحي

والسيد محمد صالح الزواوى والشيخ فالح الظاهرى السنوسى وغيرهم
من ماينوف عن مائتى شيخ حسب ماذكرتهم فى ثبتى المسمى نثر المآثر فى
ما ادركت من الاكابر وقبض الملك المتعالى بذكرى افاضل القرن الثالث
عشر والتوالى وفى مسلسلاتى المسمى بقبض الملك المغيث
فى مسلسلات درر الحديث ولى تآليف اخر منها الآيات العظيمة
الباهرة فى معراج سيد اهل الدنيا والآخرة ومنها ايقاظ الغفلان
وسلوة الاخوان فى قراءة المواعظ فى رجب وشعبان ورمضان و
هو تسعون مجلسا فى مجلدين ومنها سلم الوصول الى اصطلاح احاديث
الرسول ومنها الكواكب السائرة فى علماء المائة العاشرة وهو ذيل على
الضوء اللامع للسخاوى ومنها سرد النقول فى تراجم العلماء الفحول
وهو اربع مجلدات ومنها طبقات المذاهب الاربعة فى اربع مجلدات
كل جلد عليحدة فى مذهب وطبقات القراء فى جزء وجزء فى طبقات
الادباء وغير ذلك مما لم استحضره الان فى عجل واوصى نفسى واياهم
بما اوصى به العلماء فى كتبهم وهو تقوى الله سبحانه عز وجل وحسن السيرة
والسريرة مع الله جل شانه ومع كافة عباده كلا بحسبه وتحرى الصدق

في المواطن كلها والحياء والمراقبة والحرص على تدبر آيات الله وحسن
تلاوته ظاهرا وباطنا وتفهم احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
واستظهار معانيها والعمل بها حسب الامكان والمتابعة والمحبة
للنبي صلى الله عليه وسلم قولا وفعلا واعتقادا ودوام ذكر الله وحسن الظن
بكل مؤمن والنصيحة لله ولرسوله وللمؤمنين وترك الخوض فيما
لا يعني وعدم التجسس والتحسس ومحبة اهل العلم شيوخا وطلبة
وايثارهم على غيرهم ومحبة اهل البيت النبوي ومراقبة الله عز وجل
في كلهم وعزم ونعوذ بالله ان نخرط فيمن يقولون بافواههم
ما ليس في قلوبهم والله شهيد وحفيظ ورقيب واوصيهم
بحسن التوجه الى الله تعالى والرضا بقضائه حلوه ومره والاخلاص
في العلم والطلب والعبادة وبالملازمة على طلب العلم واستفادته وافادته
ومذاكرته واخذه عن اهله من غير تكبر ولا حياء ولا توان وبالملازمة
على الاستغفار وبالصلوة والسلام على النبي المختار في جميع الاحوال
والاطوار فان ذلك سبب لشرح الصدور وتيسير الامور هذا
فلنقتصر على ما ذكرنا نكف عنان القلم عن السبح في هذا الميدان

لانه لا يسعه هذا المقام وانما ذكرنا منهم النزر القليل للتبرك بذكرهم
الجميل والانحياز الى الجناب الاعظم الذى الحق غيره لا نميل
فنسأل الله العظيم بوجهه الكريم وبجاه حبيبه سيدنا محمد صلى الله
عليه وسلم وعلى آله وصحبه وشرف وعظم وكرم ان يصل حبلنا بحبالهم
وحبال جميع عباده المتقين وان يحقق انتسابنا الى زمرة اصفيائه
المقربين ويذيقنا من شرب معارفهم ويغمر بواطننا بعوارفهم
وان يحشرنا فى زمرتهم ببركة محبتهم اذهم القوم لا يشقى جليسهم
والمرء مع من احب وان يختم لنا بما ختم لاوليائه وان يجعل
خير ايامنا واسعدها يوم لقائه بمنه وكرمه امين وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم والحمد لله رب العلمين

كتبه بقلمه يوم العيد اى عيد النحر بمنى عبد ربه واسير ذنبه الراجى
ان يغفر ذنبه وخطاياه وان يثبته بالقول الثابت فى الحياة
ويوم لقاه من لم يكن وكان وسوف يخلو منه المكان احقر الورى
احد ساكن ام القرى افقر الملك الى الملك الجواد ابو الفيض ابو الاسعاد
عبد الستار الصديقى الحنفى عامله الله بلطفه الوفى ابن المرحوم

الشيخ عبد الوهاب بن خدايار بن عظيم حسين يار بن احمد يار تغمدهم الله برحمته واسكنهم بحبوح جنته امين - فى ١٠ ذى الحجه يوم الخميس سنة ١٣٢٤

١٨ الشيخ الثامن عشر

ومن ١٨ مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل الشيخ الابرك السيد علوى الشافعى دامت بركاته سمعت

منه الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه عجاله البيت الحرام بعد صلوة العصر فى التاسع والعشرين من رمضان سنة ١٣٢٤ وهو اخذ عن العلامة الفهامة الشيخ عبد الحميد الداغستانى والسيد احمد دحلان شيخ العلماء ببلد الله الحرام وقد مر سندهما وكتب لى اجازة بخطه **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين **اما بعد** فقد طلب منى الاجازة **اخى فى الله الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم المدراسى الحيدرابادى** فاقول وانا الفقير علوى بن صالح بن عقيل بن عمر علوى قد اجزت اخى المذكور بما تلقيته عن اشياخى **منهم**

شيخي واستاذي امام الحرمين الشريفين وشيخ الاسلام ببلد الله
الحرام المرحوم بكرم الله تعالى السيد احمد بن المرحوم السيد زيني
دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان من قرأة الكتب الستة مع
جملة كتب الحديث والتفسير وغير ذلك من فقه وعقائد وفروع
واصول ومنقول ومعقول بسنده عن شيخه الشيخ عثمان الدمياطي
عن شيخه الشيخ الشرقاوي عن مشائخه الفضلاء العظام اجازة
عامة له ولذريته القائمين بوظيفة العلم والتعليم واسألهم ان
لا ينسوني من صالح دعواتهم في خلواتهم وجلواتهم واوصيه بتقوى الله
في السر والعلن - ربنا يوفق الجميع لما يحبه ويرضاه انه على ما يشاء
قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
وسلم كتبه الراجي عفو ربه الجليل علوي بن صالح بن عقيل

ومن مشائخنا المكيين العلامة الكامل والجهبذ الفاضل
مولانا وشيخنا التقي الزاهد الشيخ محمد عمر بأحنيد الامام

المدرس بالمسجد الحرام دام مجده وعم فيضه حدثني
بالحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجاز
ولاولادي بجميع مروياته وذلك في الحادي عشر من ذي القعدة سنة ١٣٢٤
وهو اخذ عن العلامة السيد عيدروس والعلامة السيد احمد
دحلان وقد مر سندهما مرارا وكتب الاجازة بخطه وصورة
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من عباده
من ارتضاه واختص البعض منهم بانشراح الصدر وتنويره فاثر اخرا
وانبعثت منه همة للترقي الى نيل المكارم العلية فسارع الى رضاه
باقتناص العلوم الموصلة الى كريم حضرته وسلوك سبيل نبيه و
مصطفاه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه ومن
والاه وسلم تسليما وبعد فقد طلب مني الاجازة اخي الشيخ
الفاضل الاديب ابو سعيد محمد عبد الهادي بن
عبد الكريم الخطيب حسن ظن بي فاجبته بما طلب رجاء
لصالح دعواته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح لي درايته مما
تلقيته واجزت به عموما وخصوصا اجازة عامة وكذا اجزت

اولاد الشيخ عبد الهادى وهما محمد عبد المجيب ومحمد عبد الرقيب بمثل
ما اجرت به اباهما واسئل مولاى ان يجعلهما قرة عين فى الدنيا والدين
امين واوصى نفسى وايا هم بتقوى الله رب العلمين والتمسك
بطريقة اهل السنة والجماعة وهى ما عليها الائمة الاربعة رضوان
الله تعالى عليهم والدعاء لى ولسائر المسلمين والحمد لله رب العلمين
حرر سنة ١٣٢٤ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام عمر بن
ابى بكر باجنيد الشافعى مذهبا۔

الشيخ العشماوى

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة الشيخ
المحدث الملا محمد مراد القازانى حباه بنعريباته مكتوبات
الامام الربانى قدس سرهما سمعت منه الحديث المسلسل

القزانى

الموقع بالدر والكنوزات
الفضية مطبوعة بمكة سنة ١٣١٢
فى ثلاث مجلدات ١٢ منه

له هو الشيخ محمد مراد بن عبد الله ولد سنة اثنتين وسبعين ومائتين والف فى منتصف
ربيع الآخر يوم الثلاثاء فى قرية المت من مضافات قصبة منزلة التابعة لولاية وفا من
ممالك قزان المدعوة سابقا بمملكة بلغار الشهيرة فى الكتب الفقهية بعدم غيبوبة
الشفق لتوغلها فى الشمال۔ اسلم اهلها طوعا فى حدود سنة ثلاثمائة ايام المقتدر بالله
العباسى وقبلها التابعة الان من حدود سنة احدى وستين وتسعمائة لدولة الروسية
فلما بلغ رحمه الله تعالى ست سنين شرع فى قراءة العلوم اخذ القرآن المجيد من ابويه ثم
من خاله الشيخ الملا حسن الدين الذى هو من اكبر تلامذة الملا اسمعيل القشقارى
المشهور فى تلك البلاد وشرع فى قراءة الصرف فى سن تسع وقرأ عوامل الجرجانى فى سن
احدى عشرة ولازم خاله المذكور الى ان بلغ عمره ثمانى عشرة سنة وقرأ فى تلك المدة عليه

(يقيه حاشيه بصفحة ثانى)

بالاولية الحقيقية بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما سنة الف و
ثلثمائة وخمس وعشرين وهو عن العلامة السيد عبد الحي الكتاني بسنده
المذكور في سند الشيخ عبد الله غازي واخذ شيخنا ايضا عن السيد
محمد صالح الزواوي عن الشيخ محمد بن ناصر واخذ عن عبد الرحمن سراج

(بقيه حاشيه صفحه ١٨٨) من النحو والمنطق والاخلاق والفقه الى شرح العقائد النسفيه للتفتازاني
وكان معينا للدروس وبهذا احصل له ملكة جيدة فيما قرأ ثم سافر الى قزان في اول ربيع سنة ١٢٩٠ھ
واختار مدرسة العلامة شهاب الدين القزاني المرجاني صاحب المناظرة وغيرها من التاليف
الكثيرة وسافر الى بخارى وماوراء النهر صحبة واحد من السياحين الا انه توقف اثناء سفره هذا
في بلدة لمرو بسبكي مقدار سنتين واختار للاقامة هناك مدرسة المرحوم الحاج الملا شرف الدين
والملا محمد جان وقرأ عليهما شرح العقائد وسلم العلوم في المنطق مع حواشيه وهو علي السلم
المنورق المنظوم المستعمل في بلاد العرب بل هو منثور واكبر من المذكور واجمع لقواعد المنطق
الا انه مخلوط بمسائل الفلسفة خصوصا حاشيته المشهورة للقاضي مبارك الكوفاوي
وكان له شغف تام برحتي كتبه وحاشيته المذكورة وحاشية الملا حسن بيدلا وحفظه
من اوله لكونه رائجا في بلاده ثم توجه الى بخارى واقام بطاشكند مقدار شهرين وكان يحضر
درس شرح العقائد وشرح حكمة العين عند بعض علمائها ثم دخل بخارا ١٢٩٣ھ وحضر درس
شرح الدواني على تهذيب المنطق عند الملا عبد الله المفتي السرلهادي القزاني
والملا التركماني اسمه عبد الشكور فاتم بحث الحمد في مدة ستة اشهر بقراءة
اربعة من حواشيه على عادة تلك البلاد في هذه الازمنة الاخيرة ثم
خرج منها في اول التربيع متوجها الى طاشكند ثانيا فاقام بها مدة ثم سافر الى
مكة واقام بها ومن تاليفه تعريبات المذكورة وتعريب الرشحات وذيله و
تاريخ بلغار وقزان الموسوم بتلفيق الاخبار وغير ذلك انتهى مختصرا من
ظهر تعريبات المكتوبات الامام الرباني ١٢ عبد الهادي غفرله-

كاتب محمد فياض خان غفرله

وأخذ الطريقة النقشبندية عن مولانا مظهر المدني وسيأتي ذكر
مشائخه في صورة اجازته **وصورة اجازته ما نصه**

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وكفى - والصلوة والسلام على
عباده الذين اصطفى - وخصوصا منهم على نبينا محمد المصطفى -
وآله وصحبه اهل الصدق والصفا - **اما بعد** فلما كان العلماء لا
يشبعون من العلم ولا يستحيون من طلبه الى آخر انفاسهم ويتحرون
فيه من مظانه طلب مني **العالم العامل والفاضل الكامل**
الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد
عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي
الحيدرابادي ان اجيزه في الحديث وسائر العلوم على عادة
العلماء الحريصين في الطلب ظنا منه اني اهل لذلك مع ان الفقير
كما قال الشاعر **شعر** ولست باهل ان اجاز فكيف ان
اجيز ولكن الحقائق قد تخفى ؛ ولكني استحييت ان اخيب ظنه
وان ارده بغير ان اسعفه بمرامه فاجزته بجميع ما يجوز لي
روايته من منقول ومعقول - وفروع واصول - ومقروء ومسموع

وجميع مصنفاتي المطبوعة الى الآن وهي تعريب الرشحات وذيله
وتعريب المكتوبات واكثر ما في هامشه وما لم يطبع بعد الى الآن
واكبر واهم تاريخ بلغار وقزان المسمى تسميته تلفيق الاخبار
وتلقيح الآثار في تاريخ بلغار وقزان واحوال تاتار - وقد تلقيت
العلم في الحرمين الشريفين بعد ان اتممت مباديه واحكمت
مادته في بلاد قزان مسقط راسي وفي بخارا ايضا بالانتخاب
من العلماء العاملين والفضلاء الكاملين كما قال الشاطبي
رحمه الله تعالى **شعر** تخيرهم نقادهم كل بارع ؛ وليس على
قرآنه متأكلا ؛ حيث لم يكونوا يأكلون الدنيا بدينهم ولا يخافون
في الله لومة لائم **فمنهم** شيخي واستاذي مولانا الشيخ آخوند جان
المرغيناني المدني المكي الحنفي النقشبندي المتوفى بمكة المكرمة
في اواخر ذي القعدة سنة ١٣٠٢ **ومنهم** شيخي واستاذي مولانا
الشيخ عبد القادر الطرابلسي المدني الخطيب الزاهد الورع
المتوفى بالمدينة المنورة سنة ١٣١٠ **ومنهم** الشيخ المحدث العالم
الفاضل الشهير السيد محمد علي ابن السيد طاهر الوتري المدني

المتوفى بالمدينة المنورة فى سنة ١٣٢٢ ثلاثتهم عن مسند عصره ووحيد
دهره مولانا الشيخ عبد الغنى ابن مولانا الشيخ ابى سعيد المجددى
الدهلوى المدنى المتوفى بالمدينة المنورة فى اوائل سنة ١٢٩٦ ودفن
يوم دخول الفقير المدينة المنورة اول مرة فلم يتيسر لى ملاقاته
ح ومنهم شيخى وسيدى ومرشدى الى الله مولاى السيد محمد
صالح الزواوى المكى الشافعى النقشبندى قدس الله سره المتوفى بمكة المكرمة سنة ١٣٠٣
عن الشيخ الشريف محمد بن ناصر الحسنى الحازمى عن السيد محمد ابن خليل القاوقجى
الحسنى واروى عن العلامة الشريف المحدث الشيخ عبد الحى الفاسى الكتانى عن والده
الشريف العلامة المحدث عبد الكبير الكتانى عن الشيخ عبد الغنى المجددى المدنى ح
ومنهم شيخى واستاذى الشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة المكرمة شهيد الغربة
عن الشيخ جمال مفتى مكة المكرمة كلهم اعنى الشيخ عبد الغنى والشريف محمد بن ناصر
والسيد محمد القاوقجى والشيخ جمال عن مسند عصره وفريد دهره الشيخ عابد بن احمد على
السندى المدنى رحمه الله تعالى مؤلف حصر الشارد واسناده فى جميع
الكتب من جميع الفنون مذكورة فى ثبته المشهور بحصر الشارد
وله وللشيخ عبد الغنى اتصال بسائر ارباب الاسانيد فلا حاجة

الى ذكر من فوقهما من الرواة فانى لما ذكرت اسنادى اليهما
فكانني ذكرت اسانيدى الى المؤلفين والى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ح ويروى الشيخ جمال عن الشيخ عبد الله سراج مفتى مكة المكرمة
عن الشيخ محمد بن هاشم الفلاني العمرى عن شيخ الشيوخ العلامة
الاثرى الشيخ صالح الفلاني العمرى مؤلف قطف الثمر ح ويروى
السيد محمد على الطاهر الوتري عن شيخه احمد منة الله المالكي
الازهرى عن شيخه الامير الكبير وعن محدث الشام الشيخ عبد الرحمن
ابن محمد الكزبرى وثبتاهما مشهوران ح ولى ايضا اجازة عن
مولانا الشيخ بركة مشائخنا الكرام بقية السلف محمد معصوم المجددى
عن والده مولانا الشيخ عبد الرشيد المجددى عن جده مولانا
الشيخ احمد سعيد المجددى عن الشيخ عبد العزيز الدهلوى ح
ويروى الشيخ عبد الرشيد عن الشيخ محمد اسحق عن الشيخ عبد العزيز
عن والده الشيخ ولى الله الدهلوى واسانيده مشهورة - فاجزت
الفاضل المذكور ان يروى عنى بواسطة هؤلاء العلماء الاعلام
والكملاء الاعلام بشرطها المعتبرة عند اهل الاثر وان يجيز بروايتى

واجازني لمن شاء بما شاء وكيف شاء بعد معاينة الشروط وأهمها
كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري وقد سمع
مني حديث الرحمة المسلسل بالاولية بروايتي عن المحدث الشريف
عبد الحي الكتاني لكون روايتي بكيفية المخصوصة اعني كونه اول
حديث مسموع ممن يرويه مختصة بها وروايتي الباقية ليس
في واحدة منها هذه المزية وان كانت في بعضها الا انها
ليست اولية حقيقية بل اضافية اعني بالاضافة الى سائر
المسلسلات هذا واوصي المجاز المذكور ضاعف الله لي
وله الاجور وايا ي واولادي ان لا تنقوى الله تعالى في السر والعلن قال
الله تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله الآية وان لا ينساني
واولادي من صالح دعواته في جلواته وخلواته وسائر حالاته
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا
محمد واله وصحبه اجمعين قاله ببيانه ورقمه بنانه اسير الذنوب
كثير العيوب مضيع الاوقات العاجز عن تدارك ما فات
محتاج لطف ربه السبحاني الفقير محمد مراد القزاني ثم المكي

ملكه الله سبحانه نواصي الامانى امين بحرمة النبى الامين وذلك
بمكة المكرمة شرفها الله تعالى الى اليوم القيمة فى ٣ صفر الخير المنتظم
فى سلك شهور عام الف وثلاثمائة وخمس وعشرين تم

٢١ ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل الجهبذ الكامل
الشيخ ابو على شرف الدين ابن مفتاح الدين المكى
القازانى الحنفى صاحب النبراس ادام الله افادتهم
سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية قبالة بيت الله
الامين ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٢٤
قال سمعته كذلك عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم
القاوقجى الطرابلسى بعد ما طاف وسعى من العمرة فى حالة الاحرام
وعن ابى النصر الدمشقى اخذ شيخنا عنهما وعن غيرهما كالشيخ يوسف
ابن عبد الستار المدرس ببلاة فزان وكالشيخ محمد ذاكر بن
نور محمد التمتاوى والد زوجته المجاور بمكة المكرمة والشيخ

٢١ الشيخ الحادى والعشرون

له القادرى رحمه الله تعالى كتابا فى حالات شيخه الشيخ عباس الصديقى الحنفى سماه النبراس ١٢ منه

شمع ١٢

بين العشائين ١٢

السيد عمر بركات الشامي الازهري المكي الشافعي عن الشيخ ابراهيم
الباجوري والشيخ عباس بن جعفر بن صديق مفتي الاحناف بمكة
وهو عن كثيرين منهم عمه عيسى الضرير عن عبد الملك القلعي وطاهر
سنبل ومنهم الشيخ صديق كمال عن عبد الله سراج عن صالح
الفلاني الخ ومنهم الشيخ خليل طيبة النحوي ومنهم والده الشيخ
جعفر بن صديق ومنهم الشيخ السيد احمد حلان الخ ومنهم
السيد محمد الكتبي مفتي مكة عن السيد احمد الطحطاوي ويروي
الشيخ عباس بعموم الاجازة عن الشيخ عابد السندي وعن مفتي
زبيد السيد عبد الرحمن الاهدل وعن الشيخ مصطفى فتح الله
البيروتي - وكالشيخ السيد احمد حلان وتلميذه السيد احمد الزواوي
المالكي وكالشيخ محمد شمس الدين الكتاني والشيخ عبد الله النهاري
كلاهما عن القادري وكالشيخ مصطفى العفيفي الشافعي شارح المولد
المنظم عن القويسني وكالشيخ السيد محمد مكي الكتبي الحنفي عن
والده عن ابيه عن الطحطاوي ومن مشائخ بركة الدنيا الفقيه
النبيه السيد عبد القادر الطرابلسي المدني ومنهم رفيقه

محمد صالح ١٢ منه محمد مفتي مكة ابن حسين ١٢ منه

السيد علي ظاهر ومنهم تلميذه السيد سعيد المغربي شيخ الدلائل
بالمدينة المنورة ومنهم السيد محمد امين رضوان شيخ الدلائل
بالمدينة الطيبة ومنهم الشيخ ابو الخير احمد جمال المكي صنا العجم
(وقد اخذت ايضا من هؤلاء الثلاثة الاخيرين) ومنهم ابو النصر الدمشقي
والشيخ يوسف النبهاني البيروتي صاحب الانفاس اللطيفة
والتآليف الكثيرة المفيدة ومنهم الشيخ محمد الانصاري عن
مولانا اسحق والشيخ عبد الله سراج والشيخ عابد السندي
ومنهم الشيخ عبد الرحمن سراج مفتي الاحناف بمكة ومنهم
الشيخة خديجة بنت مولانا اسحق ومنهم بركة الوقت الحبيب
حسين الحبشي والمقرئ والمفسر الشيخ محمد الشربيني نزيل مكة
(وقد اخذت سنة ١٢ منه)
من تلامذة الباجوري وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام واخذ شيخنا
ايضا عن السيد محمود البيراوي عن السيد اود البغدادي
واخذ عن السيد محمد حقي النازلي مؤلف خزينة الاسرار
واخذ عن عبد الله بن صلاح الاسكندراني - وصورة
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الصمد الموصوف

والسلام على سيدنا محمد خير المستند والسند - وعلى آله واصحابه
الى ابد الابد - اما بعد فقد اجتمع بالفقير اخونا العالم الفاضل
عبد الهادى بن الشيخ عبد الكريم فى المسجد الحرام وطلب
منى بحسن ظنه سماع المسلسل بالاولية فاسمعته له وقلت سمعته
من جملة من المشائخ الكرام منهم العلامة المحدث السيد محمد
القاوقجى الطرابلسى عن جملة من المشائخ اجلهم الشيخ عابد السندى
المدنى ومنهم الشيخ عبد الله ابن صالح مفتى اسكندرية عن
والده عن الامير الكبير وسنده مضبوط فى ثبته - واجزته
بجميع ما نروى عن مشائخنا الكرام منهم شيخنا الشيخ عباس
الصديقى الحنفى المكى ومنهم الشيخ السيد احمد حلان المكى
واوصى المذكور ونفسى بالتقوى وان يدعو لى ولوالدى و
لمشائخى بالعفو والغفران وصلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
وذلك فى غرة محرم سنة ١٣٢٥ هـ - الفقير ابو على شرف الدين المكى
القزانى

٢٢ الشيخ الثانى والعشرون

ومن مشائخنا المتيمين العلامة الفهامة المحدث الجليل
عبد الحميد بن محمد فردوس المكى الافغانى ادام الله
افاداته - سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية فاجازنى
به وبسائر مروياته وهو يروى عن العلامة المحدث الشيخ داؤد
حجر الزبيدى عن الشيخ محمد العمرانى عن مفتى زبيد السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل والعلامة القاضى محمد بن على الشوكانى
بسندهما ويروى عن مولانا السيد احمد دحلان عن العلامة الشيخ
عثمان والشيخ عبد الرحمن الكزبرى والقاضى ارتضا على الصفوى
بسندهم ويروى عن العلامة الشيخ احمد ابى الخير ميرداد
والشيخ احمد امين العطار المعروف ببيت المال كلاهما عن
السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد السندى ويروى
عن والده الشيخ محمد فردوس عن مفتى مكة الشيخ جمال بن عبد الله
عن الشيخ عابد والمحدث الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ الفلانى
وقد مر ذكرهم مرارا وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم
احمدك يا من وصل من انقطع اليه - ورفع من وقف مطية امله

عليه - حمدا على متواتر النعم والافضال - والصحيح والحسن من
الاعمال - واصلي واسلم على حبيبك المرسل - حلال كل مشكل و
معضل - وعلى آله السحب الندى - وصحبه شهب الهدى - ما فاح
ارج العلوم - من ملحى كل منتشر ومكتوم - اما بعد - وفى كل ربع
بنو سعد - فيقول المرتجي من ربه نيل الامانى - عبد الحميد بن
محمد فرد وس المكي الافغانى - قد من الله عز وجل باجتماعى
مع الفاضل الفطن الاريب - الآخذ من كل فن بنصيب -
ابى سعيد محمد عبد الهادى بن عبد الكريم الخطيب
الحيدر ابادى وطنا المدراسى اصلا - سلك الله بى
وبه مسلك اهل الحق - ووفقنا لما به النجاة يوم تبعث الخلق
وطلب منى ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية فاسمعته ذلك
وهو اول حديث سمعه منى كما سمعته كذلك حقيقة عن
العلامة المحدث المعمر الشيخ داود حجر الزبيدى عن العلامة
محمد العمرانى عن مفتى زبيد السيد عبد الرحمن بن سليمان
الاهدل والعلامة القاضى محمد بن على الشوكانى بسنده الخ

هذا فلما كانت الاجازة والسند امرهما فخيم وشانهما عند
اهل الحديث عظيم طلب مني الشاب النجيب والفقيه الاديب
الاخ في الله بلا اشتباه المنوه بذكره اعلاه الاجازة
له ولاولاده فاعتذرت اليه بانى لست من اهل هذا الميدان
ولكن حفظا لبقاء سلسلة الاسناد اجبته الى مرغوبه رجاءً
لدعوة صالحة فانها تظهر الغيب نافعة مجابة فاقول قد اجزت الفاضل
المذكور المنوه باسمه في السطور بجميع الكتب الستة والمسانيد
والمعاجم وغيرها من الكتب الحديثية وبجميع الكتب العلمية
من معقول ومنقول من تفسير وفقه وتصوف وعلوم الية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها على
كثرتها واتساعها اجازة عامة شاملة كاملة في كل ما تجوز لى
روايته وتصح عنى درايته بحسب ما اجازنى بذلك جمع
من المشائخ ذوى الاقدار العلية بالشروط الجارية بينهم على الطرق
المرضية من لزوم التقوى وكمال العناية بمتابعة السنة
النبوية وهم اهل البلد الحرام وزمزم والمقام وعليهم

تربيت ومنهم تلقيت اجلهم شيخ الاسلام بالمشاعر العظام العلامة
المرحوم بكرم الله المنان مولنا السيد احمد بن زيني دحلان عن
العلامة الشيخ عثمان الدمياطي والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي
ارتضا على الصفوي بسندهم ومنهم العلامة الشيخ احمد ابو الخير بن
الشيخ عبد الله مرداد المكي والمرحوم الشيخ احمد امين العطار المعروف
ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد
السندي ومنهم والدي الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة المكرمة
الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد السندي والمحدث الشيخ
عبد الله سراج المكي عن الشيخ صالح الفلاني وأذنته ايضا ان يجيز
عني كل من سأله في ذلك بشرطه المعتبر عند اهل الاثر على العموم
والخصوص من كل معقول ومنصوص راجيا منه ان لا ينساني
واولادي من صالح دعواته في خلواته وجلواته كما ان ذلك
منّا له مبذول ومن الله نرجو القبول انه على ذلك قدير وبالاجابة
جدير والحمد لله رب العالمين

امر برقمه عبد الحميد فردوس خادم العلم والسنة المصطفوية

بالمسجد الحرام فى ٣٠ محرم من عام سنة ١٣٢٥ بلغه الله فى الدارين
مرامه وسدده واحسن ختامه امين

٢٣ الشيخ الثالث والعشرون العالم الزكى ١٢

٢٣ ومن مشائخنا المكيين العالم النحرير الحبر السفيه العابد الزاهد مولانا الشيخ محمد بن حامد الحنفى الحسنى المكى المقيم بجبل ابى قُبيس دامت بركاته كان رحمه الله تعالى براتقيا خاشعا متواضعا تاركا للدنيا راغبا فى العقبى معتزلا من الناس كان يقيم بجبل ابى قُبيس فلما سمعت انه من العلماء العاملين والزهاد العارفين لقيته به فاكرمنى واجازنى اجازة عامة وكتب لى الاجازة وهو يروى عن الشيخ ابراهيم السقاء والشيخ محمد الانبابى والشيخ احمد الرفاعى وغيرهم من الافاضل الكرام وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله صحبه وسلم الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فاقول وانا الفقير الحقير الحقيق بان اُجاز على فرض كونى من اهل العلم - محمد بن حامد بن احمد

الحنفي الحسني قد اجزت لا على سبيل الحقيقة بل على سبيل المجاز
حضرة العامل الفاضل الشيخ محمد عبد الهادي بن
محمد عبد الكريم المدراسي اجازة عامة من اجازة العوام
للخواص بما تجوز وتصح روايته ودرايته - وليس لي من هذه
الاجازة الا محض كوني واسطة في ربط سند المذكور بسند من
اجازني من مشائخي الكرام الافاضل كحضرة الشيخ ابراهيم السقا
والشيخ محمد الانبابي والشيخ احمد الرفاعي ونحوهم ولولا ذلك
لما اجزته واستغفر الله العظيم من اجتراءي على مثل ذلك - واسأل
حضرة المذكور ان لا ينساني من دعائه - واوصيه واياي بتقوى الله
تعالى فانها خير زاد - ليوم المعاد - وصلى الله على سيدنا محمد
خاتم النبيين - وعلى آله وصحبه اجمعين - حرر بمكة المكرمة يوم
الخميس المبارك الموافق ١٣ من شهر صفر سنة ١٣٢٥ محمد احمد

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة
الشيخ احمد بن محمد بن احمد الحضراوي الشافعي المكي دام
فيضه الملكي وهو يروي عن الشيخ محمد حسن العدوي

ترجمة الشيخ احمد الحضراوي

وله عدة التفاسير تاليفات جليلة - منها عقد اللئلئ وتبشير المؤمنين في فضائل سيد المرسلين وسراج الأمة
في تخريج احاديث كشف الغمة وتاج التاريخ وغير ذلك ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

المالكي وعن الشيخ محمد بن احمد مراد الدمياطي الشافعي والشيخ عبد الغني
الرافعي الحنفي والقاضي يحيى بن احمد المجاهد عن والده عن القاضي
محمد بن علي الشوكاني والشيخ احمد بن احمد المغربي التونسي وهو
يروي عن الشيخ احمد بن الحاج وهو عن الولي الكامل المحدث محمد
ابن علي بن السنوسي عن شيخه ابي سليمان عبد الحفيظ بن محمد
العجيمي المكي عن الشيخ محمد طاهر سنبل الحنفي المكي صاحب الاوائل
المشهورة وكتب لي في الاجازة ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين وآله
وصحبه اجمعين اما بعد فقد وافانا الاخ في الله والمحب لاجله
ولدنا المكرم الشيخ محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم
المدراسي الحيدرابادي بمكة المكرمة وطلب منا الاجازة فيما
تلقيناه من العلوم العقلية والنقلية لقول بعض السلف رحمهم الله
تعالى الاسناد من الدين فاجبته واني لست من فرسان هذا الميدان
ولا من اهل هذا الشان غير اني احب الله ورسوله وورثته صلى
الله عليه وسلم الصادقين لما ورد عنه صلى الله عليه وسلم المرء

مع من احب وحيث ان للفقير جملة مشائخ اساتذة فخام رحمهم الله
منهم الاستاذ شيخ الاسلام والسنة محمد حسن العدوى المالكى
الحمزاوى ومشائخه معروفون شهيرون ومولانا المرحوم الشيخ
محمد بن احمد مراد الدمياطى الشافعى المدرس بالمسجد الحرام
والشيخ عبد الغنى الرافعى الحنفى الطرابلسى والقاضى يحيى بن احمد
المجاهد اليمنى عن والده عن القاضى محمد بن على الشوكانى
ومنهم الشيخ احمد بن احمد المغربى التونسى وهو عن شيخه احمد
ابن الحاج بن المهدى وهو عن شيخه الولى الكامل المحدث
محمد بن على بن السنوسى عن شيخه ابى سليمان عبد الحفيظ بن
محمد العجيمى المكى مفتى مكة وقاضيها عن شيخه الشيخ محمد طاهر
سنبل الحنفى المكى المشهور وقد اجزت ولدنا هذا الشيخ عبد الهادى
بما يجوز لى اجازته من سائر مروياتى واجزته بتاليف الفقير
بشرط الوقوف عند الشبهات ومراقبة الله عز وجل -
وان لا ينسانى من دعاء الخير - وصلى الله على سيدنا محمد واله
وسلم - نعم واجزته بقلمى وقلته بفمى وكتبته بيدى الفقير احمد بن

محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی فی یوم الثلاثاء سادس
عشر شهر صفر الخیر سنة ١٣٢٥ه - (قد تم الی هنا ذکر مشائخنا المکیین -
ادام الله فیوضاتهم الی یوم الدین)
واما مشائخنا المدنیون ستذکر اسماءهم العلیة - مع
اجازاتهم السنیة - ادام الله افاداتهم البهیة - فی
کل بکرة وعشیة -
٢٥ والعشرون الشیخ الخامس
فمنهم عین العلم والدرایة - ینبوع الحلم والروایة -
الجهبذ المحقق - والسمیدع المدقق - السابح فی بحار
العلوم جلها - السابق فی میدان الفنون کلها - العلامة
الجلیل - الفهامة النبیل - مولانا الشیخ الافندی
عبد[1] الجلیل الحنفی ابن الشیخ عبد السلام بن عبد الله

[1] شیخنا العلامة المجیز الافندی عبد الجلیل - بیت مجد وعلم وفضل - ببلدة فاس الشهیرة من
ارض المغرب الفاضل الکامل اعجوبة العصر فی الفضل بلا حصر - ونابغة الوقت فی الکمالات الباهرة
بلا عدد - کم من حکمة ابرزها من جوهر معدنه العالم فیتلقفها السامعون ویبادر الی استقصائها
الاکثرون ولقد کنت ممن حضر مجلسه العلمی فی بیته بمکة المکرمة وانه یحضره الفضلاء من کل نادٍ ویجلسون
علی قدر هیأتهم العطریة فیملی علیهم من العلوم لاسیما الحدیث ویاخذ فی فن الادب فتصغی الافاضل من
اخبار العرب علیاذ لک بجواهر الحدیث فتری العینة والخشوع بنادیه ولسان الفضل بحاله
ینادیه والحاصل انه ولحد الدهر کما قیل شعر - ولم تکن الا نفسک فاخرا - اذا انتسبت الا الیک
المفاخر - ولد رحمه الله بالمدینة المنورة سنة اثنین واربعین ومائتین والف وتربی یتیما

٢٠٨
(بقیة الحاشیة علی الصفحة الآتیة)

ابن عبد السلام الشهير بزاده المدني عمت البلاد
فيوضاته ودامت علينا بركاته - حضرت في بعض دروسه
وسمعت بقراءة حبي في الله الحافظ الشيخ عبد الله بن محمد غازي المكي دام
فيضه الملكي - عليه مسلسلات ابن عقيلة تمامها وحدثني بالحديث المسلسل

بقية الحاشية السابقة - (٢٠٧) في حجر بعض أهل الموت والدة في مهد العز والكمال فتولاه
الله باللطف والانعام والافضال ثم بعد حفظه لكتاب الله تعالى اخذ في تعلم العلوم النافعة
على يد اكابر حذاق وقته ممن اجتمع بهم في كل عصر - منهم العلامة الشيخ صالح التونسي الكبير
والشيخ محمد العلوشي الطرابلسي المالكي الشهير بجاور والمدينة المنورة والشيخ يوسف
الصاوي المالكي والشيخ يوسف الغزي الحنفي والشيخ محمد الحلبي والشيخ عبد الغني الدمياطي
الشافعي عن الشرقاوي والامير الكبير ومنهم الشيخ احمد الشهير بالسائس والشيخ عبد الغني
المحدث النقشبندي والمعمر مفتي المدينة المنورة السيد اسمعيل ابن السيد زين العابدين
البرزنجي الشافعي وهو عن الشيخ صالح الفلاني ودخل في عموم اجازة الشيخ عابد السنداني كما ان
الشيخ عابد يفتخر به ويقول اعلى سند عندي سند شيخنا الشيخ صالح الفلاني ومن مشائخه
ايضا الشيخ محمد عليش المالكي والشيخ المعمر منة الله المالكي الازهري وهو عن الشيخ الامير
الكبير - ومولينا السيد مصطفى الذهبي الشافعي الازهري والشيخ ابراهيم السقا وهو عن الشيخ
ثعيلب عن الشهاب الملوي والشهاب البوهري - والشيخ محمد المنصوري الازهري والشيخ
المبلط وهو عن الشنواني وغيرهم هؤلاء من اكابر فقهاء زمانهم رحمهم الله تعالى اجمعين
ومن اشرهم له استفادة مع ملازمة وقد اجازني رحمه الله تعالى مشافهة اجازة عامة
بجميع مروياته بعد ما اخذت وسمعت منه بعض المسلسلات ثم امر ابنه برقم الاجازة
لي ورقم عليه بخطه - وله بالمدينة انجال نجباء اكبرهم الافندي حسين براده ومنهم
علاء الدين وسعد الدين ومحمد احسان واصغرهم محمد طرح الله في الجميع البركة وقد
هرعت اليه الافاضل وتلقوا عنه لانه بركة الوقت منهم الشيخ العلامة احمد الحضراوي
والشيخ محمد العمري والافندي ابراهيم اسكوبي ولد شيخه وغيرهم نفضا الله به ولطوم
آمين - وقد انشدت في مدحه قصيدة بالفارسية حين اقامتي بمكة المكرمة وقرأتها عليه
ببيته وكان رحمه الله تعالى ماهرا بالفارسي فدعا لي بالبركة والخيرية في الدارين وهاانا انظمه

(بقية الحاشية في الصفحة الآتية)

بالاولیۃ وصافحنی وشابکنی واضافنی علی الاسودین ولقننی الذکر ونادلنی المسبحۃ والسبحۃ الخرقۃ وقال لی انا احبک فقل اللّٰھم اعنی الخ وسمعت منہ سورۃ الصف واول سورۃ النحل وقرأت علیہ سورۃ الفاتحۃ و واجازنی بسائر مرویاتہ وکتب لی اجازۃ وزینہا فی الاخر بختمہ وھو اخذ عن العلامۃ الشیخ عبد الغنی ابن ابی سعید المدنی وعن الشیخ

(بقیۃ الحاشیۃ) لمذاق الماھرین بالفارسی وھی ھذہ۔ نظم بے نظم۔ در مدح شمع اہل بزم۔ سخن سنج۔ در علم راگنج۔ اختر برج علوم نقلیہ۔ گوہر درج فنون عقلیہ۔ مصدر بوارق معانی۔ مظہر شوارق قیض سبحانی۔ مطلع التحقیق والدرایہ۔ ینبوع الحکم والروایہ۔ المجلی بالمحاسن العالیہ۔ والمجلی بالاسانید العالیہ۔ مطلع الاشعار۔ مجمع الانوار۔ نادرۃ زمانہ۔ حمدۃ اوانہ۔ ادیب عصرہ۔ محدث دہرہ۔ الفاضل النبیل۔ حری بالتکریم والتبجیل۔ مولانا الافندی عبد الجلیل الشہیر ببرادہ المدنی نفعنا اللہ بفیوضاتہ آمین۔ نتیجۂ طبع کمترین۔ بندۂ عقیدت گزین۔ خاکروب عتبۂ تقدس تیہ کہترین خدام۔ غلام ناکام۔ ابو سعید محمد عبد الہادی مدراسی حیدرآبادی کان اللہ ذی الایادی۔ فی الثواب والمعاد المتخاص بہ سکین۔

یا اسمکا یا الٰہنا العلام	والصلوۃ علی رسول انام	لائق حمد ہست رب جلیل	قابل نعت ہست جبریل
پس درود ہست بر صباح انام	نیز بر آل و تابعین کرام	شکر حق نیمہا نتواں کرد	کہ بمن بے شمار احساں کرد
گرچہ عاصی و بے ہنر ہستم	لیک فضلش بود بوجہ اتم	راہ طیبہ دراہ بیت امیں	کرد آساں تر بریں مسکیں
آمدم پیش مکۂ اطہر	باز رفتم بہ یثرب انور	پس بہر دو مقام پر انوار	یافتم فیض عالمان کبار
پس ازانجا بحلہ عالم ذی شان	صاحب خلق و منبع احسان	مخزن علم و مطلع اشعار	معدن حلم و مجمع ابرار
اختر برج اتقا بیشک	گوہر درج اتقا بیشک	زینت جمع و مصدر اعطاف	شمع بزم لیاقت والطاف
اسم سامی آں بزرگ نشاں	بس جلیل و عظیم ہست عیاں	ذکر اسمش کنایۃً کردم	کہ ادب ہست نیک مرغوبم
نام پاکش معظم است چناں	کہ بوقت نوشتنش ایماں	دست خامہ و خامہ کاغذرا	میدہد بوسہ اے سخن آرا
نے غلط گفتم اے محب ودود	بلکہ خامہ سرش نہد بسجود	در نجواہی صراحۃً بنگر	نام آں فاضل کرم گستر
شیخ عبد الجلیل برّادہ	عارف و زاہد و خدا آگہ	نادر عصر و فاضل دوراں	فن شعر و ادب از و نازاں
خدوم و نسبتے کلاں دارم	ذرۂ آفتاب تابانم	ہم اولاد نیک واجابش	ہم تلامیذ او و اصحابش

(بقیۂ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ)

احمد منة الله المالکی الازهری وعن مفتی المالکیة الشیخ محمد علیش عن شیخه محمد الامیر الصغیر عن والده الشیخ محمد الامیر الکبیر واما اسماء باقی اشیاخه فلتطلب فی الحاشیة۔ وهذه صورة الاجازة التی رقمها لی شیخنا الشیخ محمد عبد الجلیل برّاده المدنی دام فیضه وهی بخط بخل له اعنی الشیخ العلامة سعد الدین برادة کما اخبرنی بذلك بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله تعالی حمداً متصل الاعانة بالامداد۔ موصول العنایة بالاسعاف والاسعاد۔ متکفلا بحصول المراد من علو الاسناد۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۹

عمر ادشاں دراز گرداناد
حق تعالےٰ بحق نون وصاد

راست خواہی اگر زمن ای جاں
اوست قرو نجوم فرزنداں

ہر یکی در علوم و فضل و کمال
لائق و فائق اند با اجلال

در فنون کثیر کامل اند
در عبادت مدام شاغل اند

بعد ازیں گوش کن بلا تاخیر
شیخ ما را شیوخ اند کثیر

ہر یکے نادر زمانہ بود
فاضل و نامی یگانہ بود

از نلا میذ عابد سندی
بود دیگر شیخ دہلوی ہندی

نام او بود شیخ عبد غنی
مشتہر با محدث مدنی

نیز مفتی محدث بے قبیل
بود در طیبہ سید اسماعیل

نادر عصر بود لاثانی
شیخ آں صالح است فلانی

احمد ازہری گرامی یک
منة الله مشتہر بیشک

بود علامہ زمان خود
نیز قہامہ اد ان خود

ایں مکرم بغیر شبہ و نکیر
بس روایت کند زمیر کبیر

ذکر اشیاخ مختصر کردم
وز طوالت بسے حذر کردم

ذکر اوشاں طوال خواہد بود
وصف شیخ جلیل ای امجد

سامعیں را ملال خواہد بود
شیخ ما را ز غیب کن یاری

از غلام ذلیل کے گردد
خیر خواہش مدام شاداں باد

دست بردار و کن دعا اکنوں
چو عجب از توجہ شیخم

کای خدای قدیر و بے ہمتا
سال ہجری ہزار و سصد و (۱۳۰۰)

حاصل آید ورا ہمہ مقصود
آرزوی دلش برآید زود

نہ مرا شعر آید و نہ بیاں
جاہلم بے شعور و بے ہمداں

بلدۂ پاک و محترم اندر
یعنے مکہ مبارک و طاہر

ختم تحریر شد بہ ماہ صفر
بود تاریخ ہجدہم اشہر

بیت و پنج ہم بر اں افزود (۲۵)
کن ای مسکین ذلیل ختم کلام

خواندہ بر نبی صلوٰۃ و سلام

والصلوة والسلام على قمر التمام - ومصباح الظلام - معلم الخير والحاث
عليه - وناهج منهج البر والهادى اليه - وعلى آله سفينة النجاه - و
اصحابه نجوم الهداية الهداه - وبعد فلما كانت الاجازة فى العلوم
مألوفة - وطريقة بين العلماء معروفة - يرغب فى اخذها ارباب الاخلاق
الكريمة - واصحاب النية الشريفة السليمة - حرصا على ما فيها من البركة
والخير - ورغبة فيما تحتوى عليه من اليمن والبر - بادر لذلك الرجل
الصالح والاديب النجيب الفالح اخونا فى الله الشيخ محمد عبد
الهادى بن عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى
ورغب فى ان اجيزه وهو لما فيه من الاخلاق الحسنة - والمزايا
الطيبة المستحسنة حريٌّ بان تجاب دعوته - وتحصل له مما امَّل
رغبته - فاستخرت الله سبحانه وتعالى وقلت اجزت الفاضل المذكور
بكل ما وصل الىّ - واتصلت روايته لدىّ - مما اجازنى به مشائخى
الاعلام وهو محرر فى اثباتهم - واجازاتهم وافاداتهم - وهم جمٌّ غفير
وعددهم كثير - الا انى اقتصر على المشاهير فمنهم شيخنا العلامة مفتى
المدينة المنورة مولانا السيد اسماعيل البرزنجى عن شيخه امام

وقته وحبر زمانه الشيخ صالح المعروف بالفلاني بما احتوى عليه
ثبته المسمى بقطف الثمر - ومنهم شيخنا المعمر الشيخ متة الله الازهري
المصري عن شيخه العلامة افضل عصره واجل ابناء مصره مولانا الشيخ
محمد المعروف بالامير الكبير بما اشتمل عليه ثبته الكافل ومجموعه
الحافل ومنهم سيد الزهاد - وسند العباد - شيخ الطريقة - و
امام الحقيقة - افقه من رائيت من العلماء - واتقى من شاهدت
في زماننا من العظماء - مولانا الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد النقشبندي
المجددي عن شيخه امام الحديث في عصره - واوحد العلماء في دهره
مولانا الشيخ محمد عابد السندي عن شيخه الشيخ صالح الفلاني
السالف ذكره وعن باقي مشائخه العظام المذكورين في ثبته المعروف
بحصر الشارد وهو كتاب ضخم كبير الحجم - ولي عن هؤلاء شيوخ كبار
واساتذة عظام لهم اخطار - استيفاء ذكرهم يطول - وهذا القدر
كاف في حصول المأمول - اسأل الله ان يجعلنا من السالكين منهج
الهدى المتبعين لسنة المصطفى - وقد اجزت بما سلف بيانه و
تقدم شرحه وتبيانه - بالشرط المعروف بين المشائخ في التحري

في الاقوال والافعال لما هو الراجح والراسخ مؤملا منه ان لا ينساني
واولادي في خلواته وجلواته من صالح دعواته. سلك الله بنا و
طريق الهدى وباعدنا من ارباب الفساد وطرق الردى بمنه
وكرمه وكان ذلك في اليوم العاشر من ذي القعدة الحرام سنة
الف وثلاثمائة واربعة وعشرين من الهجرة النبوية وصلى الله على
سيدنا محمد واله وصحبه وسلم تسليما كثيرا

امر بكتبه الفقير اليه سبحانه عبد الجليل بن عبد السلام
برّاده المدني عفي عنه بمكة المشرفة

وقد حضرت عنده ولدي محمد عبد المجيب جعله الله تعالى
من العلماء العاملين وطلبت منه الاجازة له ايضا فاجازه بجميع
ما تجوز له الرواية وكتب له بخطه المبارك ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين وصلى الله وسلم على سيدنا محمد واله وصحبه اجمعين
وبعد فيقول الفقير اليه سبحانه خادم العلماء وتراب اقدامهم
عبد الجليل بن عبد السلام برّاده المدني عفا الله عنه
غفر له ولوالديه قد حضر عندي الاخ الفاضل والنبيل الكامل

الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي الحيدرابادي وطلب
مني ان اجيز ولده النجيب محمد عبد المجيب وكان صغير السن دون البلوغ
وتظهر عليه آثار النجابة - انبته الله نباتاً حسناً وكان طلبه ذلك
موافقاً لما جرى عليه السلف الصالح من اجازتهم للصغار ولمن لم
يوجد بعد ولم ينكر احد من العلماء الاعلام فبناء على ذلك اجزت
المذكور الشيخ عبد المجيب بكل ما تجوز لي روايته حتى اجازتي
عن المشائخ الكرام راجيا من الله سبحانه وتعالى ان يجعله من
اهل العلماء العاملين ويقر به عين والده ويجعله قدوة في الاسلام
بحرمة النبي الاعظم صلى الله عليه وسلم وكان ذلك يوم الجمعة المبارك
الموافق لتاسع عشر ذي القعدة الحرام عام الف وثلاثمائة واربعة
وعشرين والحمد لله رب العلمين

٢٦ ومن مشائخنا المذكورين قاله لفمه وكتبه بقلمه
الشيخ السادس والعشرون

مولانا العلامة القدوة
الفهامة فريد دهره ونادرة عصره شيخنا وشيخ مشائخنا
الشيخ عبد الله[1] بن عودة ابن عبد الله القدومي نزيل

[1] حاشية في الصفحة الآتية -

الحنبلي المحدث المدرس بالمسجد النبوي على
ساكنه الصلوة والسلام سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية
حين قدم مكة المكرمة قاصدًا الحج ١٢
ببيت شيخنا المحدث الاعظم الشيخ شعيب المغربي في حضور جماعة من
العلماء الكرام منهم شيخنا المذكور ومنهم الشيخ محمد بلّو امام الحنابلة
بالمسجد الحرام ومنهم الشيخ عبد الله حميد وغيرهم من العلماء المكيين
١٨ من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة والف وشيخنا
هذا قد لازم الشيخ عبد الرحيم التفال وقرأ عليه جملة صالحة من الفقه
الحنبلي ومن الكتب العربية واخذ ايضا عن العلامة الشيخ حسن بن
عمر الشطي الدمشقي والشيخ عبد الرحمن الكزبري وقد مرّ ذكرهما وذكر
مشائخهما فاجازني بسائر مروياته عن اشياخه المذكورين

(الحاشية الصفحة السابقة) ولد رحمه الله سنة ١٢٤٦ ست واربعين ومائتين والف وزار مكة المكرمة
في عام ثمانية عشر وثلثمائة والف ودخلت سنة تسعة عشر عليه هو بالمدينة المنورة ثم في
اخر سنته توجه الى مكة المعظمة وحج ورجع في تلك السنة الى المدينة المنورة فاقام بها الى
ان دخلت سنة فتى الثاني والعشرين من ربيع الاول سافر على البلاد الشامية ووصل الى الاطلاع
بالديار النابلسية وزار المسجد الاقصى والسيد الجليل سيدنا ابراهيم الخليل وكانت اقامته
بنابلس نحو من سنة ونصف ثمانية عشر شهرا ثم رجع قاصدا بالمدينة المنورة فاقام بها اياما
ثم توجه على مكة المشرفة لاداء مناسك الحج وبعد اداء مناسكه رجع الى طريق جدة قاصدا للمدينة
وركب البابور بعد ان اقام بها يومين ووصل بها ثم حج مرة ثالثة سنة ١٣٢٤ ورجع الى المدينة وكان
مدة سنتها واخذ عنه العلماء الكرام والافاضل العظام كالشيخ شعيب المحدث الجليل المذكور والشيخ

وكتب لى الاجازة مانصه - بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
جزيل النعم - باعث نبيه محمد صلى الله عليه وسلم - بجوامع الكلم و
بدائع الحكم - ارسله للناس بشيرا و نذيرا - وداعيا اليه باذنه وسراجا
منيرا - صلى الله وسلم عليه وعلى اله الذين اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهيرا - اما بعد فيقول الفقير انه لما كان الاسناد من الدين
وهو من خصائص هذه الامة - وقد تشرفت به من قبلنا الائمة - سألنى
حضرة الاخ فى الله صاحبنا الفاضل الشيخ محمد عبد الهادى
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى
ان اجيزه بان يروى عنى الحديث المسلسل بالاولية - المروى عن
سيد العالمين وخير البريه - وهو قوله صلى الله عليه وسلم - الراحمون
يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء
فتطلت فى نفسى بانى لست اهلا لذلك - ولا لسلوكها تيك المسالك
فالحى فى الطلب لما قام به من حسن الظن حتى صار يظن من منعى انه من الضن
فعزمت باذن الله على اجابة طلبه وقلت له انى قد اجزتك ان تروى
عنى الحديث المسلسل بالاولية وغيره من كتب السنة السنية

كما اجازني بذلك مشائخي الكرام واساتذتي الفخام - وذلك بالشرط المعتبر
عند علماء الاثر - واوصي المجاز ونفسي بتقوى الله العظيم ولزوم
المطالعة لكتب العلوم الشرعية - النافعة المرضية - وان لا ينساني
من صالح الدعاء وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اخوانه النبيين
والحمد لله رب العالمين

الفقير اليه تعالى عبد الله القدومي ثم النابلسي الحنبلي
خادم العلم بالحرم النبوي

عبد الله

ومن مشائخنا المدنيين مجمع الفضائل منبع الفواضل
الشيخ الكبير العلامة الخطير الفهامة الشهير ملحق الصغير
بالكبير خادم علم الحديث الشريف وشيخ الدلائل في
حرم المسجد المنيف السيد محمد امين بن العارف بالله
السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان متعنا الله به
ونفعنا بعلومه امين - سمعت منه الحديث المسلسل
بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه البيت الحرام وقت الضحى
ثمانية عشر من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ وناولني بيده المباركة شبته الذي

لما قدم مكة المكرمة حاجا للبيت الامين ١١

قد ذكر فيه اسانيد مشائخه الكرام فاجازني بمروياته كلها عن هؤلاء
الاعلام وهو اخذ عن كثيرين منهم الشيخ عبد الغني المدني وسنده
مشهور ومذكور مرارا ومنهم الشيخ عبد الحميد الشرواني اللغاتي
عن مشائخ اجلاء منهم الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ عبد الله
ابن حجازي الشرقاوي ومحمد بن محمد الامير الكبير عن مشائخهما المذكورين
في ثبتيهما ومنهم الشيخ السيد يوسف بن السيد عثمان الحزبوتي
عن الشيخ محمد فتح الله بن عمر بن محمد سمبس عن الشيخ محمد الامير
الكبير ومنهم الشيخ سرور بن محمد الزواوي الدمنهوري عن السيد
حسن بن السيد درويش القولسني عن الامير الكبير وعن الشيخ
داود القلعاوي والشيخ سليمان البجيرمي والشيخ عبد الله الشرقاوي
والشيخ سليمان الجمل والشيخ محمد الشنواني والشيخ احمد يونس
والشيخ عبد الرحمن البحراوي والشيخ محمد الصبان والشيخ عمر الدين
والشيخ علي الحفناوي والشيخ سليمان البخاتي والشيخ محمد الدسوقي
والشيخ محمد العقاد والشيخ محمد الطحلاوي والشيخ الدردير والشيخ
عبد العليم الفيومي والشيخ محمد بن عبد الرحمن التلمساني واخذ ايضا

الشيخ سرور الزواوى المذكور عن الشيخ احمد الدمهوجى عن شيوخه ومنهم
الامير الكبير واخذ ايضا عن الشيخ الفقيه المحدث الشيخ محمد بن محمود
الجزائرى عن علي بن عبد القادر ابن الامين عن شيوخه ومنهم
الشيخ محمد بن ابراهيم ابو خضير عن شيوخه العظام منهم الشيخ محمد
صالح البخارى عن الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشيخ محمد
ابن عبد الله المغربى عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى وكذلك
اخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ احمد بشارة الشافعى تلميذ الامير
الكبير وعن الشيخ محمد الخضرى واخذ ايضا عن عبد المولى ابن
عبد الله المغربى الطرابلسى بروايته عن الطحطاوى ومحمد الكزبرى
عن مشائخهما واخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ على الخفاجى عن
محمد الصبان عن شيوخه ويروى شيخ شيخنا ابو خضير المذكور
الصحاح الستة عن الشيخ محمد صالح البخارى عن الشيخ ابى
حفص عمر بن مكى بن معطى التادلى عن القاضى ابى محمد شمهروش
الجنى صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضى عنه وعن مؤلفى
الكتب المذكورة ومنهم الشيخ عطية عزة القماش ابن الحاج ابراهيم

شمهروش

المتبولى الدمياطى وهو اخذ عن الشيخ ابراهيم الباجورى ومصطفى
البلتانى ومصطفى الذهبى واحمد منة الله المالكى واحمد المرصفى و
احمد صالح السباعى عن الامير الكبير وعبد الله الشرقاوى ومحمد
الشنوانى ومحمد المهدى ومنهم الشيخ احمد بن محمد المعافى
الضحوى عن الحسن بن احمد بن عبد الله عاكش عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل عن شيوخه ومنهم الشيخ محمد بن محمد الغرب
الكبير عن شيوخه منهم الشيخ احمد الدمهوجى والشيخ محمد فتح الله
سميد سر كلاهما عن الامير الكبير ومنهم الشيخ محمد بن محمد الخانى
النقشبندى عن شيوخه منهم الشيخ عثمان الدمياطى والشيخ
مصطفى المبلط والشيخ ابراهيم السقا والشيخ التميمى التونسى
كلهم عن الامير الكبير واخذ الخانى ايضا عن الشيخ عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد الرحمن الكزبرى عن شيوخه واخذ الخانى ايضا
عن السيد اسمعيل البرزنجى عن الشيخ خالد النقشبندى عن شيوخه
وعن الشيخ صالح الفلانى عن شيوخه المذكورين فى ثبته و

صورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم حمدا لمن انار طرق الخير

بالاسناد والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء
والتابعين لهم الى يوم المعاد اما بعد فيقول العبد الفقير محمد امين
ابن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان لما
كان العلم اشرف بضاعة - وقد احكمت العلماء الاعلام بالسند
اوضاعة - طلب مني ان اجيز بجميع مروياتي الفاضل الكامل
الشيخ محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد عبد الكريم المدراسي
الحيدرابادي فاجبته الى ذلك بلغه الله تعالى اسنى المطالب
فقلت اجزت المذكور وذريته بجميع مروياتي كما قد اجازني
مشائخي العظام رحمهم الله الجميع ونفعنا بهم امين - واوصي
المجاز المذكور ونفسي بتقوى الله تعالى والاخلاص في القول
والفعل والعمل وان يدعو لي ولوالدي ولذريتي بالخير وغفران
الزلل وحسبنا الله وكفى - وسلام على عباده الذين اصطفى - وصلى الله
على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء والتابعين بهم الى يوم الدين
والحمد لله رب العلمين - الحقير محمد امين ابن العارف
بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان

المدرس وشيخ الدلائل فى المسجد النبوى عفى الله عنه

١٨ ذى الحجة سنة ١٣٢٢ هـ

ومن مشائخنا المدنيين الشيخ العلامة القدوة الفهامة
الحسيب النسيب شيخ الدلائل بالمسجد النبوى السيد
محمد سعيد ابن السيد محمد بن السيد احمد ابن السيد
عبد الرحمن المغربى المدنى نفعنا الله به آمين

الشيخ الثامن والعشرون

سمعت بقرأتى الغير عليه نبذا من صحيح البخارى والحزب الاعظم
وقرأت عليه دلائل الخيرات واجازنى بها وبباقى كتب الصحاح
وغيرها مما تجوز له روايته وهو يروى عن العلامة المحدث
نور الدين ابى الانوار السيد محمد على ظاهر الوترى البغدادى الاصل
المدنى الدار والوفاة عن مشائخ كثيرين مكيين ومدنيين وشاميين ومصريين
ومغربيين كما مر ذكرهم وشيخنا يروى ايضا عن العلامة السيد عبد القادر
ابن احمد الطرابلسى المدنى عن محدث دار الهجرة العلامة الشيخ
عبد الغنى المدنى وغيره من الاعلام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله وكفى - وسلام على

عباده الذين اصطفى - ولقد اجزت اخانا الحاج عبد الهادي
بقراءة الصحاح الست والجزب الاعظم وقصيدة البرده كما اجاز
بذلك جملة من مشائخي نفعنا الله تعالى بهم اجمعين - قال املاه
ورقمه بنانه الفقير محمد سعيد بن السيد محمد المغربي
شيخ الدلائل - صدر ذلك مني ونحن في المسجد النبوي
في ١٢ صفر الخير سنة ١٣٢٤ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم

ومن مشائخنا المدنيين الجامع بين المعقول والمنقول والحاوي لزبدة الفروع والاصول العلامة
الفهامة المحدث الاعظم شيخ الحرمين الشريفين
الشيخ محمد الخضر بن مايابي المالكي الشنقيطي منشأ
المدني مهاجرا وقرارا ادام الله فيوضه سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وجملة صالحة من شمائل الترمذي

الشيخ محمد سعيد شيخ الدلائل

٢٩

له وهذا لما كان نازلا ببيت مولانا الفاضل محب العلماء ملاذ الفقراء الشيخ عبد الباسط خان
لاصوبه دار ابن مولانا المرحوم باقرخان الوكيل للحيدرآبادي سنة اربعين وثلثمائة والف و
كان دام فيضه العالي متبحرا في العلوم كلها وكاملا في الفنون جلها حافظا للحديث والتفسير
محدثا ليس له نظير - ما رأيت مثله بعد شيخي الشيخ شعيب المحدث المكي المغربي اقام الشيخ الشنقيطي
بحيدرآباد مدة قليلة وعين له مشاهرة من حضرة النظام نادرة الزمان السلطان عثمان
عليخان خلد الله ملكه واداره الدوران ثم رجع الى المدينة المنورة على من نزها الصلوة والسلام

وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ذكرهم فى اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم اجازة عامة فى العلوم الشرعية وعلوم الشرع

الحمد لله العلى العظيم - والصلوة والسلام على النبى الكريم - وعلى آله واصحابه

اولى الفضل العميم - هذا ولما كان السند من خصائص هذه الامة

وسنة سنن سيد المرسلين - وقاعدة من قواعد اهل الصلاح

والدين - وكانت الاجازة نوعا منه واصح انواعها ما كان من معين لمعين

فى معين - وطلبنى حضرة الفاضل العالم الشيخ محمد عبد الهادى

ابن محمد عبد الكريم المدراسى وطنا الحيدرآبادى مسكنا

الاجازة راجيا باتصال السند الاتصال لسيد المرسلين والدخول فى

اتباع ما دونه من مشائخى الاطهرين - اجبته لذلك راجيا حصول

النفع له قائلا انى اجزته فى جميع مسموعاتى من الستة والموطاء

وغير ذلك من كتب الحديث ومن التفسير تفسير ابن جرير وابن كثير والبغوى

والبيضاوى وروح المعانى (للآلوسى) وغير ذلك من كتب التفسير ومن اصول الدين

والحديث والفقه والاحاديث البراهين واضاءة الدجنة والجوهرة ووسيلة السعادة والمواقف

والمراصد وغير ذلك من كتب اصول الدين والفية العراقى وطلعة الانوار

ونخبة الفكر وتدريب الراوى وغير ذلك من كتب اصول الحديث
وجمع الجوامع والتنقيح والتلويح والاحكام (للآمدى) ومراقى
السعود والمنار واصول الشاشى وغير ذلك من كتب اصول
الفقه وما لم يذكر من جميع العلوم الشرعية وعلوم الشرع بسندى
سماعًا من شيخى الشيخ احمد بن محمد عليين عن شيخه الشيخ محمد
محمود بن حبيب الله ابن القاضى عن سيدى عبد الله العلوى
عن شيخه الشيخ محمد بن الحسن البنانى صاحب الثبت الشهير و
كذلك بسندى الى الشيخ محمد الامير صاحب الثبت الكبير و
كذلك بسندى الى الشيخ صالح الفلانى صاحب الثبت المسمى
قطف الثمر وكذلك بسندى الى الشيخ محمد عابد الانصارى
السندى صاحب الثبت المسمى حصر الشارد واوصيه ونفسى
بتقوى الله فى السر والعلن واتقاء الفواحش ما ظهر منها وما بطن
وان يجعلنى متنظمًا فى سلك اشياخه اعيانًا فى خلواته وجلواته. والصلوة
والسلام على من هدينا بنور هدايته محمد المطاع ربه تعالى بطاعته
فى ١٠ من شوال سنة ١٣٤٠ - خادم العلم بالحرمين الشريفين

محمد الخضر بن مايابى الشنقيطى منشأ المدنى مهاجرا وقرارا
الى هنا قد تم بحمد الله تعالى ذكر مشائخنا المدنيين مع
اسانيدهم واجازاتهم - والآن نذكر الاشياخ غير
المكيين والمدنيين فمنهم العلامة النحرير والفهامة
السفسير الشيخ محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن عبد الباري
اليمنى ادام الله فيوضاته - وهذا الشيخ قد لقيته فى البابور
المسمى بالمجيدى ونحن مودعين لارض مكة المقدسة وراجعين
الى الهند (حيدرآباد) سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف من
الهجرة النبوية الخامس من شهر الربيع الاول - سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية - فاجازنى به وبسائر مروياته وكتب لى الاجازة
بقلمه وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ستتلى عليكم اسماءهم فى
اجازته - وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى
هدانا الى الصراط المستقيم من التمسك بالدين الصحيح والمنهج الحسن
القويم - والصلوة والسلام على النبى المبعوث بنفى الضعف والعلل

الشيخ الثلثون

---

٥ البابور معناه السفينة وهذا اللفظ بهذا المعنى متداول بين الناس فى العرب ١٢
عبد الهادى غفر له

عن التوحید - وعلی آله واصحابه الذین شادوا الدین ای تشیید -
اما بعد فقد طلب منی الولد الفاضل **محمد عبد الهادی ابن**
محمد عبد الکریم الحیدرابادی الاجازة فی الحدیث المسلسل
بالاولیة وغیره من کتب الحدیث والتفسیر وسائر الفنون - فاقول
امتثالا لمطلوبه واجابة لمرغوبه وان لم اکن فی الحقیقة اهلا لان
اجیز غیری **شعر**

ولست باهل ان اجیز فکیف ان ۞ اجیز ولکن الحقائق قد تخفی

اجزت المذکور بکل ما تصح لی روایته ودرایته من معقول ومنقول
کما اجاز نی بذلک شیخی العلامة[1] شیخ الاسلام محمد بن احمد
الاهدل وشیخی العلامة[2] شیخ الاسلام سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن
ابن سلیمان الاهدل فالاول یروی عن[2] سیدی شرف الاسلام سیدی
الجد الحسن بن **عبد الباری الاهدل** والثانی یروی عن[2]
والده کلاهما عن[3] السید العلامة عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل
عن[4] والده السید سلیمان بن یحیی بن عمر عن[5] السید العلامة احمد
ابن محمد مقبول الاهدل عن[6] السید العلامة الحافظ یحیی بن

عمر الاهدل وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد الخللي والحافظ عبد الله
ابن سالم البصري المكيين - واسانيدهما تتصل بالكوراني والبابلي والشيخ
عيسى الجعفري وغيرهم واخذت عن الشيخ العلامة محمد بن محسن
السبعي الانصاري عن والده العلامة المحدث محسن بن محمد
الانصاري عن القاضي العلامة محمد بن علي الشوكاني باسانيده
الحاوي لها ثبت المذكور - هذا ووصيتي للولد المذكور بالتمسك
بالتقوى فانها السبب الاقوى وهي فائدة العلم وثمرته - وفقه الله
للعلم والعمل واصلح له امور دينه ودنياه امين امين واوصيه ان
لا ينساني من دعوة صالحة وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه
وسلم كتبه عجلا جلا محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن
عبد الباري عفا الله عنه سنة ١٣٢٥

ومنهم العلامة الفهامة الجامع للمنقول والمعقول
والحاوي للفروع والاصول مولانا الشيخ المحدث
عبد الرزاق البيطار الدمشقي ادام الله افاداته -
وهو يروي عن اشياخه الكرام كما ستذكر اسماءهم في صورة

الشيخ عبد الرزاق البيطار

اجازته وهي هذه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة
والسلام على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فقد
اجزت العلامة الواعظ النجيب والفهامة الكامل
الاريب الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي بكل ما
تجوز لي روايته وصحت لي درايته من العلوم لا سيما بالحديث
والتفسير والفقه والاصول وغير ذلك اجازة عامة تامة شاملة
بالشرط المعتبر عند اهل الاثر حسب ما اجازني جمع من مشائخي منهم والدي
السيد حسن البيطار الدمشقي الشافعي عن شيخه الشيخ عبد الرحمن
الكزبري المحدث وعن شيخه الشيخ حسن العطار الازهري المصري
عن العلامة الاميري الكبير ومن مشائخي الشيخ ابراهيم السقا شيخ
الازهر والسيد عبد القادر المجاهد الشريف الحسني واوصيه
بالتقوى في السر والنجوى وان لا ينساني من صالح دعائه في خلواته
وجلواته لا سيما عند الختام والصلوة والسلام على سيدنا محمد و
على اله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين وحرر في ٢٣ ذي الحجة الحرام
سنة ١٣٢٥ امر برقمه العبد الراجي من ربه لطفه الخفي

عبد الرزاق البيطار (عبد الرزاق ١٢٦٠)

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل علامة الزمان ٣٣
فهامة الاوان المحدث الكبير الشيخ الشهير مولانا
الشيخ القاضي السيد رحمة الله بن القاضي السيد
احمد الله الخنفي القادري الرانديري نور الله ضريحه و
ادام فيوضاته وهو يروي عن اشياخه الكرام الذين هم مصابيح
الظلام وستأتي اسماءهم مع اسانيدهم في اجازته وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي اجاز العلماء العاملين على العمل
الصحيح اجازه ووعد بوجازة ذلك يوم يؤخذ الكتاب باليمين وعدا
لا يخلف ايجازه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا ضد
ولا ند له شهادة يصير بها الموقوف مرفوعا ويتصل بها ما كان مقطوعا
واشهد ان محمدا عبده ورسوله وصفيه وخليله المنزل عليه احسن الحديث
المستجل بين الورى في القديم والحديث صلى الله وسلم عليه وزاده

الفن الثاني والثلاثون

---

٣٣ الرانديرة قصبة معمورة في الحسن والجمال من مضافات سورت على ساحل البحر مساجدها مزينة بالآلات الزينية وعامرة بكثرة المصلين وهنالك مدارس دينية وعلماء اجلة متبعي الشريعة النبوية وفيها مزار يقال ان صاحب القبر صحابي من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والله تعالى اعلم بالصواب ١٢ ابو سعيد محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي ـ

فضلا وشرفا لديه - وبعد فانه وفد الينا بقصبته راندير العالم الاغر
المحترم المولوى الحاج عبد الهادى المدراسى الحيدرابادى
ان اجيز له بمروياتى فى الحديث والتفسير والفقه ومايتعلق
بالعلوم الدينية مما استفدت من المشائخ والعلماء العظام فاجزت لان
يروى عنى وان كنت لست اهلا لذلك ولا ممن يخوض فى تلك
المسالك ولكن تشبها بالائمة الاعلام السابقين الكرام ط شعرا

واذا اجزت مع القصور فانني	ارجو التشبه بالذين اجازوا
السالكين الى الحقيقة منهجا	سبقوا الى غرف الجنان ففازوا

فاقول قد اجزت لمولانا وبالفضل اولانا المولوى الحاج عبد الهادى
المدراسى الحيدرابادى بجميع مروياتى ومسموعاتى وكل
ما تجوز لى روايته وتصح لى درايته من علم التفسير والحديث
واصوله كما اخذت وسمعت وقرأت سبقا سبقا على مشائخى
الاجلاء الاعلام والسادة الكرام فاروى الامهات الست وغيرها
من كتب التفسير والحديث عن شيخنا العلامة الشيخ حسين بن محسن
الانصارى وهو عن شيخه العلامة ذى المنهج الاعدل السيد حسن

ابن عبد الباري الاهدل والشريف العمام والحافظ الامام محمد بن ناصر
الحازمي الحسني والقاضي العلامة الحجة لحمد بن الامام الحافظ باقر اليمني
محمد بن علي الشوكاني كلهم عن السيد العلامة وجيه الاسلام ومفتي
الانام عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل الزبيدي اليمني
عن والده العلامة نفيس الدين سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل
عن العلامة أحمد بن محمد شريف الاهدل عن العلامتين احمد النخلي
وعبد الله البصري الى اخر سندهما ح وبرواية السيد العلامة أحمد
ابن محمد شريف الاهدل ايضا عن الشيخ احمد بن محمد النخلي المكي
وعبد الله بن سالم البصري المكي ايضا عن شيخهما العلامة الشمس محمد
ابن علاء الدين البابلي المصري الى الشيخ احمد بن حجر العسقلاني وأروي
عن شيخنا الشريف محمد بن ناصر والقاضي العلامة احمد بن الامام محمد
الشوكاني كلاهما عن والد الثاني وهو القاضي محمد الحافظ الشوكاني
عن شيخه العلامة السيد عبد القادر بن احمد الكوكباني عن العلامة
الشيخ محمد حيات السندي المدني عن العلامة سالم بن عبد الله
البصري عن والده عبد الله بن سالم البصري الى الشيخ ابن حجر العسقلاني

صحيح البخاري

الى آخر سنده - واما صحيح البخاري فاروبه بالاسانيد المذكورة الى
الحافظ ابن حجر عن شيخه زين الحفاظ ابي الفضل عبد الرحيم العراقي
عن الامام الحجة احمد بن ابي طالب الحجار عن الامام ابي عبد الله
الحسين بن المبارك الزبيدي عن الحافظ عبد الاول بن عيسى الهروي
الهجري

صحيح مسلم

واما صحيح الامام مسلم فاروبه بالاسانيد السابقة الى ابن حجر العسقلاني
عن الصلاح بن عمر الصلاح بن عمر والمقدسي عن ابي الحسن علي بن
احمد المعروف بابن البخاري عن المؤيد بن محمد الطوسي عن فقيه
الحرم ابي عبد الله محمد بن الفضل بن احمد الفراوي عن ابي الحسين
عبد الغافر بن محمد الفارسي عن ابي احمد محمد بن عيسى الجلودي
بضم الجيم بلا خلاف نسبة لسكة الجلودين نيسابور الدراسة
عن ابي اسحاق ابراهيم بن محمد بن سفيان عن مؤلفه الا ثلاثة فوات
في ثلاثة مواضع لم يسمعها ابراهيم بن محمد بن سفيان من الامام مسلم
فروايته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة وقد غفل اكثر
الرواة عن تبيين ذلك وتحقيقه في اجازتهم وفهارسهم بل يقولون
في جميع الكتاب اخبرنا ابراهيم بن محمد بن سفيان قال اخبرنا

مسلم بن الحجاج وهو خطأ نبه على ذلك الحافظ ابن الصلاح كما حكاه
عنه النووي في مقدمة شرح مسلم رحمه الله تعالى وقد نبه و
بين الثلاثة الموضع الفائتة الامام النووي في اول المقدمة
فليراجعها من اراد الوقوف عليها ط واما سنن الامام ابي داؤد
السجستاني فبالاسانيد السابقة الى الحافظ ابن حجر بسنده الى مؤلفها
واما جامع الامام الترمذي والشمائل له فبالاسانيد السابقة الى
ابن حجر الخ واما سنن الامام النسائي فبالاسانيد السابقة اليه
وبسنده الى المؤلف واما سنن الامام ابي عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة
القزويني فبالاسانيد السابقة الى ابن حجر وبسنده الى المؤلف.
واما موطاء امام دار الهجرة مالك بن انس فبالاسانيد السابقة
الى ابن حجر وبسنده الى المصنف واما مسند الامام الدارمي رحمه الله
فبالاسانيد السابقة الى ابن حجر الى اخر السند واما النخبة وشرحها
وبلوغ المرام الجميع للحافظ ابن حجر فبالاسانيد السابقة اليه
واما منتقى الاحكام لابن تيمية فعن شيخنا الشريف محمد بن ناصر
الحازمي عن شيخه الامام الشوكاني عن شيخه السيد عبد القادر

سنن ابي داؤد
جامع الترمذي
سنن النسائي
سنن ابن ماجة
موطاء
مسند دارمي
النخبة
المنتقى

ابن احمد الكوكباني عن العلامة السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد العلامة احمد بن محمد شريف الاهدل عن احمد
ابن محمد النخلي المكي بسنده الى مؤلفه الامام مجد الدين عبد السلام
ابن عبد الله بن ابي القاسم بن محمد الحراني المعروف بابن تيمية و
اما مشكوة المصابيح للحافظ الخطيب التبريزي فبالاسانيد السابقة
الى الشيخ ابراهيم الكردي المدني بسنده المار الى مؤلفها و اما
تيسير الاصول للحافظ عبد الرحمن بن علي الديبع الشيباني فعن شيخنا
الشريف محمد بن ناصر الحازمي والسيد حسن بن عبد الباري الاهدل
كلاهما عن العلامة عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل
و اما كتاب الحصن الحصين والعدة للامام الحافظ محمد الجزري فبالسند
السابق في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين
ابي العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجبي عن الحافظ محمد الجزري
مؤلفها و اما شفاء القاضي عياض فبالسند السابق ايضا في تيسير
الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين احمد بن عبد اللطيف
الشرجبي عن الامام الحافظ نفيس الدين سليمان بن ابراهيم العلوي

بسنده الى المؤلف **واما** اوليات العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل فعن
شيخنا الشريف محمد بن ناصر قراءة واجازة عن العلامة محمد عابد السندي
عن العلامة محمد طاهر عن والده المؤلف **واما** ما يتعلق بالتفسير
فاول ذلك تفسير الجلالين فاروى ذلك عن العلامة الشيخ حسين
ابن محسن الانصاري وهو عن الشريف محمد بن ناصر عن العلامة
عبد الرحمن بن سليمان مقبول الاهدل عن والده العلامة سليمان
ابن يحيى عن والده العلامة يحيى بن عمر عن مشائخه الثلاثة الاعلام
الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ حسن العجيمي
ثلاثتهم عن حافظ عصره الشمس البابلي عن سالم السنهوري و
نور الدين على الاجهوري فالاول عن الشمس محمد العلقمي والثاني
عن النور على القرافي كلاهما عن الامام السيوطي والقطعة الثانية
تاليف الجلال المحلي من سورة الكهف الى اخر القرآن ومنها الفاتحة
فعن الحافظ السيوطي عن الجلال المحلي **واما** تفسير القاضي ناصر الدين
البيضاوي فبالسند المتقدم في تيسير الاصول الى الحافظ الدبيع
عن جده لامه العارف بالله اسمعيل بن محمد بن مبارز الشافعي عن

الخطيب كمال الدين ابي عمران موسى بن محمد الضباعي عن شيخ الاسلام
القاضي ابي الطاهر مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروزابادي
عن الاستاذ عبد الله بن محمود الاصفهاني ثم الشيرازي عن مؤلفه
القاضي البيضاوي واما تفسير الامام الحافظ محي السنة البغوي
قال شيخي فعن شيخنا الشريف محمد بن ناصر قراءة لاوله واجازة
لباقيه عن شيخه العلامة عبد الرحمن ابن سليمان مقبول الاهدل
عن والده العلامة سليمان بن يحيى مقبول الاهدل عن العلامة
احمد بن محمد شريف الاهدل عن العلامة احمد بن محمد النخلي المكي
عن العلامة الشمس محمد البابلي عن العلامة ابراهيم الحلبي عن
العلامة محمد بن احمد الرملي المصري عن القاضي زكريا عن
العلامة عبد الرحيم ابن الفرات عن العلامة ابي حفص عمر بن
الحسن المراغي عن الفخر ابن البخاري عن مؤلفه واما الترغيب
والترهيب للحافظ زكي الدين عبد العظيم المنذري فبالاسناد
السابق في الجداول الى الحافظ ابن حجر عن ابي علي المطرزي
عن يوسف بن علي الحنفي عن مؤلفه وارى جميع ما ذكر ايضا

تفسير البغوي

الترغيب والترهيب

عن شيخي وسندي العلامة الشيخ حسن بن محسن الانصاري فهو عن
شيخه الشريف محمد بن ناصر الحازمي عن العلامة محمد عابد وله ثبت
كبير جامع لكثير من كتب التفسير والحديث وغير ذلك اسمه حصر
الشارد وكذلك اتحاف الاكابر في اسناد الدفاتر للعلامة الشوكاني
فان الثبتين المذكورين قد جمعا كثيرا من اسانيد كتب الحديث
وغيره واني ارويهما عن شيخي العلامة حسين بن محسن الانصاري
وهو عن شيخه الشريف محمد بن ناصر عن كل واحد من المؤلفين
المذكورين فقد اجزت للعلامة المولوى الحاج محمد عبد الله
المدراسي بكل ما تجوز لي روايته ونصح عني درايته من علم
الحديث وغيره اجازة شاملة عامة - واوصيه بمراجعة الكتب
المؤلفة في اسماء الرجال والكتب المصنفة في ضبط الالفاظ المشكلة
في متون الاحاديث وايضاح معانيها وشرح الامهات الست
لاسيما فتح الباري وتامل معاني الاحاديث والتعبير عن كل لفظ بما له
العربي واوصيه بتقوى الله في السر والعلن والمواقبة لله فيما ظهر
وبطن - ومتابعة السنن والحياء من الله وحسن الظن بالله و

بعباد الله - وان لا يغفل عن ذكر الله المطلق وتلاوة كتابه وتدبر
معانيه والمجاهدة بحسب الوسع فيما يقربه الى الله عز وجل وان
لا ينساني ووالدي واولادي ومشائخي وجميع المسلمين من دعائه
في حياتي وبعد موتي ووفقنا الله واياه لما يرضاه وسلك بنا وبه
طريق النجاة اللهم اجعلنا واياه من العلماء العاملين والفقهاء
المحققين وارزقنا واياه خير الدنيا والآخرة يا ارحم الراحمين
والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم مؤرخته يوم
الاثنين ١٦ شهر ذي القعدة ١٣٣٣ من الهجرة النبوية على صاحبها
افضل الصلوة واذكى التسليم والتحية كما حرره بنبانه وقاله
بلسانه المجيز الفقير الحقير عبد من عباد الله خادم الطلبة القاضي
رحمة الله ابن القاضي السيد احمد الله القادري نسبا
والحنفي مذهبا والرانديري متوطنا عفى عنه وعن والديه وعن
مشائخه وعن جميع المسلمين والمسلمات آمين يا رب العلمين

ومنهم العلامة الفهامة شيخنا المحترم ومولانا المكرم
عمدة الاوان بركة الزمان الشيخ السيد علي مرتضى
الرفاعي السيوطي المصري الكمنجرودي المالكي المعمر
خمس وتسعين سنة نفعنا الله بعلومه وبركاته -
ولد بسيوط سنة ١٢٣٣ واكتسب العلوم بالجامع الازهر - اخذ عن العلامة شيخ
الاسلام بالجامع الازهر الشيخ مصطفى البكري وعن العلامة الشيخ
ابراهيم الباجوري وهو عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله
الشرقاوي والشيخ محمد الامير الكبير صاحب الثبت الشهير -
فاجازني بجميع مروياته عن اشياخه الكرام وكتب لي الاجازة
بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده
والصلوة والسلام على من لا نبي بعده - ولما سألني اخي وعزيزي
وقرة عيني الشيخ العالم العلامة الفاضل الكامل
محمد عبد الهادي في اجازة فاني اجبته واجزت له بما اجازني
مشائخي في الله تعالى كالشيخ ابراهيم الباجوري رحمة الله عليه
ونفعني بعلومه والشيخ مصطفى البكري شيخ الاسلام بالجامع الازهر

في شهر محرم يوم الخميس (١١) ساعة من النهار ١٢

عه الكمنجرودي بلدة متصلة المتعلوة من مضافات كوشين الدابعة لولاية مليبار من مالك مدراس ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وغیرہما۔ السید علی مرتضی فی التاریخ الرابع من شہر ربیع الاول سنہ

ومنہم العلامۃ المحقق الفہامۃ المدقق جامع العلوم والفنون المحدث المفسر مولانا و شیخنا ابو محمد عبد الحق ابن محمد امیر الحقانی الحنفی الدہلوی دامت برکاتہ وفیوضاتہ وہو یروی عن العلماء الاعلام منہم العلامۃ القدوۃ الفہامۃ مولانا السید علم علی المراد آبادی وہو من اجل تلامیذ العلامۃ محمد اسحاق المحدث الدہلوی وہو یروی عن مولانا عبد العزیز المحدث الدہلوی وہو عن ابیہ وسندہ مشہور فاجاز بمرویاتہ فی الحدیث والتفسیر والفقہ وما یتعلق بالعلوم الدینیۃ والحقائق الیقینیۃ وکتب لی الاجازۃ بخطہ الشریف وزینہا بختمہ المنیف وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین

سنہ ۱۲۴۱ھ

اخذ عنہ مولانا السید حسن شاہ المحدث الرامفوری وغیرہ ۱۲ عبد الہادی

سنہ ساحب التصانیف الکثیرۃ والتالیف المفیدۃ الشہیرۃ منہا کتاب عقائد الاسلام المقبول بین الاعلام ومنہا تفسیر القرآن المسمی بفتح المنان فی تسع مجلدات کبار المعروف بتفسیر الحقانی المتداول بین الخاص والعام سلک فیہ مسلک التحقیق والدرایۃ باسلوب لطیف وافاد افادۃ تامۃ والی باحسن ما امکن لجزاہ اللہ تعالی عنا ونفع بہ المسلمین وکان رحمہ اللہ تعالی مناظرا شہیرا وفاخلق حسن۔ قد حضرت عندہ فی بیتہ بالدہلی سنہ ۱۳۲۵ھ ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

کله وکفی باللہ شہیدا۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی
الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من ربہم ورضوانا
اللہم صل وسلم علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا
اما بعد فقد سألنی الاخ فی اللہ الاعز المحترم المولوی
الحاج عبد الہادی الہندی المدراسی ان اجیز لہ بمرویاتی
فی الحدیث والتفسیر والفقہ وما یتعلق بالعلوم الدینیۃ والحقائق
الیقینیۃ مما استفدت من المشائخ الکرام والعلماء الاعلام فاجبت
لہ ان یروی عنی فانہ لذلک اہل والامر علیہ یسہل وخصوصا
ما الہمنی ربی فی تفسیراتی فیما اشکل علی القوم فاخلطوا التمویہات
والتزہات فی الدرایات والروایات ولیس ذلک الا الظن الصحیح
بمن ساق السند ولا یمیز بین الغش والحق فکم ممن لہ الشہرۃ فی
سرد الحدیث ومطایا الاسانید ملجومۃ لدیہ۔ ونوق الروایات
مخطومۃ بین یدیہ۔ واجزت لہ ما افادنی شیوخی من الاعمال
المفیدۃ۔ وشیوخی کثیرۃ۔ منہم العالم الفاضل الکامل السید
السند السید عالم علی المرادابادی وہو من اجل تلامیذ الحاج

اسحاق الدهلوی المهاجر فاجاز له وحصل له الاجازة عن جده
الشیخ عبد العزیز الدهلوی وحصل له الاجازة من ابیه شاه
ولی الله المحدث الدهلوی واسانید شاه ولی الله مشهورة
مذکورة فی الکتب وارجو من الله المنان ان یوفقنی وایاه
بالاعمال الصالحة ویختمنی وایاه بالخیر والسعادة - وانا الفقیر
ابو محمد عبد الحق بن محمد امیر الحقانی - ۱۸ جمادی الاولی
سنه ۱۳۲۸

ومنهم العلامة النبیل الفهامة ۳۵
الجلیل المحدث الاعظم الفقیه الافخم وحید الدهر فرید
العصر الجحجاح الحسیب اللوذعی مولانا وشیخنا
الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی نفعنا
الله بفیضه الصوری والمعنوی سمعت منه الحدیث
المسلسل بالاولیة وقرأت علیه بعض المسلسلات من کتاب
مسلسلاته المسمی بالباقیات الصالحات فاجاز لی به وسائر
مرویاته باللفظ وذلک فی شهر ربیع الاول سنة ۱۳۳۰ ببلدة حیدرآباد

العلامة النبیل الفهامة

الذكر صانها الله عن الشرور والفتن - وهو يروي عن العلماء
الاعلام منهم شيخنا وشيخه الشيخ السيد محمد امين رضوان
والشيخ السيد علي طاهر الوتري المدنيان وقد مر ذكرهما سابقا

الدرة السادسة والثلاثون

فمنهم مجمع الفضائل منبع الفواضل العلامة الخطير
والفهامة السفير مولانا المحدث الشيخ عبد المؤمن
ابن المنشي فهيم الدين الميرطهي عمت البلاد فيوضاته
قد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية ببلدة ميرتهه ٢ جمادالاولى
سنة ١٣٢٨ - وهو يروي عن مولانا المحدث فضل الرحمن المرادآبادي
وكذلك اجازني بجميع مروياته من كتب الصحاح وغيرها من
كتب الحديث ومن كتب الاوراد كدلائل الخيرات وحزب البحر
عن مولانا المرادآبادي المذكور وهو عن عبد العزيز المحدث
الدهلوي بسنده المشهور - واجازني بحديث الجن وهو
من قتل في غير زيه فدمه هدر ولهذا الحديث
قصة مشهورة وعلى السنة اهل العلم مذكورة من قتل الشاه
اهل الله حية كان جنيا واحضار الجن اياه بين قاضيهم وحكم

القاضی الجنی الصحابی المعمر رضی اللہ تعالی عنہ بھذا الحدیث
یرویہ شیخنا عن مولانا السید احمد الدھلوی عن خالہ السید محبوب علی
الدھلوی عن مولانا عبد العزیز الدھلوی عن مولانا ولی اللہ الدھلوی
عن الشاہ اھل اللہ الدھلوی عن شمھورش القاضی الجنی رضی اللہ تعالی عنہ
ومنھم العلامۃ القدوۃ الفھامۃ حاوی الفواضل
الشیخ الواصل مولانا وشیخنا السید محمد گل بن السبحان
الکابلی المرادابادی المدرس بالمدرسۃ الامدادیہ
بمرادآباد۔ لقیتہ بھا فی شھور سنۃ ۱۳۲۸ ثمانی وعشرین وثلثمائۃ
والف واخذت عنہ الاجازۃ فی الحدیث والتفسیر والفقہ
وغیرھا من العلوم الدینیۃ۔ وقد ناولنی ثبتہ المفید المسمی
باصح الاسانید واجازنی بجمیع ما فیہ من مرویاتہ وھو اخذہ
عن عمدۃ الزمان مولانا المحدث السید محمد المکی الکتبی الخطیب
والامام والمدرس بالمسجد الحرام ابن المرحوم السید محمد الکتبی
ابن مفتی البلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن شیخہ ووالدہ
السید محمد الکتبی الخطیب والامام والمدرس بالمسجد الحرام عن

والد مفتى الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبى عن
شيخه السيد احمد الطحطاوى محشى الدر المختار عن اشياخه منهم
الشيخ احمد الحمامى عن مشائخه على العقدى والسيد على الحنفى السيوطى
البصير عن صدر العلماء الاعلام الشيخ احمد الدمنهورى وعن المفتيين
بالديار المصرية السيد على الشهير باسكندر واخذ المذكورون عن
الشيخين الجليلين الشيخ محمد شاهين الارمناوى والشيخ
عبد الحى الشرنبلالى وكلاهما اخذا عن الشيخ احمد الشوبرى والشيخ
حسن الشرنبلالى صاحب التصانيف وهما اخذا عن الشيخ
محمد المحبى عن الشيخ المقدسى عن الشيخ شهاب الدين احمد بن يونس
الشهير بالشلبى شارح الكنز عن الشيخ عبد البر بن الشحنة عن
المحقق الكمال بن الهمام عن الشيخ سراج الدين عمر قارى الهداية
عن الشيخ علاء الدين السيرامى عن السيد جلال الدين شارح
الهداية عن علاء الدين عبد العزيز البخارى صاحب الكشف والتحقيق
عن الاستاذ حافظ الدين الكبير صاحب الكنز عن العلامة الكردرى
عن برهان الدين صاحب الهداية عن فخر الاسلام على البزدوى

عن شمس الائمة السرخسی عن الامام الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی
عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام عبد الله
السبذموني[1] عن الامام عبد الله بن ابی حفص البخاری عن
ابیه عن الامام الاجل محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام ابی
حنیفة رضی الله تعالی عنه

ومنهم[38] الشیخ الاجل المحدث الاکمل الخبیر الشیخ حسن
ابن علی النظیر النعمانی القدوسی الجنجوهی[2] دامت برکاتهم
وعمت افاضاتهم اعطانی ثبته المسمی بالدر الفرید فی معرفة
الاسانید واجازنی بما فیه من مرویاته عن مشائخه الاعلام
قال فی ثبته واما انا فقرأت الکتب الدرسیة وغیرها علی عدة
شیوخ فمنهم الفاضل النحریر الحبر السفسیر سمی المحدث المشهور
فی الآفاق مولانا محمد اسحاق ومنهم العلامة الاجل الشهیر الجامع

[1] السبذموني نسبة الی سبذمون قریة من قری بخاری ۱۲ اصح الاسانید [2] جنجوه
معرب گنگوه بلیدة بالهند معروفة علی ثلاث مراحل من دهلی ماذالت مسکنا لاهل
الفضل والکمال من احیل فدمائها وکملائها الشیخ الاجل العارف الربانی والقطب
الصمدانی الشیخ عبد القدوس النعمانی رأس سلسلة الچشتیة القدوسیة الصابریة
ومن اشهر اولاده المتاخرین شیخنا الشیخ المحدث العلامة الفهامة الجامع بین الشریعة
والطریقة مولانا رشید احمد المتوفی سنة ۱۳۲۳ کذا فی ۱۲ الدر الفرید -

لاصناف العلوم مولانا محمد یعقوب الدیوبندی صدر المدرسین
فی المدرسة الدیوبندیة ومنهم العالم الربانی الفاضل العمدانی العارف
بالله الاحد مولانا الرشید احمد الجنجوهی وقد حصلت لنا الاجازة
والقراءة والسماعة عنه لأمهات الکتب الست والمؤلفاء للامام
مالک رضی الله عنه واجازنا لجمیع مرویاته وتالیفاته ومسموعاته
عدة شیوخ فمنهم المحدث المتقن المتفنن الشیخ حسین بن محسن الانصاری
الخزرجی الیمانی نزیل بوفال ومنهم المحدث الاکمل صاحب التالیفات
العدیدة الشیخ ابوعطاء حسن الزمان محمد التركمانی الدکنی ومنهم
عمدة المشائخ والعلماء الشیخ علیم الدین ابن الشیخ رفیع الدین الدکنی انتهی
فاما الشیخ حسین بن محسن الانصاری فیروی عن العلامة للسند
السید الشریف محمد بن ناصر الحسنی والقاضی الهمام صفی الاسلام
احمد بن محمد الشوکانی والسید العلامة حسن بن عبد الباری
الاهدل المراوعی[1] ونفیس الاسلام مفتی زبید وابن مفتیها

[1] له المراوعی نسبة الی مراوعة قریة خارج الحدیدة بالیمن - بینها وبین الحدیدة مسافة
ثلاث ساعات کذا سمعت من الشیخ احمد باری بن محمد عبدة بن احمد بن عبد الباری الاهدل
من افاضل سکان القریة المذکورة ۱۲ عبد الهادی غفرالله له

السید سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاهدل
الزبیدی کلهم عن السید الاجل وجیه الاسلام عبد الرحمن بن سلیمان
الاهدل باسانیده واما العلامة الشیخ حسن الزمان محمد فیروی
عن ابی الغایة قال اخبرنا الشیخ محمد انا عز الدین عن زکی الدین
عن ابی طاهر المدنی عن ابیه ابراهیم الکردی الکورانی بسنده المشهور
واما العلامة الشیخ علیم الدین فیروی عن الشیخ عابد السندی باسانیده
المشهورة المذکورة فی حصر الشارد

۳۹ ومنهم العلامة الحبر الفهامة مولانا الشیخ الحکیم الوالقاسم
نور محمد الفتحفوری مولدا الحیدرابادی موطنا الحنفی مذهبا
الجشتی النقشبندی طریقة دامت فیوضه۔

اجازنی بجمیع مرویاته عن المشائخ الاعیان الذین هم برکة الزمان
وهو اخذ عن العلامة المحدث سیدنا ومولانا رشید احمد الجنجوهی
المذکور عن مولانا المحدث عبد الغنی المدنی بسنده المذکور مرارا
واخذ عن مولانا شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی عن مولانا
محمد قاسم الدیوبندی عن الشیخ عبد الغنی المذکور واخذ ایضا عن

الشیخ الحکیم ابو القاسم نور محمد

العالم الفاضل ابی الخیرات السید احمد الدهلوی عن خاله السید
محبوب علی الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی وسنده مشهور
واخذ ایضا عن العلامة القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی
عن مولانا العلامة محمد اسحٰق عن مولانا الشیخ عبد العزیز المذکور
وصورة اجازته ۔ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله العلی الاعلی
والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا المصطفیٰ ۔ وعلی آله واصحابه
الذین اصطفیٰ ۔ اما بعد فان اخی فی الله الباری مولانا
المولوی الحافظ الحاج محمد عبد الهادی المدراسی
ثم الحیدرابادی قد طلبنی مع کونه صاحب العلم والحلم والاسانید المسانید
ان اجیزه بمرویاتی فی الحدیث من کتب الصحاح والتفسیر والفقه
وما یتعلق بالعلوم الدینیة مما استفدت من المشائخ العظام و
العلماء الاعلام واساتذتی الکرام منهم جامع الشریعة والطریقة
رأس المحدثین والمفسرین سیدی ومولای فی الدنیا والدین
الحافظ الحاج مولانا رشید احمد الجنجوهی قدس سره وافاض
علینا برکاته وبره ۔ وجامع الکمالات العقلیة والنقلیة صاحب

القوة القدسية مولانا المولوى الحاج شيخ الهند محمود حسن الديوبندى - والعالم الفاضل الاكمل مولانا المولوى الحاج ابو البركات السيد احمد الدهلوى - والعالم الافخم الافضل القارى الحافظ عبد الرحمن الفانى فتى رحمة الله عليهم - فانا اجزته كما اجازنى به هؤلاء الجهابذة الاكابر - وسندهم معروف عند جماهير الفضلاء المفاخر - واوصيه كما اوصى نفسه باجتناب الهوى - وملازمة التقوى - فى السر والنجوى - وان يشتغل بهذا العلم الشريف ويلقيه على الطلبة وان لا ينسانى ومشائخى الكرام من صالح دعوانه - والله ولى التوفيق - واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين فقط وانا العبد المذنب ابو القاسم نور محمد الفتحپورى مولدًا الحيدرابادى موطنًا الحنفى مذهبًا الچشتى النقشبندى طريقةً -

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل مولانا التقى الشيخ عبد الله المعروف بفضل محمد الكابلى اللمقانى السفيدكوهى البهادرى عم فيضه - سمعت منه انا وولدى عبد المجيب الحديث المسلسل بالاولية بالحرم المكى وقد اجازنا بجميع ما تجوز له روايته وهو اخذ عن شيخه الشيخ السيد الشاه ابى الحسين احمد النورى المارهروى المتوفى

الشيخ الموفى العلمين

یوم السبت احد عشر من شهر رجب سنہ ۱۳۲۴ اربع وعشرون وثلثمائة
والف۔ وھو اخذ عن جدہ السید الشاہ آل رسول عن المحدث
الجلیل الشاہ عبد العزیز الدھلوی عن الشیخ الشاہ ولی اللہ واخذ
شیخنا ایضا عن الشیخ احمد علی المحدث السھارنفوری عن العلامۃ
المحدث الشاہ محمد اسحٰق بسندہ المذکور سابقا۔ وصورۃ اجازتہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ علی ما ولاہ۔ والصلوۃ والسلام علی
مصطفاہ۔ اما بعد فقد التمس منی الاخ الصادق والمحب
الواثق الشیخ محمد عبد الھادی المدراسی الحیدرابادی
ان اجیز لہ بالاحادیث المرویۃ لی عن اساتذتی الاعلام فلما رأیتہ
واوثقت علیہ العھد علی الامانۃ والدیانۃ اجزتہ منھا الکتب
الصحاح الستۃ بشرط ما ذکر من الدیانۃ والامانۃ وبذل الجد
والجھد فی تطبیق الروایات المرویات عن خیر البریۃ والعمل
بما حاصلھا مطابقا لمذھب الحنفیۃ وعدم تحول وصرف الاحادیث
من ظواھرھا لما العاملون بھا الفرقۃ السنیۃ السنیۃ وھا انا

ے مادۂ تاریخ وفاتہ (خاتم اکابر ھند) ۱۲ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہ۔
۱۳۲۴

اجزت بها اخی هذا وابنه محمدا عبد المجیب بشرط الاهلیة لتلك
الدرجة العلیة لکن بحسب ما ذکر من الشرائط فی حق ابیه علی طبق
مرضاة الحضرة الالهیة وقد زدت فی حقهما اجازة الحدیث
المسلسل بالاولیة وقد سمعه منی اولا وقد اجازنی بتلك الکتب
وذلك الحدیث شیخی ومولائی وسندی السید الشاه ابو الحسین
المارهروی رحمة الله تعالی علیه من طریق جده السید الشاه
آل رسول رحمة الله تعالی علیه وهو من طریق الشاه عبد العزیز
قدس سره العزیز الی آخر السلسلة وقد اجازنی ایضا بالکتب الستة
شیخی ومولائی المولوی احمد علی السهارنفوری من طریق المشتهر فی
الآفاق الشاه محمد اسحاق رحمة الله علیه وارجو منهما ان
یذکرانی واشیاخی فی دعائهما الخیر فی الاوقات المقبولة المرضیة
وبرز منی ذلك وانا بمکة المعظمة زادها الله تبارك وتعالی شرفا
وتعظیما ومهابة فی الیوم الثلاثاء الثالث من ذی القعدة الحرام سنة
الرابع والعشرین وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبویة علی صاحبها
الف الف صلوة وتحیة اللهم صل علی محمد طب القلوب ودوائها

وراحة الابدان وشفائها ونور الابصار وضيائها برحمتك يا ارحم
الراحمين - الراقم بخطه الراجي رحمة ربه الباري فضل محمد
الكابلي المقاني السعيد كوهي البهاري عفا عنه بفضله الجاري

فضل محمد
برہمہ عالم

ومنهم العلامة الفهامة العابد الزاهد المحقق ۴۱
المدقق فريد عصره وحيد دهره شيخي وسندي ووسيلتي
للحافظ الحاج الشيخ علي ابن سلطان بن رحمة الشناصي
اللنجاوي الفارسي الشافعي القاسمي لازالت شموس ۱۲ مولدًا
فيوضه بازغة - ولد رحمه الله تعالى ۱۲ موطنًا ۱۲ قطرًا ۱۲ مذهبًا ۱۲ نسبًا
والف في اوائل شهر الربيع الاول في قرية شناص من مضافات قصبة
لنجه التابعة لولاية فارس من ممالك ايران وقاها الله تعالى عن الحدثان
لقيته ببلدة كوشين (كوچين) التابعة لرياسة مليبار من ممالك مدراس
حين كنت مدرسا واعظا مقيما بها في حدود ۱۳۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ هـ
عند ذوي الهمم العلية والاخلاق السنية زكريا ابن الحاج

الشيخ الحادي والاربعون

۴۱ الشناص قرية قريبا من لنجه - وقرية بفارس اسمها شناو من مضافات فارو باذ ۱۲ عبد العادي

عبد الستار وعمر ابن الحاج ايوب ويونس ابن الحاج هاشم
التجار المشهورين بها وكان الشيخ المذكور متبحرا فى العلوم والفنون
كلها وكان محققا بحاثا صالحا كثير الاسفار محبوبا فى الانظار وكان
مقيما عند هؤلاء المذكورين سنين عديدة وكانوا يعتقدون فيه و
يبجلونه ويعظمونه ويخدمونه ثم رحل الى حيدرابادو اقام عندى
مدة ثم سافر الى بلدان شتى ثم رجع الى كوشين واقام بها ثم سافر
الى الحج ورجع اليها وصار مقيما بها الى ان توفى سنة ١٣٥٣ رحمه الله تعالى
ورضى به امين

اخذ العلوم النقلية والفنون العقلية عن العلماء الاعيان منهم
العلامة الشيخ محمد ابن الشيخ زكريا ابن الشيخ يحيى بن محمد كمال
ومنهم الشيخ محمد بن الحسين اللنجاوى وهو يروى عن الشيخ الكبير
احمد بن عبد الله الكوهجى وهو عن الشيخ ابراهيم الباجورى الشيخ
عبد القيوم الاسكندرى المكى رحمهم الله تعالى ونفعنا بهم فاجازنى
بجميع مروياته عن هؤلاء المشائخ المذكورين وكتب لى الاجازة
بخطه وصورة اجازته ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله

الذى خلق الافلاك - واسكنها الاملاك - وزينها للناظرين بالكواكب
وللمعتبرين بالنجوم الثواقب - وخلق الارض مهبطاً لانواره - ومحطاً
لآثار اسراره - والصلوة والسلام على من زيّن الله به الوجود غيباً و
شهاده - وجعله الوسيلة العظمى للفوز بالسعاده - وعلى آله وصحبه
الابرار والمقتفين على آثارهم فى الانوار الذين احيوا آثارهم ورفعوا
منارهم اقتداءً بهم وتمسكاً بجمعهم فهم بما قاموا به قائمون - وفى
المجاهدة دائمون - لا تلهيهم تجارة ولا بيع - ولا غرس ولا ريع
عن احياء الملة الحنيفة - امدهم الله بالرغبة والخيفه - واسعدنا بحبهم
وسلك بنا ما سلك بهم - ولما بزغ بدر السعاده - فى سماء
المعالى مؤذناً بالزياده - لينور عالم الشهاده - تجلّى
للعالمين ينادى - فوق طور قلب سيدنا اللوذعى
الالمعى الشيخ محمد عبد الهادى - المدراسى الحيدرآبادى
اذ جعله الله هادياً وداعياً الى الله بامره وبالمسلمين حفيا - طلب
جنابه الاكرم منى الاجازة فى التدريس - ليهدى الناس الى طريق
الحق وينقذهم مما يدسه جنود ابليس - من الاعتقادات الزائغه

اللتي عن سبيل الهدى رائغة - فحمدت حسن نيته - واعتقدت نزاهة
طويته - عن امال الاغراض النفسانية - من رياء وصيت وسمعة
وتوصل لحظ من حظوظ النفس الامارة - وشكرت سعيه لهذه الاشارة
ثبتنا الله واياه على سواء السبيل - واجارنا واياه والمسلمين
اجمعين من العذاب الوبيل - وحيث لم ليسعني الحال الا اجابته
والانعام باجازته - فاجزته واذنته في ذالك - والله يوفقه
لخير المسالك - وذالك بعد ان تحققت فيه الاهلية والليافة
لما حوى من فنون العلم ومكارم الاخلاق ما شد ازره ونطاقه
فالحمد لله الذى كساه حلة العلم الاسنى - وزينه بالاخلاق
الكريمة الحسنى - وخلع عليه خلعة التدريس - وجعله اهلا لهذا
المقام النفيس - لانه اهل وكفوء لهذا المقام لما برع في العلوم
وكرع من كؤس المنقول والمعقول والمنطوق والمفهوم - وكفى
بحسن سيرته واخلاقه - شاهدة على استحقاقه - فهو ذو الهمة
الباسقة - والعزيمة الصادقة - لا تأخذه في الله لومة لائم
عن اذاعة الحق القاصم - نور الله به وبامثاله الزمان وجعله

من اهل العرف والعرفان - وبارك فى ذريته - وسلك بهم فى
طريقته - اجازة مأذونا فيها من عدة مشائخ مشهود لهم بالفضل
والكمال منهم الشيخ محمد بن الشيخ زكريا بن الشيخ يحيى بن محمد كمال
صاحب المدرسة المشهورة بجزيرة القشم فى الخليج الفارسى
القائمة ترفع منار العلم منذ اربعمائة سنة ومن سيدى وسندى
الساقى لى كأس الحياة الروحانية الشيخ محمد بن حسين اللنجاوى
ومن شيخى وعمدتى الشيخ احمد بن محمد بن عبد الله بن مظفر الشهير
باللنجاوى وهو من الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجى بلد
بفارس قريبة من اصطخر وهو من الشيخين الجليلين سيدى
الشيخ ابراهيم الباجورى بمصر وسيدى الشيخ صاحب القدم و
الكرامات الظاهرة عبد القيوم الاسكندرى المكى ومن غيرهم
من المشائخ - اعرضنا عن ذكرهم استغناء ببركتهم وبرهم رحمهم الله
تعالى ونفعنا بهم وسقانا من مشربهم امين - اثبته بقلم يده الفانية
العبد الفقير الى الله الحنان المنان بكل نعمة على بن سلطان
ابن رحمة القاسمى نسبا والشافعى مذهبا والفارسى

موطنا متوسلا ومتوصلا بذالك الى محبة الاخوان لمع بارقهم
فى كل ان وزمان واحبى بهم سنة سيد ولد عدنان
صلى الله وسلم عليه وعلى اله وصحبه الكرام

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة ملحق الاصاغر بالاكابر
الحاج الحكيم المعمر الشيخ محمد يعقوب على ابن الشيخ حيدر على
الدهلوى المدنى دامت فيوضاته - لقيته بمحروسة حيدرآباد
الدكن واجازنى بسائر مروياته من الحديث وغيره من العلوم
الدينية وهو يروى عن مولانا المحدث محمد اسحاق الدهلوى عن
مولانا المحدث عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور فبينى وبين الشاه
ولى الله المحدث فى هذا الطريق ثلثة وسائط وهذا عال جدا
ويروى شيخى ايضا عن الشيخ المعمر ستمائة سنة مولانا
المحدث عبد الله الشجرى النجدى اليمنى من اولاد مولانا
الشيخ شريف الشجرى معاصر العلامة الزمخشرى صاحب التفسير
المشهور - اخبرنى شيخى محمد يعقوب على المسطور الى الفقيه
الشيخ المعمر المذكور فى زمن الشيخ جمل الليل المكى بمكة المكرمة سنة ١٢٧٤ له

اربعة وسبعين ومائتين والف وقد شهد الشيخ المذكور عندى
فى حق المعمر المذكور ان له ستمائة سنة وقال قد رأيناه فى السنة
الماضية وكلمنا معه وكان الشيخ الشجرى يمدح الشيخ مولانا
معصوم المجددى وللشجرى شعر

كم من رجال رأينا وما سمعنا ولكنك سمعنا وما رأينا

والله تعالى اعلم

٤٣ ومنهم العالم البارع المتقن المحدث الحاج محمد محى الدين حسين
الشافعى شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة
اللطيفية بويلور (بلدة من مضافات مدراس ادام الله
فيوضاته) سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو يرويه
كذلك عن قدوة العلماء شيخ الكل الشيخ محمد لطف الله العلى كذلك
مفتى العدالت العالية بحيدراباد الدكن عن مولانا القارى عبد الرحمن
الفانى فتى عن مولانا الشيخ محمد اسحاق الدهلوى عن مولانا
عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور بين المشائخ الكرام وسمعت
منه ايضا الحديث المسلسل بالمصافحة برواية شمهورش الجنى

الفصل الثالث والاربعون

الصحابي رضي الله تعالى عنه في سابع ذي القعدة الحرام سنة ١٣٢٥ هـ
وقد صافحته في مكان مولانا الحاج الحافظ السيد عبد اللطيف القادري
الحسني الحسيني المعروف بقطب ويلور وهو صافح مولانا المفتي
المذكور عن الشيخ عبد المحسن بن محمد طاهر نصيف المكي ثم المدني
حين نزولهما ببلدة بنارس في شعبان سنة ١٣٠٥ هـ عن مولانا السيد صالح
البخاري بسنده المعروف بين العلماء ويروي شيخنا ايضا الكتب
الحديث وغيرها من الكتب الدينية من اشياخ الحرمين الذين
اخذت عنهم وقد سبق ذكرهم في هذا الكتاب وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام
على خاتم النبيين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه الهادين المهديين
اما بعد فيقول عبده المسكين الجاني محمد محي الدين حسين
المدراسي الويلوري غفر الله له ولوالديه بلطفه الخفي
والجلي ان الاخ الاعز المتصف بالخلق الرضي والعمل
السني المولوي الحاج عبد الهادي سلمه الله الباري
مع كونه حائزا الكمال في الاسناد وصاحب الرشاد في مناهج السداد

طلب منى بعض الاجازات تيمنا وتبركا وسمع حديث المصافحة برواية
شمهور ش الصحابى الجنى رضى الله تعالى عنه والحديث المسلسل
بالاولية مشافهة منى فى سابع ذيقعدة سنة ١٣٢٥ هـ فى مكان قطب يلور
قدس سره العزيز فاجزت هذا الشيخ العالم الصالح اجازة خاصة وردا ودعوة وادعو الله
عز وجل ان يزيده علما نافعا وفهما سليما وطبعا مستقيما كما قال النبى صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله
بالعبد خيرا يفقهه فى الدين امين - انا العبد المسكين

ومنهم مولانا العالم الفاضل العامل الكامل
الشيخ محمد خورشيد الله المدراسى الحنفى صدر
المدرسين بالمدرسة الخيرية الجارى الواقعة بسيل
وشارم دام فيضه - اجازنى بمروياته فى بعض كتب الحديث
والاوراد كالحصن الحصين وحزب البحر وغيرهما وهو يروى ايضا عن
شيخه الشاه محمد گيسو دراز القادرى عن مولانا محمد شهاب الدين
عن مولانا مالك العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام ابى محمد
عبد العلى بحر العلوم اللكنوى بسنده المشهور ويروى ايضا

الشيخ النابغ والاجل المرحوم

١ قصبة من مضافات صوبة مدراس من ممالك الهند ١٢ عبد الهادى كان لله ذى الايادى

الصحاح الست عن شيخه مولانا وشيخنا شمس العلماء الفحول الحاج الشيخ
غلام رسول المدراسي الجشتي القادري النقشبندي السهروردي
الاتي ذكره - وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله خاتم النبيين ورحمة للعلمين
وعلى اله واصحابه الميامين اما بعد فيقول المفتقر الى الله محمد رشيد
الله المدراسي عفى عنه وعن اسلافه بلطفه ولطفيل حبيبه صلى الله عليه
وعلى اله وسلم فلما طلب من الفقير الحقير الاخ المكرم والحاج المحترم
محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم وهو موصوف
بالاوصاف الحميدة والاخلاق الكريمة سلمه الله تعالى وافاض فيوض
نفسه مع كونه صاحب الاسناد وسالك مسالك السداد فاجزت له
بعض مرويات عن شيخي شاه محمد گيسو دراز القادري بسنده
واوصيه واياي اولا بتقوى الله واسأل الله ان يوفقه ويوفقني
وسائر المسلمين بما يرضاه ويجنبنا ويجنبه مما لا يرضاه وارجو ان
لا ينساني واشياخي بالدعاء في صالح اوقاته وايضا اعطيته اجازة
الصحاح الستة كما اروي عن شيخي المولوي الحاج غلام رسول المدراسي

لازالت شموس افضاله الى يوم التناد۔ كتبه فى يوم الاثنين خامس
صفر ١٣٢٥ الخامس والعشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية
صلى الله عليه وعلى آله وسلم۔ الفقير الى الله محمد خورشيد الله
عفى عنه وعن اسلافه۔

الشيخ الخامس والاربعون

ومنهم مولانا وشيخنا المحدث الجليل العلامة النبيل حافظ
الحديث والقرآن الشيخ محمد عمر الصديقى البصير
الخراسانى ادام الله افاداته۔ قد سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية سنة ١٣١٩ وهو يرويه عن الشيخ السيد محمود شاكر
عن مولانا اسحاق الدهلوى بسنده (واجازنى بمروياته عن اشياخه
الاعلام كما ستذكر فى مواضعها من هذا الكتاب) واجازنى بدلائل
الخيرات وحزب البحر وحزب النصر وقصيدة البردة والقصيدة
الغوثية وغيرها من الاوراد بعد ما قرأتها عليه وبمروياته كلها
عن اشياخه الاعلام وستذكر اسماءهم فى مواضعها من هذا الكتاب۔

---

١ (كان يحفظ ١١٨١٥ من الاحاديث) ودلائل الخيرات وحزب البحر والنصر وقصيدة
البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من كتب الاوراد وله اشعار كثيرة لا يحصى عدتها
٣ محمد عبد الهادى غفر له

الشيخ السادس والاربعون

ومنهم مولانا وشيخنا العلامة الفهامة الواعظ الحاج شمس
العلماء الفحول الشيخ المفتي غلام رسول المدراسي الحنبلي
القادري النقشبندي السهروردي خليفة قطب
الزمان العارف بالله شيخ الشيوخ مولانا الحاج امداد الله
المهاجر المكي قدس سره المكي - اجازني بالقول الجميل و
بدلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة بعدما اسمعتها له في
سنة ١٣١٦ هـ اما القول الجميل فيروي شيخنا عن مولانا الفقيه عبد الرحمن
المدراسي قدس سره عن الشاه السيد محي الدين القطب الجيلاني
عن مولانا يعقوب المهاجر المكي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن
مؤلفه ويرويه شيخنا عن مولانا الحاج امداد الله المذكور انفا
عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن مؤلفه - واما دلائل
الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة فعن شيخي وشيخه مولانا
عبد الحق النقشبندي المهاجر المكي المذكور بسنده المشهور الآتي ذكره

الشيخ السابع والاربعون

ومنهم شيخنا العالم الفاضل الحفيل مولانا النجيب السيد الجليل
الشيخ علي بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

الحضرمي دامت معاليه - اجاز لي بكل مروياته وهو يروي عن
قطب الواصلين وامام العارفين الحبيب عبد روس بن عمر الحبشي رضي
عقد اليواقيت الجوهرية وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله - وصلى الله وسلم على سيدنا رسول الله - وعلى آله وصحبه و
من والاه - وبعد فقد طلب مني الاجازة الشيخ الفاضل محمد عبد الهادي
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندي بما تصح لنا روايته لا سيما
ما اشتمل عليه مسند سيدنا الحبيب القطب الجامع عبد روس بن
عمر الحبشي ولسنا اهلا لما هنالك - ولا من سالكي هذه المسالك -
وانما عاملناه بمقتضاء حسن ظنه فنقول اجزنا الشيخ المذكور بما
صحت لنا الاجازة فيه خصوصا وعموما - واوصيه بتقوى الله وان
لا ينسانا من صالح دعائه وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم -
املاه ذلك الفقير الى كرم الله علي بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

ومنهم العلامة الجليل والفاضل النبيل الجامع بين
شرفي العلم والنسب شمس العلماء مولانا الحاج السيد
محمد كن الدين القادري الويلوري المتوفى سنة ١٣٢٥ ابن

الشيخ الثامن والاربعون

مولانا المسند الشریف - ذی القدر المنیف - البارع
الفاضل - الجهبذ الکامل - جامع العلوم والفنون
واقف السر المکنون - قطب الاوتاد العالم الربانی
الحافظ الحاج السید عبد اللطیف المعروف
بمحی الدین الثانی الحسنی الحسینی القادری الویلوری
المتوفی بالمدینة المنورة سنة ۱۲۸۹ھ - ابجانب بسائر مرویاته ویروی عن
والده وکتب له الاجازة بالفارسیة بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله
رب العلمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین - وآله وصحبه اجمعین - میگوید
فقیر حقیر رکن الدین سید محمد قادری کان الله له ولوالدیه - واحسن الیهما
والیه - چوں صالح متقی متوجه بسوی خدای کریم - سالک سبیل هادی رحیم -
حاج الحرمین مولوی محمد عبد الهادی صاحب واعظ اجازت
ادعیهٔ ماثوره خواستند وبخلوص نیت وحسن طویت وصدق اعتقاد موصوف
ودر باطن وے انوار محبت محسوس ومشهود بود - لهذا اجازت دلائل الخیرات
وقول الجمیل وحصن حصین وحزب البحر وحزب الاعظم وقصیدهٔ برده ونودونه
نام باریتعالیٰ وادعیهٔ احادیث نبوی علیه الصلوة والسلام وردًا ودعوةً چنانکه

باین فقیر از قطب زمانہ فرد یگانہ صاحب النسبۃ والسکینۃ المتوفی بالبلدۃ الطیبۃ
المدینۃ ابی وشیخی وجدی حافظ مولوی سید شاہ عبداللطیف المعروف بمحی الدین الثانی
الحسینی الحسنی قدس سرہ واعاد علینا فیوضاتہ وبرکاتہ رسیدہ است دام
والمسؤل من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لا یلیق ویحفظہ عما لا ینبغی وان یثبتہ علی
متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا

مرقوم ۱۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ ہجری

سید محمد قادری ۱۲ رکن الدین ۱۲

رکن الدین سید محمد قادری عفا اللہ عنہ

۴۹ ومنہم مولانا العلامۃ القدوۃ الفہامۃ المحدث الجلیل حافظ الحدیث والقرآن الشیخ محمد عثمان[۱] المدراسی ادام اللہ افاداتہم۔ اخذ العلوم عن اشیاخ اجلۃ منہم مولانا الشیخ عنایۃ اللہ اللکنوی ومنہم مولانا الشیخ

الطبقۃ التاسعۃ والاربعون

[۱] قد حفظ (۳۰۰۰۰) حدیثا۔ وکان واعظا مشہورا لا نظیر لہ فی وقتہ وکان حسن الصوت جدا فی قرأۃ القرآن کان یزین لحسن قرأتہ۔ والشیخ مولانا خان عالم خان المحدث المدراسی صہر ہذا الشیخ کان اشترط لتزویج بنتہ انہا لا تتزوج الا بمن کان حافظا لثلاثین الف حدیث فما وجد احدا موصوفا بہذا الوصف الا حتی زوجہا ایاہ۔ ولما لقیتہ فی کبر سنہ بتاج فودکہ قریۃ متصلۃ بدار السلطنۃ القدیمۃ شہلی ارکاٹ۔ سألتہ عن الاحادیث التی حفظہا فاجابنی بان الآن لیست بمحفوظۃ الا اثنا عشر الاف حدیث فقط واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

محمد صالح الفنجابی ومنهم مولانا الشیخ محمد حسن الرامفوری ومنهم مولانا
الشیخ خان عالم خان المحدث المدراسی وغیرهم من العلماء العظام
فقد اجازنی رحمه الله تعالی بسائر مرویاته عن هؤلاء الاعلام -

وصورة اجازته بالهندیه - بسم الله الرحمن الرحیم ط
الحمد لله رب العلمین - والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین - وعلی آله اجمعین
جو مرویات اس عاجز خاکسار کے ہیں سب موہوب جناب مولانا مولوی
محمد عبد الہادی واعظ کے تفویض کر چکا ہوں - اور میرے چند اشیاخ کے
نام یہ ہیں - مولوی عنایت الله لکھنوی - مولوی محمد صالح پنجابی - مولوی
محمد حسن رامپوری - مولانا خان عالم خان مدراسی محدث - فقط محمد عثمان

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة عمدة اقرانه وزبدة
زمانه المحدث الجامع الحکیم الشیخ السید عبد الله
الدهلوی اسحاق فتنی رحمه الله الغنی للمعمر خمس
وثمانین سنه - لقیته سنة ۱۳۲۳ھ بشولاپور ولد رحمه الله تعالی
بعد ما مضت سبعة عشر سنة من وفات مولانا شاه عبد العزیز
المحدث الدهلوی واخذ العلوم عن مولانا محمد اسحاق الدهلوی وعن

قدوة الابرار مولانا رشید احمد الجنجوهی المتوفی سنة ۱۳۲۳ھ ومولانا
السید محی الدین القطب الویلوری المتوفی سنة ۱۲۸۹ھ ومولانا الفقیه
الزاهد فی الدنیا الشیخ محی الدین الویلوری ومولانا اسمعیل الشهید
ومولانا محمد قاسم الدیوبندی المتوفی سنة ۱۲۹۷ھ ومولانا محمد یعقوب
الدیوبندی ومولانا عبد الغنی الدهلوی ثم المدنی المتوفی سنة ۱۲۹۶ھ
ومولانا الشیخ محمد حسن الکنتوری ومولانا عبد الرب الواعظ
الدهلوی ومولانا عبد الحی المحقق اللکنوی ومولانا قطب الدین خان
الدهلوی والنواب صدیق حسن خان البوفالی وقطب الاوتاد
مولانا الشیخ امداد الله المهاجر المکی وغیرهم من اکابر العلماء
والفضلاء - وقد هاجر مع مولانا الشیخ رحمة الله الی بلد الله
وصحبه فی سفره الی سلطان الروم فعظمهما تعظیما واکرمهما تکریما
فاجازنی بمرویاته کلها عن المشائخ المذکورین رحمة الله علیهم اجمعین

الحمد لله قد تم ذکر مشائخی الکرام الذین تلقیت منهم
واخذت منهم الاجازة بالمشافهة - واما الذین
اروی عنهم بالاجازة العامة فساذکر بعضهم

بعون الله تعالى لاتمام النفع للمسترشدين - وبالله التوفيق

فالاول منهم العلامة الاجل - الفهامة الاكمل - زبدة العلماء الاعلام - عمدة الفضلاء العظام - كثير التصانيف والتاليف المحدث الجليل والفقيه النبيل مولانا الشيخ يوسف بن اسماعيل بن يوسف بن اسمٰعيل ابن محمد ناصر الدين النبهانى دامت فيوضاتهم -

وهو يروى عن مشائخه الاعيان - منهم استاذه شيخ الكل الامام

الشيخ الاول

ه ومن مصنفاته سعادة الدارين فى الصلوة على سيد الكونين - وافضل الصلوات على سيد السادات - وجامع الصلوات والانوار المحمديه من المواهب اللدنيه - وحجة الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين ووسائل الوصول الى شمائل الرسول ومنها الفضائل المحمديه - وصلوات الثناء على سيد الانبياء وغير ذلك -

قال رحمه الله تعالى فى ذيل كتابه المؤبد لال محمد كانت ولادتى يوم الخميس سنة خمس وستين بعد المائتين والالف فى قريتى اجزم الواقعة فى الجانب الشمالى من الارض المقدسة ارض فلسطين وهى الان من اعمال عكا وحينما بلغ سنى سبع عشرة سنة ارسلنى والدى الى مصر بعد ان اقرانى القرآن واحفظنى بعض المتون فدخلتها يوم السبت غرة محرم افتتاح سنة ثلاث وثمانين بعد المائتين والالف وجاورت فى الجامع الازهر فى رواق الشوام الى رجب من سنة تسع ثمانين وقرأت فى هذه المدة ما قدره الله لى من العلوم النقلية والعقلية على كثير من اكابر علماء الجامع الازهر فى ذلك العصر الانور - فذكر اسماء اشياخه ثم قال ثم فى سنة رحلت الى الشام واجتمعت من علمائها على جماعة احدهم بل اوحدهم الامام الفقيه المحدث البارع فى اكثر الفنون مفتيها السيد محمود افندى الحمزاوى وحصلت بينى وبينه مودة فاستجزته بقصيدة فاجازنى انتهى مختصرا ١٢ عبد الهادى غفر الله -

العلامة الشيخ ابراهيم السقا والشيخ محمد الدمنهوري والشيخ
احمد الاجهوري والشيخ عبد الرحمن الشربيني والشيخ حسن العدوي
المصري المتوفى سنة ١٣٠٣ ومنهم الشيخ ابراهيم الزرقاني والشيخ الخليلي
والشيخ عبد الهادي الابياري والشيخ احمد اضي الشرقاوي والشيخ
مصطفى الاشراقي والشيخ عبد اللطيف الخليلي والشيخ صالح الجعاوي
والشيخ محمد العشماوي والشيخ شمس الدين محمد الانبابي شيخ
الجامع الازهر سابقا والشيخ احمد البابلي الحلبي والشيخ الشرقاوي
الحلبي والشيخ فخر الدين اليمانيوي والشيخ عبد القادر الرافعي
شيخ رواق الشوام وشقيقه الشيخ عمر مفتي الطنطا سابقا والشيخ
مسعود النابلسي والشيخ الحامدي والامام الفقيه المحدث السيد
افندي الحمزاوي مفتي الشام وغيرهم مشائخه الكرام ائمة الهدى
ومصابيح الظلام -

الشيخ النابلسي

الثاني مولانا العلامة المحدث الفقيه الشيخ فالح بن محمد
الظاهري الحجازي المدني رحمه الله تعالى ونفعنا به -
وهو يروي عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي ابن السنوسي

الشريف الحطابي الحسني الشلفي وعن العلامة المسن البركة السيد
ابي موسى عمران الياصلي وعن العلامة محمد طاهر الفاسي وعن العلامة
عبد الله سراج والشيخ عبد الغني المجددي وقد سبق ذكرهم وكما
هو مصرح في ثبته حسن الوفاء -

الثالث

الثالث مولانا العلامة الفهامة جامع العلوم والفنون
الشيخ الجليل المحدث النبيل السيد محمد علي بن طاهر الوتري
الحنفي المدني المتوفى سنة ١٣٢٢ شيخ شيخي صالح كمال الحنفي المكي
وهو اخذ عن مولانا الشيخ عبد الغني المدني وعن العلامة الشيخ
احمد منة الله وقد مر ذكرهما مرارًا -

الشيخ الرابع

الرابع العلامة الفهامة بركة الخاصة والعامة المحدث الشيخ محمد
عثمان ابن عبد السلام الداغستاني المدني رحمه الله تعالى
وهو يروي عن مولانا عبد الغني المدني وغيره من المشائخ الكرام

الشيخ الخامس

الخامس العلامة الجليل الفهامة النبيل مولانا السيد
عبد الحي ابن الشيخ الشهير السيد عبد الكبير الكتاني الفاسي
المغربي المالكي ادام الله فيوضاته - يروي عن السيد

احمد بن اسماعیل البرزنجی عن والدہ عن الشیخ صالح الفلانی ویروی عن
ابی العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی الفاسی عن ابی عبد اللہ
محمد بن علی السنوسی الخطابی ویروی عن والدہ السید عبد الکبیر المذکور
وقد سبق ذکرہم۔

وبقی من المشائخ من قرأت علیہم وانتفعت بہم لکن لم یتفق
لی اجازۃ منہم فمنہم والدی رحمہ اللہ تعالی تلقیت منہ القرآن
الکریم وقرأت علیہ بعض الکتب الدرسیۃ فی الہندیۃ والفارسیۃ
ومنہم مولانا الشیخ عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالی قرأت علیہ بعض الکتب
الدرسیۃ الفارسیۃ ومنہم العالم الجلیل الشاعر النبیل الشیخ ابو الحسن محمد عبید السبحان ابن
العلامۃ الحافظ الشیخ محمد المدرس بمدرستہ مفید العام۔ قرأت
علیہ بعض کتب الصرف والنحو ومنہم العلامۃ الفقیہ النبیہ مولانا
الابر الازکی الحاج محمد عبد المجید خان الواعظ المدراسی الفنگنوری
صدر المدرسین بمدرستہ مفید العام بقصبۃ وانمباری من مضافات
مدراس۔ وہو من العلماء العاملین لہ تالیفات کثیرۃ فی فنون مختلفۃ
قرأت علیہ وسمعت بقرأۃ الغیر علیہ من کتب النحو وتفسیر الجلالین

لہ الامر بالمعروف والناہی عن المنکر۔ لہ فی الوعظ ید طولی وکان یلحقہ الوجد حال الوعظ و
یکثر البکاء ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

ومنهم العلامة الفاضل الفهامة الكامل مولانا الشيخ الابر التقي الزاهد
العابد الحاج محمد عبد الله الفشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم
الواقعة بوانمباري وهو ايضا من العلماء العاملين قرأت عليه صحيح مسلم
والجامع للترمذي في مائة درس وواحد بحثا والمؤطأين للامامين
الهمامين وكتب الاصول والمعقول وسمعت بقرأة الغير عليه حصصا
عديدة من صحيح البخاري وسنن ابن ماجة - ومنهم العلامة والحبر
الفهامة الجامع للمنقول والمعقول الحاوي للفروع والاصول مولانا
زمان شاه الفشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم ضنا المهالك
الكاملة في جميع العلوم والفنون قرأت عليه من الهداية في الفقه و
نبذة من المعقول ومنهم العلامة اللبيب والفاضل الاديب الحسيب
النسيب السيد محمد شرف الدين - المدرس بالمدرسة المذكورة
وله يد طولى في الصرف والنحو خلسته له تصانيف في النحو وغيره لك
قرأت عليه بعض كتب الفرائض والمعاني والبيان وسمعت اكثرها
بقرأة الغير عليه من الفقه والادب والصرف والنحو والهيئة والحكمة
والحساب وغيرها من كتب الآلات ومنهم مولانا العلامة الفقيه

الفهامة النبيه العابد الصالح التقي الحاج محمد عبد الرحيم شيخ الكل وشيخ
الشيوخ بمدرسة مفيد العام المذكور وهو ايضا من العلماء العاملين
وقدوة الواصلين قرأت عليه من كتب عديدة في فنون شتى وتحصلت
منه فوائد لا تحصى - لا سيما في علم التجويد والتعبير - وما وجد له
فيهما نظير - ومنهم مولانا الاكرم شاه عبد الرزاق الصوفي المدرس
بمدرسة اعظم الواقعة ايضا بقصبة وانم بادى - قرأت
عليه بعض كتب القواعد الطب ومنهم وعاشرهم مولانا الصالح
محمد غوث المدراسي تلقيت منه علم القوافي وقواعد الشعر وغيرها فتلك
عشرة كاملة جزاهم الله عني خير الجزاء ونفعنا بعلومهم وبركات انفاسهم في الدنيا
والآخرة آمين يا رب العالمين

الحصة الثانية من هذا الكتاب المستطاب في ذكر
اسانيد الكتب المشهورة متصلة من هذا الفقير الى
مصنفيها مع تراجمهم بالاختصار والايماء الى ما يحصل
به الاستبصار ونقدم سند كتاب الله المجيد الذي
لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من
حكيم حميد تيمنا وتبركا به فنقول - اما القرآن الكريم
فاروية عن شيخنا العلامة العارف بالله والمهاجر الى بلد الله
الشيخ محمد عبد الحق النقشبندي عن شيخه العلامة الشيخ قطب الدين
الدهلوي المكي عن علامة الآفاق مولانا محمد اسحق عن محدث وقته
وفريد دهره مولانا الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار قال اخذت
القرآن العظيم عن جماعة وكذا الحديث الشريف فاروى القرآن
العظيم قرأة واجازة وسماعا عن ائمة منهم شيخنا وقدوتنا وسيدنا
العلامة الفقيه المحدث القاري المتقن سيدي ابو الحسن علي
ابن عبد البر الونائي الحسني وهو اخذ عن السيد محمد مرتضى
ابي الفيض البلكرامي الحسيني الزبيدي ثم المصري وعن شيخ القراء

والقراءة بالجامع الازهر الى اللطائف عبد الرحمن بن عبد الله بن محمد
الزبيري القرشي الاجهوري قالا رويناه عن الشيخ المعمر محمد بن محمد الحسني
البليدي زاد الثاني فقال وعن الفاضل المقرئ المعمر شهاب الدين
احمد ابي السماح ابن احمد البقري قالا عن شيخ الاقراء بالديار المصرية
الشمس ابي عبد الله محمد ابن القاسم بن اسماعيل البقري عن شمس الدين
البابلي عن خاله سليمان بن عبد الدائم البابلي وغيره عن نجم الدين ابي
الاشراق محمد بن احمد بن علي السكندري عن شمس الدين محمد بن محمد
ابن عمر النيسلي عن قطب الدين محمد بن محمد عبد الله الخيضري عن الشمس
محمد بن ناصر الدمشقي عن العماد ابي بكر بن ابراهيم بن ابي قدامة عن
ابي عبد الله محمد بن جابر الوادي آشي عن الامام ابي العباس
احمد بن محمد الخزرجي الشهير بابن العماد عن ابي الحسن محمد
ابن احمد سلمون البلنسي عن ابي الحسن علي بن محمد بن هذيل عن ابي
داود سليمان بن نجاح الأموي عن ابي عمرو عثمان بن سعيد بن عثمان
الداني عن فارس بن احمد الحمصي عن عبد الباقي بن الحسن المقرئ
عن احمد بن سالم الخيلي عن الحسن بن مخلد عن البزي عن عكرمة بن

سليمان عن[٢٩] اسماعيل بن عبد الله المكي عن[٣٠] عبد الله بن كثير عن[٣١]
مجاهد عن[٣٢] عبد الله بن عباس عن[٣٣] أبي بن كعب رضي الله تعالى عنه
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبي فلما بلغت والضحى قال
كبر حتى تختم مع خاتمة كل سورة ح ويروى مولانا اسحق ايضا عن[٤]
العلامة عبد العزيز الدهلوي عن[٥] العلامة الشيخ احمد ولي الله بن
عبد الرحيم قال قرأت القرآن كله من اوله الى آخره برواية حفص
عن عاصم على[٦] الصالح الثقة الحاج محمد فاضل السندي سنة ١١٥٦ قال
قرأت القرآن من اوله الى آخره برواية حفص على[٧] الشيخ عبد الخالق شيخ
القراء بمحروسة دلي قال قرأت القرآن بالقرآت السبع على[٨] الشيخ
البقري والبقري تلا بها على[٩] شيخ القراء برهانه الشيخ عبد الرحمن
اليمني وقرأ اليمني بها على[١٠] والده الشيخ شحاذة اليمني وعلى[١١]
الشهاب احمد بن عبد الحق السنباطي بتلاوته كذلك على الشيخ شحاذة
المذكور وقرأ الشيخ شحاذة كذلك على[١٢] الشيخ ابي النصر الطبلاوي
وقرأ الطبلاوي كذلك على شيخ الاسلام زكريا بتلاوته على[١٣] البرهان
القلقيلي والرضوان ابي النعيم العقبي وقرأ كل منهما على[١٤] امام القراء

المقري
المتوفى ١٥ شوال سنة ١٠١٣
البقاعي

والمحدثين محرر الروايات والطرق ابى الخير محمد بن محمد بن علي بن يوسف
الجزري صاحب النشر وله طرق كثيرة جدا ذكرها فى النشر قال الجزري
قرأت التيسير للداني وقرأت به القرآن كله من اوله الى آخره
على[15] شيخي الامام الصالح العالم قاضي المسلمين ابي العباس احمد
ابن الشيخ الامام ابي عبد الله الحسين سليمان بن فزارة الحنفي
بدمشق المحروسة رحمه الله وقال لي قرأته وقرأت به القرآن
العظيم على[16] والدي واخبرني انه قرأه وقرأ به القرآن العظيم على[17] الشيخ
الامام ابي محمد القاسم بن احمد ابن الموفق الاوردي قال قرأته و
قرأت به على[18] المشائخ الائمة المقرئين ابي العباس احمد بن علي بن يحيى بن
عون الله الحصار وابي عبد الله محمد بن سعيد بن محمد المرادي و
ابي[20] عبد الله محمد بن ايوب بن محمد ابن نوح الغافقي الاندلسيين قال
كلهم قرأته وقرأت به على[19] الشيخ الامام ابي الحسن علي بن محمد بن
هذيل البلنسي قال قرأته وتلوت به على[20] ابي داود سليمان بن نجاح
قال قرأته وتلوت به على المؤلف الامام[21] ابي عمرو الداني قال الجزري
وهذا اعلى اسناد يوجد اليوم في الدنيا متصلا واختص هذا الاسناد

بتسلسل التلاوة والقرأة والسماع ومنى الى المؤلف كلهم علماء ائمة
ضابطون قال الدانى فى كتاب التيسير قرأت القرآن كله برواية حفص
على[۲۲] ابى الحسن الطاهر بن غلبون المقرى قال قرأت بها على[۲۳] ابى الحسن على
ابن محمد بن صالح الهاشمى الضرير المقرى بالبصرة قال قرأت بها على[۲۴]
ابى العباس احمد بن سهل الاشنانى قال قرأت بها على[۲۵] ابى محمد عبيد
ابن الصباح قال قرأت على[۲۶] حفص قال قرأت على[۲۷] عاصم قال الدانى واخذ
عاصم القرآن عن[۲۸] ابى عبد الرحمن عبيد بن حبيب السلمى وعن[۲۸] زر بن
حبيش اما ابو عبد الرحمن فعن[۲۹] عثمان بن عفان وعلى بن ابى طالب وابى[۲۹]
ابن كعب وزيد بن ثابت وعبد الله بن مسعود (رضى الله تعالى[۲۹]
عنهم اجمعين) عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم واخذ زر عن[۲۹]
عثمان بن عفان وابن مسعود (رضى الله تعالى عنهم) عن[۳۰] النبى صلى الله
تعالى عليه وسلم عن[۳۱] جبرئيل عليه السلام عن[۳۲] اللوح المحفوظ عن
رب العلمين

تفسير[۲] الامام الكبير والعلامة الشهير من اطبقت الامة
على تقدمه فى التفسير الامام ابى جعفر محمد بن جرير الطبرى

المسمى جامع البيان فى تفسير القرآن نفعنا الله بفيوضه
آمين - اوله وبه ثقتى وعليه اعتمادى ربنا يسر - قرئ على ابى جعفر
محمد بن جرير الطبرى فى سنة ست وثلاثمائة قال الحمد لله الذى
حجبت الالباب بدائع حكمه - وخصمت العقول لطائف حجه -
آخره عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
وعن الشيخ صالح كمال كلهم عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن
نور الدين ابى الحسن على بن محمد العربى بن على السقاط عن محمد اللقانى
من طريق ابى على الغسانى عن ابن الحذاء عن ابى القاسم عبد الرحمن بن
محمد بن ابى يزيد المصرى عن ابى محمد عبد الله بن احمد الفرغانى
عن الامام الهمام ابى جعفر محمد بن جرير بن يزيد ابن كثير بن
طالب الطبرى المتولد سنة ٢٢٤ والمتوفى سنة ٣١٠ احد ائمة الدنيا
علما ودينا - له تاليف كثيرة تنبيه نذكر فيه ترجمة مختصرة للامام
المذكور لان ذلك عقب ذكر كل من الائمة الاربعة المتبعين قال ابو حامد الاسفرائنى
لو رحل رجل الى الصين فى تحصيل تفسيره لم يكن كثيرا وقال ابن
خزيمة ما اعلم ادیم الارض اعلم منه - كتب كتبا كثيرة ومكث اربعين

سنة يكتب كل يوم اربعين ورقة فقد حسبوا له منذ بلغ الحلم الى ان
مات ثم قسم على تلك المدة اوراق مصنفاته فوجد لكل يوم اربعة عشر
ورقة كذا في ثبت الامير الكبير وذكر الجلال السيوطي رحمه الله تعالى
ان محمد بن جرير الطبري حاسبه الحبار قبل موته على الف رطل حبرا
وثمانية ارطال انتهى كذا في الميزان للامام الشعراني وذكر الامير
في ثبته ايضا انه قال لاصحابه يوما تنتشطون لتفسير القرآن فقالوا
كم يكون قدره قال ثلاثين الف ورقة فقالوا هذا يفنى الاعمار قبل تمامه
فاختصره في ثلاثة آلاف ثم قال هل تنتشطون لتاريخ العالم من ادم الى
وقتنا هذا فقالوا كم قدره قال نحو التفسير فاجابوه كالاول فقال لله
مائت الهمم فاختصره كالتفسير - والطبري منسوب الى طبرية
مدينة بالشام وهي مدينة الاردن وهي في اسفل جبل على بحيرة
جليلة يخرج منها نهر الاردن المشهور وفي مدينة طبرية مياه
حارة تفور في الصيف والشتاء ولا تنقطع فتدخل المياه الحارة
الحمامات فلا يحتاجون لوقود انتهى

تفسير انوار التنزيل واسرار التاويل للقاضي ناصر الدين

البيضاوى - اوله الحمد لله الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين
نذيرا - اروية عن شيخنا العلامة الحبر الفهامة الحسيب النسيب الحبيب حسين ابن
العلامة السيد محمد الحبشى عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد
السندى عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال
المكى عن الشيخ حسن العجيمى ح ويروى الشيخ عابد ايضا عن الشيخ حسين
المغربى مفتى المالكية بمكة المحمية عن الشيخ محمد بن طيب المغربى عن
الشيخ حسن العجيمى ح واروية عن العلامة المحقق المفسر شيخنا الشيخ
محمد بن سليمان حسب الله المصرى المكى الشافعى عن الشيخ
احمد نعمة الله عن العلامة محمد بن محمد الامير الكبير عن السيد نور الدين
ابى الحسن على بن احمد الصعيدى المالكى عن الشيخ محمد عقيلة المكى
عن الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ احمد العجل عن امام المقام يحيى بن
مكرم الطبرى عن الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد اخبرنا به القاضى
كمال الدين ابو الفضل محمد بن النجم محمد بن ابى بكر المرجانى قال اخبرنا
به المسند ابو هريرة عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد بن عثمان الذهبى
ح ويروى الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ محمد الشوبرى الحنفى عن الرملى

عن زكريا الانصاري عن ابن حجر عن ابي هريرة عبد الرحمن بن محمد
الذهبي عن عمر ابن الياس المراغي قال اخبرنا به مؤلفه القاضي ناصر الدين
ابو الخير عبد الله ابن عمر البيضاوي المتوفى بتبريز سنة ٦٩١ احدى
منسوب الى البيضاء قرية من اعمال شيراز ١٢
وتسعين وستمائة[1] تنبيه البيضاوي المذكور هو ابو عبد الله محمد بن
عمر بن محمد بن علي بن ابي الخير بن ناصر الدين الشيرازي الشافعي
كان اماما مبرزا نظارا خيرا دينا صالحا متعبدا ولي القضا بشيراز
فعدل وصنف كثيرا كالطوالع اجل مختصر في علم الكلام وتفسيره
الذي سارت به الركبان الى كل جمة وعم نفعه على ما فيه من
محصلات لا تخفى على من خبر زواياه واطلع على خباياه لا سيما
ما وافق فيه اصله وهو كشاف الزمخشري من الاماكن الصعبة
ووقع للتقي المجتهد الامام النور السبكي انه طالع مواضع من الكشاف
فاعجبته كثيرا واغتبط بالكتاب الى ان اطلع على ما فيه من القبائح
لا سيما ما يتعلق بنبينا صلى الله عليه وسلم في اخر سورة التكوير

---

[1] كذا في مسانيد ابن حجر ثبت الامير الكبير وقيل خمس وثمانين وستمائة وقيل سنة اثنتين
بدل خمس ان الله تعالى اعلم ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

وغيره فحلف السبكي حينئذ انه لا ينظر فيه بعد اليوم وانه لا يقيم
بمنزله وفعل ذلك فوقع للبيضاوي سهوا او غيره موافقته في كثير
من تلك المعضلات لكن. ايقظ الله من بالغ في ردها عليه كما ايقظ
جمعا الى رد جميع سخائم الكشاف وبيان زلله وخطائه وغلطه و
خطله وبالغوا في التشنيع عليه بما يستحقه ومن هؤلاء الذين اغلظوا
عليه الى الغاية الامام المجتهد شيخ شيوخ مشائخنا امام المتاخرين
السراج البلقيني فانه الف على الكشاف كتابا حافلا واطلق في تسفيهه
وتخسيره وتجهيله في الاعتقاديات عنان القلم فجزاه الله خيرا عن
الاسلام والمسلمين ومما يعاب به على البيضاوي ايضا ما اكثر في تفسيره
من علوم الحكمة الواجب حذفها من مثله لا سيما والبيضاوي في كثير
من الاحيان يقدمها ويختارها على ما يضادها من القواعد الشرعية
وله مؤلفات ايضا شرح التنبيه في الفقه في اربع مجلدات وله في
الفقه ايضا الغاية القصوى ولما فرغ منها عرضها على والده
وكان اماما في الفقه كغيره فلما اطلع عليها وتاملها قال لولده
مؤلفها يا ولدي انك لست بفقيه قال لم قال لانك انما جمعت

فيه فروعا معلومة احكامها مقررة عند الاصحاب فحفظها وجمعها
ليس فيه كثير مزية ولا يدل على فقه نفس وانما الذى يدل على
ذلك التخريج على القواعد والمدارك والاستنباط للاحكام الجوادث
من ذلك وسير كلام ائمة اصحاب الوجوه واخذ المقبول منه
وترك المردود وما يناسب ذلك مما لا يخفى على الفقيه انتهى كذا
فى مسانيد العلامة ابن حجر رحمه الله تعالى

۳ تفسير الامام فخر الدين محمد الرازى المسمى بمفاتيح الغيب
المعروف بالتفسير الكبير اوله الحمد لله الذى وفقنا لاداء افضل
الطاعات - اروية عن العلامة الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن الشيخ عبد الغنى الدمياطى عن الشيخ محمد الامير عن الشيخ
على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله البصرى عن الشيخ
محمد بن علاء الدين البابلى عن الشهاب احمد السنهورى
عن الشهاب احمد بن محمد بن حجر المكى عن شيخ الاسلام زكريا
الانصارى ح ويروى البابلى عن الشيخ محمد حجازى الواعظ

عه وسائر تصنيفاته ايضا اروبها بالسند المذكور فى المتن ۱۲ عبد الهادى غفرله

الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن التقی محمد
ابن محمد بن فهد عن العلامة مجدالدین اللغوی الفیروزابادی
عن الحافظ سراج الدین القزوینی عن القاضی ابی بکر محمد بن عبدالله
التفتازانی عن شرف الدین ابی بکر محمد الهروی عن مؤلفه الامام القطب
فخرالدین الرازی تنبیه قال العلامة المؤرخ ابن خلکان
فی تاریخه مانصه - الامام الرازی المذکور هو ابوعبدالله
محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی البکری الطبرستانی
الاصل الرازی المولد الشافعی المذهب صنف التصانیف المفیدة
فی فنون عدیدة منها تفسیر القرآن جمع فیه الغرائب والعجائب
ما یطرب کل طالب هو کبیر جدا لکنه لم یکمله وشرح سورة الفاتحة
فی مجلد منها فی علم الکلام المطالب العالیة - ونهایة العقول
وکتاب الاربعین والمحصل وکتاب البیان والبرهان فی الرد علی اهل
الزیغ والطغیان - والمباحث المشرقیة - والمباحث العمادیة -
وتهذیب الدلائل - وارشاد النظار الی لطائف الاسرار - واجوبة
المسائل - وتحصیل الحق والمعالم وغیرها وفی اصول الفقه

المحصول وفى الحكمة الملخص وشرح الاشارات وشرح عيون الحكمة
وغير ذالك وفى الطلسمات السر المكتوم وله شرح اسماء الله الحسنى
وشرح الوجيز فى الفقه وشرح سقط الزند للمعرى وشرح كليات
القانون فى الطب وغير ذلك وكل كتبه مفيدة وانتشرت تصانيفه
فى البلاد ورزق فيها سعادة عظيمة وله فى الوعظ يد طولى وقبول
باللسانين العربى والعجمى وكان يلحقه الوجد حال الوعظ ويكثر البكاء انتهى
وقال العلامة ابن حجر فى مسايرة ان الامام الرازى كان المشهور
بالتحتانى لقب به لانه لما كان بمصر بالمدرسة الظاهرية سكن
بخلوة فوق خلوته شخص آخر يقال له القطب اليضا فميز وابيهما
بالتحتانى والفوقانى وكان احد ائمة المعقول اخذ عن العضد
وغيره شرح الحاوى الصغير فى مذهب الشافعى وشرح المطالع والاشارات
وحشى على الكشاف انتهى ووجه تصنيف تفسيره كما فى الكشف انه
قال رحمه الله تعالى اعلم انه مر على لسانى فى بعض الاوقات ان
سورة الفاتحة يمكن ان يستنبط من فوائدها ونفائسها عشرة
آلاف مسئلة فاستبعد هذا بعض الحساد فشرعت فى تصنيف

هذا الكتاب وقد عمت مقدمة لتصير كالبينة على ما ذكرناه
امر ممكن الحصول الخ انتهى وفيه ايضا وصنف الشيخ نجم الدين
احمد بن محمد القمولى تكملة له وتوفى سنة وقاضى القضاة
شهاب الدين بن خليل الخوبى الدمشقى كمل ما نقص منه ايضا
وتوفى سنة ٦٣٩ تسع وثلاثين وستمائة واختصره برهان
الدين محمد بن محمد النسفى المتوفى سنة وسماه الواضح
ولخصه ايضا محمد بن القاضى ايا ثلوغ والحق به بعضا من
القوائد وبعض تصرفات من عنده وتوفى الرازى سنة ٦٠٦
ست وستمائة انتهى وقال ابن خلكان وكانت ولادته
فى رمضان سنة ٥٤٤ انتهى

ف
الفقهاء

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل للعلامة الزمخشرى

عه وكذا سائر تصانيفه اروى بالسند المذكور فى المتن ١٢ عبد الهادى غفرله

اوله الحمد لله الذى جعل القرآن الخ اروية بالسند المذكور الى الشيخ
البابلى عن ابى الامداد ابراهيم اللقانى عن الشمس محمد بن محمد بن
عبد الرحمن العقيلى البهنسى عن ابى الحسن البكرى عن الزين زكريا بن
المتوفى سنة ٩٢٦ ١٢
محمد الانصارى ح واروية عن العلامة الحبيب حسين الحبشى عن
والده محمد الحبشى عن الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار عن الشيخ صالح
الفلانى ح واروية عاليا بدرجة عن العلامة الشيخ عبد الجليل بن
الشيخ عبد السلام الشهير بزاده المدنى عن المعمر مفتى المدينة
المنورة السيد اسمعيل البرزنجى عن الشيخ صالح الفلانى عن
محمد بن سنة عن مولاى الشريف عن السنهورى عن النجم
الغيطى عن القاضى زكريا الانصارى عن الغزالى محمد عبد الرحيم بن محمد
ابن الفرات عن الحافظ ابى عمر عبد العزيز بن محمد بن ابراهيم
ابن جماعة عن ابى الفضل احمد بن هبة الله بن عساكر عن زينب
بنت عبد الرحمن الشعرى عن مؤلفه العلامة ابى القاسم محمود جار الله
ابن عمر الزمخشرى تنبيه الزمخشرى هو محمود بن عمر ابو القاسم جار الله
الزمخشرى الخوارزمى ذكر العلامة اللكنوى فى الفوائد البهية

الزمخشری نسبة الی زمخشر بفتح الزای وسکون الخاء بینهما میم
مفتوحة وبعد الخاء شین معجمة قریة کبیرة من قری خوارزم کان
امام عصره بلا مدافع نحویا ذکیا فقیها مناظرا بیانیا متکلما ادیبا شاعرا
مفسرا من اکابر الحنفیة حنفی المذهب معتزلی المعتقد ومن تصانیفه
الکشاف فی التفسیر والفائق فی اللغة فی تفسیر الحدیث وغیر ذلک
انتهی - وفی کشف الظنون وقال السیوطی فی نواهد الابکار بعد ذکر قدماء
المفسرین ثم جاءت فرقة اصحاب نظر فی علوم البلاغة التی بها یدرک
وجه الاعجاز وصاحب الکشاف هو سلطان هذه الطریقة فلذا اطار کتابه
(وذکره) فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفه انه بهذا الوصف
قد تعلی قال تحدثا بنعمة ربه وشکرا - نظم -

ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد	ولیس فیها لعمری مثل کشافی
ان کنت تبغی الهدی فالزم قراءته	فالجهل کالداء والکشاف کالشافی

وقال العلامة ابن خلکان - کان الزمخشری معتزلیا فی الاعتقاد
وکان استفتح تفسیره فی الخطبة اولا بقوله الحمد لله الذی خلق القرآن
فقیل له فی ذلک انه ان ابقیت التفسیر علی هذه الفاتحة فجعله الناس

مهجورا فاورد الزمخشري لفظة جعل عوضا من لفظة خلق - وجعل عند
المعتزلة بمعنى خلق نعوذ بالله منها - ولد سنة ست وستين واربع
مائة ومات سنة ثمان وثلثين وخمسمائة وجاور بمكة وتلقب
بجار الله وفخر خوارزم ايضا وقال سمعت من بعض المشائخ ان احد
رجليه كانت ساقطة انتهى مختصرا وسبب سقوطها مختلف فيه ذكره
ابن خلكان وغيره

تفسير معالم التنزيل للامام البغوي - اوله الحمد لله ذي العظمة
والكبرياء والعزة والبقاء والرفعة والعلاء والمجد والثناء الخ - اروي
عن العلامة الحبيب حسين بن محمد الحبشي عن والده وعن شيخه الشريف
محمد بن ناصر عن العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن الشيخ امر الله
ابن عبد الخالق المزجاجي عن محمد بن احمد عقيلة عن الشيخ ابراهيم
ابن حسن الكردي عن الشيخ احمد القشاشي عن محمد بن احمد الرملي
عن القاضي زكريا عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح بن ابي عمر عن
الفخر ابن البخاري عن فضل الله بن ابي سعد النوقاني عن مؤلفه

وكذا سائر ما يروي بهذا السند ۱۲

عه النوقان بفتح النون وسكون الواو وقاف بعدها الف فنون ۱۲ حسن الوفا لاخوان الصفا
بلدبلوس ۱۲ للشيخ خالد المدني رحمه الله تعالى ::

محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی۔ تنبیہ البغوی قال ابن حجر فی
کتاب مسانیدہ ھو ابو محمد رکن الدین الحسین ابن مسعود الشافعی
الفراء البغوی نسبۃ الی بغ من بلاد خراسان بین مرو وھراۃ وقیل
اسمھا بغشور فی النسبۃ الیھا تغیر خارج عن القیاس تفقہ رحمہ اللہ
تعالی علی استاذہ امام اصحابنا الخراسانیین القاضی الحسین المروزی
فقیہ خراسان۔ قال الرافعی وکان یقال لہ حبر الامۃ ثم حکی عنہ ان
رجلا جاءہ فقال لہ حلفت بالطلاق انہ لیس احد فی الفقہ والعلم مثلک
ایحنث فاطرق ساعۃ وبکی ثم قال ھکذا یفعل موت الرجال لا یقع
طلاقک۔ توفی رحمہ اللہ تعالی بمرو ذ سنۃ ۵۱۶ ست عشرۃ وخمسمائۃ
قال بعضھم وقد اشرف علی التسعین ظنا ودفن عند شیخہ القاضی الحسین
المذکور وھو من اکابر اصحابنا لوجوہ فی مذھبنا۔ ومما اکرمہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی النوم فقال لہ احیاک اللہ کما احییت سنتی انتھی وتفسیرہ
متوسط نقل فیہ عن مفسری الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم واورد فیہ

ص ۱۳۳

الفراء نسبۃ الی عمل الفراء وبیعھا ۱۲ ابن ملکان

۱ البغوی بفتح الباء وفتح الغین المعجمۃ ۱۲ کمال۔ منسوب الی البغشور قریۃ بین ھراۃ ومرو والاغلب فی النسبۃ الی المرکب الاول الی الجزء الثانی وقد ینسب الی الجزء الاول ایضا نحو معدی فی معدیکرب وبعلی فی بعلبک والبغوی من ھذا القبیل وقد یقال لتلک القریۃ بغ فعلی

ھذا الاصل الی الاعتذار ۱۲ عبد الھادی غفرلہ

الاحاديث باسانيدها وهو جامع للتفاسير السلفية واختصره الشيخ
تاج الدين ابو نصر عبد الوهاب بن محمد الحسيني المتوفى سنة ٧٥٨ ومن تصانيفه
مصابيح السنة وسيأتي

تفسير لباب التاويل في معاني التنزيل للامام ناصر الشريعة
وهي السنة علاء الدين علي بن محمد بن ابراهيم البغدادي
المعروف بالخازن - اوله الحمد لله الذي خلق الاشياء فقدرها
تقديرا الخ اروية عن العلامة الحبيب الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر
عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المكرمة
عن الشيخ محمد بن طيب المغربي عن الشيخ حسن العجيمي قال اخبرني
به النور علي بن محمد الاجهوري عن الشيخ عمر بن الجائي عن الحافظ جلال
الدين عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي عن مسند الدنيا محمد بن مقبل الحلبي
اجازة عن محمد بن علي الحراوي عن الحافظ عبد المؤمن بن خلف
الدمياطي عن مؤلفه الامام علاء الدين علي بن محمد الخازن - تنبيه
الخازن هو الامام حجة الاسلام قدوة الامة وعلم الائمة ناصر الملة

---

٥ وهي من تصانيفه ايضا ١٢ عبد

الدین محی سنۃ سید المرسلین علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراهیم
المعروف بالخازن البغدادی الصوفی - وتفسیرہ قد بلغ مدی صیتہ
جمیع الاماکن کثیر التداول قریب التناول لاحکام مبانیہ وسرعۃ
ادراک معانیہ مع کونہ محلی بالاحادیث النبویہ مطرزا بالاحکام
الشرعیہ - انتخبہ من تفسیر البغوی الشهیر وزاد فوائد لخصها من
کتب التفاسیر فصار تفسیرا نفیسا کثیر الفوائد جمیل العوائد جدیرا بان
تشد الیہ الرحال - ویتسابق فی تحصیلہ جلۃ الرجال - قال فی کشف
الظنون فرغ من تالیفہ یوم الاربعاء العاشر من رمضان سنۃ ۷۲۵ خمس
وعشرین وسبعمائۃ -

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل للعلامۃ ابی
البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی[۵] اولہ الحمد للہ

المنزہ بذاتہ عن اشارۃ الاوهام الخ اروی عن العلامۃ الشیخ عبد الحق[۱]
وعن العلامۃ الشیخ محمد حسب اللہ کلاهما عن الشیخ عبد الغنی[۲]
الدهلوی المدنی عن الشیخ عابد السندی[۳] ح واروی عن العلامۃ الشیخ

۵ وسائر تصانیفہ ایضا اروی بها بالسند الآتی ۱۲ عبدہ

عبد الجليل براده عن[٣] عابد السندي بالاجازة العامة عن[٣] الشيخ محمد طاهر
سنبل عن[٤] الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن[٥] الشيخ حسن العجيمي عن[٦]
الشيخ احمد بن محمد العجل عن[٧] الامام يحيى ابن مكرم الطبري عن[٨]
الحافظ عز الدين بن فهد عن[٩] والده نجم الدين عمر بن فهد عن[١٠] القاضي
جمال الدين محمد بن علي بن احمد العقيلي النويري عن[١١] الصغاني محمد
ابن محمد بن سعيد المكي العمري الحنفي اذنا عن[١٢] قوام الدين مسعود
ابن برهان الدين ابراهيم بن محمد بن يعقوب الكرماني عن مؤلفه العلامة
النسفي تنبيه في الفوائد البهية للعلامة عبد الحي اللكنوي النسفي
نسبة الى نَسَف بفتحتين من بلاد السغد فيما وراء النهر وقيل
بكسر السين وفي النسبة تفتح انتهى وقال العلامة البديري في ثبته
هو الامام حافظ الدين ابو البركات عبد الله بن احمد بن محمود
النسفي (الحنفي) صاحب التصانيف المفيدة في الفقه والاصول
له الملتقى في شرح المنظومة وله شرح النافع سماه بالمنافع وله
الوافي وشرحه الكافي ومختصر كنز الدقائق وله المنار في اصول
الفقه وله المنار ايضا في اصول الدين وله العمدة في الاعتقاد و

شرحها الاعتماد وقال صاحب الكشف فی بیان تفسیره وهو کتاب وسیط فی التاویلات جامع لوجوه الاعراب والقراآت متضمن لدقائق علم البدیع والاشارات موشح باقاویل اهل السنة والجماعة خال عن اباطیل اهل البدع والضلالة لیس بطویل ممل ولا قصیر مخل بل لطیف العبارة - وبلیغ المحاورة یرد فیه علی اهل الاعتزال - باقصر عبارة ومقال - توفی رحمه الله تعالی سنة احدی وسبعمائة وقیل عشرة وسبعمائة والله تعالی اعلم انتهی بتغییر یسیر اقول ولشیخنا المحقق عبد الحی النقشبندی حاشیة علی المدارک فی اربع مجلدات سماها الاکلیل علی مدارک التنزیل -

تفسیر الجلالین للامام جلال الدین المحلی والامام جلال الدین السیوطی - والدر المنثور والاتقان فی علوم القرآن للحافظ السیوطی رحمهما الله تعالی - وبالسند الی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی سماعا بقراءة شیخه ابی مهدی عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری المغربی من اول سورة البقرة الی المفلحون من تفسیر الجلال السیوطی وتفسیر الفاتحة من تفسیر الجلال المحلی و

ـه وکذا سائر تصانیفهما ۱۲ عبده

لجلالة بسائره وبالدر المنثور وبالاتقان عن ابي النجا سالم بن محمد السنهوري
عن الشمس محمد بن عبد الرحمن العلقمي عن الحافظ السيوطي عن شيخه الجلال
ابي عبد الله محمد بن احمد المحلي في تفسيره وعن الحافظ السيوطي في تكملته
وفي الدر المنثور وفي الاتقان - تنبيه الجلالين من اول سورة
الكهف الى آخر القرآن مع سورة الفاتحة تاليف الامام جلال الدين
محمد بن احمد المحلي الشافعي المتوفى سنة ٨٦٤ اربع وستين وثمانمائة
وقد شرع في تكملته الامام جلال الدين عبد الرحمن بن بكر السيوطي المتوفى
سنة ٩١١ بعد وفات الامام المحلي لست سنة في يوم الاربعاء مستهل
رمضان من سنة سبعين وثمانمائة وفرغ من تاليفه يوم الاحد عاشر
شوال من السنة المذكورة في مدة قدر ميعاد الكليم على نبينا وعليه
الصلوة والسلام وفرغ من تبييضه يوم الاربعاء سادس صفر سنة
احدى وسبعين وثمانمائة وهذا التفسير كثير المعنى ولب لباب
التفاسير مع صغر حجمه وغاية اختصاره وشهرة هذا التفسير المبارك
وقبوله عند عامة المسلمين مستغن عن بيان فضائله وشرح فواضله
ولا يخفى ان هذين الشيخين لم يتكلما على التسمية وتكلم عليها بكلام

اقل بعض علماء زبيد[1] **فائدة** المحلي نسبته الى محلة كبيرة التي تكون من بلاد
مصرية والسيوط بضم السين واسيوط مضموم الهمزة بلدة بالصعيد كذا
في القاموس **فائدة اخرى** وعلى هذا التفسير حواشي كثيرة منها
حاشية الشيخ شمس الدين محمد بن علقمي المسماة بقبس النيرين اولها
احمدك اللهم حمدا لا انقطاع فرغ منها في الجمادى الاولى سنة ٩٥٢ ومنها
حاشية الشيخ نور الدين علي بن سلطان محمد القاري نزيل مكة المكرمة
المتوفى بها سنة عشر الف وهذه الحاشية مفيدة جدا اولها
الحمد لله ذي الجلال والجمال والكمال فرغ منها في اواخر ذي الحجة سنة و
منها حاشية الشيخ سليمان الجمل المسماة بالفتوحات الالهية بتوضيح
تفسير الجلالين للدقائق الخفية في اربع مجلدات فرغ من كتابتها في المجلد
الاول سنة ١١٩٦ اوله الحمد لله على افضاله وهذه الحاشية احسن حواشي
الجلالين وغير ذلك والله اعلم **فائدة اخرى** الدر المنثور في التفسير
بالمأثور في ثماني مجلدات للامام السيوطي اوله الحمد لله الذي احيا
بمن شاء ما ثر الآثار بعد الدثور لخصه من ترجمان القرآن له لسهول

[1] قال بعض علماء اليمن عدد حروف القرآن وتفسير الجلالين فوجدتهما متساويين في عدد حروف القرآن
من سورة المدثر التفسير أدل على القرآن فعلى هذا يجوز حمله بغير الوضوء انتهى كشف الظنون

التحصيل منه فوقع جامعا للفوائد الفرائد الا انه يحتاج الى التنقيح۔
فائدة اخرى الاتقان مجلد وله الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب الخ
وهو اشبه آثاره وافيدها۔ **تنبيه** الامام السيوطى هو مجدد المائة التاسعة
خاتم الحفاظ جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن كمال الدين الاسيوطى
الشافعى المتوفى سنة ۹۱۱ احدى عشرة وتسعمائة۔ صاحب التصانيف
التى سارت بها الركبان وانتفع بها الانس والجان وقد زادت على
خمس مائة انتهى كذا فى التعليقات السنيه۔ وفى الناخ الكبير ولد
السيوطى سنة ۸۴۹ تسع واربعين وثمانمائة اه

تفسير شيخ الاسلام المحقق ابى السعود المسمى بارشاد العقل
السليم الى مزايا الكتاب الكريم فى تفسير القرآن العظيم
على مذهب النعمان۔ اوله سبحان من ارسل رسوله بالهدى
ودين الحق الخ اروبه بالاجازة العامة عن العلامة الشيخ يوسف
ابن اسمعيل بن يوسف بن اسمعيل بن محمد ناصر الدين النبهانى عن

كذا سائر تصانيفه ۱۲ عبد

السيد محمد ابي الخير عابدين عن[٣] ابن عمه العلامة السيد محمد علاء الدين
ح واروية ايضا عن[١] العلامة اسعد بن احمد الدهان عن[٦] العلامة حسين
الجسر الطرابلسي عن[٣] العلامة السيد محمد علاء الدين عن[٤] والده السيد
محمد امين الشهير بابن عابدين ح واروية عاليا عن[١] العلامة عبد الستار
الصديقي عن[٢] الشيخ ادريس بن محمد المكي المتوفى سنة ١٣٠٨ عن[٣] العلامة
ابن عابدين عن[٤] السيد محمد شاكر عن[٥] الامام المحقق على افندي الدغستاني
عن[٦] الشيخ محمود الانطاكي عن[٧] الشيخ محمد الكاملي عن[٨] الشيخ عبد القادر
الصفوري القرضي عن[٩] القاضي عبد الرحيم الشعراوي عن مؤلفه المولى المحقق
ابي السعود الرومي تنبيه ابو السعود هو شيخ الاسلام مفتي
الانام ابو السعود بن محمد العمادي - قد اشتهر هذا صيت تفسيره
في الآفاق وانتشر نسخه في الاقطار - ولما ارسله مع ابنه الى
السلطان سليمان خان فاستقبله الى باب محله وزاد في وظيفته
واضعف في تشريفاته فلما وقع هذا التفسير لطيفا فائقا على امثاله
فسمي مؤلفه بخطيب المفسرين توفي رحمه الله تعالى سنة ٩٨٢ اثنتين و
ثمانين وتسع مائة -

تفسير العلامة الشمس محمد الخطيب الشربيني المسمى
بالسراج المنير في الاعانة على معرفة بعض معاني كلام
ربنا الحكيم الخبير — اوله الحمد لله الملك السلام المهيمن العلام الخ
اورده بالسند الذي مر في تفسير البغوي الى الصفي القشاشي
عن ابي المواهب احمد بن زين الدين الخطيب عن مؤلفه العلامة
الشيخ شمس الدين محمد بن احمد الخطيب الشربيني الشافعي تنبيه
الشربيني هو الامام الخطيب محمد الشربيني الشافعي اخذ في تفسيره
عن الرازي وابن عادل وغيرهما ذكر فيه انه قال لي شخص من اصحابي
رأيت في منامي اما النبي صلى الله عليه وسلم او الشافعي يقول لي
قل لفلان يعمل تفسيرا على القرآن ثم سألني بعد ذلك جماعة من اصحابي
المخلصين ان اجعل لهم تفسيرا وسطا بين الطويل الممل والقصير
المخل فاجبتهم الى ذلك انتهى ملخصا توفي سنة رحمه الله تعالى
فرغ من تاليفه كما ذكر في تفسيره يوم الاثنين المبارك ثالث عشر صفر
الخير من شهور سنة ٩٦٨ ثمان وستين وتسعمائة

---

٥ وغير ذلك من تصانيفه اورده بالسند المذكور في المتن ١٢ منه

١٣ تفسير[١٣] ابن عطية المسمى بمحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز
اروية عن الشيخ حسب الله عن[٢] عبد الغني الدهيالي عن[٣] العلامة الامير
الكبير من طريق ابن ابي الاحوص عن ابن الاحوص عن ابن عبد الرزاق عن
ابي حكم عن مؤلفه القاضي ابي محمد عبد الله بن عبد الحق بن ابي بكر بن غالب
ابن عطية الغرناطي المتوفى سنة ٥٤٢ه تنبيه قال صاحب الكشف قد اثنى
عليه ابو حيان وقال هو اجل ما صنف في علم التفسير وافضل من تعرض
للتنقيح والتحرير وقيل كتاب ابن عطية اقل واجمع واخلص ككتاب
الزمخشري الخص واغوص انتهى

١٤ تفسير[١٤] الثعلبي المسمى بالكشف والبيان في تفسير القرآن
احمد للامام ابي اسحاق محمد النيسابوري الثعلبي ويقال الثعالبي
وهو لقب وليس بنسب - اوله بحمد الله نفتتح الكلام وبتوفيقه
نستنجح المطلب والمرام الخ اروية وسائر مولفاته بالسند المذكور
آنفا الى الامير الكبير من طريق ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم
وعبد الله بن عمر الصفار والمؤيد بن محمد الطوسي كلهم عن ابي
محمد العباس ابن محمد بن ابي منصور الطوسي عن ابي سعيد محمد بن سعيد

ابن محمد عن مؤلفها ابی اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ ھو ابو اسحاق احمد بن ابراھیم الثعلبی المتوفی سنۃ ٤٢٧ سبع وعشرین واربعمائۃ

تفسیر الواحدی ثلثۃ البسیط والوسیط والوجیز وتسمی ھذہ الثلاثۃ الحاوی لجمیع المعانی للامام ابی الحسن الواحدی ۔ اروبھا وسائر مصنفاتہ بالسند المذکور من طریق الحاتمی عن عبد اللہ ابن عمر الصفار عن عبد اللہ بن الحواری عن مؤلفھا ابی الحسن الواحدی تنبیہ الواحدی ھو ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری المتوفی سنۃ ٤٦٨ ثمان وستین واربعمائۃ انتھی کشف الظنون ۔

تفاسیر ابی حیان الثلاث البحر والنھر والساقیۃ وسائر مصنفاتہ بالسند المتقدم الی الامیر الکبیر من طریق صاحب المنح عن التنوخی عن اثیر الدین ابی حیان محمد بن یوسف النفری الغرناطی نزیل مصر تنبیہ ھو الشیخ اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنۃ ٧٤٥ خمس واربعین وسبعمائۃ ۔ والبحر المحیط کتاب عظیم فی مجلدات ثم اختصرہ فی مجلدین وسماہ النھر الماد من البحر ومختصر تلمیذہ الشیخ تاج الدین احمد بن عبد القادر بن مکتوم المتوفی سنۃ ٧٤٩ سبع واربعین وسبعمائۃ سماہ الدر اللقیط

اقتصر فيه على مباحث مع ابن عطية والزمخشري وردّه عليهما و
وضع ش علامة للزمخشري وع لابن عطية وح لابي حيان اوله
الحمد لله الذي انزل القرآن وجعله حجة الخ

١٩ تفسير الماوردي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم الى الامير الكبير
من طريق الخشوعي عن ابي محمد الجزيري عن علي بن محمد بن نوح عن
ابي الحسن علي بن محمد بن حبيب الماوردي المتوفى سنة ٤٥٠ه

٢٠ حقائق التفسير للسلمي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم
الى الامير الكبير من طريق الحاتمي عن السلفي عن محمد بن مصباح البيهقي
عن ابي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي المتولد سنة ٣٠ المتوفى سنة ٤١٢ه

٢١ تفسير ياقوت التأويل في تفسير التنزيل للامام الغزالي ح
اروية عن[١] الحبيب حسين الحبشي عن[٢] والده محمد الحبشي عن[٣] محمد صالح
الرئيس المكي عن[٤] ابن عبد البر الونائي عن[٥] الشهاب احمد جمعة البجيرمي عن[٦]
المعمر احمد ابن رمضان بن عزام الشافعي[٧] الازهري عن[٨] البابلي عن[٩] سليمان
ابن عبد الدائم عن[١٠] النجم محمد بن احمد عن[١١] الامين محمد بن احمد
ابن عيسى بن البخاري عن[١٢] الشيخ جلال الدين بن الملقن عن

الى اسحٰق ابراهيم بن احمد التنوخي عن[١٣] سليمان بن حمزة عن[١٤] عمر بن مكرم الدينوري
عن[١٥] عبد الخالق بن احمد ابن عبد القادر بن يوسف عن الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالي تنبيه هو ابو حامد محمد بن محمد الامام
حجة الاسلام الغزالي الطوسي مجدد المائة الخامسة صاحب التصانيف
الكثيرة المفيدة في جميع الفنون وهذا التفسير كبير في اربعين مجلدا توفي
رحمه الله تعالى سنة خمس خمسمائة

٢٢ **تفسير ابن حبان وسائر تصانيفه** عن[١] مولانا الحبيب المذكور انفا ٢٢
عن[٢] والده عن[٣] عمر العطار عن[٤] محمد الكزبري عن[٥] علي الكزبري عن[٦] الملا
الياس الكوراني عن[٧] الملا ابراهيم الكوراني عن[٨] النور علي بن مطير اليمني
عن[٩] الشهاب احمد بن محمد الهيتمي المعروف بابن حجر انا عاليا[١٠] محمد ابن
مقبل عن[١١] الصلاح بن ابي عمر عن[١٢] ابي الفضل بن عساكر انا[١٣] ابو روح عبد العزيز
ابن محمد الهروي انا[١٤] تميم بن ابي سعيد الجرجاني انا[١٥] ابو الحسن محمد بن
احمد بن هارون الرودني انا حاتم بن حبان بمروبتصانيفه تنبيه
ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان التميمي البستي[٥] الشافعي المعروف
بابي الشيخ الحافظ الفقيه الواعظ القاضي قال الحاكم كان من اوعية العلم

٥ بست بلد من بلاد سيستان ١٢ بستان المحدثين

فى الفقه واللغة والحديث والوعظ المتوفى سنة ٣٥٤ اربع وخمسين وثلثمائة

تفسير ابن عربى وسائر تصانيفه باسناده المتقدم الى العطار عن

محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكى عن حسن العجيمى

عن صفى الدين احمد القشاشى عن احمد بن على الشناوى عن والده

على الشناوى عن عبد الوهاب الشعرانى عن شيخ الاسلام زكريا عن

ابى الفتح محمد المراغى عن القطب اسماعيل بن ابراهيم الجبرتى عن المعمر

ابى الحسن على الوانى اجازة عن الشيخ الاكبر محى الدين محمد بن عربى الحاتمى

قدس سره العزيز تنبيه هو محمد بن على بن محمد بن احمد بن عبد الله

الحاتمى الطائى الاندلسى المتوفى سنة ٦٣٨ وقيل سنة ٦٢٨ من ولد عبد الله

ابن حاتم اخى عدى بن حاتم يكنى ابا بكر ويلقب بمحى الدين ويعرف بالحاتمى

وبابن عربى بدون الف ولام حيثما اصطلح عليه اهل المشرق فرقا بينه

وبين القاضى ابى بكر بن العربى وكان بالمغرب يعرف بابن العربى بالالف

واللام صنف تفسيرا كبيرا على طريقة اهل التصوف فى

مجلدات قيل انه فى ستين سفرا وهو الى سورة

الكهف وله تفسير صغير فى ثمانية اسفار على طريقة المفسرين

تفسير الغزي ٢٤ اروية اجازة عن السيد محمد علي بن ظاهر الوتري ١ مشافهة عن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله المكي وعن الشيخ عبد الجليل المدني كلهم عن احمد دحلان ٢ عن احمد بن عبيد العطار ٣ عن محدث الشام اسماعيل العجلوني عن محمد نجم الدين ٥ عن محمد بدر الدين ابن محمد رضي الدين الغزي العامري الشافعي المتوفى سنة ٩٦١ ستين وتسعمائة قال صاحب الكشف وهو تفسير منظوم - وانكر كثير من العلماء عليه نظمه لانه يؤدي الى اخراج القرآن العظيم من نظمه الشريف لادخاله في الوزن ما ليس من النظم الشريف ذكره القطب المكي في رحلته -

قلت قال الجنيني في دستور الاعلام - له ثلاثة تفاسير المنثور والمنظوم ان الكبير في مائة الف بيت وثمانين الف بيت انتهى بقدر الضرورة - كذا في كشف الظنون -

تفسير علي القاري - اروية عاليا عن الشيخ عبد الستار المكي عن الملا السويدي عن السيد مرتضى الزبيدي عن المسند محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ العجيمي عن الشيخ محمد حسين

الخافی النقشبندی عن الشیخ المحدث عبد الحی الدهلوی
عن المؤلف تنبیه القاری هو علی بن سلطان الهروی نزیل مکة
المکرمة المعروف بالقاری الحنفی احد صدور العلم فرد عصره
الباهر السمت فی التحقیق ولد بهراة ورحل الی مکة واخذ عن
ابی الحسن البکری واحمد بن حجر المکی وعبد الله السندی
وقطب الدین المکی واشتهر ذکره وطار صیته والف التالیف
المفیدة وسیاتی ذکرها وکانت وفاته بمکة فی شوال سنة
اربع عشرة والف اهـ کذا فی التعلیقات السنیه قلت وقد
زرت قبره الشریف فی المعلی بمکة المکرمة۔

قد ذکرنا الی هنا اتصال سندنا ببعض الکتب من کتب التفسیر
وبقیت منها کثیرة لا تعد ولا تحصی کما قال العلامة
الزمخشری۔ ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد۔ وذلک
فی زمنه فما بالک الی امتداد زماننا هذا۔ فاقتصرنا علی
الکتب المشهورة منها ولیقاس غیرها علیها۔ وقد

اوردت كثيرا منها في تاليفي المستقل المسمى ببستان
المفسرين - والآن نشرع في ذكر سندنا في بعض كتب
الحديث المتداولة بين العلماء الكرام - وعلم الحديث وهو المقصود
بالذات من ذكر الاسانيد - اعتنى به المحصلون وفاز بشرفه
المحدثون فقد اخذناه عن ائمة اعلام واجلة عظام -

واما صحيح البخاري الامام الحجة محمد بن اسمعيل - اروية
عن العلامة الامام الفهامة الهمام الحبيب حسين بن محمد بن حسين بن عبد الله
الحبشي عن والده عن علامة اليمن القطب العارف وجيه الاسلام
ابي زيد السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد
ابن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى عم مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر بن علي البطاح الاهدل عن عم السيد يوسف
ابن محمد البطاح الاهدل عن الحافظ المتبحر مؤلف تيسير الوصول
الى جامع الاصول عن الحافظ السخاوي عن الحافظ ابي الفضل احمد
ابن حجر العسقلاني ح ويروي السيد عبد الرحمن الاهدل اجازة

مكاتبة عن[٤] العلامة الاكبر امام اللغة والحديث ابي الفيض السيد
محمد مرتضى بن محمد الحسيني نزيل مصر اجازة عن[٥] الشهاب احمد بن رمضان
ابن عز الدين الزعبلي الشهير بالسابق عن[٦] الحافظ شمس الدين البابلي عن[٧]
المسند نور الدين علي بن يحيى الزيادي عن[٨] كل من المسندين يوسف بن زكريا ويوسف
ابن عبد الله الارميوني كلاهما عن[٩] الحافظ محمد عبد الرحمن السخاوي عن[١٠] الحافظ ابن حجر العسقلاني
عن[١١] ابراهيم بن احمد التنوخي عن[١٢] ابي العباس احمد بن ابي طالب الحجار
عن[١٣] السراج حسين بن المبارك الزبيدي عن[١٤] الشيخ ابي الوقت عبد
الاول بن عيسى بن شعيب السجزي الهروي عن[١٥] الشيخ ابي الحسن
عبد الرحمن بن مظفر[١] الداودي عن[١٦] ابي محمد عبد الله بن احمد
السرخسي عن[١٧] ابي عبد الله محمد بن يوسف بن مطر بن صالح بن
بشر الفربري عن مؤلفه امير المؤمنين في الحديث ابي عبد الله
محمد بن اسمعيل بن ابراهيم بن المغيرة ابن بردزبة[٢] البخاري الجعفي
رضي الله تعالى عنه ونفعنا به آمين ح وارويه اعلى من هذا

[١] المظفر

[٢] بردزبه بموحدة مفتوحة فراء ساكنة فدال مهملة مكسورة فزاي الساكنة فموحدة مفتوحة فهاء تانيث على ما هو المشهور في ضبطه وهي لفظة بخاريته معناها الزراع كذا في ثبت العلامة ابن عابدين ومسانيد ابن حجر الهيتمي ١٢ عبد الهادي غفرله

(كاتب الحروف محمد فياض خان غفرله)

عن[1] العلامة المحقق الشيخ محمد بن سليمان حسب الله وعن[1] العلامة النبيل
الشيخ محمد عبد الجليل برّاده كلاهما عن[2] الشيخ احمد منة الله والشيخ[2]
عبد الغني الدهياطي وهما عن[3] العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد الهادي
الامير الكبير عن[4] ابي الحسن علي بن محمد السقاط عن[5] الشيخ عبد الله بن
سالم البصري عن[6] الشيخ محمد بن سليمان المغربي عن[7] السراج عمر الالجائي
عن[8] زكريا الانصاري عن[9] الحافظ ابن حجر عن[10] البرهان الشامي عن[11]
احمد بن ابي طالب الحجار الى آخر السند المتقدم واعلى اسانيدي
في صحيح البخاري ما اروية من طريق الختّلاني[1] وهو اعلى سند يوجد
في الدنيا كما قاله الاشياخ ح فاروية عن[1] العلامة الفقيه شيخ الخطباء
بالمسجد الحرام ابي الخير احمد بن عبد الله ميرداد وعن[1] العلامة الجليل محمد
سعيد بن عبد الله الاديب القعقاعي كلاهما عن[2] القدوة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوجك المكي عن[3] الامام ذي المعارف والاسرار
عمر بن عبد الكريم العطار وهو يرويه عن[4] الشيخ صالح الفلّاني وهو عن[5]

---

[1] الختلاني نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد الفوقية المفتوحة بعدها لام ساكنة ثم عين مهملة بلد من بلاد ما وراء النهر من جهة الترك كذا ضبطه ابن خلدون ١٢ حسن الوفا الشيخ العلامة الشيخ صالح الفلاني عبد الهادي غفر له

الشيخ محمد بن سِنّه باجازته من[٦] المعمر الشيخ ابي الوفا احمد بن محمد بن العجل
عن[٥] القطب الشيخ محمد النهروالي[٥١] عن والده احمد النهروالي حـ وارويه
بسند اعلى من هذا بدرجة عن[١] مولانا الشيخ عبد الجليل برّاده المدني
المذكور وهو يرويه عن[٢] المعمر مفتي المدينة المنورة السيد اسمعيل
البرزنجي الشافعي عن[٣] الشيخ صالح الفلاني عن[٤] الشيخ محمد بن سِنّه
الفلاني عن[٥] الشيخ ابي الوفاء احمد بن محمد بن العجل عن[٦] العلامة القطب
النهروالي عن[٧] والده عن[٨] الحافظ نور الدين ابي الفتوح احمد بن عبد الله
ابن ابي الفتوح الطاوسي عن[٩] المعمر بابا يوسف[٥٢] الهروي عن[١٠] محمد بن شاذ
بخت الفارسي الفرغاني بسماعه لجميعه على[١١] الشيخ احد الابدال بسمرقند
ابي لقمان يحيى بن عمار ابن مقبل بن شاهان الختلاني المعمر مائة و
ثلاثا واربعين سنة وقد سمعه جميعه عن[١٢] محمد بن يوسف الفربري لبنيه
عن مؤلفه امير المؤمنين في الحديث في القديم والحديث ابي عبد الله
محمد بن اسمعيل البخاري رضي الله عنه وعنهم اجمعين - قال الشيخ
صالح الفلاني في قطف الثمر وقد ذكر بعض اهل الفهارس وهو الشيخ عبد الجليل

---

[٥١] النهر الى نسبة الى نهر والد بلدة من توابع كجرات الهند كذا في حاشية ثبت العلامة
ابن عابدين الشامي ١٢ عبد الهادي غفر له -

[٥٢] بابا يوسف المشهور بسنة خمس سالة وهو فارسي ومعناه المعمر ثلثمائة سنة ١٢ ابن عابدين غفر له

ابن علی المزجاجی انه صح ان الشیخ قطب الدین محمد النهروالی روی
صحیح البخاری عن الحافظ نورالدین ابی الفتوح الطاوسی بلا واسطة
والده انتهی والله تعالی اعلم واذا ثبت هذا فیعلوا سنادی بدرجة
فبینی وبین البخاری احد عشر - واعلی اسانید البخاری فی الثلاثیات
ثلثة والهویها تسعة - فتکون جملة الوسائط بینی وبین رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی الثلاثیات[1] خمسة عشر - وهذا عال جدًا - واعلی اسانید
الشیخ محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری شیخ العلامة ابن
عابدین صاحب رد المحتار المتوفی سنة ١٢٢٢ اثنتین وعشرین ومائتین
والف ان یکون بینه وبین البخاری عشرة - فکانی اخذته عنه والحمد لله
رب العلمین علی هذه النعمة العظیمة بحیث یحصل بالسند العالی
القرب من رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعرف ذلک واحرص
علیه فان العلو فی الاسناد امر محبوب عند المحدثین

قال شیخ مشائخنا الامیر الکبیر فی ثبته الشهیر ما نصه قال فی
المنح البادیه فی الاسانید العالیه لسیدی محمد الفاسی شیخ ابن الحاج

[1] وهی اثنان وعشرون حدیثا ١٢

الذى هو شيخ شيخنا السقاط نقلا عن جده ابى البركات ان رواية ابن سعادة
افضل من الروايات التى عند ابن حجر ان ابن حجر لم يعثر عليها وهى
المعتمدة عندنا بالمغرب وهى مسلسلة بالمالكية انتهى

فاقول اروية من طريق ابن سعادة عن[1] شيخنا عبد الجليل برّاده المدنى
عن[2] منة الله الازهرى المالكى عن[3] الامير الكبير عن[4] نور الدين ابى الحسن على
ابن محمد العربى السقاط المالكى عن[5] احمد بن الحاج عن[6] ابى البركات عبد القادر
الفاسى عن[7] والده على عن[8] والده الامام يوسف بن محمد الفاسى وعن
شيخ الجماعة احمد بن على المنجور وعن الامام محمد بن قاسم الغرناطى الشهير
بالقصار كلهم عن[9] ابى عبد الله محمد بن عبد الرحمن اليستيتنى عن[10] سيدى
زروق وعن ابن غازى وهما عن[11] عبد الله القورى عن[12] ابى عبد الله
محمد القسانى المكناسى عن[13] القاضى احمد بن محمد بن الغماز الخزرجى
عن[14] الرضى الطبرى عن[15] ابن خيره عن[16] عبد العزيز ابن سعادة عن[17]
ابى عبد الله بن سعادة عن[18] ابى على الصدفى عن[19] الامام الباجى عن[20]
ابى ذر الهروى عن شيوخه الثلاثة ابى محمد عبد الله بن حموية
الحموى السرخسى وابى اسحق ابراهيم بن احمد بن ابراهيم

طريق ابن سعادة فى رواية البخارى

ابن داؤد البلخي المستملي وابي الهيثم محمد بن المكي بن زراع كغراب
المروزي الكشميهني واخذ الثلاثة عن الامام ابي عبد الله
محمد بن يوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربري عن جامعه وعدد
احاديثه سبعة الاف ومائتان وخمسة وسبعون بالاحاديث
المكررة وقيل انها باسقاط المكررة اربعة الاف حديث قنبيه
قال ابن حجر في مسانيد البخاري هو ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بن
ابراهيم بن المغيرة بضم فكسر ابن بردزبه بموحدة مفتوحة فراء ساكنة
فمهملة مكسورة فزاي ساكنة فموحدة مفتوحة على المشهور
وهو بالفارسية الزراع الجعفي مولاهم البخاري مولى اسلام
على مذهب من يرى ان من اسلم على يد شخص كان ولاؤه له ذلك
لان جده المغيرة كان مجوسيا ثم اسلم على يد اليمان الجعفي والى
بخارى نسبته الجعفي ابن سعد العشيرة الى قبيلة من اليمن من
مذحج وهم من قال انه اسم لبلد - وجده ابراهيم قال الحافظ
ابن حجر لم اقف على شيء من اخباره وابوه اسمعيل كان من العلماء
العاملين وروى عن حماد بن زيد ومالك وصحب ابن المبارك

وروى عنه العراقيون قال لا اعلم فى جميع مالى درهما من شبهة
توفى ابو البخارى صغيرا فنشأ فى حجر الله ثم عمى فرأت ابراهيم الخليل
على نبينا وعليه افضل السلام والمرسلين اجمعين قائلا لها قد رد الله
على ابنك بصره بكثرة دعائك له فاصبح وقد رد الله عليه بصره وكانت
نشأته وتربيته فى حجر العلم مرتضعا ثدى الفضل ثم الهم طلب
الحديث وله نحو عشر سنين فلما خرج من المكتب ولما بلغ
احدى عشر سنة رد على بعض مشائخه غلطا وقع له فى سنده
حتى اصلح كتابه من حفظ البخارى ولما بلغ ست عشرة سنة
حفظ كثيرا من كتب الحديث وفى ثمانى عشرة صنف التاريخ
الكبير وغيره عند قبر النبى صلى الله عليه وسلم فى الليالى المقمرة
وكتبوا عنه الحديث ثم رحل واتسع فى الرحلة فاجتمع باكثر
مشائخ الحديث بعد ان سمع الكثير ببلده بخارى اعظم مدن
ما وراء النهر قال النووى والتاج السبكى وغيرهما ذكره ابو عاصم
العبادى فى طبقات اصحابنا الشافعيين انتهى وسأله اهل بلخ
فى الاملاء عليهم فاملاء عليهم الف حديث عن الف شيخ و

كان مسلم بن الحجاج يقول له دعني اقبل رجليك يا استاذ الاستاذين
وسيد المحدثين وكان يسمى هذا اربعمائة محدث اجتمعوا سبعة ايام
لمغالطته فخلطوا الاسانيد بعضها في بعض وعرضوها عليه فما استطاعوا
مع ذلك ان يغلطوه في لفظة لا في اسناد ولا في متن ولما قدم بغداد
فعلوا معه نظير ذلك فعمدوا الى مائة حديث قلبوا متونها واسانيدها
ودفعوا الكل واحد عشرة ليلقيها عليه في مجلسه الخاص بالناس احتحانا
فقام احدهم وسأله عن حديث تلك العشرة فقال له لا اعرفه فقام
اخر فسأله عن الثاني فقال لا اعرفه ولا زالوا وزال كذلك الى ان
فرغت المائة ثم التفت الى الاول فقال اما صواب حديثك فهو
كذا وكذا والى الثاني وقال ذلك هكذا الى ان اتى على المائة
فبهر الناس واذعنوا له ولما قدم البصرة نادى منادي يعلمهم بقدومه
فاحدقوا به وسألوه ان يعقد لهم مجلس الاملاء فاجابهم فنادى
المنادي يعلمهم بانه اجابهم فلما كان الغد اجتمع الوف من المحدثين
والفقهاء فاول ما جلس قال اهل البصرة انا شاب
وقد سألتموني ان احدثكم وساحدثكم احاديث عن اهل بلدكم

تستفيده ههنا يعني ليست عندكم واملى عليهم من احاديث اهل
بلدهم ما ليس عندهم حتى بهرهم - وروى عنه الصحيح يقولون
الف رجل وكان ورده ختمة كل يوم وثلثها سحر كل ليلة
وصحيحه اصح الكتب بعد القرآن وقال اخرجته من زهاء ستمائة
الف حديث والفته بمكة في ست عشرة سنة وللائمة عليه من الثناء
ما يضيق عنه هذا المحل ومنه ما صح عن احمد بن حنبل ما اخرجت
خراسان مثله وقال غير واحد هو فقيه هذه الامة وجمع رضي الله
عنه من الحياء والسخاء لا سيما للطلبة والشجاعة والورع
والزهد ما لم يجمعه غيره ورث من ابيه مالا كثيرا فتصدق
به لا فراطه في الكرم واعطى في بضاعة خمسة آلاف درهم فاخر
فاعطى عشرة آلاف ثم باعها للاول وقال كنت ملت الى بيعه
فلم اغير نيتي واستحن رحمه الله تعالى بمحن كثيرة حسدا جماعة
من اهل عصره له ومن جملتها الواقعة المشهورة لمحمد بن يحيى
الذهلي معه وحاصلها ان اهل بخارى سمعوا بمقدمه اليهم من
نيسابور فقال لهم رئيسهم علما وغيره محمد المذكور الى مستقبل

فمن اراد فليستقبله فاستقبله هو وعامة علمائها ثم قال الذهلي
لاصحابه لا تسألوه عن شيئ من الكلام فلعله يجيب بما يخالفه فيه
فتقع الفتنة بيننا وبينه فيشمت بنا كل مبتدع فلم يكن باسرع من
ان سئل عن اللفظ بالقرآن المخلوق هو فقال افعالنا مخلوقة والفاظنا
من افعالنا والعجب ان جواب البخاري هذا مع كونه في غاية الصحة
والقوة والوضوح والجريان على ما عليه اهل السنة لم يترك حسدته بل
غير وافى وجه الحسن والوافيه الاحتمالات البعيدة والتجويزات
الغريبة ما ينبئ عن حسدهم وتجاهلهم ولما غلب الحسد على الذهلي و
سئل البخاري عن ذلك في حضرته واجاب بنحو ما اجاب به اولا
موه في كلامه وقال القرآن كلام الله غير مخلوق ومن زعم لفظي
بالقرآن مخلوق فهو مبتدع لا يجلس الينا ولا نكلمه بعد هذا من ذهب
الى محمد بن اسمعيل فانقطع الناس عنه الا مسلما فانه ارسل الى
الذهلي جميع ما كان كتبه لانه ظهر له ان الحق مع البخاري وان الذهلي انما
هو حاسد متعصب بالا يروج الا على جهلة العوام والحكام الطغام ومن
ثم اتبع حسده فقال لا يساكنني محمد بن اسمعيل في البلد فخرج البخاري

منها خوفا علی نفسہ وکان ھذا الفعل من البخاری والذھلی سببا لغایۃ
رفعۃ البخاری وامتلأ اقطار الارض بذکرہ واجلالہ وتعظیمہ البالغ
لنھایات التعظیم حتی من العامۃ ولغایۃ نزول الذھلی وانخفاضہ و
انطماس ذکرہ وعدم معرفۃ الناس کلھم لہ الا افراد من ائمۃ الحدیث
فتامل معاملتک مع اللہ تعالی ومع الخلق وتمسکک باللہ واعراضک
عنہ لتعلم ما یترتب علی کل من ھاتین المرتبتین من رفع الذکر وانتشار
العلم وتتابع الناس فی الثناء علی اھل المرتبۃ الاولی ومن اضداد
ذلک علی اھل المرتبۃ الثانیۃ وکم وقع للعلماء مع حاسدیھم
نظائر لھذہ القصۃ فایاک ایاک ان تزل عن الطریقۃ المثلی وان
تضل عما اوضحہ لک نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم من الکمالات التی
لا یزال صاحبھا یترقی ان یکون وارث الخلافۃ العظمی وفوض
امورک کلھا الی اللہ سبحانہ وتعالی فانک ان صدقت فی ذلک
زال عنک کل حسد لا سیما للعلماء العاملین والائمۃ العارفین والخلفاء
الوارثین وتامل ما صح بہ الحدیث القدسی - من[1] آذی لی ولیا فقد

[1] اللہ پاک نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ جسنے میرے کسی دوست کے بارے میں مجھکو ایذا دی تو میں
اس سے جنگ کرونگا ۱۲

ومن المعلوم ان من حاربه الله تعالى لا يفلح ابدا - وجرت له رحمه الله
تعالى محنة اخرى وهى انه لما رجع الى بخارى زادت شهرته وتعظيم الناس
له اكثر مما كان بمراتب فى ذلك انهم لما سمعوا بقدومه نصبت له القباب
على فرسخ منها واستقبله عامة اهلها ونثر عليه الدراهم والدنانير فبقى
مدة يحدثهم ثم تحرك له امير البلد خالد بن محمد الذهلى نائب الخلافة
العباسية فارسل اليه من يسأله ويتلطف به ان يأتيهم بالصحيح ويحدثهم
به فى قصره فقال لرسوله قل له انى لا اذل ولا احمل الى ابواب السلاطين
فان احتاج لشيئ منه فليحضر فى مسجدى او دارى فان لم يعجبك
هذا فانت سلطان فامنعنى من الجلوس على الناس ليكون ذلك لى عذرا
يوم القيمة عند الله تعالى ان لا اكتم العلم فراسله ان يعقد مجلسا
لاولاده ولا يحضر غيرهم فابى عن ذلك ايضا وقال لا يسعنى ان اخص
بالسماع قوما دون قوم فاشتد غيظه فاستعان الامير عليه ببعض
حسدته من علماء بخارى ثم امره بالخروج من بلده فدعا عليه وكان
مجاب الدعوة فلم يأت شهر حتى وصل من الخلافة بان ينادى
على الامير فاركب حمارا ونودى عليه فى البلد ثم حبس الى ان مات

احمد الزاهد

ذليلا حقيرا وكذلك لم يبق احد ممن ساعده الا وابتلى ببلاء شديد و
لما خرج من بخارى كتب اليه اهل سمرقند يخطبونه الى بلدهم فسار اليهم
فلما كان بخرتنگ[1] بمعجمة مفتوحة فى الاشهر ومكسورة فراء ساكنة
ففوقية مفتوحة فنون ساكنة مكان وهو على فرسخين من سمرقند وجزم
بعضهم بان بينهما نحو ثلاثة ايام وسألت اهلها عن ذلك فقالوا هذا خطأ والصواب
الاول وعن معنى خرتنگ فقالوا معناه الضيق لكثرة الزائرين فقلت
لهم يلزم حدوث هذه التسمية بعد موت البخارى فقالوا هو كذلك
لانها كانت قبل موته تسمى بغير ذلك - بلغه انه وقع بينهم اى اهل
سمرقند فتنة فقوم يريدونه وقوم يكرهونه وكان له اقرباء بها فنزل بها
حتى يتجلى الامر فاقام اياما فمرض حتى وجه اليه رسول من اهل سمرقند يلتمسون
خروجه اليهم فاجاب وتهيأ للركوب ولبس خفيه وتعمم فلما مشى عشرين
خطوة تقريبا الى الدابة ليركبها قال ارسلونى قد ضعفت فارسلوه فدعا

تحقيق لفظ خرتنگ

[1] وسمعت من بعض شيوخى (وهو الشيخ على بن سلطان اللينجاوى الفارسى) ان اصل
خرتنگ بالفارسى اسم للحزام الذى يشد به بطن الحمار لاثبات الرحل ويحتمل انه سمى ذلك
المكان بخرتنگ لكثرة شد الرحال اليه اهـ والله اعلم بالصواب ١٢ -
محمد عبد الهادى كان له الله ذو الايادى

بدعوات ثم اضطجع فقضى فسال منه عرق كثير لا يوصف وما سكن عنه العرق
حتى ادرج في اكفانه وقيل ضجر ليلة فدعا بعد ان فرغ من صلوة الليل اللهم
قد ضاقت على الارض بما رحبت فاقبضني اليك فمات في ذلك الشهر
وقت العشاء ليلة السبت ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومائتين
عن اثنين وستين سنة الا ثلثة عشر يوما لانه ولد يوم الجمعة بعد
الصلوة لثلاث عشر خلت من شوال سنة اربع وتسعين ومائة
انتهى مختصرا - مادة تاريخ ولادته صدق ومادة تاريخ وفاته - نور -
١٩٤ ٢٥٦

٢ واما صحيح مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن كوساد القشيري ٢
رحمه الله تعالى فاروية عن العلامة الفاضل الشيخ صالح ابن العلامة
صديق كمال عن والده واروية عاليا عن العلامة الشيخ عبد الله القدومي
كلاهما عن العلامة الشيخ عبد الرحمن بن العلامة محمد بن عبد الرحمن
الكزبري عن والده عن العارف بالله الشيخ عبد الغني النابلسي عن النجم
محمد الغزي عن والده البدر محمد الغزي عن البرهان ابي شريف
عن البدر القباني عن ابن الحباز عن الامام النووي عن ابي اسحق
ابراهيم ابن ابي حفص عمر بن خضر الواسطي قال اخبرنا الامام ابو الفتح

منصور بن عبد المنعم الفراوی قال[13] اخبرنا الامام فقیه الحرم ابو عبد الله محمد
ابن الفضل الفراوی انا[14] ابو الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی انا[15]
ابو احمد محمد بن عیسی بن عمرویه الجلودی[1] عن[16] ابی اسحٰق ابراهیم بن محمد بن سفیان
عن مؤلفه الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری الا ثلاثة فوائت فی
ثلاثة مواضع لم یسمعها ابراهیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم
فروایته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة[2] وقد غفل اکثر الرواة
عن تبیین ذلک وتحقیقه فی اجازاتهم بل یقولون فی جمیع الکتاب
اخبرنا ابراهیم ابن محمد بن سفیان قال اخبرنا مسلم بن الحجاج و
هو خطاء ح وارویه عالیا منه عن[1] المحقق الحسیب النسیب الحبیب حسین
ابن محمد الحبشی عن[2] والده عن[3] العلامة ابی حفص عمر بن عبد الکریم
العطار عن[4] محدث دار الهجرة الشیخ صالح الفلانی ح وارویه عالیا
منه عن[1] العلامة النبیل الشیخ محمد عبد الجلیل عن[2] السید اسمٰعیل

---

١ بضم الجیم بلا خلاف نسبة لسکة الجلود بین نیسابور والدراسة ١٢ محمد عبد الهادی غفرله
٢ الوجادة - فرعوا قولهم وجادة فیما اخذ من العلم من صحیفة من غیر سماع ولا اجازة
ولا مناولة من تفریق العرب بین مصادر وجد للتمییز بین المعانی المختلفة انتهی مختصرا
وتمامه فی مقدمة ابن الصلاح ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له

البرزنجي مفتي المدينة عن[٣] الشيخ صالح الفلاني عن[٤] الشريف مولاي سليمان
الدرعي عن[٥] الشيخ حسن العجيمي عن[٦] الشيخ احمد العجل اليمني عن[٧] الامام يحيى
ابن مكرم الطبري عن[٨] جده الامام محب الدين محمد بن محمد الطبري عن[٩]
زين الدين ابي بكر بن الحسين المراغي عن[١٠] ابي العباس احمد بن ابي طالب
الحجار عن[١١] الانجب ابن ابي السعادات الحمامي عن[١٢] ابي الفرج مسعود بن
الحسن الثقفي عن[١٣] الحافظ ابي القاسم عبد الرحمن بن منده عن[١٤] الحافظ
ابي بكر محمد بن عبد الله الجوزقي عن[١٥] ابي الحسن مكي بن عبدان
عن مؤلفه الامام مسلم رحمه الله تعالى **تنبيه** مسلم ابن الحجاج هو
القشيري من بني قشير قبيلة من العرب معروفة احد ائمة اعلام
هذا الشان وكبار المبرزين فيه والرحالين في طلبه الى ائمة الاقطار
والمجمع على تقدمه فيه على اهل عصره كما شهد له بذلك اماما وقتهما
حفظا وحديثا ومعرفة ابو زرعة وابو حاتم سمع من مشائخ شيخه البخاري
وغيرهم كاحمد وروى عنه جماعات من كبار ائمة عصره وحفاظه و
منهم مساويه درجة كابي حاتم الرازي والترمذي وامام الائمة
خزيمة وله المؤلفات الكثيرة الجليلة كالمسند الكبير والجامع الكبير

وكتاب العلل وكتاب اوهام المحدثين وكتاب التمييز وكتاب الطبقات
في الحضر وكتاب الاسماء والكنى وكتاب الوحدان وكتاب حديث عمرو بن
شعيب وكتاب مشائخ مالك وكتاب مشائخ الثوري ولا سيما صحيحه[1] الذي
امتن به على المسلمين وابقاله بالثناء الحسن الجميل الى يوم الدين فان من
اطلع على ما اودعه في اسانيده وترتيبه وحسن سياقه وبديع طريقته
من نفائس التحقيق وانواع الورع التام والاحتياط والتحري في الرواية
وتلخيص الطرق واختصارها وضبط متفرقها وكثرة اطلاعه واتساع
روايته علم انه امام لا يلحق وفارس لا يسبق **قال** صنفت المسند
الصحيح من ثلثمائة الف حديث مسموعة ولما قدم البخاري نيسابور
آخر مرة لازمه مسلم واكثر التردد اليه ومن ثم حذا حذوه في صحيحه
وكان هذا هو مراد الدارقطني بقوله لولا البخاري لما ذهب مسلم
ولا جاء **ولد** سنة اربع ومائتين **وتوفي** رضي الله عنه عشية
يوم الاثنين[2] لاربع بقين من شهر رجب سنة ٢٦١ احدى وستين ومائتين

---

[1] قال محمد بن اسحاق بن منده سمعت ابا علي النيسابوري يقول ما تحت اديم السماء اصح
من كتاب مسلم في علم الحديث ١٢ اكمال في اسماء الرجال
[2] يوم الاحد لست بقين من رجب ١٢ اكمال -

ودفن یوم الاثنین بنیسابور وقبرہ بھا مشھور یزار ویتبرک بہ۔
قیل سبب موتہ انہ عقد لہ المجلس للمذاکرۃ فذکر لہ حدیث فلم یعرفہ
فانصرف الی منزلہ فقدمت سلۃ[1] تمر فکان یطلب الحدیث ویاخذ تمرۃ تمرۃ
فاصبح وقد فنی التمر وجد الحدیث وکان ذلک سبب موتہ
ولذا قال ابن الصلاح وکانت وفاتہ بسبب غریب نشأ من
غمرۃ فکرۃ علمیۃ انتھی ما فی ثبت ابن جمرحمہ اللہ تعالیٰ

سنن الامام[2] ابی داؤد[3] السجستانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اولھا الحمد للہ الذی ھدانا لدینہ واکرمنا بسنۃ نبیہ۔ اروی ھا
عن[1] العلامۃ الحبیب المذکور عن[2] والدہ عن[3] الشیخ عمر بن عبد الکریم
العطار عن[4] الشیخ صالح الفلانی واروی عالیا عن[1] شیخی الشیخ
عبد الجلیل عن[2] العلامۃ السید اسمعیل البرزنجی عن[3] العلامۃ الفلانی
عن[4] الشیخ محمد ابن سنہ عن[5] مولای الشریف محمد بن عبد اللہ
عن[6] الشریف المعمر ابی الجمال ابن عبد الکریم عن[7] الشیخ یس المحلی والبدر
الکرخی[8] والشیخ احمد الکلبی کلھم عن[8] الجلال السیوطی عن[9] ابی بکر

---

[1] سلۃ بالفتح وتشدید لام ظرف کہ طعام وجامہ ومیوہ در وے نہند ۱۲ منتخب [2] علم احادیث
(۸۰۰۴) کشف الظنون صفحہ ۳۴/۲ ۱۲ [3] الکرخی نسبت الی الکرخ محلۃ ببغداد ۱۲ کذا فی الارشاد

ابن صدقة المناوی عن[١٠] محمد بن المظفر عن[١١] ابی النون یونس بن ابراهیم
الدبوسی عن[١٢] ابی الحسن علی بن الحسین المغیر عن[١٣] الفضل بن سهل الاسفرائینی
عن[١٤] ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی ح والسیوطی یروی عن[٩] محمد
ابن مقبل عن[١٠] الحراوی عن[١١] فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المعروف
بابن البخاری عن[١٢] عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی قال انا به[١٣] الشیخان
ابو البدر ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن
محمد الدامغی[١] سماعا علیهما ملفقا[٢] قالا اخبرنا به[١٤] الحافظ الکبیر ابو بکر احمد
ابن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن[١٥] ابی عمر القاسم بن جعفر بن
عبد الواحد الهاشمی عن[١٦] ابی علی محمد بن احمد اللؤلؤی عن مؤلفها
الامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی رحمه الله تعالی[١٢]

تنبیه ابو داؤد هو سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر بن شداد
ابن عمرو بن عمر السِجِستانی بکسر السین الاولی وفتح وبکسر الجیم وسکون

---

[١] الدامغی بالضم لغة وبالفتح عند اهل الحدیث منسوب الی دومة الجندل موضع بین
الشام والعراق ١٢ ارشاد

[٢] ملفقا ای البعض من ابی البدر والبعض من ابی الفتح ١٢ ارشاد۔
محمد عبد الهادی غفرله

السين الثانية معرب سيستان من نواحي هراة من بلاد خراسان
الازدي صاحب السنن **ولد** سنة ثنتين ومائتين وهو احد ائمة
المسلمين في الحفاظ والجهابذة المكثرين الذين يعتمد عليهم ويرجع اليهم
قال بعضهم وهو تالي الشيخين في علمهما وفضلهما سكن البصرة
وروى سننه ببغداد فاخذها اهلها عنه وعرضه على احمد بن حنبل
فاستجاده واستحسنه **وقال الجلال** لم يسبقه احد في زمنه
الى معرفته بتخريج العلوم **وقال** غيره هو احد حفاظ الحديث سندا
وعلما وعلا ومن ثم قال جمع الين له الحديث كما الين الحديد لداود
على نبينا وعلى سائر الانبياء والمرسلين افضل الصلوة والسلام
سمع خلائق كاحمد القعنبي وسليمان بن حرب وقتيبة وروى عنه
خلائق كالترمذي والنسائي **قال** كتبت عن النبي صلى الله عليه وسلم
خمسمائة الف حديث انتخبت منها ما ضمنته كتاب السنن واحاديثه
اربعة الاف وثمانمائة ليس فيها حديث اجمع الناس على تركه **قال**
ابن الاعرابي من عنده كتاب الله وسنن ابي داود لم يحتج معهما
الى شيء من العلم **وكان** لابي داود كم واسع وكم ضيق فقيل له ما

هذا قال الواسع للكتب والضيق لا يحتاج اليه توفي سنة خمس و
سبعين[٥] ومأتين وذكر جماعة من الشافعية في كتبهم انه شافعي و
كان سبب ذلك كثرة اخذه من اصحاب الشافعي وفي نظر ظاهر و
ظاهر انه حنبلي انتهى ما في المسانيد وغير ذلك من كتب الرجال۔

الجامع الكبير اعني سنن الحافظ ابي عيسى الترمذي

رحمه الله تعالى اروية عن شيخنا العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن[١] شيخنا الشيخ عبد الجليل كلاهما عن[٢] احمد منة الله عن[٣] الاول
الكبير عن[٤] السيد نور الدين ابي الحسن علي بن احمد الصعيدي
العدوي المالكي عن[٥] الشيخ محمد عقيلة المكي عن[٦] الشيخ حسن بن
علي العجيمي المكي عن[٧] الشيخ احمد العجل عن[٨] الامام المحب يحيى بن
مكرم عن[٩] جده الامام محمد بن محمد عن[١٠] الزين المراغي عن[١١] عم
ابن ابي طالب الحجار عن[١٢] ابي المنجا عبد الله بن عمر اللتي عن[١٣]
ابي الوقت عبد الاول بن عيسى السجزي انا[١٤] القاضي ابو عامر محمود
ابن القاسم الازدي عن[١٥] عبد الجبار بن محمد الجراحي عن[١٦] محمد الجوو

---

[٥] وله ثلث وسبعون سنة ١٢ بستان المحدثين

المروزی عن الحافظ الحجة ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ
قنبیہ الترمذی ھو ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک
السلمی والترمذی تثلیث الفوقیۃ وکسر المیم او ضمھا کلھا مع اعجام
الذال نسبۃ لمدینۃ قدیمۃ علی طرف جیحون نھر بلخ وھو الامام
الحجۃ الاوحد الثقۃ الحافظ المتقن اخذ عن البخاری وغیرہ قال
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عرضت کتابی ای کتاب[ل] السنن المسمی
بالجامع علی علماء الحجاز والعراق وخراسان فرضوا بہ وقالوا
من کان فی بیتہ فکانما فی بیتہ نبی یتکلم۔ مات[ل] الترمذی
بترمذ اواخر رجب سنۃ تسع وسبعین ومائتین کذا قالہ جمع
مؤرخون انتھی ما فی مسانید ابن حجر مختصراً ملخصاً

سنن النسائی الصغریٰ المسماۃ بالمجتبیٰ او المجتنیٰ للامام

النسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اردیھا عن[ل] شیخنا الحبیب حسین

[ل] ولہ تصانیف کثیرۃ فی علم الحدیث۔ وھذا کتابہ الصحیح احسن الکتب احسنھا ترتیبا واکثرھا
فائدۃ واقلھا تکرارا وفیہ ما لیس فی غیرہ من ذکر المذاھب وغیرھا من الفوائد ۱۲ اکمال
[ل] وفی الاکمال لیلۃ الاثنین لثالث عشرۃ من رجب سنۃ ۲۷۹ انتھی واللہ تعالیٰ اعلم
(کاتبہ محمد یامین خان غفر اللہ لہ)

عن والده عن الشيخ عمر العطار وارويها عن فقيه عصره الشيخ
احمد ابي الخير شيخ الخطباء بالمسجد الحرام وعن العلامة الشيخ
محمد سعيد القعقاعي كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ
عمر العطار عن الشيخ ابي النور علي بن عبد البر الونائي عن الشهاب
احمد جمعة البجيرمي عن المعمر احمد بن رمضان الشافعي الازهري
عن الشمس البابلي ويرويها الشيخ عمر عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن الشيخ
محمد عارف عن محدث وقته الشيخ حسن العجيمي عن البابلي عن الشهاب
احمد بن خليل السبكي وابي النجا سالم بن محمد السنهوري عن
الغيطي عن زكريا عن الزين رضوان بن محمد عن البرهان ابراهيم
ابن احمد التنوخي عن ابي العباس احمد بن ابي طالب الحجار عن ابي طالب
عبد اللطيف بن محمد بن علي القبيطي عن ابي زرعة طاهر بن محمد
ابن طاهر المقدسي عن ابي محمد عبد الرحمن بن احمد الدوني
عن احمد بن حسين الكسار عن ابي بكر احمد بن محمد بن اسحاق بن السني

لہ الدون قرية بدنيور اثبت ابن عابدين - عبد الهادي غفر الله له

الدينوري عن الحافظ ابي عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائي رحمه الله تعالى

تنبيه النسائي هو احمد بن شعيب بن علي بن سنان بن عزب

دينار الخراساني احد الائمة الحفاظ العلماء الفقهاء بل احد ائمة الدنيا

في الحديث والمشهور فيه اسمه وكنايه سمع من كثيرين من مشائخ

الشيخين البخاري ومسلم ومن ابي داؤد واخرين بلاد كثيرة و

اقاليم مختلفة واتسع اخذه ورحلته **ولد** رحمه الله تعالى بخراسان

سنة ٢١٥ وكان شافعيا مذهبا وكان يصوم يوما ويفطر يوما قال

الدارقطني هو مقدم على الحديث اكثر من ان يذكر ومن نظر في

كتابه تحير في حسن كلامه ودخل دمشق فسئل عن معاوية ففضل

عليا عليه رضي الله عنهما ولما ذكروا له فضائل معاوية مريدين

بذلك تفضيله على علي رضي الله عنه قال لهم منكرا عليهم الا

يرضى معاوية ان يكون راسا برأس حتى يفضل **وقوله** راسا برأس

انما هو من باب التنزل مع الخصم لاجماع اهل السنة على ان عليا

رضي الله عنه افضل فاخرج من المسجد واسوه بالارجل حتى

اشرف على الموت **فتوفي** رضي الله عنه يوم السبت ثالث عشر من

صفر الخير سنة ٣٠٣ ثلث وثلثمائة فحمل الى الرملة ومات بها ودفن
بالبيت المقدس وقيل اوصى ان يحمل الى مكة فحمل اليها ودفن بين
الصفا والمروة عن ثمان وثمانين سنة كما قاله الذهبي وغيره
وكانه بناه على قول النسائي عن نفسه لشيء ان يكون مولده سنة
خمس عشرة مائتين ونسا بفتح النون والسين المهملة من كور
نيسابور وقيل من ارض فارس والنسبة اليها نساى بهمزة الالف
وقد يقال نسوى قيل وهو القياس وما اشتهر الان من حذف الالف
بعد الهمزة لا اصل له الا ان يدعى انه للتخفيف انتهى مختصرا

سنن الامام ابي عبد الله ابن ماجه القزويني رحمه الله تعالى ٦

اروي بها عن العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ عبد الغني
الدهلوي المدني عن العلامة محمد عابد السندي عن الشيخ يوسف
المزجاجي عن ابيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري عن الشيخ علاء الدين البابلي عن خاله سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري عن ابن حجر

ح ٥ علة احاديثها ٤٠٠ ١٢

العسقلانی ح وارویها عالیا بالسند المذکور فی سنن النسائی
الشیخ عمر[٣] العطار عن[٤] العلامة محمد[٥] الکزبری والشیخ مصطفی الرحمتی
کلاهما عن[٥] الشیخ عبد الغنی النابلسی عن[٦] نجم الدین محمد الغزی عن
والده البدر عن[٧] الحافظ السیوطی وشیخ الاسلام زکریا عن[٩] ابن
حجر العسقلانی عن[١٠] الشیخ ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن[١١]
الشیخ ابی العباس الحجار عن[١٢] الانجب بن ابی السعادات عن[١٣] الحافظ
ابی ذرعة عن[١٤] الفقیه ابی المنصور محمد بن الحسن بن احمد القزوینی
عن[١٥] ابی طلحة القاسم بن ابی المنذر الخطیب عن[١٦] ابی الحسن علی
ابن ابراهیم ابن سلمة بن بحر القطان عن[١٧] ابی عبد الله محمد بن
یزید المعروف بابن ماجه القزوینی رضی الله عنه قلت ابن
ماجه هو ابو عبد الله محمد بن یزید بن عبد الله بن ماجه القزوینی
مولی ربیعة بن عبد الله الامام الحافظ احد الاعلام صاحب السنن
التی یکفیها شرفا انها جعلت من الکتب الستة والسنن الاربعة
بعد الصحیحین بعد ان کان المکمل لذلک هو مؤلفها الامام مالک مع
کونها شارحة عما حوض علیها اصحاب الکتب الخمسة من المقاصد

التي يتدبرها المحدث ومع كثرة احاديثها الضعيفة بل فيها احاديث
منكرة بل نقل عن الحافظ المزي ان الغالب فيما انفرد به الضعف
ولذا اجرى كثيرا من القدماء على اضافة المؤطاء وغيره الى الخمسة
وطاف (اي ابن ماجه) البلاد حتى سمع اصحاب مالك والليث ودوى
عنه خلق كثيرون منهم ابو الحسن القطان توفي لثمان بقين من رمضان
سنة ثلاث او خمس وسبعين ومائتين ومولده سنة تسع ومائتين

المؤطا الامام دار الهجرة ابي عبد الله مالك بن انس رضي الله عنه

اخبرني به العلامة الشيخ[1] عبد الحق عن[2] العلامة الشيخ
عبد الغني المحدث المدني عن[3] العلامة الشيخ اسحاق المحدث الدهلوي
ح واراويه عاليا بدرجة عن[1] الشيخ محمد يعقوب على الدهلوي عن[2]
الشيخ اسحاق المذكور وايضا اراويه مساويا له عن[1] الشيخ احمد
جمال المكي عن[2] مولانا فضل الرحمن المراد ابادي كلاهما عن[3] مولانا
عبد العزيز الدهلوي عن[4] والده قال اخبرنا بجميع ما في المؤطا رواية
يحيى بن يحيى[5] المصمودي الاندلسي رحمه الله تعالى الشيخ محمد وفد الله
المالكي قرأة مني عليه من اوله الى اخره بحق سماعه لجميعه على شيخي الحرم[6]

المكي حسن بن علي العجيمي والشيخ عبد الله بن سالم البصري المكي قالا أخبرنا
الشيخ عيسى المغربي سماعا من لفظه في المسجد الحرام بقرأته لجميعه على
الشيخ سلطان بن احمد المزاحي بقرأته لجميعه على الشيخ احمد بن خليل
السبكي بقرأته لجميعه على النجم الغيطي بسماعه لجميعه على الشرف عبد الحق
ابن محمد السنباطي بسماعه لجميعه على البدر الحسن بن ايوب الحسيني
النسابه بسماعه على ابي عبد الله محمد بن جابر الوادياشي عن ابي
محمد عبد الله بن محمد بن هارون القرطبي سماعا عن القاضي
ابي القاسم احمد بن يزيد القرطبي سماعا عن محمد بن عبد الرحمن
ابن عبد الحق الخزرجي القرطبي سماعا عن ابي عبد الله محمد بن فرج
مولى ابن الطلاع سماعا عن ابي الوليد يونس بن عبد الله بن مغيث
الصفار سماعا عن ابي عيسى يحيى بن عبد الله سماعا قال اخبرنا عم والدي
عبيد الله بن يحيى سماعا قال اخبرنا والدي يحيى بن يحيى الليثي المصمودي
سماعا عن امام دار الهجرة مالك بن انس رضي الله تعالى عنه الا ابوابا
ثلثة من اخر الاعتكاف فعن زياد بن عبد الرحمن عن الامام مالك
ابن انس رضي الله تعالى عنه ح واروية عن العلامة الحبيب حسين

ابن محمد الحبشي عن[٢] العلامة الشريف محمد بن ناصر عن[٣] العلامة
يوسف بن مصطفى الصاوي المصري عن[٤] العلامة الشيخ محمد بن محمد
ابن احمد بن عبد القادر الاميرح واروية عاليا عن[١] العلامة الشيخ
محمد حسب الله المكي وعن[١] الشيخ عبد الجليل المدني كلاهما عن[٢] العلامة
عبد الغني الدهيالحي عن[٣] الشيخ الامير الكبير عن[٤] الشيخ نور الدين
ابي الحسن علي بن محمد العرجي السقاط المالكي عن[٥] شارح الامام
العلامة الشيخ محمد الزرقاني عن[٦] والده العلامة عبد الباقي الزرقاني
عن[٧] الشيخ علي الاجهوري عن[٨] الشيخ محمد بن احمد الرملي عن[٩] شيخ الاسلام
زكريا الانصاري عن[١٠] الحافظ ابن حجر العسقلاني عن[١١] نجم الدين محمد بن
علي بن عقيل البالسي عن[١٢] محمد بن علي المكفي عن[١٣] محمد بن محمد الدلاصي
عن[١٤] عبد العزيز بن عبد الوهاب بن اسماعيل عن[١٥] جده اسمعيل بن
الطاهر عن[١٦] محمد بن الوليد الطرطوسي عن[١٧] سليمان بن خلف الباجي
عن[١٨] يونس بن عبد الله بن مغيث عن[١٩] ابي عيسى يحيى بن يحيى
ابن يحيى عن[٢٠] عم ابيه عبيد الله ابن يحيى عن[٢١] ابيه يحيى
ابن يحيى الليثي الاندلسي عن الامام مالك رضي الله تعالى عنه

ولنا فيه اسانيد كثيرة كما نرويه عن الشيخ عبد الله القدومي والشيخ
صالح والشيخ فالح والشيخ اسعد والشيخ شعيب والشيخ السيد سالم البار
والشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ المنصوري والشيخ احمد جمال
المكي وغير ذلك - لكن التطويل لا يخلو عن الملال والمقصود التبرك
بالانتظام في سلوك هذه المسالك - فاقتصرنا على هذا القدر فانه
كاف في ذلك - تنبيه قال العلامة الامير الكبير في ثبته ناقلا
من المنح البادية في الاسانيد العالية ما نصه وقال ابو زرعة لو حلف
رجل بالطلاق على احاديث مالك التي في المؤطاء انها صحاح
كلها لم يحنث - وكان الشافعي يقول ما على الارض كتاب
اقرب الى القرآن من كتاب مالك بن انس وانما سمي كتابه
المؤطاء لانه عرضه على بضعة عشر تابعيا وكلهم واطاه على صحته
والحامل اذا امسكته بيدها وضعت في الحال انتهى وقال فيه
ايضا ويحيى الاندلسي هذا لا رواية له في شيئ من الكتب الستة
وروى المؤطاء ايضا عن مالك يحيى بن يحيى التميمي النيسابوري
شيخ الشيخين وغيرهما وهو المروي عنه في الكتب الستة ومن

لاخبرة له يلتبس عليه هذا بذاك **ومالك** وهو مالك بن انس بن
مالك بن ابي عامر بن عمرو الاصبحي ابو عبد الله المدني الفقيه
امام دار الهجرة راس المتقنين حتى قال البخاري اصح الاسانيد
كلها مالك عن نافع عن ابن عمر من السابقة وفي كتاب الانساب
لابن عبد البر ان الامام مالك رحمه الله تعالى سمي عالم المدينة
وانتشر علمه في الامصار واشتهر في سائر الاقطار وضربت له اكباد
الابل وارتحل الناس اليه من كل فج عميق وانتصب للتدريس وهو
ابن سبع عشرة سنة وعاش قريبا من تسعين ومكث يفتي الناس
ويعلم الناس نحوا من سبعين سنة وشهد له التابعون بالفقه والحديث اه
وفي الروض الفائق انه العالم الذي يشير به النبي صلى الله عليه
وسلم في الحديث الذي رواه الترمذي وغيره وهو قوله صلى الله عليه
وسلم ينقطع العلم فلا يبقى عالم اعلم من عالم المدينة وفي حديث
آخر عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه يوشك الناس ان يضربوا
اكباد الابل فلا يجدون عالما اعلم من عالم المدينة قال سفيان بن
عيينة كانوا يرونه مالكا وقال عبد الرزاق كنا نرى انه مالك

فلا يعرف هذا الاسم لغيره ولا ضربت اكباد الابل الى احد مثل ما
ضربت اليه وقال ابن مصعب سمعت مالكا يقول ما افتيت حتى
شهد لى سبعون شيخا انى اهل لذلك وقال الشافعى لولا مالك
وسفيان لذهب علم الحجاز اه مات مالك رحمه الله سنة
تسع وسبعين ومائة وكان مولده سنة ثلث وتسعين[1]
وقال الواقدى بلغ تسعين سنة اه تقريب التهذيب۔

مسند الامام الهمام ابى حنيفة النعمان رضى الله تعالى عنه

جمع الحافظ ابى محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن
الحارث الحارثى۔ اروية عن[1] الشيخ صالح كمال عن[2] والده
العلامة صديق كمال عن[3] الشيخ عبد الرحمن ابن الشيخ محمد الكزبرى
عن[4] والده عن[5] الشيخ عبد الغنى النابلسى عن[6] النجم محمد الغزى عن[7]
والده البدر عن[8] زكريا الانصارى عن[9] عبد السلام بن احمد البغدادى
عن[10] الشرف ابى الطاهر بن الكويك عن[11] ام عبد الله زينب بنت الكمال

[1] او خمس وتسعين ۱۲ كمال

المقدسية عن[12] عجيبة بنت الحافظ ابي بكر الباقداري عن[13] ابي الخير محمد
ابن احمد الباغباني عن[14] ابي عمرو عبد الوهاب بن ابي عبد الله محمد بن
يحيى بن منده عن[15] ابيه عن[16] مخرج ابي محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب
الحارثي عن[17] ابي الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن الوليد عن[18] محمد بن يحيى الازدي
عن[19] الهياج ابن بسطام عن[20] الامام ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه عن[21]
حماد عن[22] ابراهيم عن[23] علقمة عن[24] عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع الله العلماء يوم القيمة
فيقول اني لم اجعل حكمتي في قلوبكم الا وانا اريد بكم خيرا اذهبوا الى الجنة
فقد غفرت لكم ما كان منكم وبالسند الى ابي حنيفة رضي الله
تعالى عنه عن انس رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول لطلب العلم فريضة على كل مسلم وارويه عن[1] الشيخ
محمد حسب الله عن[2] الشيخ ابراهيم السقا عن[3] العلامة ثعلب عن[4]
الشهاب احمد الجوهري عن[5] الشيخ عبد الله البصري عن[6] الشيخ محمد بن سليمان
المغربي عن السراج عمر الالجائي عن[8] الزين زكريا عن[9] ابن الفرات
عن[10] عمر بن الحسن عن[11] ابن البخاري عن[12] ابي الفرج عبد الرحمن بن علي

سنة تسعمائة وخمسين الصغير ۱۲

ابن الجوزی عن[13] الحافظ محمد بن ناصر السلامی عن[14] ابی عمرو عبد الوهاب
ابن ابی عبد الله محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی بن منده الی آخر
السند المتقدم

مسند[9] ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه جمع الحافظ الحسین

ابن محمد بن خسرو رحمه الله تعالی اروبه بالاسناد الی زکریا[8]
الانصاری عن[9] ابن حجر العسقلانی عن[10] الصلاح ابن ابی عمر عن[11] الفخر
ابن البخاری عن[12] ابی الطاهر برکات بن احمد الخشوعی الدمشقی عن[13]
جامعه ابی[14] عبد الله الحسین بن محمد بن خسرو البلخی قال البلخی اخبرنا
ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون عن[15] القاضی ابی سعد
عبد الملک بن عبد الرحمن السرخسی عن[16] ابیه محمد بن عبد الله بن
بنت الوزیر ابی العباس الاسفرائنی عن[17] الحسن بن علی الاسوادی
عن[18] جعفر بن محمد عن[19] یونس بن حبیب عن[20] ابی داؤد الطیالسی
عن الامام المسند الهمام ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه تنبیه

---

[8] وفاته سنة ست وسبعین وخمسمائة كذا فی مدارج الاسناد ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له

ابو حنيفة[1] هو النعمان بن ثابت الكوفي ولد سنة ثمانين وذهب
ثابت ابوه الى علي كرم الله وجهه وهو صغير فدعا له بالبركة فيه وفي ذريته
فكان هذا الامام من اثار تلك الدعوة وناهيك بذلك شرفا له
رضي الله تعالى عنه ومن ثم قدمه الله على ائمة عصره الذي هو عصر
التابعين فانه من اوساطهم ولم يظهر الله لاحد منهم من الاتباع والشهرة
والتقدم ما اظهر له وكان رضي الله تعالى عنه عظيم الزهد والورع عرضت
عليه الدنيا بحذافيرها وولاية بيت المال والقضاء فابى ولاية المرة بعد المرة
اما ان تقبل واما ان نضربك مائة سوط فاختار عذابهم على عذاب
الله تعالى وسخطهم على سخط الله تعالى لانهم ضربوه وكرروا عليه الضرب
ليقبل وهو لا يزيد الا اعراضا ويغلظ عليهم في الجواب حتى انه قال للخليفة
المنصور وقد قال له اقبل مني ولاية القضاء لا اصلح له فقال له الخليفة
كذبت فقال له لقد قضيت على نفسك لاني ان صدقت فانا كذاب
وان كذبت فكيف تولني فسكت المنصور لكنه كان في نفسه منه

---

[1] من مسانيد ابن حجر ملتقطا صـ(٧٦)

لانه رمى عنده بانه افتى العلويين بجواز الخروج عليه لظلمه فقتل بما ذكر ثم
حبسه وامر بان يكرر عليه الضرب الى ان مات شهيدا فى الحبس ببغداد
سنة ١٥٠ خمسين ومائة على المشهور وهى سنة مولد الشافعى رضى الله تعالى
عنهما ودفن بمقابر الخيزران **تنبيه اخر** اختلف العلماء فى رواية
الامام ابى حنيفة رحمه الله تعالى عن بعض الصحابة رضى الله تعالى عنهم
والصحيح انه رضى الله تعالى عنه تابعى كما اثبت ذلك جماعة من
المحدثين والمشائخ المحققين **وفى الاسم لايقاظ الهمم** للعلامة
ابراهيم الكورانى عن ابى حنيفة الامام قال ولدت سنة ثمانين
وحججت مع ابى سنة ست وتسعين وانا ابن ست عشرة سنة
فلما دخلت المسجد الحرام رأيت حلقة عظيمة فقلت لابى حلقة
من هذه قال حلقة عبد الله بن جزء الزبيدى صاحب رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقدمت فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
من تفقه فى دين الله كفاه الله همه ورزقه من حيث لا يحتسب
قال الحافظ ابن حجر فى الاصابة عبد الله بن جزء الزبيدى هو عبد الله
ابن الحرث بن جزء ينسب الى جده انتهى **وقال الحافظ ابن عبد البر**

المالکی فی الاستیعاب ۔ عبد اللہ بن الحارث بن جزء بن عبد اللہ بن معدی کرب ابن عمرو بن عسم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید الزبیدی حلیف ابی وداعۃ السہمی سکن مصر وتوفی بہا بعد ان عمر عمرا طویلا کانت وفاتہ بعد الثمانین انتہی مختصرا **اقول** وبہذا تعلم ان ابا حنیفۃ تابعی خلافا لمن انکر تابعیتہ کالنووی فانہ قال ادرک جماعۃ من الصحابۃ لکنہ لم یلقہم فتدبر **قال محدث الشام العلامۃ العجلونی الشافعی** فی ثبتہ ان ابا حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ تابعی وہو الصحیح وقد نظم بعضہم الصحابۃ الذین روی عنہم ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی فقال ؎

ابو حنیفۃ زین التابعین روی	عن جابر وابن جزء والرضی انس
معقل وحریثی وواثلۃ[1]	وبنت عجرد علم الطیبین قس

[1] ہو ابو الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی ادرک من حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی سنین نزل الکوفۃ وصحب علیا رضی اللہ تعالی عنہ فی مشاہدہ کلہا فلما قتل علی انصرف الی مکۃ فاقام بہا حتی مات سنۃ مائۃ اہ الاستیعاب ج ۲ صفحہ ۷۷۳ ۔

محمد عبد الہادی کان اللہ ذی الایادی

انتهى وقال العلامة ابن حجر في مسانيده في مناقبه رضي الله تعالى عنه
أخذ الفقه عن حماد بن سليمان وأدرك اربعة من الصحابة بل ثمانية
منهم انس[1] وعبد الله ابن اوفى وسهل بن سعد وابو الطفيل لكن قيل
ادركهم ولم يلق احدا منهم وقد حررت ذلك في تاليفي المستقل في
مناقبه انتهى قلت ذكر العلامة المذكور مناقبه وغيرها من كراماته
في الرسالة المستقلة سماها الخيرات الحسان في مناقب النعمان و
من اراد الاطلاع عليها فليراجعها۔ وقال في الدر المختار صفحه ۱ ج
وصح ان ابا حنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط في
اواخر منية المفتي وادرك بالسن نحو عشرين صحابيا كما بسط في
اى وجد في زمنهم وان لم يرهم كلهم ۱۲ رد المحتار
اوائل الضياء انتهى وقال العلامة ابن عابدين في رد المحتار ما نصه
وعلى كل فهو من التابعين وممن جزم بذلك الحافظ الذهبي والحافظ
العسقلاني وغيرهما قال العسقلاني انه ادرك جماعة من الصحابة

---

[1] مات انس بن مالك رضي الله تعالى عنه في قصره بالطف على فرسخين من البصرة سنة ۹۱ احدى وتسعين ودفن هناك ۱۲ استيعاب صفحه ۳۲ ج ۱ ۲ شهد الحديبية وخيبر وما بعد ذلك من المشاهد ولم يزل بالمدينة حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تحول الى الكوفة وهو آخر من بقي بالكوفة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مات سنة سبع وثمانين بالكوفة وكان ابتنى بها دارا في اسلم وكان فلكف بصره
(انتهى استيعاب ج ۱ صفحه ۳۴۹) ۱۲ عبد الهادي

كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين ولم يثبت ذلك لاحد من
ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري
بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث ابن سعد بمصر انتهى مختصرا
وقال جماعة انه لقي منهم واخذ عنهم وهو الذي صححه على القاري في
مسند الامام شرح مسند الامام وكما تقدم انفا من كتاب الامم
فالحاصل انه امام يعجز اللسان عن تقرير محامده وتحرير مناقبه
قد صنف جمع من العلماء الاعلام والمحدثين العظام في فضائله كتبا
نفيسة وزبرا شريفة منهم الامام الطحاوي الف مجلدا سماه
عقود المرجان وموفق الدين الخوارزمي مناقب النعمان
ومحي الدين عبد القادر القرشي سماه البستان وجار الله
الزمخشري المفسر المشهور الف شقائق النعمان وعبد الله
الحارثي الف مجلدا سماه كشف الآثار وظهير الدين المرغيناني
الف مناقب النعمان والمؤرخ يوسف سبط ابن الجوزي صنف
الانتصار لامام ائمة الامصار وابو عبد الله حسين الصيمري
الف مناقب النعمان وابو العباس احمد الحمامي ومحمد بن محمد

الكردري وابو القاسم عبد الله السعدي المعروف بابن ابي العوام
والامام الجلال السيوطي الف كتابا سماه تبييض الصحيفه و
ابن كاس الف تحفة السلطان وابو عبد الله محمد الدمشقي
الصالحي الف عقود الجمان وابو يحيى زكريا النيسابوري وابو احمد
محمد الشعيبي وشمس الدين احمد السيواسي والقاضي ابو جعفر
احمد البلخي الف مختصرا سماه الابانة والقاضي ابن عبد البر المالكي صاحب
الاستيعاب الف كتابا في مناقب ابي حنيفة والشافعي ومالك رحمهم
الله تعالى سماه كتاب الانتقاء والامام الذهبي الف رسالة سماها
مناقب ابي حنيفة والعلامة ابن حجر المكي الف كتابا سماه الخيرات
الحسان وصارم الدين ابراهيم بن محمد الف كتابا في ثلث مجلدات
في فضله وفضل صاحبيه سماه نظم الجمان وغيرهم واما الذين ذكروا
مناقبه في كتبهم فجمع عظيم من اصحاب المذاهب المختلفة وارباب
المشارب المتفرقة لا يمكن عدهم كما لا يخفى على من يطالع كتب التواريخ
واسماء الرجال وغيرها من كتب الطبقات

مسند الامام المجتهد محمد بن ادريس الشافعي رضي الله عنه

اروبه بالسند الى الشيخ عبد الله بن سالم البصري عن محمد بن علاء الدين
البابلي عن محمد الحجازي الواعظ الشعراوي عن النجم الغيطي عن زكريا
الانصاري عن ابن حجر عن الصلاح ابن ابي عمرو عن فخر الدين ابن
البخاري عن القاضي ابي المكارم احمد بن محمد اللبان ابي جعفر محمد
ابن احمد الصيدلاني عن ابي علي الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ
ابي نعيم احمد بن عبد الله الاصبهاني عن ابي العباس محمد بن يعقوب
الاصم عن الربيع بن سليمان المرادي عن الامام المقدم محمد بن ادريس
الشافعي رضي الله تعالى عنه **وله فيه طرق اخرى** ولكن لما
كان التطويل موجبا للملال - فاقتصرت على هذا القدر فانه كاف
لنيل الآمال **تنبيه** قال العلامة ابن حجر في مسانيده صه ٥٥ - الشافعي رحمه
الله تعالى هو ابو عبد الله محمد بن ادريس بن العباس بن عثمان بن
شافع بن السائب بن عبيد بن عبد يزيد بن هاشم بن المطلب بن عبد مناف
ابن قصي القرشي المطلبي الحجازي المكي ابن عم رسول الله صلى الله عليه
وسلم يلتقي معه في عبد مناف انفرد الائمة ترجمته بالتآليف فزادت
المؤلفات في ذلك على اربعين تاليفا لكن في كثير منها شيئ كثير من الموضوع

المفترى لاسيما تاليف الفخر الرازى بل فى تاليف البيهقى مع جلالته فى
فن علم الحديث وتوابعه بعض الموضوع فاحذر ذلك وحاصل شيئى من
ترجمته لضيق المحل عن استيعاب مقصد من مقاصدها الكثيرة الواسعة
انه قرشى مطلبى اجماعا وامه ازدية وقد صح فى فضائل قريش والازد
احاديث كثيرة وورد فى حقه قوله صلى الله عليه وسلم عالم قريش يملاء
طبق الارض علما طرقه كثيرة متماسكته فليس بموضوع ولا قريب منه
خلافا لمن وهم فيه كما نبه عليه ائمة الحديث كاحمد والبيهقى والنووى
وغيرهم وممن حمله على الشافعى احمد تبعه العلماء على ذلك و
وجهوه بانه لم يظهر القرشى من العلوم المدونة المحفوظة المضبوطة
المشهورة المتبعة فى اقطار الارض المكتوبة كما تكتب المصنفات
المتحدث بها فى مجالس الحكام والامراء والفقراء والآثار ما ظهر له
من ذلك ولد بغزة فى سنة خمسين سنة وفاة ابى حنيفة بل
يوم موته ونشأ يتيما فى حجر امه فى ضيق عيش بحيث كانت تأتى
تعليمه لعجزها عن اجرة المعلم لكن الهمه الله تعالى ان ما تعلمه علمه بعد
ذهاب المعلم لغيره فرأى المعلم ان نفعه بذلك اكثر من اجرة تعليمه واخذها

فاسقطها عنه فاستمر حتى ختم القرآن لسبع ثم حبب اليه مجالسة العلماء
فكان يكتب ما استفاده منهم فى نحو العظم لعجزه عن الورق - ولما مضى
من عمره ثلاث عشر سنة وقد حفظ الموطأ رحل الى مالك بالمدينة
فلازمه فبالغ فى اكرامه لنسبه ولما رآه منه مما ازداد منه تعجبا من
من الفهم والعلم والادب والعقل - واجازه شيخه مسلم الزنجى بالافتاء
وعمره نحو خمسة عشر سنة - واستمر عند مالك الى ان توفى فرحل
من المدينة وسنه نحو تسع وعشرين سنة الى اليمن وتولى القضاء
بها ثم رحل الى العراق فناظر محمد بن الحسن وغيره ونشر علم الحديث
ومن ثم سموه ناصر السنة واصحابه اهل الحديث وشاع فضله
الى ان ملاء البقاع والاسماع ودون علم اصول الفقه ولم يسبقه
احد الى ذلك فصنف فيه الرسالة فاجمع اهل عصره على انه من الخوارق
ومن ثم قال المزنى قرأته خمسمائة مرة ما من مرة الا واستفدت
فيه فائدة جديدة وانا انظر فيه خمسين سنة وما اعلم انى نظرت فيه
مرة الا واستفدت منه شيئا لم اكن عرفته - ومجموع مولفاته
مائة وثلثة عشر سمار ذكر مؤلفاته الجديدة فى شاسع الاقطار

فقصده الناس لاجلها ثم قصدوا بعده راويها - كان رحمه الله تعالى
يحفظ من الشعر ما يبهر العقل من ذلك قوله اروى لثلاثمائة شاعر مجنون
اى فحكم العقلاء وقوله احفظ خمسمائة قصيدة بخمسمائة امرأة وكان
حجة فى النحو واللغة كما صرح به الائمة حتى ابن الحاجب فى شافيته
ومن جملة ثناء محمد بن الحسن عليه قوله ان تكلم اصحاب الشافعى يوما فلسان
الشافعى يعنى لما اودع فى كتبه ومن ثم قال الزعفرانى كانوا قودا
فايقظهم وقال احمد ما مس احد محبرة الا وللشافعى فى رقبته منة
وربما اوقد له المصباح فى الليلة ثلاثين مرة فاستنبطت منه فى
كل مرة احكاما كثيرة وانما لم يبق السراج دائم الوقود قال ابن اخته
لامه لان الظلمة اجلى للقلب وكان يكتب ثلث الليل ثم يصلى ثلثه
ثم ينام ثلثه ولعل المراد ان هذا غالب احواله حتى لا ينافى ما مر انه
كان يحيى الليل كله فى الاستنباط من القرآن وكان يختم كل يوم ختمة
وجمع الله فيه كل خير كما قاله احمد قال ما كذبت قط ولا حلفت بالله
صادقا ولا كاذبا ولى منذ عشرين سنة ما شبعت وله فى السخاء
اليد الطولى قدم من صنعاء الى مكة بعشرة آلاف دينار واعطى من

اصلح له شسع نعله ستة دنانير واعتذر اليه بانه لم يجد غيرها
ورأى النبي صلى الله عليه وسلم في النوم قبل حلمه فقال يا غلام
قال لبيك يا رسول الله قال ممن انت قال من رهطك قال ادن مني
فدنى منه ففتح فمه وامر ريقه على لسانه وفمه وشفتيه وقال امض
بارك الله فيك فما لحن بعد في حديث ولا شعر ما مر على شيئ
الا حفظه وقال ايضا رأيت بمكة في زمن الصبا في الزمن رجلا
ذا هيئة يؤم الناس في المسجد فلما فرغ من صلوته اقبل على الناس
يعلمهم فدنوت منه فاخرج ميزانا من كمه فاعطاني اياه وقال
هاك قال فسألت المعبر فقال انك تصير اماما في العلم وتكون
على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما
الميزان فانك تعلم حقيقة الشيئ على ما هو عليه قال الربيع ورأيت
انا قبل موته ان آدم صلى الله على نبينا وعليه وسلم مات ويريدون
ان يخرجوا جنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا
موت اعلم اهل الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما
كان يسيرا حتى مات الشافعي رضي الله تعالى عنه اخرج ب

سنة ٢ اربع ومائتين عن اربع وخمسين سنة ٥٤

ومن كراماته الباهرة انهم اراد واتحويله الى بغداد فدافع المصريون فلم يقدروا وشرع في الحفر فلما وصلوا قرب اللحد فاحت منه رائحة طيبة ما شموا مثلها بحيث سكروا من طيب رائحته وما تمكنوا من الوصول اليه فكفوا وصار ذلك معدودا في اعظم مناقبه وقد اتفق العلماء قاطبة من سائر الفرق من اهل الفقه والاصول والحديث وغيرهما على ثقته وعدالته وامامته وورعه وتقواه وجوده وحسن سيرته وعلو قدره فالمطنب في وصفه مقصر والمسهب في مدحه مقتصر

انتهى ملتقطا

مسند الامام المجتهد احمد بن حنبل رضي الله تعالى عنه

اورويه عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن عابد السندي عن حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة عن محمد بن طيب المغربي عن حسن العجيمي عن ابراهيم بن محمد الميموني عن الوسلي عن زكريا الانصاري ح واورويه ايضا عن صالح كمال عن والده وعن السيد احمد حلان كلاهما عن عبد الرحمن

الكزبري ح وادويه عاليا عن[1] عبد الله القدومي النابلسي عن[2] عبد الرحمن
الكزبري عن[3] احمد بن عبيد العطار عن[4] اسمعيل العجلوني عن[5]
عبد الغني النابلسي عن[6] النجم محمد الغزي عن[7] والده البدر محمد الغزي
عن[8] زكريا الانصاري عن[9] العز عبد الرحيم عن[10] ابي العباس احمد الجوخي
عن[11] ام محمد زينب بنت مكي الحرانية عن[12] ابي علي حنبل الرصافي
عن[13] ابي القاسم هبة الله الشيباني عن[14] ابي الحسين التميمي عن[15]
ابي بكر احمد القطيعي عن[16] عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن
ابيه الامام احمد الشيباني رضي الله تعالى عنه قتنبيه
ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال الشيباني
المروزي ثم البغدادي قال العلامة ابن حجر في كتاب مسانيده[17] صف ٩١
هو الامام البارع المجمع على امامته وجلالته وورعه وزهادته
ووفور علمه وسيادته رحل الى الحجاز والشام واليمن وغيرها
سمع من سفيان بن عيينة واقرانه وروى عنه جماعة من
شيوخه وخلائق آخرون لا يحصون منهم البخاري ومسلم وكثر ثناء
الائمة عليه حتى قال بعضهم رأيت ثلثة لم ير مثلهم ابدا وذكره منهم

وقال بعضهم ما اعلم احدا يحفظ على هذه الامة امر دينها الا هو قال
ابو زرعة كانت كتب اثنى عشر حملا وكان يحفظها على ظهر قلبه
وقال مرة اخرى كان يحفظ الف الف حديث وقال ابراهيم الحربي كان
الله جمع فيه علم الاولين والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويسيك
ما شاء وقال الشافعي ما رأيت اعقل من احمد وسليمان ابن داود
الهاشمي وجاء انسان بثلاثة آلاف دينار وقال ورثتها من ابي ومالها
حلال فابى ان يقبلها وقال لا حاجة لي فيها انا في كفاية ومن
دعائه اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك صنه عن السؤال
لغيرك وقال التاج السبكي مسنده اصل من اصول هذه الامة
انتهى ملتقطا وقال صاحب الكشف في ذكر مسنده انه يشتمل على ثلاثين
الف حديث في اربعة وعشرين مجلدا من نسخة الوقف بالمستنصرية
وهو كتاب جليل من جملة اصول الاسلام وقد وقع له فيه ما ينوف عن
ثلاثمائة حديث ثلاثية الاسناد ذكروا ان احمد بن حنبل شرط فيه
ان لا يخرج الا حديثا صحيحا عنده قال ابو موسى المديني لكن يقال
ان فيه احاديث موضوعة كما ذكره البقاعي وزائده لولده عبد الله

فائدة وفي ثبت الاميران سلسلة الذهب المشهورة بين المحدثين
احمد عن الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر لا يروى بها الا اربع احاديث
اوردها احمد في مسنده وهي للشافعي في الام اه قال العلامة
ابن حجر في مسانيده **فائدة مهمة** يتعين حفظها لعظيم جدواها
وغزارة ما فيها. وحاصلها ان ابن الصلاح شذ فضل كتب السنن
على مسند احمد واعترضوه وردوا عليه بان الامر ليس كما
زعم كيف وهو اكبر المسانيد واحسنها وضعا وانتقاء فانه لم
يدخل فيه الا ما يحتج به مع كونه انتقاه من اكثر من سبعمائة الف
حديث وخمسين الف حديث وقال ما اختلف فيه المسلمون
من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعوا فيه الى
المسند فان وجدتموه والا فليس بحجة ومن ثم بالغ بعضهم
فاطلق الصحة على كل ما فيه والحق ان فيه احاديث كثيرة ضعيفة
وبعضها اشد في الضعف من بعض حتى ان ابن الجوزي قد ادخل
كثيرا منها في موضوعاته لكن تعقبه بعضهم في بعضها وفي سائرها
شيخ الاسلام والحفاظ ابن حجر وحقق نفي الوضع عن جميع احاديثه

وانه احسن انتقاءً وتحريراً من الكتب التي لم يلتزم مصنفوها الصحة
في جمعها انتهى مختصراً وقال ايضا في مسانيده وامتحن رضي الله عنه
المحنة المشهورة التي كانت سببا لمزيد رفعته في الدنيا والاخرة اهـ
ثم ذكر العلامة المذكور تلك المحنة وتركتها خوفا من التطويل
وفيه ايضا ان رجلا بعض ضاربيه بالبرص الشديد جدا وذكر
هذا البرص ان جملة ضاربيه مائة وخمسون رجلا وذكر الربيع
ان الشافعي رضي الله تعالى عنه دفع اليه كتابا وهو بمصر وامره
ان يذهب به الى احمد ببغداد ويأتيه بالجواب فذهب اليه
فصادفه عقب صلوة الصبح فذكرت له القصة ودفعت له
الكتاب فلما قرأه تغرغرت عيناه فقلت ما فيه قال فيه انه رأى
النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فقال له اكتب الى ابي عبد الله
فاقرأ عليه السلام وقل له انك ستمتحن وتدعى الى خلق القرآن
فلا تجبهم فيرفع الله لك علما الى يوم القيمة قال الربيع فقلت
له البشارة يا اباعبد الله فخلع احمد قميصه الذي على جلده
فاعطانيه فاخذت الجواب ورجعت الى مصر فسلمته الى الشافعي

رضى الله عنهما فقال ما الذى اعطاك قلت قميصه قال لا يفعل
فيه ولكن بله وارفع الى الماء لا تبرك به **ولد** رضى الله عنه فى
شهر ربيع الاول سنة اربع وستين ومائة **وتوفى** سنة ٢٤١
احدى واربعين ومائتين على الاصح المشهور وكان قبره ظاهرا
ببغداد يتبرك به فطمسته الروافض لما استولوا عليها قريب زماننا
ثم اعاده سلطاننا خليفة الخلفاء الراشدين عز نصره وكبت
اعداءه بهيبة ظاهرة وابهة وافرة فهو بها الآن يزار و
يتبرك به وكشف لامر فرؤى حتى كفنه لم يتغير فيه شيئ
واختلفوا فى عدد المصلين عليه ومن جملة ذلك ما قيل ان الارض
المبسوطة التى وقف الناس للصلوة عليها مسحت فوسعت
بقدر ستمائة الف واكثر سوى ما كان فى الاطراف والسفن وقيل
كانوا الف الف وثلثمائة الف **قال** ابو زرعة بلغنى ان المتوكل
امر ان يمسح الموضع الذى وقف عليه الناس للصلوة على احمد فبلغ
مقام الفى الف وخمسمائة الف **وعن** بعض جيران احمد انه اسلم
يوم موته من اليهود والنصارى والمجوس عشرون الفا انتهى والله

تعالیٰ اعلم

مسند الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ اروی عن شیخنا الحبیب حسین ١٣
الحبشی وعن شیخنا السید عمر بشطا عن السید عیدروس ابن عمر
عن السید عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید
حسین عن والدہ السید عبد اللہ وخالہ السید عیدروس بن عبد الرحمن
بلفقیہ والامام محمد بن سہل مولی الدویلہ ثلاثتھم عن العلامۃ
الوجیہ السید عبد الرحمن بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید عبد اللہ
بلفقیہ وعن علامۃ وقتہ الشیخ ابراھیم الکردی الکورانی کلاھما
عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی المدنی عن الرملی عن زکریا
الانصاری ح واروی عن العلامۃ الشیخ صالح کمال عن والدہ
صدیق کمال عن عبد الرحمن بن الشیخ محمد الکزبری ح واروی عالیا
عن العلامۃ القادری عن العلامۃ الکزبری المذکور عن والدہ عن
عبد الغنی النابلسی عن النجم الغزی عن والدہ البدر الغزی عن زکریا
الانصاری عن محمد بن مقبل عن جویریۃ بنت احمد الکردی عن
ابی الحسن عن علی بن عمر الکردی عن ابی المنجا عبد اللہ بن عمر اللتی

ح والشيخ زكريا يروى عن[٩] الحافظ ابن حجر عن[١٠] البرهان الشامى
عن[١١] شهاب الدين احمد الحجار عن[١٢] ابى المنجا عبد الله بن عمر اللتى عن[١٣]
ابى الوقت عبد الاول ابن عيسى السجزى عن[١٤] الداودى عن[١٥] عبد الله
ابن احمد السرخسى قال اخبرنا ابو عمران عيسى بن عمر السمرقندى عن
مؤلفه الحافظ ابى عبد الله محمد بن عبد الرحمن الدارمى رحمه الله تعالى

تنبيه قال العلامة ابو الفتح محمد عبد الرشيد بن محمد شاه الكشميرى
فى مقدمته هذا المسند الشريف ما نصه وهو الامام الحافظ شيخ
الاسلام قدوة الجهابذة النقاد الاعلام ذو الفضائل التى سارت
بها الركبان شرقا وغربا والفواضل التى اعترفت بها السيادة
عجما وعربا الحافظ الذى لا تغرب عن علمه شاردة - والضابط
الذى استوت لديه الطارفة والتالدة - كلمة شهد له بها كل موافق
ومخالف - واقر ببراعتها المعادى والمؤالف - ابو محمد عبد الله
ابن عبد الرحمن ابن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد التميمى السمرقندى
الدارمى صاحب السنن المعروفة - والدارم بكسر الراء المهملة

---

[٩] قال الذهبى قال ابو حاتم ثقة صدوق وعن احمد بن حنبل ذكر الدارمى فقال
عرضت عليه الدنيا فلم يقبل ١٢ تذكرة الحفاظ -

نسبته الى دارم ابن مالك بطن كبير من تميم - ولد سنة احدى و
ثمانين ومائة وتوفى يوم الجمعة من ايام عرفة سنة خمس وخمسين و
مائتين وله من العمر اربع وسبعون سنة ودفن يوم النحر ببلدة
مرو قدس الله تعالى روحه - وجعل فى جنات الفردوس غبوقه
وصبوحه - وكان رحمه الله تعالى اماما جليلا حافظا للحديث
والقرآن - ملازما لعبادة الله سبحانه وتعالى فى كل وقت وان
ذا رحلة عظيمة - واسفار كثيرة - رحل الى بلدان الاسلام ومدن
الايمان - وجمع علم الحديث من عصابة هذا الشان - وفرسان
ذاك الميدان حتى برع وفاق الاماثل والاقران - فعنت له وجوه
الاكابر والاعيان - واستفاد منه جماء الغفير الكائنة فى ذلك الزمان
الى ان روى عنه مسلم بن الحجاج القشيرى صاحب الصحيح وابو داود
والترمذى من اصحاب السنن وعبد الله بن الامام احمد ومحمد بن يحيى
الذهلى رحمهم الله تعالى واقروا له بكمال الفضل وتمام الاحسان - و
اثنوا عليه بلسان الجنان والبيان - ولما نعى رحمه الله تعالى الى حضرة
البخارى رحمه الله تعالى استرجع وبكى - واطرق وابكى - وانشد هذا

الشعر ولم يكن ينشد شعرا قط الا ما ورد في الاحاديث ضرورة للرواية
وابلاغا للدراية - ٥

ان عشت تفجع بالاحبة كلهم وفناء نفسك لا ابالك افجع

ولا ريب ان هذه شهادة صادقة من الامام البخاري على صلاح الدارمي
وفلاحه انتهى وقال ايضا في مرتبة مسند الشريف هو كتاب قديم
مبارك فيه وعليه - ومؤلف لطيف عالي السند المحتاج اليه - اصل
في بابه - وفرد في نصابه - فالقارئ له لا يزال في رياض ورقية -
وعلوم متفقة رشيقة - وفيه حلاوة مقطع - ولطافة متزع - و
عذوبة مشرع - وهو مرتب على الابواب - جامع للاحاديث النبوية
وآثار الاصحاب - وحقه ان يسمى بالسنن دون المسند وهو الاقرب
الى الصواب - لكن اشتهر بالمسند على خلاف اصطلاح المحدثين
حتى عده ابن الصلاح - من المسانيد على وجه اليقين - وهذا وهم
من ابن الصلاح - كما صرح به شارح الالفية الفارق بين السنن
والصحاح - قال السيوطي في تدريب الراوي لشرح تقريب النواوي
قيل ومسند الدارمي ليس بمسند بل هو مرتب على الابواب وقد سماه

بعضهم بالصحيح۔ قال شيخ الاسلام ولم ار لمغلطائی سلفاً فی تسمیته
الدارمی صحیحا الا قوله انه رائی بخط المنذری وکذا قال شیخ الاسلام
لیس دون السنن فی الرتبة بل لو ضم الی الخمسة لکان اولی من ابن ماجة
فانه امثل منه بکثیر۔ وقال العراقی فی النکت اشتهر تسمیته بالمسند
کما سمی البخاری کتابه بالمسند لکون احادیثه مسندة قال الا ان
فیه المرسل والمعضل والمنقطع والمقطوع کثیرا علی انهم ذکروا فی ترجمة
الدارمی ان له الجامع والتفسیر والمسند وغیر ذلک فلعل الموجود
الآن هو الجامع والمسند فقط انتهی قال الحافظ الامام ابن حجر رحمه الله
تعالی اول من اضاف ابن ماجة الی الخمسة الفضل بن طاهر فتابعه
اصحاب الاطراف والرجال والناس جعل غیر واحد السادس الموطاء
او مسند الدارمی انتهی ثم قال العلامة المذکور۔ وذکر الشیخ عابد
السندی فی ثبته[1] عن الشیخ الامام صلاح الدین العلائی انه قال
لو قدم مسند الدارمی بدل ابن ماجة فکان سادسا لکان اولی انتهی

---

[1] المسمی بحصر الشارد ۱۲ عبد الهادی عفرله۔

قلت وقد عدّه[1] الشيخ محمد عبد العزيز الدهلوي طيب الله ثراه في الطبقة
الثالثة من طبقات كتب الحديث - المحتجّ بها في القديم والحديث -
وآليه غاير الله الشيخ ولي الله رحمه الله في مؤلفاته - وقال
الشيخ عبد الحق الدهلوي قال بعضهم كتاب الدارمي احرى
واليق يجعله سادسا لكتب لان رجاله اقل ضعفا ووجود الاحاديث
المنكرة والشاذة نادر فيه وله اسانيد عالية وثلاثياته اكثر من
ثلاثيات البخاري كذا في مقدمة المشكوة قال المغلطائي ان
جماعة اطلقوا على مسند الدارمي بكونه صحيحا فتعقبه الحافظ
ابن حجر بانى لم ار ذلك في كلام احد ممن يعتمد عليه كيف ولو اطلق
ذلك من يعتدّ به لكان الواقع بخلافه ومع ذلك فلست اسلم
ان الدارمي صنف كتابه قبل تصنيف البخاري الجامع لتباهي
هما ومن ادعى ذلك فعليه البيان وتعقبه السيد العلامة
محمد بن اسمعيل الامير في شرحه توضيح الافكار على تنقيح الانظار

---

[1] اى هذا المسند ١٢ عبد الهادي عفر الله له

بان من ادعى تقدم تصنيف البخاري على تصنيف الدارمي فعليه البيان
ايضا وذكر المغلطائي انه ينبغي ان يجعل مسند الدارمي سادسا
للخمسة بدل ابن ماجة فانه قليل الرجال الضعفاء فليس فيه الا احاديث
المنكرة والشاذة وان كان فيه احاديث مرسلة موقوفة فهو
مع ذلك اولى من سنن ابن ماجه الى اخر كلامه - قلت ويحتمل
انه اراد تفضيله على ابن ماجة بخصوصه وان ابن ماجة رجاله
الضعفاء اكثر والاحاديث الشاذة والمنكرة غير نادرة فيه كما
صرح به السيد العلامة محمد بن اسمعيل الامير في الشرح المذكور اهـ

١٣ سنن الحافظ ابي الحسن علي بن عمر الدارقطني رحمه الله تعالى ١٣

بالسند الى العجيمي عن البدر محمد بن رضي الدين الغزي وعيسى
الطبري عن السيوطي ح وارويها عن محمد حسب الله عن مصطفى
المبلط عن محمد الشنواني عن السيد مرتضى الزبيدي عن عمر بن
احمد بن عقيل السقاف باعلوي المكي عن الشيخ عبد الله الشرقي
عن علي بن عبد القادر الطبري عن عبد الواحد بن ابراهيم الحصائري
عن الجلال عبد الرحيم العباسي عن السيوطي ح وبروايها الحصائري

ایضا اجازۃ عن[٩] السیولحی عن[١٠] محمد بن مقبل عن[١١] الحراوی عن[١٢] عبد
المؤمن بن خلف الدمیاطی عن[١٣] ابی الحسن علی بن الحسن المعروف
بابن المقیر عن[١٤] ابی الکرم المبارک بن الحسن الشہرزوری عن[١٥]
ابی الحسین محمد بن علی المہتدی باللہ عن الحافظ ابی الحسن
علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ قال الامام الذہبی
فی تذکرۃ الحفاظ الدارقطنی الامام شیخ الاسلام حافظ الزمان صہ ١٩٩ ج ٣
ابو الحسن علی بن عمر بن احمد مہدی البغدادی الحافظ الشہیر
صاحب السنن مولدہ سنۃ ست وثلثمائۃ سمع البغوی وابن
ابی داؤد وابن صاعد والحضرمی وابن درید وابن نیروز
وعلی بن عبد اللہ بن مبشر ومحمد بن القسم المحاربی وابا علی
محمد بن سلیمان المالکی وابا عمر القاضی وابا جعفر احمد بن البہلول
وابن زیاد النیسابوری وبدر بن الہیثم القاضی واحمد بن القسم
الفرائضی وابا طالب الحافظ وخلائق ببغداد والبصرۃ
وواسط وارتحل فی کہولتہ الی مصر والشام و
وصنف التصانیف حدث عنہ الحاکم وابو حامد الاسفرائینی

وتمام الرازى والحافظ عبد الغنى الازدى وابو بكر البرقانى وابو ذر
الهروى وابو نعيم الاصبهانى وابو محمد الخلال وابو القسم بن
المحسن وابو طاهر بن عبد الرحيم والقاضى ابو الطيب الطبرى
وابو بكر بن بشران وابو القسم حمزة السهمى وابو محمد الجوهرى
وابو الحسن بن الانبوسى وعبد الصمد بن المأمون وابو الحسين
ابن المهتدى بالله وامم سواهم قال الحاكم صار الدارقطنى واحد
عصره فى الحفظ والفهم والورع واما فى القراء والنحويين فاقمت
فى سنة سبع وستين ببغداد اربعة اشهر وكثر اجتماعنا فصار فتنى
فوق ما وصف لى وسالته عن العلل والشيوخ وله مصنفات يطول
ذكرها فاشهد انه لم يخلف على اديم الارض مثله - وقال
الخطيب كان فريد عصره وامام وقته وانتهى اليه علم الاثر والمعرفة
بالعلل واسماء الرجال مع الصدق والثقة وصحة الاعتقاد و
الاخذ من علوم كالقراآت فان له فيها مصنفا سبق فيه الى
عقده الابواب بل فرش وقال وحدثنى الازهرى قال بلغنى ان
الدارقطنى حضر فى حداثته مجلس اسمعيل الصفار فقعد ينسخ

جزأ والصغار يملى فقال رجل لا يصح سماعك وانت تنسخ فقال فهمى للاملاء خلاف فهمك احتفظ كم املاء الشيخ قال لا ادرى قال املاء ثمانية عشر حديثا الحديث الاول عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا والثانى عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا وهكذا مر فى ذلك حتى اتى على الاحاديث فتعجب الناس منه او كما قال وقال ابو ذر الحافظ قلت للحاكم هل رأيت مثل الدارقطنى فقال هو لم ير مثل نفسه فكيف انا رواها الخطيب فى تاريخه قلت هنا يخضع للدارقطنى ولسعة حفظه الجامع لقوة الحافظة ولقوة الفهم والمعرفة واذا شئت ان تتبين براعة هذا الامام فطالع العلل له فانك تندهش ويطول تعجبك توفى فى ثامن ذى القعدة سنة خمس وثمانين وثلثمائة رحمه الله تعالى انتهى ملتقطا مختصرا ودفن قريبا من قبر معروف الكرخى اه مسانيد ابن حجر فائدة الدارقطنى بفتح الراء ويسكن وبضم القاف وسكون الطاء بعدها نون نسبة لدار القطن وكانت محلة كبيرة ببغداد انتهى كذا فى المرقات -

صح ١٢٨

المعاجم الثلاثة الكبير والاوسط والصغير للحافظ ابى
القاسم سليمان بن احمد الطبرانى رحمه الله تعالى
وبالسند الى الشيخ عبد الله البصرى عن الشيخ ابراهيم الكردى عن
الشيخ احمد القشاشى عن الشيخ الرملى عن زكريا الانصارى عن الحافظ
ابن حجر عن الصلاح ابن ابى عمر المقدسى عن الفخر بن البخارى عن
ابى جعفر الصيدلانى عن فاطمة بنت عبد الله الجوزدانية
عن ابى بكر محمد بن عبد الله ابن زيد[1] الاصفهانى عن الحافظ
ابى القاسم سليمان بن احمد الطبرانى تنبيه قال فى كشف
الظنون ج ٢ ص ١٦٥٤ رتب فى الكبير الصحابة على الحروف وهو مشتمل على
نحو خمسمائة وعشرين الف حديث ورتب فى الاوسط
والصغير شيوخه على الحروف ايضا ثم رتب الكبير الامير
علاؤ الدين على ابن بلبان الفارسى ترتيبا حسنا وتوفى سنة ٧٣١
احدى وثلاثين وسبعمائة انتهى مختصرا وفى ثبت الامير

[1] ابن زيد كذا فى مدارج الاسناد وفى الارشاد ابن زبدة وفى ثبت ابن عابدين ابن زيدة

الكبير ما نصه يشتمل المعجم الكبير على ستين الف حديث تجزئة اثنا
عشر مجلدا وفيه قال ابن دحية هو اكبر مسانيد الدنيا اه قال
الامام الذهبي في طبقاته الطبراني الحافظ الامام العلامة
الحجة ابو القسم سليمان بن احمد بن ايوب ابن مطير الشامي اللخمي
الطبراني مسند الدنيا ولد سنة ٢٦٠ ستين ومائتين وسمع في
سنة ٢٨٣ ثلث وسبعين وهلم جرا بمدائن الشام والحرمين واليمن
ومصر بغداد والكوفة والبصرة واصبهان والجزيرة وغير ذلك
وحدث عن الف شيخ وزيادون وصنف المعجم الكبير وهو المسند
سوى مسند ابي هريرة فكانه افرده في مصنف والمعجم الاوسط
في ست مجلدات كبار على معجم شيوخه يأتي فيه كل شيخ بما له
من الغرائب والعجائب فهو نظير كتاب الافراد للدارقطني بين فيه
فضيلة وسعة روايته وكان يقول هذا الكتاب روحي فانه
تعب عليه وفيه كل نفيس وعزيز ومنكر وصنف المعجم الصغير و
هو عن كل شيخ له حديث واحد صنف اشياء كثيرة
وكان من فرسان هذا الشان مع الصدق والامانة انتهى مختصرا

قلت وله تصانيف كثيرة مقبولة عند المحدثين وقد ذكر الذهبي
تواليفه في طبقاته والحال الكلام فيه - توفي الطبراني لليلتين
بقيتا من ذي القعدة سنة ٣٦٠ ستين وثلثمائة -

١٧ ١٨ ١٩ السنن الصغرى والكبرى وكتاب الاسماء والصفات
٢٠ ٢١ ودلائل النبوة وشعب الايمان كلها للامام ابي بكر
احمد البيهقي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اروي
عن العلامة الشيخ عبد الحق وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن العلامة السيد امين رضوان المدني ثلاثتهم عن العارف
بالله الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن الشيخ الفلاني ح
واروي عاليا عن العلامة عبد الجليل عن السيد اسمعيل
البرزنجي وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ الفلاني عن الشيخ
محمد سعيد سفر عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربي عن الشيخ
عبد الله ابن سالم البصري ح واروي مساويا له بطريق اخر عن

ـه بالاجازة العامة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

العلامة الحبيب الحبشي عن والده عن عمر العطار عن محمد طاهر سنبل
عن الشهاب الجوهري المصري عن عبد الله البصري ح وارويها
عاليا منه بدرجة عن العلامة احمد جمال المكي عن العلامة
علم الدين عن ابيه العلامة رفيع الدين القندهاري عن الشيخ
محمد بن عبد الله المغربي وعن الشريف الادريسي كلاهما عن
الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ علي بن عبد القادر الطبري عن
عبد الواحد الحصاري عن الشمس محمد بن ابراهيم الغمري
عن ابن حجر ح ويروى الشيخ الفلاني عاليا عن الشيخ محمد بن
سنة عن الشريف ابي عبد الله الوركاني عن ابن اركماش
عن ابن حجر عن الحافظ العراقي عن ابي الفضل محمد ابن اسمعيل
الحموي عن الفخر ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم الفراوي
عن محمد بن اسمعيل الفارسي عن ابي بكر احمد بن الحسين البيهقي
تنبيه قال الذهبي في الطبقات - البيهقي هو الامام الحافظ العلامة
شيخ خراسان ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسرو
جردي البيهقي صاحب التصانيف ولد سنة ثلاث اربع وثمانين

وثلثمائة في شعبان وسمع ابا الحسن محمد بن الحسين العلوي وابا
عبد الله الحاكم وابا طاهر بن محمش وابا بكر ابن فورك وابا علي
الرذباري وعبد الله بن يوسف بن ناموية وابا عبد الرحمن
السلمي وخلقا بخراسان وهلال بن محمد الحفار وابا الحسين بن بشران
وابن يعقوب الايادي وعدة ببغداد والحسن بن احمد بن فراس
وطائفة وجناح بن تدير وجماعة بالكوفة ولم يكن عنده سنن النسائي
ولا جامع الترمذي ولا سنن ابن ماجة بلى كان عنده الحاكم فاكثر
عنه وعنده عوال ويورك له في عمله لحسن مقصده وقوة فهمه
وحفظه وعمل كتابا لم يسبق الى تحريرها انتهى مختصرا قلت
ثم ذكر الذهبي تصنيفاته ثم ذكر عن امام الحرمين ابي المعالي
انه قال ما من شافعي الا وللشافعي عليه منة الا ابا بكر البيهقي
فان له المنة على الشافعي لتصانيفه في نصرة مذهبه ثم قال
وتواليفه تقارب الف جزء مما لم يسبقه اليه احد حضر في
اخر عمره من بيهق[1] الى نيسابور وحدث بكتبه ثم حضره الاجل

[1] بيهق على وزن حيقل بلد قرب نيسابور ٢٢ مرقات صفحة ٢٣ عبد الحامد غفرله

فى عاشر جمادى الاولى سنة ثمان وخمسين واربعمائة فنقل فى
تابوت الى قريته - وهى ناحية من اعمال نيسابور على يومين منها
وخسرو جرد هى ام تلك الناحية انتهى ملتقطاً وله من العمر اربع
وسبعون سنة قيل مولده سنة ثلاث وثمانين وثلثمائة كذا فى المرقات

٢٢ شرح معانى الآثار للامام ابى جعفر احمد بن محمد الطحاوى
رحمه الله تعالى وبالسند الى ابن حجر عن الشرف ابى الطاهر
ابن الكويك عن زينب بنت الكمال المقدسية عن محمد بن الهادى
عن الحافظ ابى موسى محمد بن ابى بكر المدينى عن ابى الفتح اسمعيل
ابن الفضل بن احمد السراج عن ابى الفتح منصور بن حسين التالى[1]
عن الحافظ ابى بكر محمد بن ابراهيم المقرى المتوفى سنة ٣١١ عن
مؤلفه ابى جعفر الطحاوى ح وارويه عن العلامة ابى الخير
ميرداد الحنفى عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد
ح وارويه عاليا عن الشيخ عبد الجليل عن الشيخ عابد عن الشيخ

[1] التالى بالمثناة كذا فى كفاية المتطلع ١٢ عبد

محمد لطاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن الشيخ
العجيمي ح وارويه عن الشيخ عبد الله القدومي عن الشيخ عبد الرحمن
الكزبري عن الشيخ حسين المغربي عن الشيخ محمد بن الطيب
المغربي عن الشيخ العجيمي عن الشيخ احمد العجل عن الامام يحيى
الطبري عن زكريا الانصاري عن ابن حجر الى آخر السند
المتقدم **تنبيه** الطحاوي هو الامام العلامة الحافظ صاحب
التصانيف البديعة ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة
الازدي الحجري المصري الطحاوي الحنفي (وطحا) من قرى مصر
سمع هرون بن سعيد الايلي وعبد الغني بن رفاعة ويونس
ابن عبد الاعلى وعيسى بن مثرود ومحمد بن عبد الله بن عبد الحكم
وعمر بن نصر وطبقتهم - روى عنه احمد بن القسم الخشاب و
ابو الحسن محمد بن احمد الاحميمي ويوسف الميانجي وابو بكر بن المقرئ
والطبراني واحمد بن عبد الوارث الزجاج وعبد العزيز بن محمد الجوهري
قاضي الصعيد ومحمد بن بكر بن مطرح واخرون **خرج** الى الشام
سنة ثمان وستين ومائتين فتفقه بالقاضي ابي خازم ولغيره

قال ابن يوسف ولد سنة سبع وثلاثين ومائتين وكان ثقة ثبتا فقيها عاقلا لم يخلف مثله قال ابو اسحق الشيرازي في الطبقات انتهت الى ابي جعفر رياسة ابي حنيفة بمصر اخذ العلم عن ابي جعفر بن ابي عمران وابي حازم القاضي وغيرهما وكان اولا شافعيا يقرأ على المزني فقال له يوما والله لاجاء منك شيئ فغضب من ذلك وانتقل الى ابن ابي عمران فلما صنف مختصره فقال رحم الله ابا ابراهيم لو كان حيا لكفر عن يمينه - قال ابن يونس مات ابو جعفر في مستهل ذي القعدة سنة ٣٢١ احدى وعشرين وثلثمائة عن بضع وثمانين سنة انتهى كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي ص ٢٩ ج ٣ وكان (الطحاوي) يقرأ على المزني الشافعي وهو خاله وكان الطحاوي يكثر النظر في كتب ابي حنيفة فقال له المزني والله لا يجيئ منك شيئ فغضب وانتقل من عنده وتفقه في مذهب ابي حنيفة وصار اماما فكان اذا درس واجاب في شيئ من المشكلات يقول رحم الله خالي لو كان حيا لكفر عن يمينه وسمع الحديث من كثير من المصريين والغرباء القادمين الى مصر له تصانيف جليلة معتبرة منها احكام

القرآن وشرح معاني الآثار والمختصر وشرح الجامع الكبير وشرح
الجامع الصغير وكتاب الشروط الكبير والصغير والاوسط
والمحاضر والسجلات والوصايا والفرائض وكتاب مناقب ابي
حنيفة وتاريخ كبير والنوادر الفقهية والرد على ابي عبيد
في ما اخطأ في اختلاف النسب وغير ذلك **والطحاوي** بفتح
الطاء والحاء المهملتين نسبته الى طحية قرية بصعيد مصر وقد
ذكره السيوطي في حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة في حفاظ
الحديث وقال كان ثقة ثبتا فقيها لم يخلف بعده مثله انتهت
اليه رياسة الحنفية بمصر اه وفي انساب السمعاني الطحاوي
نسبته الى طحا بفتح الطاء المهملة والحاء المهملة قرية باسفل ارض
مصر وقيل غير ذلك انتهى ملخصا من الفوائد البهية۔

٢٣ **مشكوة المصابيح للامام ولي الدين ابي عبد الله محمد**
ابن عبد الله الخطيب التبريزي رحمه الله تعالى
اروي[1] عنها عن السيد عمر شطا وعن الحبيب حسين الحبشي كلاهما
عن[2] السيد عيدروس بن عمر عن[3] عمه السيد محمد بن عيدروس

عن السيد زين العابدين ابن علوى جمل الليل عن محمد بن سليمان
الكردى المدنى عن ابى الطاهر الكورانى ح واروى عن عبد الحق
عن قطب الدين عن محمد اسحاق عن عبد العزيز ح واروى
عاليا عن احمد بن عثمان المكى عن فضل الرحمن العمرى عن عبد
عن والده عن ابى طاهر الكورانى عن والده عن احمد القشاشى
عن احمد بن على الشناوى عن السيد غضنفر النهروالى عن
شيخ الحرم المكى محمد سعيد الشهير ببيرى كلان عن نسيم الدين
ميرك شاه عن والده المحدث جمال الدين عطاء الله بن
غياث الدين عن عماد اصيل الدين عبد الله بن عبد الرحمن
عن شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم الجرهى نسبته الى
الجره قرية من قرى شيراز عن على بن مبارك شاه عن مؤلفها
رحمه الله تعالى ح ولنا طريق اخر كما نرويها عن المفسر الشيخ
محمد حسب الله وعن الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد
الله عن الامير الكبير عن السيد نور الدين ابى الحسن على
ابن احمد الصعيدى العدوى عن محمد عقيلة المكى عن حسن

العجيمي عن احمد العجل عن الامام يحيى عن الحافظ عبد العزيز بن
فهد والقاضي زكريا الانصاري قالا اخبرنا الشيخان العلامة
الرحلة تقي الدين ابو الفضل محمد بن محمد بن فهد والامام العارف
بالله تعالى شرف الدين ابو الفتح محمد بن ابي بكر الحسين المراغي
قالا انبانا العلامة الرحلة الزين ابو بكر بن الحسين المراغي زاد
الاول فقال اخبرنا الامام شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم
الجرهي قالا اخبرنا العلامة امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي
الساوجي زاد الثاني فقال اخبرنا الامام حسام الدين الحسن بن
علي الابيوردي سماعا عليه لشيئ من اولها واجازة لسائرها قال اخبرنا
بها الامام صدر الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله القزويني
قال هو والصديقي اخبرنا بها مؤلفها تنبيه قال في كشف الظنون ٢ ص ٤٤٣
بعد ذكر كتاب مصابيح السنة وشرحه ثم ان الشيخ ولي الدين
ابا عبد الله الخطيب كمل المصابيح وذيل ابوابه فذكر الصحابي الذي
روي الحديث عنه وذكر الكتاب الذي اخرجه منه وزاد على كل
باب من صحاحه وحسانه الاسناد افصلا ثالثا وسماه مشكوة المصابيح

فصار كتابا كاملا فرغ من جمعه آخر يوم الجمعة من رمضان سنة ٣٠٣
سبع وثلاثين وسبعمائة وله اسماء رجال المشكوة وشرحه العلامة
حسن بن محمد بن الطيبي المتوفى سنة ٧٤٣ ثلاث واربعين وسبعمائة
وسماه الكاشف عن حقائق السنن اوله الحمد لله مشيد اركان
الدين الحنيف الخ انتهى مختصراً۔

٢٤ ٢٥

الشفا في تعريف حقوق المصطفى۔ والمشارق كلاهما
للقاضي ابي الفضل عياض بن موسى بن عياض
المالكي الاندلسي اليحصبي بفتح المثناة وسكون المهملة وتحريك
الصاد المهملة بالحركات الثلاث بعدها موحدة نسبة الى يحصب
حي باليمن من حمير المتوفى بمراكش مسموما سمه يهودي سنة ٥٤٤
اربع واربعين وخمسمائة قاله العلامة ابن عابدين العلامة
الامير الكبير في شبتيهما اروي عنهما عن العلامة الحبشي عن والده
عن عمر العطار عن صالح الفلاني ح واروي عاليا عن العلامة عبد الجليل

٥ مشارق الانوار على صحاح الآثار في تفسير غريب الحديث۔ ومن تصانيفه الماع
في ضبط الرواية وتقييد السماع ذكره في كشف الظنون ١٢ عبد الحامد غفر الله له

برادہ عن السید اسمعیل البرزنجی عن صالح الفلانی عن الشیخ
محمد بن سنہ عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن الشیخ
علی الاجہوری وسمعہا بالدین الخفاجی شارح الشفا والشہاب
احمد بن عبد الوارث البکری والشہاب احمد الغنیمی الانصاری
اجازۃ عن الشمس محمد بن احمد الرملی عن ذکریا الانصاری
عن محمد بن مقبل الحلبی قال اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال
اخبرنا ابو الحسن علی بن عبد الواحد السعدی بن البخاری
قال اخبرنا ابو الحسن یحیی بن محمد الصائغ عن مؤلفہما تنبیہ
قال فی الکشف فی ذکر الشفا وہو کتاب عظیم النفع کثیر الفائدۃ
لم یؤلف مثلہ فی الاسلام شکر اللہ سبحانہ وتعالی سعی
مؤلفہ وقابلہ برحمتہ وکرمہ۔ اولہ الحمد للہ المتفرد باسمہ
الاسمی المختص بالملک الاعز الاحمی الخ وقال فی ذکر المشارق
انہ فی تفسیر غریب الحدیث المختص بالصحاح الثلاثۃ وہی

لہ ودر ریاض المحدثین بعد مدح این کتاب گفتہ کہ بالجملہ این کتاب از عجائب کتب مصنفہ ایں باب است مقبول افتادہ ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

الموطا للبخاری ومسلم وهو کتاب مفید جدا وله الحمد لله مظهر دینه
علی کل دین الخ انتهی ملتقطا مختصرا - والقاضی عیاض هو ابو الفضل
ابن موسی الیحصبی المغربی السبتی المالکی ولد سنة ۴۷۶ ست
وسبعین واربعمائة ولی القضاء بسبتة ومات بمراکش اهکذا فی
مسانید ابن حجر ومن تصانیفه ترتیب المدارک وتقریب المسالک
لمعرفة اعلام مذهب مالک وکتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام
وکتاب الالماع فی ضبط الروایة وتقیید السماع وبغیة الرائد لما تضمنه
حدیث ام زرع من الفوائد وکتاب الغنیة والمعجم ونظم البرهان
علی صحة جزم الاذان وغیر ذلک اهکذا فی بستان المحدثین معربا
شرح الشفا للعلامة شهاب الدین الخفاجی وسائر تصانیفه
رحمه الله تعالی ادویها بالسند المذکور الی المصنف الشهاب
الخفاجی تنبیه الخفاجی هو شهاب الدین احمد بن محمد الخفاجی
المصری الحنفی قرأ علوم العربیة علی خاله ابی بکر الشنوانی واخذ عن شیخ
الاسلام محمد الرملی وغیره من الاعلام ولد بمحل مع والدة الی الحرمین

۱ در بستان المحدثین نوشته - وآن کتابیست که در رق او گفته اند که اگر آب زر نویسند وبجواهر وزن کنند حق ادا نشود ۱۲
عبد الهادی غفر الله له

وقرأ هناك على ابن جار الله وارتحل الى قسطنطنية وهي اذذاك
مشحونة بالفضلاء والف حواشي البيضاوي وشرح الشفاء وغير
ذلك ووصفه المحبي بانه من افراد الدنيا المجمع على تفوقه وبراعته
انتهى كذا في التعليقات صـ ٣١٦ ـ توفي سنة ١٠٦٩ تسع وستين والف و
هذا الشرح شرح كبير في غاية التدقيق والتحقيق ثلاث مجلدات اهـ
كذا في كشف الظنون ٢ صـ ٦٢٤ ج ٢ قلت ومن شروحه المدد الفياض بنور
الشفا للقاضي عياض لولا ناخادم السنة وضياء الدجنة ـ الكوثر
الراوي ـ الشيخ الهمام حسن العدوي الحمزاوي ـ فرغ من تاليفه
سنة ١٢٧٦ ست وسبعين ومائتين والف ـ

الجامع الكبير والصغير للامام جلال الدين السيوطي

رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اروبها عن الشيخ حسب الله
وعن الشيخ احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القرني المكيين كلهم
عن الشيخ القاوقجي عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ عبد الخالق
المزجاجي عن والده علي المزجاجي عن حسن بن علي العجيمي واروبها
عن الحبيب الحبشي عن الشيخ السيد محمد نور الادريسي المغربي

المدنى عن ابى عبد الله محمد بن على السنوسى الحسنى ح وارويها
عاليا بالاجازة العامة عن الشيخ فالح المدنى عن الشيخ ابى عبد الله
محمد بن على السنوسى عن ابى العباس العرائشى عن عبد الوهاب
التازى الحسنى عن الشيخ حسن بن على العجيمى عن الشيخ احمد العجل
عن البدر محمد بن رضى الدين الغزى عن الجلال السيوطى تنبيه
الجامع الكبير ويسمى بجمع الجوامع قال فى الكشف وهو كبير اوله
سبحان الذى مبدئ الكواكب اللوامع الخ ذكر فيه انه قصد
استيعاب الاحاديث النبوية وقسمه قسمين الاول ساق
فيه لفظ الحديث بنصه يذكر من خرجه ومن رواه من واحد الى
عشرة او اكثر يعرف منه حال الحديث مرتبا ترتيب اللغة على حروف
المعجم والثانى الاحاديث الفعلية المحضة او المشتملة على قول و
فعل او سبب او مراجعة ونحو ذلك مرتبا على مسانيد الصحابة
قدم العشرة ثم بدأ بالباقى على حروف المعجم فى الاسماء ثم بالكنى كذلك
ثم بالمبهمات ثم بالنساء ثم بالمراسيل وطالع لاجله كتبا كثيرة قال
فى الجامع الصغير قصدت فى جمع الجوامع جمع الاحاديث النبوية

یاسرها قال شارحه المناوی هذا بحسب ما اطلع علیه المؤلف لا باعتبار
ما فی نفس الامر لتعذر الاحاطة بها علی ما جمعه الجامع المذکور
لو تم وقد اختار المنیة قبل اتمامه وفی تاریخ ابن عساکر عن احمد صح
من الحدیث سبعمائة الف وکثیر وقال ابو زرعة کان احمد یحفظ
الف الف حدیث وقال البخاری احفظ مائة الف حدیث
صحیح ومائتی الف حدیث غیر صحیح وقال مسلم صنفت الصحیح
من ثلثمائة الف حدیث الی غیر ذلک انتهی اقول هذه الاعداد
المذکورة لیست علی الحقیقة وانما المراد منها معنی الکثرة فقط ومع ذلک
لا مجال الی دعوی الاحاطة والاستیعاب وان کان من الکتب
لتعذر الوصول الی جمیع المرویات والمسموعات ثم ان الشیخ العلامة
علاء الدین علی بن حسام الدین الهندی الشهیر بالمتقی[1] رتب
هذا الکتاب الکبیر کما رتب الجامع الصغیر وسماه کنز العمال فی
سنن الاقوال والافعال ذکر فیه انه وقف علی کثیر مما دونه
الائمة من کتب الحدیث فلم یر فیها اکثر جمعا منه حیث جمع فیه بین
اصول الستة واجاد مع کثرة الجدی وحسن الافادة وجعله

[1] المتوفی سنة سبع وسبعین وتسعمائة کذا فی کشف الظنون ج ۱۲

قسمين لكن كان عاريا من فوائد جليلة منها انه لا يمكن كشف
الحديث الا اذا حفظ رأس الحديث ان كان قوليا واسم راويه
ان كان فعليا ومن لا يكون كذلك فبوب اولا كتاب الجامع
الصغير وزوائده وسماه منهج العمال في سنن الاقوال ثم بوب
بقيته قسم الاقوال وسماه غاية العمال في سنن الاقوال ثم بوب
اسم الافعال من جميع الجوامع وسماه مستدرك الاقوال ثم جمع الجميع
في ترتيب كترتيب جامع الاصول وسماه كنز العمال ثم انتخبه ولخصه
فصار كتابا حافلا في اربع مجلدات اه **واما الجامع الصغير له**
قال ايضا في الكشف وهو مجلد لخصه من كتابه جمع الجوامع مرتبا صـ ٢٧٦ ج ١
على الحروف ذكر فيه انه اقتصر على الاحاديث الوجيزة وبالغ في تحرير
التخريج وصانه عما تفرد به وضاع او كذاب فطاف بذلك الكتب
المؤلفة في هذا النوع واشتهر وذكر في اخره انه فرغ من تاليفه
في ثماني عشرة ربيع الاول سنة سبع وتسعمائة وربما اورد فيه
الاحاديث الضعيفة والمدخولة ثم ذيله في مجلد اخر وسماه
زيادة الجامع الصغير انتهى مختصرا ملتقطا۔

الترغيب[29] والترهيب[1] للامام زكي الدين ابي محمد
عبد العظيم المنذري رحمه الله تعالى اروية عن[1]
الشيخ حسب الله عن[2] الشيخ عبد الغني المدني عن[3] الشيخ اسمعيل
ابن ادريس الرومي عن[4] الشيخ صالح الفلاني ح واروية عاليا
عن العلامة عبد الجليل المدني عن[2] السيد اسماعيل البرزنجي
عن[3] الشيخ الفلاني قال قرأته من اوله الى اخره على[4] الشيخ
احمد بن محمد سعيد سفر عن[5] والده محمد سعيد وقد اجازنيه[52] والده محمد
سعيد عن[5] الامام محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن[6] عبد الله
البصري عن[7] الشيخ عيسى الجعفري عن[8] الشيخ علي الاجهوري عن[9]
البرهان اللقمي عن[10] عبد الحق السنباطي عن[11] ابن حجر ويرويه
الفلاني[3] عاليا عن[4] محمد بن سنة عن[5] مولاي الشريف عن[6] محمد
ابن اركماش الحنفي اجازة عن[7] ابن حجر عن[8] عبد الرحمن بن احمد
ابن المبارك الشهير بابن الشحنة عن[9] علي بن اسماعيل بن قريش

---

[1] وسائر مؤلفاته كالاربعين حديثا في قضاء الحوائج ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

[52] اخذ الفلاني بالاجازة عن محمد سعيد بلا واسطة الشيخ احمد ١٢

عن مؤلفه تنبيه المنذري هو الامام الحافظ زكي الدين ابو محمد
عبد العظيم بن عبد القوي ابن عبد الله بن سلامة بن سعد بن
المنذر الشامي ثم المصري المنذري رحمه الله تعالى المتوفى سنة
ست وخمسين وستمائة كما في كشف الظنون وكتابه الترغيب
والترهيب كتاب كبير في مجلدين اوله الحمد لله المبدئ المعيد الخ

٣٠ صحيح ابن حبان المسمى بالتقاسيم والانواع للحافظ
ابي حاتم محمد بن حبان التميمي رحمه الله تعالى اروي
عن الحبيب حسين الحبشي عن والده السيد محمد عن عمر العطار
عن محمد الكزبري عن علي الكزبري عن الملا الياس الكوراني عن
الملا ابراهيم الكوراني عن النور علي بن مطير اليمني عن الشهاب
حسن احمد بن حجر الهيتمي قال اخبرني به ابو الفضل بن حصين انا ابو
اسحق التنوخي عن ابي عبد الله محمد بن احمد بن الهيجا ابن
الرداد انا الحافظ ابو علي الحسن بن محمد البكري ح ويرويه
العلامة ابن حجر عاليا عن محمد بن مقبل عن الصلاح ابن ابي
عمر عن ابي الفضل بن عساكر قالا اعني البكري وابن عساكر

٥ حبان بكسر المهملة وبالموحدة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

انا ابو روح عبد العزيز بن محمد الهروي انا تميم بن ابي سعيد الجرجاني
انا ابو الحسن محمد بن احمد بن هارون الرودني انا ابو حاتم بن حبان
تنبيه ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ
ابن معبد بن شهيد التميمي البستي الدارمي الشافعي الثقة الثبت
الفقيه الواعظ القاضي قال الحاكم كان من اوعية العلم في
الفقه واللغة والحديث والوعظ سمع من ابن خزيمة والبي
عبد الرحمن النسائي وعمران بن موسى بن مجاشع والحسن بن
سفيان وابي يعلى الموصلي وغيرهم كتب عن اكثر من الفي شيخ روى
عنه الحاكم وغيره وربما غلط الغلط الفاحش ولي قضاء سمرقند
وكان من فقهاء الدين وحفاظ الانام عالما بالنجوم والطب
وفنون العلم صنف الصحيح والتاريخ والضعفاء واما من نسبوه
الى التساهل لانه ربما يخرج عن المجهولين وقد قال العماد بن
كثير ان ابن حبان وابن خزيمة التزما الصحة وهما خير من
المستدرك توفي ابن حبان سنة ٣٥٤ اربع وخمسين وثلاث مائة
انتهى ما في تذكرة الحفاظ للذهبي وثبت الامير ومسانيد ابن

حجر رحمهم الله تعالى ـ

المستدرك ويقال له المستدل للامام الحاكم ابي عبد الله ٣١
محمد بن عبد الله النيسابوري رحمه الله تعالى ويقال له ابن
البيع بفتح الموحدة وكسر المثناة التحتية وتشديدها بعدها عين
مهملة اروية عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ صالح كمال وعن
الشيخ محمد حسب الله ثلاثتهم عن الشيخ منة الله عن الامير الكبير
قال اروية بالسند الى ابن المقير عن ابي الفضل احمد بن طاهر المهني
عن ابي بكر احمد بن علي بن خلف الشيرازي عن الحاكم اجازة ـ تنبيه
قال ابن حجر في مسانيد الحاكم هذا هو ابو عبد الله الضبي النيسابوري
الحافظ الثقة لكنه معروف عند اهل العلم بالتساهل في الصحيح انتهى مختصرا
ولد سنة ٣٢١ احدى وعشرين وثلاثمائة وتوفي سنة خمس واربعمائة
سمع بنيسابور وحدها نحوا من الفي شيخ وبغيرها نحو الفي شيخ ايضا وله خمسمائة
تاليف كان فيه تشيع وكان عالما صالحا فاضلا وغلط في احاديث
ضعيفة او موضوعة قال ابو حاتم وغيره قام الاجماع على انه ثقة
وقال السبكي اتفق العلماء انه من اعظم الائمة الحفاظ الذين

حفظ الله بهم الدين - استملى على ابن حبان وتفقه على
ابن ابى هريرة وغيره روى عنه الائمة الدارقطنى و
القفال والبيهقى وغيرهم وابو القاسم القشيرى
ورحل الناس اليه - وكتاب المستدرك على الصحيحين
قصد به ضبط الزوائد عليهما مما هو على شرطهما او شرط احدهما او هو
صحيح ففى الفية العراقى وكالمستدرك على تساهل وقال ما انفرد
به فذاك احسن مما لم يرد قال السخاوى اى على تساهل منه فيه
بادخاله فيه عدة موضوعات حمله على تصحيحها اما لما رمى من
التشييع واما غيره فضلا عن الضعيف وغيره بل يقال ان السر فى
ذلك انه صنفه فى اخر عمره وقد حصلت له غفلة وتغير قاله فى المنح الباذ
انتهى كذا فى ثبت الامير الكبير -

٣٢ عمل اليوم والليلة لابن السنى رحمه الله تعالى اروى عاليا
اجازة عن السيد محمد على بن ظاهر الوترى المدنى ومشافهة عن
محمد بن سليمان حسب الله المكى وعن عبد الجليل برادة المدنى ثلاثتهم
عن احمد منة الله عن احمد بن عبيد العطار عن العلامة اسمعيل

العجلونی عن یونس المصری ثم المکی الدمرداشی طریقة عن ابراهیم
الکورانی بسنده الی القاضی زکریا عن عمر بن فهد المکی عن الجمال
محمد بن ابراهیم بن محمد المرشدی عن عمر بن مزید المراغی عن علی بن
احمد بن البخاری عن زید بن الحسن الکندی عن سعد بن الخیر
الانصاری عن عبد الرحمن بن احمد الدونی بسماعه من احمد بن
الحسین الدینوری بسماعه من مؤلفه ابن السنی رحمه الله تعالی

**تنبیه ابن السنی هو الحافظ الامام الثقة ابو بکر احمد
ابن محمد بن اسحاق بن ابراهیم بن اسباط الدینوری مولی
جعفر بن ابی طالب الهاشمی ویعرف بابن السنی راوی سنن
النسائی - سمع النسائی وابا خلیفة الجمحی وزکریا الساجی وعمر بن
ابی غیلان والباغندی وابا خلیفة المنجنیقی وجماهر بن محمد
الزملکانی وعبد الله بن زیدان البجلی وابا عروبة الحرانی -
واکثر الترحال - روی عنه احمد بن عبد الله الاصبهانی ومحمد
ابن علی العلوی وعلی بن عمر الاسدابادی واحمد بن الحسین
الکسار واخرون - قال القاضی ابو زرعة روح بن محمد بسط**

ابن السنی سمعت عمی علی بن احمد بن محمد یقول کان ابی یکتب الحدیث
فوضع القلم فی اینوبته المحبرة ورفع یدیه یدعو الله تعالی فمات
رحمه الله تعالی وذلک فی آخر سنة ٣٦٤ اربع وستین وثلثمائة
(قلت) رحمه الله تعالی کان دینا خیرا صدوقا اختصر السنن
وسماه المجتبی عاش بضعا وثمانین سنة اهـ کذا فی تذکرة ص ١٥١ ج ٣
الحفاظ للامام الذهبی رحمه الله تعالی وقال صاحب کشف الظنون ص ٣٦ ج ٢
المنذری انه قال صنف العلماء فی عمل الیوم واللیلة والدعوات والاذکار کتبا کثیرة
ومن احسنها للامام ابی عبد الرحمن النسائی المتوفی سنة ٣٠٣ ثلاث وثلثمائة واحسن
منه لصاحبه الحافظ احمد بن محمد المعروف بابن السنی الدینوری
المتوفی سنة ٣٦٤ وهو اجمع الکتب فی هذا الفن انتهی ـ

الحلیة ٣٣ والمستخرج ٣٤ علی صحیح البخاری والمستخرج ٣٥ علی ٣٣ ٣٤ ٣٥
صحیح مسلم لابی نعیم احمد بن عبد الله ابن احمد بن
اسحق بن موسی الاصبهانی ـ اروی بها بالسند الی الفر
ابن البخاری عن ابی جعفر محمد بن احمد بن نصر عن ابی علی
حسن الحداد عن مؤلفها تنبیه ابو نعیم الحافظ الکبیر محدث

المعمر هو احمد بن عبد الله بن احمد اسحق ابن موسى بن مهران الاصبهاني
الصوفي الاحول سبط الزاهد محمد ابن يوسف البناء (ولد) سنة ٣٣٦
ست وثلاثين وثلثمائة واجاز له مشائخ الدنيا سنة نيف واربعين
وثلثمائة وله ست سنين فاجاز له من واسط المعمر عبد الله بن عمر
ابن شوذب ومن نيسابور شيخها ابو العباس الاصم ومن الشام
شيخها خيثمة بن سليمان الاطرابلسي ومن بغداد جعفر الخلدي
وابو سهل بن زياد وطائفة تفرد في الدنيا باجازتهم كما تفرد بالسماع
من خلق ورحلت الحفاظ الى بابه لعلمه وحفظه وعلو اسناده - اول
ما سمع في اربع واربعين وثلثمائة من مسند اصبهان المعمر ابي
محمد ابن فارس - وسمع من ابي احمد الغسال وابي علي بن الصواف
وخلائق بخراسان والعراق فاكثر وتهيأ له من لقي الكبار ما لم يتفق لحافظ
روى عنه كوشيار بن ليالبيروزا الجيلي وابو بكر بن ابي علي الذكواني
وغيرهما من العلماء الاعلام قال احمد بن محمد بن مردويه كان
ابو نعيم في وقته مرحولا اليه لم يكن في افق من الآفاق احد احفظ
منه ولا اسند منه كان حافظ الدنيا قد اجتمعوا عنده كل يوم

نوبة واحد منهم يقرأ ما يريد الى قريب الظهر فاذا قام الى داره بما
كان يقرأ عليه في الطريق جزء (لم يكن له غذاء) سوى التسميع والتنسيف
وقال حمزة بن العباس العلوي كان اصحاب الحديث يقولون
لما صنف كتاب الحلية حمل الكتاب في حيوته الى نيسابور فاشتروه
باربعمائة دينار وله تصانيف مشهورة ككتاب معرفة الصحابة
وكتاب دلائل النبوة في مجلدين وتاريخ اصبهان وصفة الجنة
وكتاب الطب وكتاب فضائل الصحابة وكتاب المعتقد اهـ مختصرا
كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي (ج ٣ ص ٢٩١) (ج ١ ص ٣٥٢) وقال صاحب الكشف في ذكر
كتاب الحلية اوله الحمد لله محدث الاكوان الخ وهو كتاب حسن
معتبر يتضمن اسماء جماعة من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من الائمة
الاعلام المحققين والمتصوفة والنساك وبعض احاديثهم وكلامهم
توفي رحمه الله تعالى سنة ثلاثين واربعمائة اهـ مختصرا -

٣٦ مسند القضاعي للامام شهاب الدين ابي عبد الله القضاعي ٣٦
رحمه الله تعالى - اروه بالسند الى الفخر ابن البخاري عن الامام
ابي احمد عبد الوهاب بن علي شيخ شيوخ بغداد عن القضاعي تنبيه

القضاعی هو الامام شہاب الدین ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن سلامۃ
القضاعی قاضی مصر المتوفی بہا سنۃ ۴۵۴ اربع وخمسین واربعمائۃ۔

۳۷ مسند الطیالسی رحمہ اللہ تعالی اروبہ بالسند الی
الامیر الکبیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراہیم عن
القشاشی عن الشمس محمد الرملی عن زکریا الانصاری عن الحافظ
ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن القاضی
ابی المکارم احمد بن محمد اللبان وابی حفص محمد بن احمد الصیدلانی
عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ
الاصبہانی قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصفہانی
حدثنا یونس ابن حبیب العجلی حدثنا ابو داؤد الطیالسی تنبیہ الطیالسی
ہو سلیمان ابن داؤد بن الجارود ابو داؤد الطیالسی البصری ثقۃ
حافظ غلط فی احادیث من التاسعۃ مات سنۃ ۲۰۴ ہ انتہی
تقریب التہذیب۔

۳۸ الادب المفرد للامام محمد بن اسمعیل البخاری صاحب
الصحیح رحمہ اللہ تعالی وہو کتاب ضخم نحو عشرۃ اجزاء بالسند

الی الحافظ ابن حجر قال قرأته علی ابی بکر بن عبد العزیز الشهیر بابن جماعۃ
بسماعہ علی جدہ ابی محمد بن ابراهیم قال اخبرنا به مکی بن مسلم بن
علان اجازۃ عن ابی طاهر السلفی حدثنا محمد بن حسن الباقلانی
اخبرنا القاضی ابو العلا محمد بن علی الواسطی حدثنا ابو النصر احمد
ابن محمد بن الحسن بن النیازکی حدثنا ابو الخیر احمد بن محمد العبقسی
حدثنا مؤلفه الامام البخاری رحمه الله تعالی۔

---

۳۹ السیرۃ لابی اسحٰق تهذیب ابن هشام عن اشیاخی الثلاثۃ
الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی والشیخ صالح کمال المکی والشیخ محمد بن
سلیمان حسب الله المصری المکی عن الشیخ احمد نعمۃ الله عن الامیر
الکبیر عن شیخه الجوهری عن البصری عن البابلی بقرأۃ الشیخ عیسی المغربی
عن الشیخ محمد حجازی الواعظ وسالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد
الغیطی عن الشیخ زکریا عن ابی النعیم رضوان بن محمد العقبی عن
ابی الحسن علی ابن عبد الکریم الغربی عن ابی العباس احمد بن اسحٰق
الابرقوهی عن ابی البرکات عبد القوی بن عبد العزیز السعدی
عن ابی الحسن علی بن حسن الخلعی عن ابی محمد عبد الرحمٰن بن عمر

النحاس قا اخبرنا عبد الله بن جعفر بن الورد قا اخبرنا الامام الحافظ
محمد بن عبد الله بن زنجويه البغدادي قا حدثنا الحافظ ابو يوسف
عبد الرحيم المعروف بابن البرقي قا حدثنا الحافظ ابو محمد عبد الملك
ابن هشام المؤلف قال اخبرنا زياد بن عبد الله قا اخبرنا الامام
الحافظ محمد بن اسحق المطلبي فذكره وكان الشافعي يعظم ابن اسحق
كذا في ثبت الامير الكبير

مسند الحافظ عبد بن حميد بن نصر الكشي رحمه الله تعالى

عن الاشياخ الثلاثة المذكورين عن احمد منة الله عن الامير
عن شيخه الحفني عن البديري عن الملا ابراهيم عن القشاشي
عن الشمس الرملي عن زكريا عن محمد بن مقبل الحلبي عن جويرية
بنت احمد الكردي الهكاري انا ابو الحسن الكردي انا ابو المنجا
انا ابو الوقت انا الداودي انا السرخسي انا ابراهيم بن خريم الشاشي
انا عبد بن حميد تنبيه قال الذهبي في تذكرة الحفاظ عبد بن
حميد بن نصر الامام الحافظ ابو محمد الكسي مصنف المسند الكبير

۴۰

۱ الكشي بالفتح قرية بسمرقند ۱۲ لسان المحدثين عن القاموس۔
۲ الكس بالكسر والفتح بلد قريب سمرقند ولا يقال بالشين المعجمة ۱۲ لسان عن القاموس۔

والتفسير وغير ذلك واسمه عبد الحميد احفظ رجل على رأس المائتين في
شيبته فسمع يزيد بن هارون ومحمد بن بشر العبدي وعلي بن عاصم
وابن ابي فديك وحسين بن علي الجعفي وابا اسامة وعبد الرزاق
وطبقتهم - وعلق له البخاري في دلائل النبوة من صحيحه فسماه عبد الحميد
وكان من الائمة الثقات مات سنة ٢٤٩ تسع واربعين ومائتين انتهى

٤١ مسند الحافظ ابي يعلى احمد بن علي التميمي الموصلي رحمه الله تعالى ٤١

اروية بالسند المتقدم الى الفخر بن البخاري عن ابي روح عبد المعز
ابن محمد الهروي حدثنا تميم عن ابي سعيد الجرجاني حدثنا ابو سعيد
محمد بن عبد الرحمن الكنجرودي حدثنا محمد بن احمد بن حمدان حدثنا ابو يعلى

تنبيه قال الذهبي ابو يعلى (هو) الحافظ الثقة محدث الجزيرة
احمد بن علي بن المثنى ابن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي صاحب المسند الكبير
سمع علي بن الجعد ويحيى بن معين ومحمد بن المنهال الضرير وعساكر
ابن الربيع وشيبان بن فروخ ويحيى الحماني واما سواهم - وحدث
عنه ابو حاتم بن حبان وابو علي النيسابوري وحمزة بن محمد الكناني
وخلق سواهم قال يزيد بن محمد الازدي كان ابو يعلى من اهل الصدق

والامانة والدين والحلم غلقت اكثر الاسواق يوم موته وحضر جنازته
من الخلق امر عظيم - ووثقه ابن حبان ووصفه بالاتقان والدين
ثم قال وبينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة انفس قال السمعاني
سمعت اسمعيل بن محمد بن الفضل الحافظ يقول قرأت المسانيد
كمسند العدني ومسند ابن منيع وهي كالانهار ومسند
ابي يعلى كالبحر يكون مجتمع الانهار كان مولده في شوال سنة
عشر ومائتين وارتحل وهو ابن خمس عشرة سنة مات سنة
سبع وثلثمائة اهـ تذكرة الحفاظ صـ ٢٧٤ ج ٢

السنة ٤٢ لابي بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم الضحاك

رحمه الله تعالى - وجميع تاليفه اروبها بالسند الى الصفي
القشاشي المتقدم الى الحافظ الدمياطي عن الحافظ يوسف بن خليل
ابن عبد الله الدمشقي بسماعه عن ابي جعفر الصيدلاني انا ابو منصور
محمود بن اسمعيل بن محمد بن محمد الصيرفي الاصبهاني انا ابو بكر محمد بن
عبد الله بن شاذان الاعرج حدثنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن فورك
القباب حدثنا ابو بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم - تنبيه ابو بكر احمد

هو ابن عمرو بن ابی عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانی البصری قاضی
اصبهان توفی سنة ۲۸۷ سبع وثمانین ومائتین - کذا فی ثبت الامام الکبیر

۴۳ **مسند الفردوس للحافظ ابی منصور شهردار ابن**
الحافظ ابی شجاع شیرویه الدیلمی الهمدانی رحمه الله تعالی

رویناه بالسند الی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی عن التنوخی
عن البجار عن محب الدین محمود بن محمد بن البخاری عن الدیلمی
تنبیه قال فی بستان المحدثین ما معربه - الدیلمی هو الحافظ
شیرویه بن شهردار بن شیرویه سکن همدان ومن تصانیفه
تاریخ همدان اخذ الحدیث عن یوسف بن محمد بن یوسف
المستملی وعبد الحمید بن الحسن القضاعی وعبد الوهاب بن
منده واحمد بن عیسی الدینوری وابی القاسم بن البری وسواهم
عن کثیر من الاعلام وسافر الی اصفهان وبغداد وقزوین وغیرها
من بلدان الاسلام قال الحافظ یحیی بن منده فی حقه انه شاب
فطین حسین الخلق متصلب فی مذهب السنة معتزل عن الاعتزال
قلیل الکلام شجیع القلب اما کان قاصرا فی اتقان المعرفة والعلم

لا یمیز فی الاحادیث السقیمة والصحیحة ولهذا السبب مندرجة
کثیرة من الموضوعات فی هذا المسند توفی رحمة الله تعالی تاسع
رجب سنة تسع وخمسمائة اه مختصرا

کتاب الفرج بعد الشدة للحافظ ابی بکر عبد الله بن ابی الدنیا رحمه الله تعالی

۴۴

اروی بالاسناد الی الفخر بن البخاری عن ابی قدامة عن ابی الفتح بن البطی عن شهدة الکاتبة عن الحسین ابن احمد بن طلحة عن محمود بن عمر العکبری عن ابی الحسن علی بن الفرج عن مؤلفه رحمه الله تعالی

صفحه ۴۰ ج ۲

تنبیه قال الذهبی ابن ابی الدنیا هو المحدث العالم الصدوق ابو بکر عبد الله بن عبید بن سفیان ابن ابی الدنیا القرشی الاموی مولاهم البغدادی صاحب التصانیف ولد سنة ثمان ومائتین[۵] وسمع سعید بن سلیمان وعلی بن الجعد وسعید بن محمد الجرمی وخلف بن هشام وخالد بن خداش وعبد الله بن خیران صاحب المسعودی وابا نصر التمار وعبد الله العبسی و

---

۵ کما فی ثبت الامیر ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

وخلائق - حدث عنه الحرث بن ابي اسامة مع تقدمه واحمد بن محمد
اللبناني والحسين بن صفوان البرذعي وابو بكر الجعابي واحمد بن خزيمة
وابو بكر الشافعي وآخرون - قال ابن ابي حاتم كتبت عنه مع ابي وهو
صدوق وقال الخطيب ادب غير واحد من اولاد الخلفاء قال
ابن كامل هو مؤدب المعتضد انتهى مختصرا وفي ثبت الامير انه
كان اذا جالس احدا ان شاء اضحكه وان شاء ابكاه في آن واحد
لتوسعه في العلم والاخبار وله الف تاليف قاله في المنح البادية
توفي سنة ٢٨٥ ومن مؤلفاته كتاب ذم الملاهي وكتاب قصر الامل
وكتاب التوكل وكتاب محاسبة النفس وكتاب اليقين وكتاب الدعاء
وكتاب الشكر وغير ذلك انتهى -

٣٥ كتاب المنتقى للامام ابي محمد عبد الله بن الجارود
النيسابوري رحمه الله تعالى اورده من طريق ابي علي النسائي
عن ابي القاسم حاتم بن محمد عن ابي الحسن القابسي عن ابي بكر احمد بن
عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن النيسابوري عن ابي محمد عبد الله
ابن علي بن الجارود النيسابوري تنبيه قال الذهبي في طبقاته

وهو الحافظ الامام الناقد ابو محمد عبد الله بن نائل بن الجارود النيسابوري
المجاور بمكة سمع ابا سعيد بن الاشج ومحمد بن آدم وعلي بن خشرم وخلقا
حدث عنه ابو حامد ابن الشرقي ومحمد بن نافع المكي ويحيى
ابن منصور وآخرون وكان من العلماء المتقنين المجودين توفي
سنة ثلثمائة سبع[1] اهـ مختصراً

۴۶ مسند ابن ابي شيبة رحمه الله تعالى - من طريق ابن
الفرات عن تاج الدين السبكي المتوفى سنة عن الحافظ شمس الدين
ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن قائماز الذهبي المتولد
سنة ٦٧٣ والمتوفى سنة عن الحافظ ابن طرخان عن ابي عبد القادر
عن سعيد بن احمد عن ابي بكر عبد الله بن محمد بن ابي شيبة العبسي
مولاهم الكوفي الحافظ الثبت العديم النظير صاحب المسند والاحكام
والتفسير وغيرها روى عن شريك وابن المبارك وابن عيينة
وغيرهم وعنه البخاري ومسلم وابو داؤد وابن ماجه وابو زرعة

[1] وفي ثبت الامير ست وثلثمائة والله تعالى اعلم ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

وابو حاتم وابو یعلی وغیرهم توفی سنہ ۳۲۳ھ وکان یحفظ اربعمائۃ الف حدیث
کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

۴۷ مسند ابی عوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی عن ابی الوفا ۴۷
احمد بن عبید اللہ بن عدنان النحشلی قاضی زنجان عن ابی القاسم القشیری
(ویقال لہ المستخرج علی صحیح مسلم ۱۲)
عن ابی نعیم عن الحافظ ابی عوانۃ تنبیہ قال الذہبی ابو عوانۃ ھو الحافظ
الثقۃ الکبیر یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیم بن یزید الاسفرائینی النیسابوری
الاصل صاحب الصحیح المسند المخرج علی صحیح مسلم ولہ فیہ زیادات عدۃ
طوف الدنیا وعنی بھذا الشان وسمع یونس بن عبد الاعلی واحمد بن
الازھر والزعفرانی وغیرھم۔ حدث عنہ الحافظ احمد بن علی الرازی
وابو علی النیسابوری ویحیی بن منصور القاضی وابن عدی والطبرانی
وغیرھم توفی سنہ ۳۱۶ھ ست عشرۃ وثلثمائۃ وقبر ابی عوانۃ علیہ مشہد
مبنی باسفرائین یزار وھو بداخل المدینۃ وکان اول من ادخل
کتب الشافعی ومذھبہ الی اسفرائین اخذ ذلک عن الربیع والمزنی
وھو ثقۃ جلیل انتھی۔

۴۸ سنن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی ۴۸

عن ابی الحسن محمد مرزوق بن عبد الرزاق عن ابی الغنائم محمد بن
محمد البصری المقری ببیت المقدس عن ابی القاسم عبد الرحمن بن الحسن
عن ابی محمد الحسن ابن رشیق العسکری العدل بمصر عن ابی عبد الله
محمد بن رزین بن جامع المیدینی عن سعید بن منصور رحمه الله تعالی

تنبیه سعید بن منصور بن شعبه الحافظ الامام الحجة ابو عثمان
المروزی ویقال الطالقانی ثم البلخی المجاور صاحب السنن سمع مالکا و
فلیح بن سلیمان واللیث بن سعد وعبید الله بن ایاد وابا معشر
واباعوانة وطبقتهم وعنه احمد وابو بکر الاثرم ومسلم وابو داؤد و
بشر بن موسی وابو شعیب الحرانی ومحمد بن علی الصائغ وخلق قال
سلمة بن شبیب ذکرت سعید بن منصور لاحمد بن حنبل فاحسن
الثناء علیه وفخم امره وقال حرب الکرمانی املی علینا نحوا من عشرة
آلاف حدیث من حفظه - مات سعید بمکة فی رمضان فی سنة ۲۲۷
سبع وعشرین ومائتین انتهی کذا فی تذکرة الحفاظ للذهبی رح -

۴۹ **صحیح ابن خزیمه رحمه الله تعالی** بالسند الی الفخر بن البخاری
عن ابی نجیح فضل الله بن عثمان احمد الجوزجانی عن ابی بکر عبد الرحمن

ابن عبد الله البحيري عن احمد بن منصور بن خلف عن ابي طاهر محمد بن الفضل
ابن محمد بن اسحاق بن خزيمة عن والده ابي بكر محمد بن اسحاق بن
خزيمة **تنبيه ابن خزيمة** هو محمد بن اسحق بن خزيمة بن المغيرة
ابن صالح بن بكر السلمي النيسابوري امام الائمة شيخ الاسلام ابو بكر
محمد بن اسحق بن خزيمة ابن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي النيسابوري
ولد سنة ٢٢٣ ثلاث وعشرين ومائتين وسمع من اسحق بن راهويه
ومحمد بن حميد ولم يحدث عنهما لصغره ونقص اتقانه اذ
ذاك وسمع من محمود بن غيلان وعتبة بن عبد الله اليحمدي
المروزي وطبقتهم فاكثر وجود وصنف واشتهر اسمه و
انتهت اليه الامامة والحفظ في عصره بخراسان - حدث عنه
الشيخان خارج صحيحيهما - **قال** ابو عثمان الحيري حدثنا
ابن خزيمة قال كنت اذا اردت ان اصنف الشيئ دخلت
في الصلوة مستخيرا حتى يقع لي فيها ثم ابتدئ ثم **قال** ابو عثمان
الزاهد ان الله ليدفع البلاء عن اهل نيسابور بابن خزيمة و
قال ابو علي النيسابوري كان ابن خزيمة يحفظ الفقهيات من

من حدیثه کما یحفظ القاری السورة قال الحاکم فی کتاب علوم الحدیث فضائل ابن خزیمة مجموعة عندی فی اوراق کثیرة ومصنفاته تزید علی مائة واربعین کتابا سوی المسائل والمسائل المصنفة مائة جزء وکانت وفاته فی ثانی ذی القعدة سنة ۳۱۱ احدی عشرة وثلثمائة انتهی مختصراً ما فی طبقات الذهبی من مقامات شتی۔

۵۰ مسند حارث بن ابی اسامه رحمه الله تعالی اورده بالسند الی ابی نعیم[۵۱] الاصبهانی عن ابی بکر احمد بن یوسف بن خلاد عن مؤلفه واورده ایضا من طریق الفخر ابن البخاری عن محمد الصیدلانی الی المؤلف تنبیه ابن ابی اسامه هو الحارث ابن ابی اسامة محمد التمیمی المتوفی سنة ۲۸۲ اثنتین وثمانین ومائتین کذا فی کشف الظنون[صف ۴۳۰ ج ۲] وقال فی ثبت الامیر انه بغدادی ولد فی سنة ۱۸۶ وتوفی یوم عرفة سنة ۲۸۲ انتهی۔

۵۱ صحیح الاسماعیلی۔ بالسند الی ابی ذر الهروی عن ابی عبد الله

---

۵۱ هو احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق بن موسی بن مهران الاصبهانی صاحب حلیة الاولیاء
عبد الهادی غفر الله له

الحاکم عنہ۔ تنبیہ ھو الحافظ ابو بکر احمد بن ابراھیم بن اسمٰعیل
امام اھل جرجان ولد سنہ ۲۲۲ھ و توفی سنہ ۳۷۱ھ لہ تصانیف کثیرۃ
منھا المستخرج علی الصحیح والمعجم ولہ مسند کبیر فی نحو مائۃ مجلد
قال الشیرازی تصنیفہ ھذا یدل علی غزارۃ علمہ فانہ علی شرط
البخاری ولہ تصانیف علی البخاری ومسلم اھ ثبت الامیر الکبیر

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۲

۵۲ باسنادہ الی الفزاری ابن البخاری عن محمد ابی جعفر الصیدلانی عن
فاطمۃ بنت عبد اللہ الجوزجانیۃ قالت اخبرنا ابو بکر محمد بن
عبد اللہ بن ریذۃ الاصبھانی قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم الطبرانی
عن اسحاق بن ابراھیم الدبری عن مؤلفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ
عبد الرزاق ھو الامام ابو بکر عبد الرزاق ابن ھمام بن نافع الحمیری
الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ احد الاعلام المتوفی سنہ ۲۱۱ھ احدی
عشرۃ ومائتین (ومصنفہ فی المجلدین) وھو اصغر من مصنف
ابن ابی شیبۃ ومرتب علی الکتب والابواب علی ترتیب الفقہ اھ
کشف الظنون صفحہ ۴۵ ۔ قلت وقد ظفرت علی مطالعۃ مجلدہ الثانی بمکۃ

المكرمة عند اخی فی الله الشیخ الحافظ نظر احمد الهندی المهاجر
الی بلد الله الامین ۔

۵۳ مسند البزار المقلب بالبحر الزخار للامام ابی بکر
البزار رحمہ اللہ تعالیٰ اروبیہ بالسند الی الحافظ ابن حجر
عن احمد المقدسی عن یحیی بن محمد بن سعید عن جعفر بن
علی عن محمد بن عبد الرحمن الحضرمی عن عبد الرحمن بن عتاب عن القاضی
سلیمان بن خلف عن القاضی محمد بن احمد بن یحیی بن مفرج
عن محمد الرقی المعروف بالصموت عن الامام ابی بکر البزار رحمہ
اللہ تعالیٰ تنبیہ البزار هو الحافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق
البزار العتکی بفتح العین والتاء المخففة البصری المتوفی سنہ ۲۹۲
اثنین وتسعین ومائتین بالرملة قال ابن ابی خیثمة هو ممن ادرک
الاسلام وکان یشبه بابن حنبل فی زهده وورعه له المسند
الکبیر رحل فی اخر عمره الی الشام واصبهان فنشر علمه ومات بالرملة
من الشام اهـ ثبت الامیر وتذکرة الحفاظ

۵۴ مشکوة الانوار فیما روی عن الله تعالیٰ من الاخبار

للشيخ الاكبر قدس سره الانور بالسند الى الحجار عن الحافظ
محب الدين بن البخاري عن الشيخ محي الدين ابن عربي الطائي
رحمه الله تعالى تنبيه ابن عربي هو الشيخ محي الدين محمد بن علي
المعروف بابن عربي الطائي الاندلسي المتوفى سنة ٦٣٨ ثمان و
وثلاثين وستمائة اوله الحمد لله رب العلمين الخ قال جمعت هذه
الاربعين بمكة المكرمة في شهور سنة ٥٩٩ تسع وتسعين وخمسمائة
وشرطت فيها ان تكون من الاحاديث المسندة الى الله سبحانه
وتعالى خاصة وربما اتبعتها باحاديث عن الله تعالى مرفوعة
اليه غير مسندة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم مما رويتها
وقيدتها ثم اردفتها باحدى وعشرين حديثا فجعلت واحدا و
مائة حديث الخ وشرحه الامام محي الدين يحيى بن شرف
النووي اه كشف الظنون صفحة ٤٣٠

٥٥ السنن لابي مسلم الكشي بفتح الكاف وتشديد الشين
المعجمة نسبة الى قرية من اعمال جرجان - اورد فيها
بالسند الى ابن طبرزد عن ابي بكر محمد ابن عبد الباقي عن

ابی اسحٰق ابراهیم بن عمر البرمکی عن ابی محمد عبد الله بن ابراهیم
ابن ایوب بن ناشر البزار عن ابی مسلم الکشی مؤلفها۔ تنبیہ الکشی
وهو الامام ابو مسلم ویقال ابو زرعۃ محمد بن یوسف بن محمد بن
الجنید الکشی الجرجانی (وکش) قریۃ علی ثلثۃ فراسخ من جرجان
سمع ابا نعیم بن عدی وابا العباس الدغولی ومکی بن عبدان و
طبقتهم بخراسان والعراق والحرمین۔ روی عنه ابو العلاء
محمد بن علی الواسطی وابو القاسم الازهری وعبد العزیز الارجی
جاور بمکۃ الی ان توفی بها فی سنۃ ۳۹۰ تسعین وثلثمائۃ اھ
طبقات الذهبی ج ۳ ص ۲۰۵

الجندی

۵۶ تاریخ الامام الحافظ ابن عساکر لدمشق الشام۔ بالسند
الی الشیخ محی الدین بن عربی عن مؤلفه ابن عساکر رحمه الله تعالی
تنبیہ ابن عساکر هو الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن هبۃ
الله بن عبد الله بن الحسن بن عساکر الدمشقی المتولد سنۃ ۴۹۹ تسع
وتسعین واربعمائۃ والمتوفی سنۃ ۵۷۱ وقیل احدی وثمانون و

---

۵۶ وسائر تصانیفه کالاربعین وغیرہ ۱۲

خمسمائة بدمشق وله الشيخ ومن النساء بضع وثمانون امرأة قال
الحافظ عبد القادر الرهاوي ما رأيت احفظ من ابن عساكر اه كذا
في ثبت الامير قال صاحب الكشف هذا التاريخ في نحو ثمانين مجلدا ذكر تراجم
الاعيان والرواة ومرويا تهم على نسق تاريخ بغداد للخطيب لكنه
اعظم منه حجما قال ابن خلكان قال لي شيخنا الحافظ زكي الدين
عبد العظيم وقد جرى ذكر هذا التاريخ وطال الحديث في امره ما ظن
هذا الرجل الاعز على وضع هذا التاريخ من يوم عقل على نفسه وشرع
في الجمع من ذلك الوقت والاعمار تقصر عن ان يجمع الانسان
مثل هذا الكتاب انتهى مختصرا

٥٧ واما تاليف ابي الشيخ رحمه الله تعالى فمن طريق ابن النجار
عن ابي المفاخر خلف بن احمد بن محمد الفراء عن ابي الفتح اسمعيل
ابن الفضل عن ابي طاهر الكاتب عن الحافظ ابي محمد عبد الله ابي
الشيخ تنبيه ابو الشيخ هو الحافظ ابو محمد عبد الله بن محمد
ابن جعفر بن حيان بفتح الحاء وتشديد المثناة تحت يلقب بابي
الشيخ ولد سنة ٢٩٤ اربع وتسعين ومائتين وتوفي سنة ٣٦٩

تسع وستين وثلثمائة روى عن ابى يعلى الموصلى وغيره وروى عنه
ابونعيم وغيره كذا فى ثبت الامير۔

٥٨ تاريخ ابن معين فى احوال الرجال وهو مرتب على حروف المعجم
وبالسند الى الحافظ ابن جعفر عن ابى اسحق التنوخى عن يحيى بن
يوسف المصرى عن ابى الحسن على بن هبة الله بن الجميزى عن ابى
طاهر السلفى عن محمد بن احمد الرازى عن على بن محمد الفارسى عن
ابى احمد عبد الله بن محمد المفسر عن ابى بكر احمد بن على المروزى
عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** ابن معين هو يحيى بن معين
الامام الفرد سيد الحفاظ ابو زكريا المرى مولاهم البغدادى
مولده سنة ثمان وخمسين ومائة وكان ابوه من نبلاء الكتاب
خلف له الف الف درهم فيما قيل سمع هشيما وابن المبارك و
اسماعيل بن علية وغيرهم وعنه احمد وهناد والبخارى ومسلم
وابو داؤد وابو زرعة وابو يعلى وخلائق **قال** ابن المدينى لا نعلم
احدا من لدن آدم عليه السلام كتب من الحديث ما كتب يحيى بن معين
قال عباس الدورى سمعت يحيى بن معين يقول لو لم يكتب الحديث

خمسين مرة ما عرفناه وعن يحيى بن معين قال كتبت بيدى
الف الف حديث وقال ابن المدينى انتهى علم الناس الى يحيى
ابن معين قال حنيس بن مبشر احد الثقات رأيت يحيى بن معين
فى النوم فقلت ما فعل الله بك فقال اعطانى وحبانى وزوجنى
ثلثمائة حوراء ومهدلى بين الناس - توفى فى ذى القعدة غريبا
بمدينة النبى صلى الله عليه وسلم سنة ثلاث وثلاثين ومائتين
رحمه الله تعالى اه تذكرة الحفاظ للامام الذهبى

٥٩ شرح السنة للبغوى رحمه الله تعالى - وبالسند الى
الحجار عن الاعجب بن ابى السعادات الحمامى عن ابى منصور محمد
ابن اسمعيل بن عوقة عن مؤلفه - تنبيه البغوى هو الامام
حسين بن مسعود البغوى وقد تقدم ذكره فى سند تفسيره -

٦٠ الزهد والرقائق لابن المبارك رحمه الله تعالى -
وبالسند الى الفخر ابن البخارى عن ابن طبرزد عن ابى غالب
احمد بن الحسن بن البنا عن الحسن بن على الجوهرى عن ابى بكر محمد
ابن اسمعيل الوراق عن يحيى بن محمد بن صاعد عن الحسين بن الحسن

المروزی عن المؤلف رحمه الله تعالی تنبیه ابن المبارک
هو الامام ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارک ابن واضح الحنظلی
التمیمی مولاهم المتوفی سنة قال احمد لم یکن فی زمن ابن المبارک
لاحلم اطلب منه وکان کتابه الذی حدث به عشرین الفا کذا فی ثبت
الامیر وقال الذهبی فی طبقاته عبد الله بن المبارک بن واضح
الامام الحافظ العلامة شیخ الاسلام فخر المجاهدین قدوة
الزاهدین ابو عبد الرحمن الحنظلی مولاهم المروزی الترکی الاب
الخوارزمی التاجر السفار صاحب التصانیف الفقه والرحلات
الشاسعه ولد سنة ثمانی عشرة ومائة او بعدها بعام وافنی
عمره فی الاسفار حاجا ومجاهدا وتاجرا سمع سلیمان التیمی و
عاصم الاحول وحمید الطویل والربیع بن انس وهشام بن
عروة واما سواهم حتی کتب عن هو اصغر منه دوّن العلم
فی الابواب والفقه وفی الغزو والزاهد والرقائق وغیر
ذلک حدث عنه خلق لا یحصون من اهل الاقالیم فانه من
صباه ما فتر عن السفر منهم عبد الرحمن بن مهدی ویحیی

ابن معین وحیان بن موسیٰ وابو بکر بن ابی شیبۃ وغیرھم وعن
اسمعیل بن عیاش قال ما علی وجہ الارض مثل ابن المبارک و
قال شعیب بن حرب لو جھدت جھدی ان اکون فی السنۃ
ثلاثۃ ایام مثل ابن المبارک لم اقدر وقال ابو اسامۃ ھو
امیر المؤمنین فی الحدیث انتھی مختصراً ملتقطاً۔

نوادر الاصول للحکیم الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۱ من طریق ابن حجر من ابی الحسن علی بن محمد بن ابی المجد عن سلیمان بن حمزۃ
عن عیسیٰ بن عبد العزیز عن ابی سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی
عن ابی الفضل محمد بن علی بن سعید بن المطھر عن ابی اسحاق
ابن ابراھیم بن محمد البوقی الخطیب عن ابی بکر محمد عبد الرحمٰن
المقری عن ابی نصر احمد بن احید بن حمدان البیکندی
عن ابی عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی تنبیہ قال فی
الکشف ھو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن ابن شیر المؤذن الحکیم
الترمذی المتوفی شھید اسنہ ۲۵۵ خمس وخمسین ومائتین و
وقد ذکر ثلاثۃ مائۃ اصل الا اثنی عشر وھو الملقب بسلوۃ

۱؎ فی معرفۃ اخبار الرسول ۱۲ ۲؎ وعند العجلونی محمد بن عبد الرحمٰن ۱۲ عبد الھادی

العارفين وبستان الموحدين روى انه قال ما وضعت حرفا
لينقل عنى ولا لينتسب لى شيئ منه ولكن كان اذا اشتد على
وقتى التسلى به وفى تصانيفه يلوح صدق ما يقول لا سيما فى
هذا الكتاب حيث لم يقدم خطبة ولا ترتيبا وهى ثمان وثمانون
ومائتى اصل وقد قيل ان الاصول ثلاثمائة وستون انتهى مختصرا
وقال العلامة الامير الكبير فى شبته ولما صنف (الحكيم) كتاب
ختم الولاية وكتاب علل الشريعة كفروه ونفوه من ترمذ فجاء الى
بلخ فقتلوه انتهى رحمه الله تعالى

سند ابن راهويه رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر
عن التنوخى وابن ابى المجد عن ابى الحسن على بن محمد بن مردود
البندنيجى وابى نصر محمد بن محمد بن هبة الله الشيرازى
عن ابى العباس احمد ابن يوسف البغدادى وابى الحسن بن مسعود
ابن بركة عن ابى الخير احمد بن اسماعيل بن يوسف الطالقانى
عن ابى محمد هبة الله الصعلوكى المعروف بالموفق عن ابى على الحسن
ابن ابى القاسم بن خوجويه عن ابى سعد عبد الرحمن بن حمدان بن محمد

النضرى عن ابى محمد عبد الله بن محمد بن على بن زياد السندى
عن ابى محمد عبد الله بن محمد بن سيدويه الازدى وابى احمد
ابن ابراهيم بن نصر عن ابى يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد المروزى
الحنظلى المعروف بابن راهويه نزيل نيسابور تنبيه ابن راهويه
قال احمد لا اعلم له نظيرا وقال الدارمى ساد اهل المشرق والمغرب بصدقه وقال الذهلى
اجتمع فى الرصافة اعلام اصحاب الحديث منهم احمد ابن معين
وغيرهما وكان صدر المجلس اسحاق وهو الخطيب وقال اسحاق
ما سمعت شيئا الا حفظته وما حفظت شيئا قط فنسيته وكانى
انظر الى سبعين الف حديث وقال اعرف مكان مائة الف
حديث كانى انظر اليها ولد ابن راهويه سنة ۱۶۶ وتوفى سنة ۲۳۸
اهـ ثبت الامير

۶۳ اقتضاء العلم العمل للخطيب البغدادى رحمه الله تعالى ۶۳

بالسند الى الفخر بن البخارى عن ابن طبرزد عن ابى منصور
عبد الرحمن بن محمد القزاز عن ابى بكر احمد البغدادى رحمه الله
تعالى تنبيه الخطيب البغدادى هو ابو بكر احمد بن على بن ثابت

ابن احمد بن مهدی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالی -

٦٤ **الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رحمہ اللہ تعالی** بالسند
الی القاضی زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن محمد بن علی الحرادی
عن الشرف عبد المؤمن الدہیاطی عن ابی الحسن بن المقیر عن
الحافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ علی الخطیب
ابی طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی السفر الانباری سنہ ٤٠٢ھ
بقرأتہ علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن الطیب
ابن عبد اللہ الفرا بمصر سنہ ٤٢٨ھ بسماعہ عن ابی محمد الحسین بن
رشیق العسکری قال حدثنا محمد بن احمد الدولابی المؤلف
رحمہ اللہ تعالی **تنبیہ** الدولابی ہو الامام الحافظ ابو بشر
محمد بن احمد بن حماد الانصاری الشہیر بالدولابی - وفی کشف
الظنون ان وفاتہ فی سنۃ ٣١٠ عشرۃ وثلثمائۃ اھ قال الذہبی
الدولابی الحافظ العالم سمع احمد بن ابی شریح الرازی ومحمد
ابن منصور الحواز ومحمد بن بشر وغیرہم قال ابو سعید بن یونس
کان ابو بشر من اہل الصنعۃ وکان یضعف مات بین مکۃ

والمدينة بالعرج فى ذى القعدة سنة ۳۱۳ (قلت) ومولده كان فى
سنة ۲۲۴ اربع وعشرين ومائتين انتهى

۶۵ مسند بقى بن مخلد رحمه الله تعالى

۶۵ من طريق عياض عن ابى القاسم احمد بن محمد بن احمد بن محلد بن عبد الرحمن بن احمد ابن بقى بن مخلد عن ابيه محمد عن ابيه احمد وعمه عبد الرحمن عن ابيهما مخلد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه احمد عن ابيه بقى بن مخلد عن ابن حبيب عن ابن الماجشون **تنبيه** قال الذهبى فى طبقاته بقى بن مخلد الامام شيخ الاسلام ابو عبد الرحمن القرطبى صاحب المسند الكبير والتفسير الجليل الذى قال فيه ابن حزم ما صنف تفسير مثله اصلا مولده فى رمضان سنة ۲۰۱ احدى ومائتين وسمع يحيى بن الليثى القرطبى وابا مصعب الزهرى ويحيى بن بكير وابن ابى شيبة وغيرهم وطاف الشرق والغرب وشيوخه مائتان وثمانون ونيف - روى عنه احمد احمد بن عبد الله الاموى واسلم بن عبد العزيز وغيرهم وكان اماما علما قدوة مجتهدا لا يقلد احدا ثقة حجة صالحا عابدا متهجدا اواها عديم

النظير فى زمانه ذكره احمد ابن ابى خيثمة فقال ما كنا نسميه
الا المكنسة وهل يحتاج بلد فيه بقى ان يأتى منه الينا احد قال
ابو الوليد الفرضى ملأ بقى الاندلس حديثا **وعن** بقى قال لما
رجعت من العراق اجلسنى يحيى بن بكير الى جنبه وسمع منى
سبعة احاديث **وعنه** قال لقد غرست للمسلمين غرسا
بالاندلس لا يقلع الا بخروج الدجال - وكان مجاب الدعوة
وقيل انه كان يختم القرآن كل ليلة فى ثلاث عشرة ركعة و
يسرد الصوم وحضر سبعين غزوة **مات** فى جمادى الآخرة سنة ٢٧٦
ست وسبعين ومائتين انتهى مختصرا

٦٦ **مصنف الامام وكيع رحمه الله تعالى** - من طريق
عياض وابن بشكوال عن ابن عتاب عن ابيه عن ابى بكر بن
عبد الرحمن بن احمد التجيبى عن اسماعيل بن صبور عن محمد بن
وضاح عن موسى بن معاوية عن ابى سفيان وكيع بن الجراح
بن مليح الرواسى الكوفى **تنبيه** قال الامير فى ثبته توفى وكيع
بطن من قيس غيلان ١٢ ذهبى
سنة ١٩٦ ست وتسعين مائة **قال** احمد ما رأيت اوعى للعلم منه

ولا احفظ ولا رأيت معه كتابا قط ولا رقعة وقال ابن معين
ما رأيت افضل منه كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه اهـ قال
الذهبي ولد (وكيع) سنة ١٢٩ تسع وعشرين ومائة سمع هشام
ابن عروة والاعمش واسمعيل بن ابي خالد وابن عون وابن جريج
وسفيان وغيرهم وكان ابوه على بيت المال واراد الرشيد
ان يولي وكيعا قضاء الكوفة فامتنع قال يحيى بن يمان لما مات
سفيان جلس وكيع موضعه كان يصوم الدهر ويختم القرآن
كل ليلة ولفتى يقول ابي حنيفة وكان يحيى القطان يفتي
بقول ابي حنيفة ايضا قال سلم بن جنادة جالست وكيعا
سبع سنين فما رأيته بزق ولا مس حصاة ولا جلس مجلسه
فتحرك ولا رأيته الا مستقبل القبلة وقيل كان وكيع اعور
توفي بفيد راجعا من الحج سنة ١٩٧ سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء
قال وكيع الجهر بالبسملة بدعة سمعه منه ابو سعيد الاشج اهـ
مختصراً ملتقطاً

تأليف ابن شاهين رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر عن ٦٧

ابی محمد عبد الله بن محمد بن حمود البعلی عن جده ابن عبد الله
محمد بن ابراهیم بن المظفر الحسین عن شمس الدین ابی الفرج
ابن ابی عمر عن ابی الیمن الکندی عن ابی محمد عبد الله بن
عمر بن احمد بن شاهین عن ابیه ابی حفص عمر بن شاهین البغدادی

تنبیه قال السیوطی فی مشتهی العقول ما نصه منتهی
التصانیف فی الکثرة ابن شاهین صنف ثلاثمائة وثلاثین
مصنفا منهم التفسیر الف جزء والمسند خمسة عشر مائة
والتاریخ مائة وخمس مجلدات ومداد التصانیف القنطار
وثمانمائة قنطار وسبعة وسبعون قنطارا قال السیوطی هذا من کرامات
طی الزمان کالمکان من وراثة الاسراء ولیلة القدر توفی
ابن شاهین سنة ۳۸۵ هـ قاله الامیر فی ثبته

مسند الحمیدی رحمه الله تعالی من طریق الغانی عن ابن ۶۵
عبد البر عن سعید بن نصر عن قاسم بن اصبغ عن محمد بن اسماعیل
الترمذی عن ابی بکر عبد الله بن الزبیر الحمیدی المکی **تنبیه**
قال الامیر الحمیدی المکی المتوفی بمکة سنة ۲۱۴ هـ اربعة عشر و

مائتين قال احمد الحميدى عندنا امام اه

٦٩ معجم ابن قانع رحمه الله تعالى ـ بسند صاحب المنح من طريق الصدفى والسلى عن ابى القاسم عبد الواحد بن على بن محمد بن فهد العلاف عن ابى الحسن على بن احمد بن عمر بن حفص الحمامى عن الحافظ النامى ابى الحسين عبد الباقى ابن قانع رحمه الله تعالى

٦٩ ب

القاضى

تنبيه ابن قانع هو الحافظ القاضى ابو الحسين عبد الباقى بن قانع بن مرزوق بن الحسن الاموى مولاهم البغدادى ولد سنة ٢٦٥ واختلط قبل موته بسنتين ومات سنة ٣٥١ اه كذا فى ثبت الامير

٧٠ عشاريات القلقشندى رحمه الله تعالى ـ بالسند الى صاحب المنح قال اخبرنا بها ابو المكارم محمد بن احمد القايسى عن ابى الذ[illegible] القصار عن النجم الغزى والبدر القرافى كلاهما عن المؤلف

٧٠ ب

القاسمى

تنبيه القلقشندى هو الشيخ جمال الدين ابراهيم بن على ابن احمد بن اسماعيل بن علاء الدين القرشى الشافعى القلقشندى بقاف مفتوحة ثم لام ساكنة ثم قاف مفتوحة ثم شين معجمة

مفتوحة ثم نون ساكنة ثم دال مهملة مكسورة بعدها ياء نسبة الى
تربة من قرى مصر ينسب اليها جماعة هذا وتقي الدين ابو بكر محمد بن
اسماعيل وابن اخيه عبد الكريم المقدسي وابو الفتوح علي بن
علاء الدين وكلهم اخذوا عن ابن حجر قال صاحب المنح فتقع لنا
عشاريات بأربعة عشر ولله الحمد هكذا في ثبت الامير

الاربعون الشاعية لعز الدين ابن جماعة رحمه الله تعالى

من طريق صاحب المنح ايضاً قال اخبرنا بها ابو الاسرار علي عن ابن
عجيل عن ابن ظهيرة عنه تنبيه قال صاحب المنح فتقع لنا بثلاثة
عشر ولله الحمد قال الامير قلت فتقع لنا بستة عشر لاننا
نروي عن السقاط عن ابن الحاج عنه قال الجامع المسكين
فتقع لنا بتسعة عشر لاننا نروي عن الشيخ محمد ابن سليمان
حسب الله عن عبد الغني الدمياطي عن الامير الكبير عن الشيخ
السقاط عن ابن الحاج عن صاحب المنح

تأليف الحسن بن عرفة رحمه الله تعالى بالسند الى صاحب
المنح وهو يرويها من طريق السلفي عن علي بن الحسن الربعي من

ابی الحسن محمد ابن محمد بن محمد بن مخلد البزار عن اسماعیل بن محمد
ابن اسماعیل الصفار عن الحسن بن عرفه العبدی المتوفی سنه ٢٥٧ ١١

٤٣ مکارم الاخلاق للخرائطی وسائر مؤلفاته رحمه الله تعالی ٤٣
بالسند الی صاحب المنح من طریق ابن خلیل عن الخشوعی عن ابی محمد
هبة الله الاکفانی عن محمد بن عقیل الخطیب احمد بن بندار وابی
الحسن احمد بن عبد الواحد بن ابی الحدید عن ابی بکر بن محمد بن
احمد بن عثمان بن ابی الحدید عن ابی بکر الخرائطی تنبیه هو محمد
ابن حفید بن سهیل الخرائطی رحمه الله تعالی

٤٤ ٤٥ الموطا وکتاب الآثار للامام محمد رحمه الله تعالی ٤٤ ٤٥
وسائر تصانیفه - اروبها مسلسلا بالسادة الحنفیة - عن ١
الشیخ عبد الستار المکی الحنفی عن الشیخ ادریس بن محمد الحنفی
المتوفی سنه ١٣٠٠ عن ٢ العلامة ابن عابدین عن ٣ العلامة السید
محمد شاکر الحنفی عن ٤ فقیه الشام المنلا علی التر کمانی الحنفی عن ٥
الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن ٦ المفتی علاء الدین
الحصفکی الحنفی عن ٧ خیر الدین الرملی الحنفی عن ٨ محمد ابن السراج

الحانوتی الحنفی عن[۱۰] احمد بن یونس الشهیر بابن الشلبی[۱۱] الحنفی عن[۱۱]
ابراهیم الکرکی الحنفی صاحب القنیة عن[۱۲] امین الدین یحیی بن محمد
الاقصرائی الحنفی عن[۱۳] محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[۱۴] حافظ الدین محمد بن
محمد الطاهر الحنفی عن[۱۵] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی
عن[۱۶] جده تاج الشریعة محمود الحنفی عن[۱۷] والده صدر الشریعة احمد الحنفی
عن[۱۸] ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن[۱۹] محمد
ابن ابی بکر البخاری المشهور بامام زاده الحنفی عن[۲۰] شمس الائمة
ابی بکر بن محمد الزنجری الحنفی عن[۲۱] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد
الحلوانی[۲۲] الحنفی عن[۲۲] القاضی ابی علی الخضر النسفی بن علی الحنفی عن[۲۳]
ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن[۲۴] عبد الله بن محمد الحارثی
الحنفی عن حفص محمد البخاری الحنفی عن[۲۶] والده الی حفص الکبیر احمد
ابن حفص الحنفی عن الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی رضی الله

---

[۱۰] بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدة ۱۲ دد. المختار
[۱۲] الحلوانی اتفقوا علی انه نسبة الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم بلد
بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی آخره و
بفتح الحاء وآخره نون وبضم الحاء مع النون یشیر الیه کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلواء
ایضا مصدر من الحلواء اه مختصرا ملخصا من مقدمة عمدة الرعایة ۱۲ عبد الهادی غفرله

تعالى عنه تنبيه محمد بن الحسن الشيباني هو ابو عبد الله محمد بن
الحسن بن فرقد الشيباني نسبته ولاء الى شيبان بفتح الشين
المعجمة قبيلة معروفة الكوفي صاحب الامام ابي حنيفة اصله
من دمشق من اهل قرية يقال لها حرستا بفتح الحاء المهملة وسكون
الراء المهملة وفتح السين المهملة سمع الحديث عن سفيان بن
كدام وسفيان الثوري وعمرو بن دينار والامام مالك والاوزاعي
والقاضي ابي يوسف وروى عنه الامام الشافعي وابو سليمان
موسى بن سليمان الجوزجاني وهشام بن عبد الله الرازي
وابو حفص الكبير وغيرهم من اكابر المحدثين وائمة الدين قال
الشافعي ما رأيت سمينا اخف روحا من محمد بن الحسن ما رأيت
افصح منه كنت اظن اذا رأيته يقرء القرآن كان القرآن نزل
بلغته وقال ايضا ما رأيت اعقل من محمد بن الحسن وروى
عنه ان رجلا سأله عن مسألة فاجابه فقال له الرجل خالفك
الفقهاء فقال له الشافعي وهل رأيت فقيها قط اللهم الا
ان يكون رأيت محمد بن الحسن وقال ابو عبد الله الذهبي

في ميزان الاعتدال محمد بن الحسن الشيباني ابو عبد الله احد
الفقهاء يروي عن مالك بن انس وغيره وكان من بحور العلم
والفقه قويا في مالك اه وقال الربيع سمعت الشافعي يقول
حملت عن محمد وقر بعير كتبا اه روى الخطيب باسناده
الى الشافعي قال قال محمد بن الحسن اقمت على باب مالك
ثلاث سنين وكسرا قال وكان يقول انه سمع لفظا اكثر من
سبعمائة حديث وكان اذا حدثهم عن مالك متلأمنزله وكثر الناس حتى
يضيق عليه الموضع وعنه كان اذا اخذ في المسئلة كانه قوان ينزل لا يقدم حرفا
ولا يؤخره وعنه قال حملت عنه وقر بختي كتبا وعن يحيى بن معين قال الكتب التي جمع
الصغير عن محمد بن الحسن وعن ابي عبيد ما رأيت اعلم من كتاب الله منه وعن
ابراهيم الحربي قال قلت لاحمد من اين لك هذه المسائل الدقيقة قال
من كتب محمد بن الحسن انتهى مختصرا ملتقطا من التعليق الممجد على
مؤطا محمد ح قال المحقق اللكنوي رحمه الله تعالى في التعليق الممجد
بعد ما ذكر مناقب الامام محمد قلت بهذه العبارات الرائقة
من الاثبات وغيرها من كلمات الثقات التي تركنا ذكرها

خوفا من التطويل يظهر جلالة قدره وفضله الجميل فمن طعن عليه
كانه لم تقرع سمعه هذه الكلمات ولم يصل بصره الى كتب النقاد
الاثبات وكفاك مدح الشافعي له بعبارات رشيقة وكلمات لطيفة
ورواياته عنه انتهى -

قد ذكرت اولا بحمد الله تعالى وحسن توفيقه خمسة وعشرين
كتابا من كتب التفسير باسانيدها وهذه خمسة وسبعون
كتابا من كتب الحديث مع اسانيدها المتصلة الى مصنفيها
فصارت بجميعها مكملة للمائة كتابا وبقيت منها كثيرة
لا يمكن استقصائها - وقد جمعت اكثرها في غير هذا المحل
والآن اشرع في ذكر الكتب الفقهية من كتب المذاهب
الاربعة وغير ذلك من كتب الاصول والتصوف
والاوراد بعون رب العباد -

ونقدم سند فقه الحنفي فنقول فقه الامام الهمام المجتهد
المقدم امام الائمة وسراج الامة ابي حنيفة النعمان
ابن ثابت رضي الله تعالى عنه نرويه عن العلامة صالح

كمال عن والده صديق كمال عن الشيخ عبد الله سراج عن عمر العطار
عن علي الوفائي عن السيد مرتضى الزبيدي ح وارويه عاليا عن
الشيخ عبد الستار المكي عن العلامة المعمر احمد بن الملا صالح السوبدي
البغدادي عن السيد مرتضى الزبيدي عن السيد عمر بن عقيل
عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ منصور الطوخي عن سلطان
المزاحي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي ح ويروى صديق
كمال عن عبد الرحمن الكزبري عن والده محمد الكزبري عن عبد الغني
النابلسي عن والده اسماعيل شارح الدرر والغرر عن الشيخين
الجليلين الشهاب احمد الشوبري والشيخ حسن الشرنبلالي
صاحب الحاشية على الدرر رواية الاول عن السراج عمر بن نجيم
مؤلف النهر الفائق شرح كنز الدقائق والشمس الحانوتي صاحب
الفتاوى والشيخ علي المقدسي شارح نظم الكنز وبرواية الثاني
عن شيخ الاسلام الشيخ عبد الله الغريري والشيخ محمد بن عبد الرحمن
المسيري والشيخ محمد بن احمد الحموي والشيخ محمد المحبي برواية
كل واحد من مشائخ هذين الشيخين المذكورين عن الشيخ احمد

ابن یونس الشلبی صاحب الفتاوی عن[۱۰] سری الدین عبد البر بن الشحنہ
شارح الوھبانیۃ عن[۱۱] الکمال محمد بن الھمام صاحب فتح القدیر شرح
الھدایۃ عن[۱۲] سراج الدین عمر بن علی الکنانی الشھیر بقاری الھدایۃ
ح وأرویہ عن[۱] الفقیہ شیخ الخطباء بالمسجد الحرام الشیخ احمد
میرداد عن[۲] السید کوجک عن[۳] الشیخ عابد عن[۴] عمہ الشیخ محمد حسین
ابن محمد مراد بن یعقوب الانصاری السندی عن[۵] ابیہ عن[۶]
الشیخ محمد ھاشم بن عبد الغفور السندی عن[۷] مفتی الاحناف
بمکۃ عن[۸] الشیخ عبد القادر الصدیقی عن[۹] الشیخ حسن العجیمی
اخبرنا[۱۰] مفتی الانام السید محمد صادق بن احمد بادشاہ
الحسینی اجازۃ عن[۱۱] الشیخ سراج الدین عمر الحانوتی عن[۱۲] الشیخ
ابراھیم بن عبد الرحمن الکرکی صاحب الفیض عن[۱۳] الشیخ محب الدین
احمد بن محمد بن احمد الاقصرائی عن[۱۴] سراج الدین عمر بن علی
الکنانی الشھیر بقاری الھدایۃ عن[۱۵] علاء الدین السیرامی[۱] عن[۱۶] السید
جلال شارح الھدایۃ عن[۱۷] علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب
نسبۃ الی سیراف بلدۃ من بلاد فارس مایلی حدود کرمان ۱۲ الفوائد البھیۃ۔

[۱] وفی ثبت ابن عابدین السیرامی ۱۲ عبد الھادی غفرلہ۔

الکشف والتحقیق عن[۱۸] الاستاذ حافظ الدین الکبیر عن[۲۹] شمس الائمۃ
محمد بن عبد الستار الکردری ح وارویہ عن[۱] العلامۃ اسعد الدھان
المتوفی سنۃ ۹۹۵ھ
عن[۲] العلامۃ حسین الطرابلسی عن[۳] السید علاء الدین عابدین
عن[۴] والدہ العلامۃ الفقیہ خاتم المحققین السید محمد امین بن
عابدین ح وارویہ بالاجازۃ العامۃ عن[۱] العلامۃ یوسف بن
اسمعیل النبہانی عن[۲] العلامۃ الفقیہ السید محمد ابی الخیر
عابدین امین الفتوی بدمشق ابن العلامۃ السید احمد عابدین
شقیق السید محمد امین عابدین عن[۳] والدہ السید احمد عابدین
المذکور وھو عن[۴] اخیہ السید محمد امین المعروف بابن عابدین
ح وارویہ عالیا عن[۱] الشیخ عبد الستار المکی عن[۲] الشیخ ادریس
ابن محمد المکی المتوفی سنۃ ۱۳ عن[۳] العلامۃ ابن عابدین عن[۴] العلامۃ
السید محمد شاکر عن[۵] الامام الشیخ مصطفی زین الدین ابی البرکات
ابن محمد رحمۃ اللہ الایوبی الشہیر بالرحمتی عن[۶] الشیخ صالح بن
ابراھیم بن سلیمان الجینینی وھو عن[۷] والدہ عن[۸] شیخ الفیافی
زمانہ الشیخ خیر الدین الرملی عن[۹] الشیخ محمد بن محمد سراج الدین
رد المحتار ۱۲

---

[۱] وفی ثبت ابن عابدین جلال الدین الکبیر واللہ اعلم ۱۲ عبد الحمادی غفر اللہ لہ

الحانوتی عن[۱۰] والده محمد الحانوتی عن[۱۱] العلامة محب الدین بن حبر بن[۱۲]
عن[۱۳] ابی الخیر محمد بن محمد الرومی عن[۱۴] المجد ابی الفتح محمد بن محمد
الحریری عن[۱۵] والده عن[۱۶] القدام امیر کاتب بن عمر الاتقانی عن[۱۷] السغنا
عن[۱۸] صاحب الکنز النسفی عن[۱۹] شمس الائمة محمد بن عبد الستار الکردری
عن[۲۰] شیخ الاسلام برهان الدین صاحب الهدایة عن[۲۱] فخر الاسلام
علی البزدوی عن[۲۲] شمس الائمة السرخسی عن[۲۳] شمس الائمة الحلوانی
عن[۲۴] القاضی ابی علی النسفی عن[۲۵] الامام ابی بکر محمد بن الفضل
البخاری عن[۲۶] الامام ابی عبد الله السیدبونی[۲۷] عن[۲۸] الامیر ابی السید هو فی
عبد الله بن ابی حفص البخاری عن[۲۹] ابیه عن[۳۰] الامام محمد بن ردالمحتار[۳۱]
الحسن الشیبانی[۳۲] عن الامام الاعظم والولی الافخم[۳۳] ابی حنیفة النعمان
الکوفی صاحب المذهب وهو عن حماد بن زید بن ابی سلیمان
عن ابراهیم النخعی عن علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله
تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم

کتاب[۳۴] المبسوط للامام السرخسی رحمه الله تعالی اروی[۳۵]
بالسند المذکور عن مصنفه رحمه الله تعالی تنبیه السرخسی هو

شمس الائمة محمد بن احمد بن ابی سهل السرخسی المتوفی سنة ۴۸۳
ثلاث وثمانین واربعمائة وهذا الکتاب اجل الکتب التی دونت
لمذهب الامام الاعظم لانه یحتوی علی جمیع المسائل التی کتبها
الامام محمد والامام ابو یوسف والامام الاعظم والامام زفر
والامام الحسن البصری رحمهم الله تعالی قال فی الفوائد البهیة
السرخسی کان اماما علامة حجة متکلما مناظرا اصولیا مجتهدا
عده ابن کمال باشا من المجتهدین فی المسائل لازم شمس الائمة
عبد العزیز الحلوائی واخذ عنه حتی تخرج به وصار اوحد زمانه
وتفقه علیه برهان الائمة عبد العزیز بن عمر بن مازه ومحمود
ابن عبد العزیز الاوزجندی وغیرهما - املی المبسوط نحو خمس عشرة
مجلدا وهو فی السجن باوزجند کان محبوسا فی الجب بسبب کلمة
نصح بها الخاقان وکان یملی من خاطره من غیر مطالعة کتاب
وهو فی الجب واصحابه فی اعلی الجب وقال عند فراغه من شرح
العبادات هذا اخر شرح العبادات باوضح المعانی واوجز العبارات
املأ المحبوس عن الجمع والجماعات - وقال فی اخر شرح الاقرار

انتهى شرح الاقرار المشتمل من المعانى على ما هو من الاسرار املاه
المحبوس فى محبس الاشرار - والسرخسى نسبة الى سرخس بفتح السين
وفتح الراء وسكون الخاء بلدة قديمة من بلاد خراسان وهو اسم
رجل سكن هذا الموضع وعمره واتم بناءه ذو القرنين ذكره السمعانى
انتهى مختصرا

الهداية للامام برهان الدين على بن ابى بكر المرغينانى ۳
رحمه الله تعالى - اروبها عن العلامة الشيخ احمد ابى الخير
ميرداد ومولانا الشيخ محمد سعيد الاديب عن السيد عبد الله
كوجك عن عمر العطار وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ محمد طاهر
سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكى عن العلامة العجيمى
عن احمد القشاشى عن ابى المواهب احمد بن على العباسى الشناوى
ثم المدنى عن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد
المكى العلوى عن عمه جار الله بن عبد العزيز بن فهد المكى عن
المفتى سراج الدين عمر بن عبد الرحيم القاهرى ثم المدنى عن
مجد الدين محمد بن عبد الله الزرندى المدنى الحنفى عن شيخ

الحنفیه امین الدین یحیی بن محمد بن ابراهیم الاقصرائی القاهری عن[۱۴]
القاضی زین الدین ابی بکر بن الحسین العثمانی المراغی ثم المدنی
عن[۱۵] القاسم ابن محمد بن یوسف البرزالی عن[۱۶] مظفر الدین احمد
ابن علی الساعاتی الحنفی عن[۱۷] ظهیر الدین محمد بن عمر بن محمد البخاری
النوجاباذی بفتح النون قریة بخاری عن[۱۸] محمد بن عبد الستار
الکردری عن مؤلفها تتبع[۱۹] المرغینانی هو علی بن ابی بکر بن
ابن عبد الجلیل الفرغانی المرغیانی[۲۰] صنا الهدایة کان اماما فقیها
حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا
نظارا مدققا زاهدا ورعا فاضلا ماهرا اصولیا ادیبا شاعرا
لم تر العیون مثله فی العلم والادب وله الید الباسطة فی الخلاف
والباع الممتد فی المذهب تفقه علی الائمة المشهورین منهم مفتی
الثقلین نجم الدین ابو حفص عمر النسفی ومن تصانیفه کتاب المنتقی
وشرح المذهب والتجنیس والمزید ومناسک الحج ومختارات

---

[۱۴] ولد سنة احدی عشرة وخمسمائة ۱۲ مقدمة الهدایة [۱۵] المرغینانی نسبة الی المرغینان
بفتح المیم وسکون الراء المهملة وکسر الغین المعجمة وسکون الیاء بعدها نون ثم الغین
نون بلدة من بلاد فرغانة ۱۲ الفوائد البهیة - محمد عبد الهادی غفر الله له

النوازل وكتاب فى الفرائض - وقال فى اول البداية قال ابو الحسن
على بن ابى بكر بن عبد الجليل كان يخطر ببالى عند ابتداء حالى ان
يكون كتاب فى الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث
وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الى القدورى
اجل كتاب فى احسن ايجاز واعجاب ورأيت كبراء الدهر يعبون
الصغير والكبير فى حفظ الجامع الصغير فهممت ان اجمع بينهما
ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة اليه وسميته
بداية المبتدى ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهى ام
وقد وفق لشرحه وسماه بكفاية المنتهى ثم اختصره وسماه الهداية
وكانت وفاته سنة ۵۹۳ ثلث وتسعين وخمسمائة وتفقه عليه
جم غفير اهـ مختصر الفوائد البهية ص ۵۷

۴ فتح القدير شرح الهداية للعلامة كمال الدين محمد بن
عبد الواحد بن الهمام رحمه الله تعالى - وبالسند
الى الشيخ العجيمى عن خير الدين الرملى عن محمد بن سراج الدين
الحانوتى عن العلامة احمد بن الشلبى عن القاضى شمس الدين

محمد بن احمد الغزی والعلامة مری الدین عبد الباقی بن محب الدین
محمد بن الشحنة کلاهما عن مؤلفه العلامة المحقق کمال الدین
المشتهر بابن الهمام السکندری السیواسی کان والده قاضیا
بسیواس من بلاد الروم ثم قدم القاهرة وولی خلافة الحکم
بها عن القاضی الحنفی ثم ولی القضاء بالاسکندریة وتزوج بها
بنت القاضی المالکی فولد له الکمال محمد سنة ثمان وثمانین
وسبع مائة وکان اماما نظارا فارسا فی البحث فروعی واصولی
محدث مفسر حافظ نحوی کلامی منطقی جدلی وله تصانیف
مقبولة معتبرة منها شرح الهدایة المسمی بفتح القدیر والتحریر
فی الاصول وغیر ذلک - وسمع علی جماعة منهم حافظ العصر
ابن حجر وذکره فی بعض تصانیفه فقال شیخنا واجاز له کثیرون
مسانیدهم عالیة وخرج له الحافظ السخاوی اربعین من مرویاته
بالسماع والاجازة فحدث بها وسمعها منه الفضلاء وادمن
الاشتغال برهة فحاز اقرانه فضلا تاما وفکرا مستقیما
وذکاء مفرطا وکان له نصیب وافر مما لارباب الاحوال

من الكشف والكرامات - مات يوم الجمعة سابع رمضان سنة ۸۶۱
احدى وستين وثمانمائة انتهى مختصراً ملتقطاً وتمامه في ثبت
ابن حجر والفوائد البهية في تراجم الحنفية

۵ الكفاية شرح الهداية للعلامة السيد جلال الدين
الكرماني رحمة الله عليه بالسند المتقدم الى مؤلف ۱۴
فتح القدير عن ۱۵ السراج عمر بن علي المعروف بقاري الهداية عن ۱۶
الشيخ علاء الدين احمد بن محمد السيرافي عن مؤلفها تنبيه اختلف
في مؤلف الكفاية شرح الهداية والحق انها للعلامة السيد
جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمي الكرماني وكان عالما
فاضلا تضرب به الامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين
الحسن السغناقي صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن
محمد البخاري عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري عن
صاحب الهداية واخذ ايضا عن عبد العزيز البخاري صاحب
كشف البزدوي عن حافظ الدين الكبير انتهى ملخصا من الفوائد ۲۳

۶ البناية شرح الهداية ورمز الحقائق شرح كنز الدقائق

كلاهما للعلامة الحافظ القاضي محمود العيني رحمه الله تعالى
بالسند المقدم في فتح القدير الى مؤلفه ابن الهمام وهو عن القاضي
شيخ الاسلام محمود العيني تنبيه العيني هو قاضي القضاة
بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن القاضي
شهاب الدين العيني اصله من حلب ولد في عنتاب في سابع
رمضان سنة ٧٦٢ اثنتين وستين وسبع مائة وتربى بها وكان
ابوه قاضيها واخذ افضل علمائها ثم جعل نائبا عن ابيه في سنة ٧٨٣
ثلاث وثمانين وسبع مائة سافر الى دمشق وزار القدس واجتمع
هناك بعلاء الدين احمد بن محمد السيرافي فاصحبه معه الى
القاهرة وانزله بالبرقوقية فلازمه واخذ عنه الهداية
والكشاف وغيرهما ثم اخذ عن الشهاب بن خاص تركي الحنفي
ولبس الخرقة من الشيخ ناصر الدين القرطبي ثم عاد الى دمشق
سنة ٧٩٤ ثم رجع الى القاهرة وفي سنة ٨٢٣ سافر الى بلاد قرمان من
قطعة اسيا ثم رجع الى مصر وجعل محتسب القاهرة وامره
امير تمار ان يترجم باللغة التركية كتاب القدوري في الفقه فترجمه

وكان عالما بعلوم شتى واقفا على كثير من الامور التاريخية دائما
مشتغلا بالمطالعة ونسخ كتبا كثيرة بخطه والف كتبا شتى وكان
يكتب بسرعة ويقال انه نسخ القدوري بتمامه في ليلة واحدة
ابتدأه مع غروب الشمس واتمه مع شروقها وله جملة تصانيف
منها عمدة القاري واحد وعشرون مجلدا ومعاني كتاب الآثار
للطحاوي في عشر مجلدات وشرح جزء من كتاب سنن ابي داؤد
في مجلدين وشرح سيرة ابن هشام سماه كشف اللثام والكلم
الطيب وتحفة الملوك وشرح الكنز وشرح التحفة وشرح
الهداية وشرح البحار الزاهرة في مجلدين وشرح شواهد
الاكفية الكبرى والصغرى وكتاب مراح الارواح وشرح
العوامل المائة للجرجاني وشرح قصيدة الصاوي في العروض
وشرح العروض لابن الحاج واختصر الفتاوى الظهيرية وكتاب
سير الانبياء وتاريخ كبير في تسعة عشر مجلدا واختصره في ثمانية
وتاريخ الاكاسرة بالتركي وطبقات الشعراء وطبقات الحنفية
ومعجم هؤلاء المشائخ في مجلد واحد ورحلة الطحاوي ومختصر

ابن سکان و مشارح الصدور فی الخطب ثمان مجلدات و کتاب
النوادر و کتاب سیرۃ المؤید شعرا و نثرا و التذکرۃ المتنوعہ و
و تعلیقات علی الکشاف و تفسیر ابی اللیث و البغوی و غیر ذلک
توفی رحمہ اللہ تعالیٰ یوم الاربعاء من شہر ذی الحجۃ سنۃ خمس و
خمسین و ثمانمائۃ و دفن بمدرستہ تقرب بیتہ بحارۃ کتامۃ
بالقرب من الازہر انتہی مختصراً سرد النقول لشیخی العلامۃ
عبد الستار الصدیقی المکی

۸ کنز الدقائق للعلامۃ ابی البرکات عبد اللہ بن احمد
ابن محمود النسفی[1] رحمۃ اللہ علیہ و سائر تصانیفہ۔ مرّ
سندہ فی ذکر تفسیرہ المسمی بمدارک التنزیل۔

۹ کشف الاسرار و الحقائق فی شرح کنز الدقائق للامام
قوام الدین مسعود ابن ابراہیم الکرمانی رحمہ اللہ تعالیٰ

---

[1] کان اماما کاملا عدیم النظیر فی زمانہ رأسا فی الفقہ و الاصول بارعا فی الحدیث
و معانیہ تفقہ علی شمس الائمۃ محمد الکردری و علی حمید الدین الضریر و بدر الدین خواہر
زادہ فی تصانیف مفیدۃ منہا المصفی شرح المنظومۃ النسفیہ و المستصفی و کشف
الاسرار و غیر ذلک و قد سبق ذکرہ ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

بالسند المتقدم فى كنز الدقائق الى مؤلفه مسعود بن ابراهيم تنبيه
هو ابو الفتوح مسعود الكرمانى المتوفى بمصر سنة ٧٤٨ ثمان واربعين
وسبعمائة اه كذا فى الكشف -

البحر الرائق شرح كنز الدقائق والاشباه والنظائر للعلامة
زين العابدين بن نجيم رحمه الله تعالى - وبالسند
الى الشيخ العجيمى عن خير الدين الرملى عن الشيخ محمد بن سراج
الدين الحانوتى عن مؤلفهما تنبيه هكذا فى كشف الظنون هو الفقيه
الفاضل زين العابدين بن ابراهيم بن محمد بن نجيم المعروف بابن نجيم
المصرى الحنفى المتوفى بها سنة ٩٧٠ سبعين وتسعمائة اه وفى
التعليقات السنية اخذ العلوم عن جماعة منهم شرف الدين
البلقينى وشهاب الدين الشلبى والشيخ امين الدين بن عبد العال
واجازوه بالافتاء والتدريس وانتفع به خلائق وله عدة مصنفات
منها شرح الكنز والاشباه النظائر المذكوران واخذ الطريقة
عن العارف بالله سليمان الخيضرى قال عبد الوهاب الشعرانى
صحبته عشرين سنين فما رأيت عليه شيئا يشينه وحجبت معه فى

سنة اثنتين وخمسين وتسعمائة فرأيته على خلق عظيم مع جيرانه و
غلمانه مع ان السفر يسفر عن اخلاق الرجال اه ملخصا

شرح الوقاية ومختصرها النقاية كلاهما للعلامة صدر الشريعة
عبيد الله بن مسعود ابن تاج الشريعة رحمه الله تعالى
وبالسند الى الشيخ العجيمي عن الشيخ عبد الفتاح الخاص عن الشيخ
محمد بن عبد القادر الخريري عن العلامة سراج الدين عمر
الحانوتي عن البرهان ابراهيم الكركي عن الامين يحيى بن محمد
الاقصرائي عن الشيخ محمد بن محمد البخاري عن الشيخ حافظ
الدين ابي طاهر محمد بن محمد بن علي الطاهري عن مؤلفهما
ح واروياها بالسند المتقدم في الترغيب والترهيب الى
الحافظ ابن حجر عن الشيخ محمد بن محمد بن محمد البخاري المعروف
بخواجه پارسا المدفون بالبقيع عن حافظ الدين ابي طاهر
عن صدر الشريعة تنبيه هو صدر الشريعة الاصغر عبيد الله
ابن مسعود ابن تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة احمد
ابن جمال الدين عبيد الله المحبوبي صاحب شرح الوقاية المعروف

بين الطلبة بصدر الشريعة هو الامام المتفق عليه والعلامة المختلف
اليه حافظ قوانين الشريعة ملخص مشكلات الاصل والفرع شيخ
الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول ـ فقيه اصولى خلافى
جدلى محدث مفسر نحوى لغوى اديب نظار متكلم منطقى عظيم
القدر جليل المحل غذى بالعلم والادب اخذ العلم عن جده الامام
تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة عن ابيه صدر الشريعة عن
ابيه جمال الدين المحبوبى عن الشيخ الامام المفتى امام زاده الخ
شرح كتاب الوقاية من تصانيف جده تاج الشريعة وهو احسن
شروحه ثم اختصر الوقاية وسماه النقاية والف فى الاصول
متنا لطيفا سماه التنقيح ثم صنف شرحا نفيسا سماه التوضيح
وله المقدمات الاربعة وتعديل العلوم والشروط والمحاضر ـ
مات سنة ٧٤٧ سبع واربعين وسبع مائة ومرقده فى شرع
آبار بخارا اه كذا فى الفوائد البهية ـ

مصنفات الامام ابى الحسين احمد بن محمد القدورى
رحمه الله تعالى منها مختصره المعروف وشرح مختصر الكرخى

والتجريد[13] فى الخلاف بين الشافعية والحنفية وغير ذلك - بالسند ١٦
المذكور فى الهداية الى القاضى[14] زين الدين العثمانى عن[15] ابى
العباس احمد بن ابى طالب الحجار عن[16] جعفر بن على الهمدانى عن[17]
الحافظ ابى طاهر احمد بن محمد السلفى عن[18] ابى الحسن المبارك
ابن عبد الجبار الطيورى عن مؤلفها تنبيها[19] القدورى هو احمد
ابن محمد بن احمد ابو الحسين البغدادى القدورى بالضم قيل
انه نسبته الى قرية من قرى بغداد يقال لها قدورة وقيل نسبته
الى بيع القدور وهو صاحب المختصر المبارك المتداول بين ايدى الطلبة
كان ثقة صدوقا انتهت اليه رياسة الحنفية فى زمانه
صنف المختصر وهو متن متين معتبر متداول بين الائمة
الاعيان وشهرته تغنى عن البيان قال صاحب مصباح انوار
الادعية ان الحنفية يتبركون به فى ايام الوباء وهو كتاب مبارك
من حفظه يكون امينا من الفقر حتى قيل ان من قرأه على استاذ
صالح ودعا له عند ختم الكتاب بالبركة فانه يكون مالكا للدراهم
على عدد مسائله وفى بعض شروح المجمع انه مشتمل على اثنى عشر

الف مسئلة انتهى وشرحه كثيرة جدا اهم كشف الظنون والفوائد البهية مختصراً وقد عدّ شروحه فى الكشف الى احدى وثلثين شرحاً مات القدورى رحمه الله تعالى يوم الاحد الخامس من رجب سنة ثمان وعشرين واربعمائة ببغداد ودفن من يومه بداره فى درب ابى خلف ثم نقل الى تربته فى شارع المنصور ودفن هناك بجنب ابى بكر الخوارزمى الحنفى۔

تصانيف الشيخ علاء الدين الحصكفى رحمه الله تعالى

الحصفكى

كشرحيه على التنوير وعلى الملتقى وشرحه على المنار وشرحه على القطر تك ۱۵ ۱۹ ۲۰ بلسه

اروبها عن العلامة اسعد الدهان عن الشيخ حسين الطرابلسى عن الشيخ علاء الدين عن والده الشيخ محمد امين المعروف بابن عابدين عن السيد محمد شاكر عن الشيخ على التركمانى عن الشيخ عبد الرحمن المجلد عن المؤلف تنبيه الحصكفى هو الشيخ علاء الدين محمد بن على بن محمد بن على بن عبد الرحمن بن محمد جمال الدين بن حسن الدمشقى المتوفى سنة ثمان وثمانين بعد الالف كذا فى الهداية وفى حاشية مقدمة عمدة الرعاية۔

الحصكفي بفتح الحاء والكاف بينهما صاد مهملة نسبة الى حصن
كيفا اسم بلدة اه

رد المحتار حاشية الدر المختار للعلامة السيد محمد ۲۱ ۲۱

امين عابدين رحمه الله تعالى وسائر مؤلفاته۔
بالسند المذكور عن المؤلف رحمه الله تعالى ح واروي ها
بالاجازة العامة عن الشيخ يوسف النبهاني عن السيد
محمد ابي الخير عابدين عن والده السيد احمد عابدين عن اخيه
العلامة السيد محمد امين عابدين تنبيه هو العلامة المتقن
والامام المتفنن السيد محمد امين عابدين ابن السيد الشريف
عمر عابدين ينتهي نسبه الشريف الى الامام جعفر الصادق
بن محمد بن علي بن الحسن بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
فله رحمه الله تعالى من التاليف رد المحتار على الدر المختار والعقود
الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية وحاشية على البيضاوي و
حاشية على المطول وحاشية على شرح الملتقى وحاشية
على النهر الاانها لم يجردا والحاشية على البحر وله مجموعة

فى الادب ونحو الثلاثين رسالة وغير ذلك وكان حسن الاخلاق
والسمات مقسما زمنه الشريف على انواع الطاعات وربما
استغرق ليله اجمع بقراءة القرآن والبكاء ولا يدع وقتا من اوقاته
من غير طهارة وكان كثير التصدق بعيدا عن الشبهات لا يأكل
الا من مال تجارته ولد رحمه الله تعالى سنة ٩ ومات
رحمه الله تعالى ضحوة يوم الاربعاء الحادى والعشرين من ربيع
الثانى سنة ١٢٥٢ عن اربع وخمسين سنة تقريبا بدمشق الشام
ودفن بمقبرتها بباب الصغير لا زالت عليه سحائب الرحمات
تمطر ولا برحت دار الخلد له فيها المقام الانور انتهى هكذا
وجدت مكتوبا على ظهر كتاب البحر الرائق -

٢٢ در البحار للشمس القونوى رحمه الله تعالى -

اروية وسائر مؤلفاته عن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن احمد منة الله عن احمد بن عبد العطار عن العلامة
العجلونى عن الشيخ عبد الغنى النابلسى بسنده الى مؤلفها
وارويها ايضا بالسند المذكور الى العجلونى عن شيخه محمد

ابی الطاهر عن والده ابراهیم الکورانی بسنده الی شمس بن الجوزی
عن مؤلفها تنبیه القونوی هو شمس الدین ابی عبد الله
محمد بن یوسف بن الیاس القونوی الدمشقی الحنفی المتوفی
سنة ثمان وثمانین وسبعمائة وهذا الکتاب متن مشهور
مختصر ذکر فیه انه جمع بین مجمع البحرین وبین مذهب ابن حنبل
والشافعی ومالک وفرغ فی اواخر جمادی الاولی سنة تسع
واربعین وسبعمائة وکان مدة تالیفه فی شهر نصف تقریبا
وله شروح اه مختصرا کشف الظنون۔

مؤلفات الامام ابی منصور الماتریدی رحمه الله تعالی

ارویها عن العلامة صالح کمال عن والده عن الشیخ عبد الله
سراج عن عمر العطار عن مرتضی الزبیدی عن احمد بن عبد الفتاح
الملوی عن عبد الله البصری عن ابراهیم الکورانی عن احمد القشاشی
عن محمد الرملی عن الزین زکریا عن الحافظ ابن حجر عن شمس الدین
محمد بن علی القرشی عن عبد الله بن الحجاج الکماشغری عن
الحسام حسین ابن علی السمنانی عن حافظ الدین محمد بن

محمد بن نصر النسفی الکبیر عن[۱۷] المنجم عمر بن محمد النسفی عن[۱۸] القاضی صدر
الدین محمد بن محمد بن الحسین النسفی عن[۱۹] ابیه محمد عن[۲۰] جده
الحسین بن عبد الکریم النسفی عن[۲۱] ابیه عبد الکریم عن الامام الحجة
ابی منصور الماتریدی رحمه الله تعالی تنبیه ابو منصور هو محمد
ابن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی امام المتکلمین ومصحح
عقائد المسلمین تفقه علی ابی بکر احمد الجوزجانی عن ابی سلیمان
الجوزجانی عن محمد وتفقه علیه الحکیم القاضی اسحق بن محمد
السمرقندی وعلی الرستغفنی وابو محمد عبد الکریم بن موسی البزدوی
وصنف التصانیف الجلیلة وردا کاذیب اقوال اصحاب العقائد
الباطلة - له کتاب التوحید وکتاب المقالات وکتاب اوهام
المعتزلة وردالاصول الخمسة لابی محمد الباهلی وردالامامة
لبعض الروافض والرد علی القرامطة ومآخذ الشرائع فی الفقه
والجدل فی اصول الفقه وغیر ذلک مات سنة ۳۳۳ ثلث وثلثین
وثلثمائة وقیل اثنتین وثلثین وثلثمائة قال الجامع نسبة الی
ماتریدبفتح المیم ثم الالف فکسر التاء المنقوطة باثنتین من فوق

وكسر الراء المهملة وسكون الياء المثناة التحتية في آخرها دال مهملة
ويقال ماتريت محلة بسمرقند ذكره السمعاني اهـ كذا في الفوائد البهية

۲۴ مؤلفات الجامي رحمة الله عليه - اروي بها عن شيخنا
عبد الجليل والشيخ حسب الله والشيخ عبد الحق ثلاثتهم عن المحدث
عبد الغني عن مولانا اسحاق عن احد زمانه عبد العزيز عن
والده عن ابي طاهر المدني عن والده الكوراني عن شيخ الاسلام
صفي الدين احمد بن محمد القشاشي عن ابي المواهب احمد الشناوي
عن السيد غضنفر بن السيد جعفر النهروالي المدني عن
العارف بالله ملا محمد امين عن خاله مولانا عبد الرحمن الجامي
رحمه الله تعالى تنبيه قال في الفوائد - الجامي هو عبد الرحمن
ابن نظام الدين احمد بن محمد الدشتي ثم الجامي الحنفي المشتهر
بنور الدين ولد بجام في الثالث والعشرين من شعبان سنة ۸۱۷
سبع عشرة وثمانمائة - اشتغل اولا بالمعقول والمنقول وبرع فيهما
ثم عرض له داعية الطلب فصحب مشائخ الصوفية وتلقن من
سعد الدين الكاشغري عن المولى نظام الدين خاموش عن خواجه

علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند وبلغ رتبة
الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور
اللارى فى تذييل نفحات الانس منها نقد النصوص واشعة اللمعات
وشرح فصوص الحكم وشرح حديث ابى رزين العقيلى ورسالة فى
الوجود ورسالة مناسك الحج والفوائد الضيائية شرح الكافية
وغير ذلك مات بهراة سنة ثمان وتسعين وثمان مائة
وهو من نسل الامام محمد رحمه الله انتهى -

٢٥ مؤلفات السيد الشريف على الجرجانى الحنفى رحمه الله تعالى ٢٥

وبالسند الى احمد الشناوى عن والده على بن عبد القدوس
عن احمد بن حجر المكى عن الشرف عبد الحق السنباطى عن المحقق
شمس الدين محمد الشروانى الشافعى عن السيد محمد بن على
الجرجانى عن والده الامام زين الدين الجرجانى تنبيه قال
فى الفوائد البهية الجرجانى هو زين الدين على بن محمد بن على
الجرجانى الحنفى الحسنى عالم محرير ولد فى جرجان فى ثمان
بقين من شعبان سنة اربعين وسبعمائة ومن تصانيفه حاشية

علی اوائل الکشاف وحاشیته علی المطول وحاشیته علی شرح المطالع
وحاشیته علی شرح حکمة العین وحاشیته علی شرح الطوالع وغیر
ذلک من التعلیقات والرسائل وکان قد اخذ علم الصوفیة عن
خواجه علاء الدین العطار البخاری وهو من اعزة خلفاء الشیخ
بهاؤ الدین نقشبند وکانت وفات السید بشیراز یوم الاربعاء
السادس من الربیع الاول سنة ست عشرة وثمانمائة اه ملخصاً

۲۶ مصنفات ملا علی القاری علیه رحمة الله الباری

کشرح المشکوة وشرح الشفاء وشرح المنسک وشرح النقایه
وشرح الفقه الاکبر وغیرها من الرسائل المفیدة - اروی عنها عن
الفقیه احمد ابی الخیر میرداد عن السید عبد الله کوجک
عن عابد السندی عن حسین المغربی عن محمد بن طیب المغربی عن ابی عبد الله
ابن عبد السلام الفاسی عن ابی اسحق الشهرانی عن محمد
فرید الصدیقی الاحمدابادی عن السید معظم حسین البلخی عن
مؤلفها علی القاری رحمه الله الباری سنة ۱۰۱۲ واروی عنها ایضا
عن عبد الستار الصدیقی عن الملا السویدی عن السید

مرتضی الزبیدی عن محمد بن علاء الدین المزجاجی عن العجیمی
عن محمد حسین الخافی النقشبندی عن الشیخ المحدث عبد الحق
الدهلوی عن المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ وقد مر ھذا السند فی
سند تفسیرہ سابقاً تنبیہ القاری ھو علی بن سلطان محمد الھروی
نزیل مکۃ المعروف بالقاری الحنفی وقد سبق ذکرہ الف
رحمہ اللہ التالیف النافعۃ منھا شرح الشمائل وشرح شرح النخبۃ
وشرح الشاطبیۃ وشرح الجزریہ والاثمار الجنیۃ فی اسماء الحنفیہ
ونزھۃ الخاطر الفاتر فی مناقب الشیخ عبد القادر وغیرھا
وتصانیفہ مفیدۃ بلغت الی مرتبۃ المجددیۃ علی رأس الف ھکذا
فی التعلیقات السنیہ

مصنفات الشیخ عبد الحق المحدث الدھلوی رحمہ اللہ القوی ۲۷

کشرح المشکوۃ ومدارج النبوۃ وجذب القلوب وغیرھا اروی
بالسند المذکور الی الشیخ عبد الحق المحدث رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ
ھو المتضلع من الکمال الصوری والمعنوی والعاشق الصادق
من عشاق الجمال النبوی رزق من الشھرۃ قسطا جزیلا

واثبت المؤرخون ذكره اجمالا وتفصيلا - هو من مبادئ الشعور
شد نطاقه على طاعة الحق وطلب العلم وقريبا من اوان البلوغ تناول
الاكثر من العلوم الدينية وفرغ من تحصيلها كلها وله اثنان وعشرون
سنة وحفظ القرآن وجلس على مسند الافادة وفي غضون
الشباب اخذته جذبة الهية قطع علاقة محبته من الخلان والاوطان
وتوجه الى الحرمين المحترمين واقام بتلك الاماكن مدة وصحب
بها اقطاب الزمان والاولياء الكبار واخذ اجازة الحديث عن الشيخ
عبد الوهاب المتقي تلميذ الشيخ علي المتقي وهو تلمذ على حسام الدين
الملتاني وابي الحسن البكري المكي وكان الشيخ ابن حجر صاحب الصواعق
استاذا للمتقي وفي الاخر تلمذ على المتقي ثم عاد الى الوطن المالوف
مع بركات وافرة واستقر به اثنين وخمسين سنة في جمعية
الظاهر والباطن واشتغل بتكميل الاولاد والطالبين ونشر العلوم
لاسيما الحديث الشريف بحيث لم يتيسر مثله لاحد من العلماء
السابقين واللاحقين في ديار الهند - صنف في العلوم خصوصا
في الحديث كتبا معتبرة اعتنى بها علماء الزمان وجعلوها

دستورا لعملهم وتصانيفه من الكبار والصغار بلغت مائة مجلد
ولد فى المحرم سنة ثمان وخمسين وتسعمائة وتوفى سنة
اثنين وخمسين والف انتهى مختصرا كذا فى سبحة المرجان صـ ٥٢

تآليفات العلامة محمد مرتضى الزبيدى رحمه الله تعالى
اروبها عن عبد الستار الصديقى المذكور عن الملا السويدى
عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه هو محمد بن محمد بن محمد بن
عبد الرزاق الشهير بمرتضى الحسينى الزبيدى الحنفى ولد سنة
كما اخبر عن نفسه ونشاء ببلاده وارتحل فى طلب العلم وحج مرارا
ثم ورد الى مصر فى تاسع صفر سنة وأجازه العلماء مثل الشيخ
احمد الملوى والجوهرى والحفنى وغيرهم وشهدوا بعلمه وفضله
وجودة حفظه واشتهر ذكره عند الخاص والعام وصنف
عدة رحلات فى تنقلاته فى البلاد القبلية والبحرية وكان يسمى
السيد ابو الانوار بن وفا بابى الفيض وشرع فى شرح القاموس
حتى اتمه فى عدة سنين فى نحو اربعة عشر مجلدا سماه بتاج العروس
وله من المؤلفات عقود الجواهر المنيفة وشرح الاحياء والتحفة

القدوسیہ والعقد الثمین فی طرق الالباس والتلقین وحکمۃ
الاشراق وشرح الصدر فی شرح اسماء اھل البدر والتفتیش فی
معنی لفظ درویش ورسائل کثیرۃ جدا۔ ولم یزل رحمہ اللہ
یخدم العلم ولما بلغ ما لا مزید علیہ من الشھرۃ وعظم القدر
والجاہ عند الخاص والعام وکثرت علیہ الوفود من سائر
الاقطار واقبلت علیہ الدنیا بجذافیرھا من کل ناحیۃ لزم
دارہ واحتجب عن اصحابہ واعتکف حتی آذنت شمسہ بالزوال
وغربت من بعد ما طلعت من مشرق الاقبال وتوفی شھیدا
بالطاعون فی شعبان سنۃ ۱۲۰۵ ودفن بالمشھد المعروف
بالسیدۃ رقیۃ رضی اللہ تعالی عنھا وعنہ انتھی مختصرا۔ ھکذا
مکتوب علی ظھر کتاب عقود الجواھر المنیفۃ ناقلا من کتاب
نور الابصار للعلامۃ الشیخ سید الشبلنجی۔

مؤلفات ملک العلماء مولانا عبد العلی اللکنوی المعروف
ببحر العلوم رحمہ اللہ تعالی۔ اروی بھا عن الشیخ محمد
خوشدیل اللہ عن شیخہ محمد کیسو دراز القادری عن محمد شھاب الدین

عن المؤلف تنبيه بحر العلوم هو الامام الهمام قدوة المحققين
الكرام زبدة المدققين العظام ناهج مناهج الصلاح والسداد هادي
سبسالك الهدى والرشاد غواص بحار المعارف والمعاني والفهوم
مخزن شرائف التصوف ومعدن لطائف التعرف ملك العلماء وبحر العلوم ابو العيا
عبد العلي محمد بن نظام الدين محمد اللكنوي عليه رحمة الله القوي من القبيلة الانصارية
قرأ الكتب الدرسية على والده وفرغ من العلوم الظاهرة ولم يبلغ عشرة سنة وفي مدة
قليلة من الزمان فاق في الكمالات الظاهرية والباطنية على الاقران
وله مؤلفات كثيرة في المعقولات منها شرح السلم والحاشية
على حاشية ميرزاهد الجلالي وحاشية على شرح هداية الحكمة
وغيرها وفي اصول الفقه شرح مسلم الثبوت وتكملة شرح تحرير
الاصول لابن الهمام وشرح منار الانوار وغيرها والاركان
الاربعة في الفقه وشرح المثنوي لمولانا الرومي وهذا كتاب
مبسوط في التصوف دال على تبحره علمه وقد تشرف رحمه الله
تعالى في المنام بلقاء سيدنا ابي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه
وارشده الى تعليم طريقته واخذ عنه البيعة توفي في رجب سنة ١٢٢٥

خمس وعشرين ومائتين والف انتهى معربا من شرح المثنوى

۳۰ مؤلفات العلامة الطحطاوى محشى الدر المختار رحمه الله تعالى - اروى عن مولانا الفاضل محمد گل عن السيد محمد المكى الكتبى عن شيخه ووالده السيد محمد الكتبى الخطيب الامام المدرس بالمسجد الحرام عن والده مفتى الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبى عن السيد احمد الطحطاوى رحمه الله تعالى -

۳۱ مؤلفات العلامة مولانا الشاه ولى الله المحدث الدهلوى رحمه الله تعالى لحجة الله البالغة وفيوض الحرمين والقول الجميل وغيرها - اروى عن الشيخ عبد الحق النقشبندى المكى عن مولانا قطب الدين ومولانا عبد الغنى كلاهما عن مولانا محمد اسحق واروى عاليا عن الشيخ يعقوب على الدهلوى عن مولانا اسحق المذكور عن مولانا عبد العزيز الدهلوى عن والده ولى الله رحمة الله عليه تنبيه الشيخ ولى الله هو قطب الدين احمد الحنفى الدهلوى حافظ عصره

ومسندوقته الشيخ الاجل الفاضل الاكمل محدث الهند العمري رحمه الله
تعالى ابن عبد الرحيم بن وجيه الدين الشهيد تنتهي نسبه الى عمر
الفاروق رضي الله تعالى عنه - ولد رحمه الله تعالى كما ذكر في
بعض رسائله يوم الاربعاء رابع شوال من سنة ١١١٤ اربع عشرة بعد
الف ومائة وختم حفظ القرآن وسنه سبع سنين واشتغل
بتحصيل العلوم حفرة والده وكان من تلامذة السيد الزاهد الهروي
ولاجله صنف السيد الزاهد واشيه المشهورة على
شرح المواقف وفرغ من جميع الفنون الرسمية حين كان عمره
خمس عشرة سنة وتوفي والده حين كان عمره سبع عشرة سنة
فجلس مجلسه في التدريس والافادة وراح الى الحرمين الشريفين
سنة ١١٤٣ ثلاث واربعين واخذ عن جمع من المشائخ منهم الشيخ
ابو طاهر المدني وعاد سنة ١١٤٥ خمس واربعين وكانت وفاته
سنة ١١٧٦ ست وسبعين بعد مائة والف وقيل اربع وسبعين
وله تصانيف كثيرة كلها تدل على انه كان من اجلة النبلاء و
كبار العلماء موفقا من الحق سبحانه بالرشد والانصاف متجنبا

عن التعصب والاعتساف ماهرا فی العلوم الدینیة متبحرا
فی المباحث الحدیثیة۔ منها ازالة الخفاء عن خلافة
الخلفاء کتاب عدیم النظیر فی بابه وحجة الله البالغة وقرة
العینین فی تفضیل الشیخین والفوز الکبیر فی اصول التفسیر
وغیرها اه مقدمتا التعلیق الممجد علی المؤطاء للامام
محمد رحمه الله تعالی قلت ومن تصانیفه المسکی والمحلی
کلاهما فی شرح المؤطاء للامام مالک والتفهیمات الالهیة
کتاب ضخیم عظیم القدر عدیم النظیر فی بابه ومنها الطاف
القدس والانصاف فی التقلید والانتباه والدر الثمین
وحسن العقیدة وسر المحزون والارشاد الی مهمات
الاسناد وغیرها۔

۳۲ فقه الامام الهمام الشافعی رضی الله تعالی عنه
اروی عن العلامة الحبشی الشافعی عن والده عن السید
عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل عن والده عن السید احمد
ابن مقبول الاهدل عن احمد الفخی وعبد الله البصری کلاهما عن الیابلی والقشاشی

فالاول عن سالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد
ابن علي الغيطي والثاني عن الشمس الرملي فهو والغيطي كلاهما
يرويان عن زكريا الانصاري ح وارويه عن الشيخ حسب الله
الشافعي عن مصطفى البلطاجي عن الشنواني قال اخذت الفقه
رواية ودراية مع البحث والتدقيق عن ائمة كرام ونبلاء
اعلام منهم الشيخ محمد الفارسي ومنهم الشيخ عطية الاجهوري
كلاهما عن احمد الشماوي المصري عن علي الشبراملسي عن الشيخ
نور الدين الزيادي والشيخ سالم الشبشيري والشيخ سليمان الباجلي
وقالا اخذ الاول عن الشهاب الرملي واخذ الاثنان بعلا عن
الشمس الخطيب الشربيني وهما اخذا من جمع من اجلهم زكريا الانصاري
وهو اخذ عن المحقق الجلال المحلي وعن الحافظ ابن حجر وعن
الجلال البلقيني وهؤلاء الثلاثة اخذ عن الشيخ عبد الرحيم
العراقي عن الشيخ علاء الدين العطار عن الامام الشيخ محي الدين
النووي وهو عن ائمة منهم الكمال سلار الاردبيلي عن الشيخ محمد
ابن محمد صاحب الشامل الصغير عن عبد الرحمن القزويني صاحب

الحاوی عن[١٤] ابی القاسم عبد الکریم الرافعی شیخ المذهب عن[١٥] ابی الفضل
محمد بن یحیی عن[١٩] حجة الاسلام الغزالی عن[٢٠] الامام ابی المعالی
عبد الملک بن عبد الله بن یوسف امام الحرمین عن[٢١] والده الشیخ
ابی محمد الجوینی عن[٢٢] ابی بکر القفال المروزی عن[٢٣] الامام ابی زید
المروزی عن[٢٤] الامام ابی اسحق الشیرازی عن[٢٥] الامام ابی العباس
ابن سریج عن[٢٦] الامام ابی سعید الاصطخری عن[٢٧] الامام ابی ابراهیم
اسماعیل بن یحیی المزنی عن الامام المجتهد محمد بن ادریس
الشافعی رضی الله عنه وهو تفقه علی جم غفیر منهم سفیان بن عیینة
ومسلم بن خالد الزنجی والامام مالک رضی الله عنهم وهؤلاء
تفقهوا علی نافع مولی عبد الله بن عمر بن الخطاب وهو تفقه
علی عبد الله مولاه رضی الله عنه

احیاء[٣٣] علوم الدین لحجة الاسلام ابی حامد محمد بن محمد ٣٣
الغزالی وسائر تصانیفه رحمه الله تعالی - اروی[١] عن
الشیخ الحبشی عن[٢] والده عن[٣] محمد صالح الرئیس المکی عن[٤] ابن
عبد البر الوتائی عن[٥] شهاب الدین احمد جمعة البجیرمی عن[٦] المعمر

احمد بن رمضان بن غرام الشافعي الازهري عن البابلي عن سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامين محمد بن احمد
ابن عيسى بن البخاري عن الشيخ جلال الدين بن الملقن عن
ابي اسحق ابراهيم بن احمد التنوخي عن سليمان بن حمزة عن عمر بن
مكرم الدينوري عن عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن يوسف
عن الامام حجة الاسلام الغزالي رحمه الله تعالى وارويها عاليا عن
الكمال عن والده عن عبد الرحمن الكزبري ح وارويها عاليا منه
عن الشيخ عبد الله القدومي عن عبد الرحمن الزبري عن والده
عن عبد الغني النابلسي عن عبد الباقي عن محمد الميداني عن
الشهاب الطيبي عن الكمال بن حمزة عن القاضي ابي حفص
الحنبلي عن سليمان بن المحب عن محمد بن العماد عن ابي سعد
السمعاني عن محمد بن ثابت عن مؤلفها حجة الاسلام عليه
رحمة الملك العلام تنبيه الغزالي هو محمد بن محمد الغزالي
الشافعي المتوفى بطوس سنة خمس وخمسمائة وهذا الكتاب
اجل كتب المواعظ واعظمها حتى قيل فيه انه لو ذهبت كتب الاسلام

وتقي الاحياء لا غني عما ذهب اليه منتهى مختصرا كذا في الكشف. وهو مجدد
المائة الخامسة قاله ابن عساكر وجزم به النووي وغيره اهـ
كذا في الروض الباسم وتصانيفه كثيرة حتى نقل المناوي في طبقات
الاولياء عن النووي انه قال في بستانه احصيت كتب الغزالي
التي صنفها ووزعت على عمره فخص كل يوم اربع كراريس انتهى كذا
في ثبت العجلوني وثبت ابن عابدين قلت ومن تصانيفه
المنقذ من الضلال والمقصد الاقصى ومنهاج العابدين والدرة
الفاخرة في كشف علوم الآخرة وبداية الهداية ومكاشفة القلوب
وكتاب الحكمة في مخلوقات الله عز وجل والمقصد الاسنى شرح
اسماء الله الحسنى وفيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة
وقواعد العقائد والقسطاس المستقيم واسرار الحج وغيرها۔

تصانيف امام الحرمين ابي المعالي عبد الملك بن ۳۲

ابي محمد عبد الله النيسابوري رحمة الله عليه

اوردها عن العلامة الحبشي والعلامة عمر شطا كلاهما عن السيد
عبد روس بن عمر العلوي عن عمه السيد محمد الحبشي عن الشريف

ابی الحسن علی الونائی عن[۵] ابی الفیض محمد مرتضی الزبیدی عن[۶] السید
احمد بن عمر بن عقیل عن[۷] مسند الحجاز عبد الله بن سالم البصری عن[۸] ابراهیم
الکورانی عن[۹] احمد القشاشی عن[۱۰] محمد بن احمد الرملی عن[۱۱] زکریا
الانصاری عن[۱۲] المسند محمد بن مقبل الحلبی عن[۱۳] الصلاح ابن ابی
عمر عن[۱۴] الفخر بن البخاری عن[۱۵] ابی سعید عبد الله بن عمر الصفار
عن[۱۶] زاهر بن طاهر السحامی عن امام الحرمین رحمه الله تعالے
تنبیه هو ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد الله بن یوسف
ضیاء الدین النیسابوری الشافعی امام الحرمین رئیس الشافعیة
بنیسابور مولده فی المحرم سنة ۴۱۹ وتفقه علی والده وتوفی وله
عشرون سنة فقعد مکانه للتدریس وذهب بمکة وجاور اربع سنین
ثم رجع الی نیسابور وبقی قریبا من ثلثین سنة مسلم له المحراب
والمنبر والتدریس والوعظ وتفقه به جماعة من الائمة ومن تصانیفه النهایة
والرسالة النظامیة ومغیث الخلق فی اتباع الحق والبرهان
فی اصول الفقه والارشاد فی الکلام وغیر ذالک وتوفی
سنة ۴۷۸ ثمان وسبعین واربعمائة ام التعلیقات السنیه۔

مؤلفات شیخ الاسلام یحیی بن شرف النواوی[1] رحمہ اللہ تعالی - اروبہا عن[1] الشیخ الحبشی عن[2] السید احمد بن عبد اللہ بن عیدروس البار عن[3] الشیخ عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن[4] ابیہ عن[5] والدہ وبروی الحبشی عن[1] والدہ عن[3] عمر العطار عن[4] محمد الکزبری عن[5] والدہ عن[6] محمد ابن عقیلۃ عن[7] العجیمی عن[8] النجم الغزی عن[9] والدہ البدر عن[10] السیوطی عن[11] شیخ الاسلام علم الدین البلقینی عن[12] ابی اسحاق التنوخی عن[13] علاء الدین بن العطار عن مؤلفہا النواوی رحمہ اللہ علیہم

تنبیہ قال الامام الذہبی[1] (ص ۲۵۹ ج ۴) - النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوۃ شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابو زکریا یحیی ابن شرف بن مری الحزامی الحوارنی الشافعی صاحب التصانیف النافعۃ مولدہ فی المحرم سنۃ[2] ۶۳۱ احدی وثلاثین وستمائۃ وقدم دمشق سنۃ تسع واربعین فسکن فی الرواحیۃ یتناول خبز المدرسۃ فحفظ التنبیہ فی اربعۃ اشہر ونصف وقرأ ربع المہذب

[1] ونوی اسم بلد کما ہو ظاہر من طبقات الحفاظ للذہبی ج ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

حفظا فى باقى السنة على شيخه الكمال بن احمد ثم حج مع ابيه واقام بالمدينة
شهرا ونصفا ومرض اكثر الطريق فذكر شيخنا ابو الحسن بن العطار ان
الشيخ محى الدين ذكر له انه كان يقرأ كل يوم اثنى عشر درسا على
مشائخه شرحا وتصحيحا درسين فى الوسيط ودرسا فى المهذب
ودرسا فى الجمع بين الصحيحين ودرسا فى صحيح مسلم ودرسا فى اللمع
لابن جنى ودرسا فى اصطلاح المنطق ودرسا فى التصريف ودرسا
فى اصول الفقه ودرسا فى اسماء الرجال ودرسا فى اصول الدين[ط]
سمع من الرضى بن البرهان وشيخ الشيوخ عبد العزيز بن محمد الانصارى
وزين الدين ابن عبد الدائم وطبقتهم ولازم الاشتغال والتصنيف
ونشر العلم والعبادة والاوراد والصيام والذكر والصبر على
المعيشة الخشنة فى المأكل والملبس كلية لا مزيد عليها ملبسه
خام وعمامته سجانية صغيرة قال ابن العطار ذكر لى شيخنا رحمه الله
تعالى انه كان لا يضيع له وقتا لا فى ليل ولا فى نهار حتى فى الطرق
كان حافظا للحديث وفنونه ورجاله وصحيحه وعليله راسا
فى معرفة المذهب وكان ياكل فى اليوم والليلة اكلة ويشرب

[ط] ولم يذكر فى عشرة دروسا لطيفة من الذهبى او سقط من الناسخ والله تعالى اعلم ١٢

عبد الهادى غفرله

شربته واحدة عند السحر - ومن تصانيفه شرح صحيح مسلم ورياض
الصالحين والاذكار والاربعين والارشاد فى علوم الحديث
والتقريب مختصرة وكتاب المبهمات وتحرير الالفاظ للتنبيه العمدة
فى تصحيح التنبيه والتبيان فى آداب حملة القرآن وغير ذلك
وكان لا يقبل من احد شيئا الا فى النادر ممن لا يشتغل عليه
اهدى له فقير ابريقا فقبله وكان يواجه الملوك والظلمة
بالانكار ويكتب اليهم ويخوفهم بالله تعالى - وكتب مرة من
عبد الله يحيى النواوى سلام الله ورحمته وبركاته على المولى
المحسن ملك الامراء بدر الدين ادام الله له الخيرات و
تولاه بالحسنات وبلغه من خيرات الدنيا والآخرة كل آماله
وبارك له فى جميع احواله آمين وينهى الى العلوم الشريفة ان
اهل الشام فى ضيق وضعف حال بسبب قلة الامطار وذكر
فصلا طويلا وفى طى ذلك ورقة الى الملك الظاهر فرد
رد اعنيفا مؤلما فتنكدت خواطر الجماعة - وانتقل الى
رحمة الله فى الرابع والعشرين من رجب سنة ست وسبعين وستمائة

وقبره ظاهر يزار انتهى مختصرا ملتقطا۔

مؤلفات شيخ الاسلام ابى الفضل الحافظ احمد بن حجر العسقلانى رحمه الله تعالى۔ ٣٦

اروى لها عن الشيخ احمد بن الشيخ شرف الدين عن الشيخ حسب الله كلهم عن القاوقجى عن عابد السندى عن الفلانى ح واروى لها عاليا عن عبد الجليل عن السيد اسماعيل البرزنجى عن الفلانى عن محمد بن سنه الفلانى عن مولاى الشريف محمد بن عبد الله عن محمد بن اركماش عن الحافظ احمد بن حجر رحمه الله تعالى تنبيه قال فى التعليقات السنيه ما نصه العسقلانى هو امام الحفاظ ابو الفضل احمد بن على بن محمد بن محمد العسقلانى المصرى الشافعى ولد سنة ثلث وسبعين وسبعمائة وتعلم الشعر فبلغ الغاية ثم طلب الحديث فسمع الكثير ورحل وتخرج بالحافظ العراقى وبرع وانتهت اليه الرحلة والرياسة فى الحديث فى الدنيا باسرها كذا ذكره السيوطى فى حسن المحاضره ومن تصانيفه الدرر الكامنه فى اعيان المائة الثامنة والمجمع الموسس ذكر فيه شيوخه ومن عاصره وتهذيب التهذيب ولسان الميزان

كلاهما فى اسماء الرجال والاصابة فى احوال الصحابة ونخبة الفكر
فى اصول الحديث وشرحه وتلخيص الجبير فى تخريج احاديث
شرح الوجيز الكبير وتخريج احاديث الاذكار وغير ذلك اهم
ملخصا وقال الشيخ عبد القادر العيدروس فى النور السابع والعشرين ص ٢٤٦
من روض السيد حاتم ورأيت عنه فى بعض اجازاته ان
مؤلفاته تزيد على المائة والخمسين اكثرها فى عشرين مجلدا
كبارا وهو فتح البارى فى شرح صحيح البخارى وهو اجلها مطلقا
ومن مطولاتها ايضا اتحاف المهرة باطراف العشرة فى نحو عشرة
اسفار كبار جمع فيه اطراف عشرة كتب غير الستة التى جمعها
الحافظ المزى ومن المتوسطات الاصابة بتسمية الصحابة فى
اربعة اسفار كبار وقال فيه ايضا وكان مولده فى حدود سبع
وسبعين وسبعمائة واجتمع له من الشيوخ الذين يشار اليهم
ويعول فى حل المشكلات عليهم ما لم يجتمع لاحد فى عصره كالتنوخى
والعراقى والهيثمى والبلقينى وابن الملقن والانباسى والمجد
الشيرازى والعمادى والعز بن جماعة بحيث ان على كل واحد

من المذكورين كان فائقا في سائر العلوم واذن له جل هؤلاء
المشائخ بل كلهم وكانت وفاته في اواخر ذي الحجة الحرام سنة ۸۱۷
اثنين وخمسين وثمانمائة ودفن بالقرافة انتهى۔

مصنفات مجد الدين محمد الفيروزابادي رحمه الله تعالى

اروي بها عن العلامة الحبشي عن والده عن منصور بن يوسف
البديري عن السيد مشيخ بن علوي باعبود باعلوي عن
السيد عبد الرحمن بلفقيه عن البجيمي عن البابلي ويروي
والد شيخنا عن عمر العطار عن الونائي عن شهاب الدين احمد
جمعة البجيرمي عن احمد بن رمضان بن عزام الشامي الازهري
عن البابلي عن الشهاب احمد بن محمد الغنيمي عن احمد بن قاسم
ناصر الدين الطبلاوي عن السيوطي عن الفخر محمد بن محمد بن فهد
عن الامام مجد الدين الفيروزابادي رحمة الله عليه تنبيه
هو مجد الدين ابو طاهر محمد بن يعقوب بن محمد الشافعي الشيرازي
الفيروزابادي له تصانيف كثيرة تنيف على اربعين مصنفا

له وله تفسير القرآن وشرح البخاري وشرح المشارق والتعليقات السنية
محمد عبد الهادي غفرله

ومن اجل مصنفاته اللامع العلم العجاب بين المحكم والعباب وكان
تمامه في ستين مجلدا ثم لخصها في مجلدين وسماه ذلك الملخص
بالقاموس المحيط ولد سنة ٧٢٩ تسع وعشرين وسبعمائة بكازرون
وتوفي قاضيا بزبيد من بلاد اليمن ليلة العشرين من شوال سنة ٨١٧
ست او سبع عشرة وثمانمائة انتهى كذا في الزهر الباسم

مؤلفات محمد بن الجزري الشافعي رحمه الله تعالى ٣٨

وسائر تصانيفه وبالسند الى عمر العطار عن صالح الفلاني عن
سليمان الدرعي ومحمد بن سنة عن الشريف محمد بن عبد الله
عن السراج عمر بن الجائي وبدر الدين الكرخي ومحمد بن عبد الرحمن
العلقمي كلهم عن الحافظ السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن
استاذ القراء والمحدثين محمد الجزري رحمه الله تعالى تنبيه
الجزري هو الامام العلامة الحافظ المقرئ المحدث شمس الدين
ابو الخير محمد بن محمد بن محمد الجزري[1] الشافعي الدمشقي صاحب
الحصن الحصين وحاشيته المسماة بمفتاح الحصن ومختصر الحصن

[1] الجزري منسوب الى جزيرة ابن عمر قرب موصل ١٢ ابتسام المحدثين ١٢ عبد الباقي

المسمى بغنية الحصن الحصين وكتاب المنشر فى القراآت العشر و
طبقات القراء وغير ذلك من التصانيف النافعة ولد فى رمضان
سنة احدى وخمسين وسبعمائة بدمشق وحفظ القرآن وصلى
به سنة ٦٥ وسمع الحديث وافرد القراآت على بعض الشيوخ
وجمع السبعة سنة ٧٦٨ وحج فى هذه السنة ثم رحل
الى الديار المصرية سنة ٧٦٩ وجمع العشر واثنتى عشرة ثم القراآت
الثلثة عشر ثم رحل الى دمشق وسمع الحديث من الهيالى
والفقه عن الاسنوى ثم رحل الى الديار المصرية وقرأ بها الاصول
والمعانى والبيان ورحل الى اسكندرية فسمع من اصحاب
ابن عبد السلام واجاز له اسمعيل بن كثير سنة ٧٧٤ والبلقينى سنة ٧٧٥
ثم جلس للاقراء وتوجه الى شيراز سنة ٨٢٧ وتوفى هناك يوم الجمعة
لخمس خلون من الربيع الاول سنة ٨٣٣ ثلث وثلثين وثمانمائة
وكانت جنازته مشهودة اهـ كذا فى التعليقات السنية صـ ١٧٩

٣٩ مؤلفات السعد التفتازانى رحمة الله عليه بالسند ٣٩
عن على بن يحيى الزيادى عن السيد يوسف بن عبد الله الارتيبى

عن السيوطي عن ابي القاسم احمد بن محمد العقيلي عن حسام الدين الحسين
ابن علي بن محمد الابيوردي عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه
التفتازاني هو عمر بن مسعود سعد الدين التفتازاني له تاليف
الدالة على مزيد فطنته وذكائه ومزيد فهمه وارتفاعه منها
الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح واحواشي
على الكشاف ولم تتم وله شرح العقائد في اصول الدين وشرح
التصريف للزنجاني هو اول تاليفه الفه لابنه والتهذيب
وله شرح الشمسية وشرح خطبة الهداية اراد ان يبدئ
في شرحها ولم يكمله وله مختصر شرح تلخيص الجامع للشيخ مسعود
وتوفي يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة ۷۹۲ اثنتين
وتسعين وسبعمائة بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء
التاسع من الجمادى الاولى انتهى ملخصا من الفوائد البهية صـ ۱۴۳

مؤلفات شيخ الاسلام زكريا الانصاري رحمه الله ۴۰

الكريم الباري وبالسند الى الشيخ علي الشبراملسي عن احمد بن
خليل السبكي عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري تنبيه هو

القاضی زین الدین ابو یحیی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنة ۹۲۶
ست وعشرین وتسعمائة ومن تالیفه فتح الرحمن بکشف ما یلتبس
فی القرآن فی التفسیر اه کذا فی کشف الظنون - قلت اخذ
الشیخ زکریا عن الحافظ ابن حجر وعن ابن الفرات ومحمد بن مقبل
وغیرهم وعنه العارف عبد الوهاب الشعرانی وابو الحسن البکری
والشیخ احمد الرملی وغیرهم کما مر سابقا

مؤلفات العارف بالله عبد الوهاب الشعرانی رحمه الله تعالی

۴۱ وبالسند الی محمد الکزبری عن الشهاب احمد المنینی عن ابی
المواهب عن والده عبد الباقی عن المعمر احمد البقاعی عن العارف
الشعرانی فی تنبیه هو العلامة العارف بالله القطب الربانی والهیکل
الصمدانی ابو المواهب عبد الوهاب بن احمد بن علی الشعرانی
الشافعی الانصاری طاب ثراه له تالیف جلیلة مفیدة منها الواقح
الانوار فی طبقات السادة الاخیار والمیزان الشعرانیة المدخلة
لجمیع اقوال الائمة المجتهدین ومقلدیهم فی الشریعة المحمدیه
وکتاب الیواقیت والجواهر وغیر ذلک - تفقه رحمه الله تعالی

حتی وصل الی الغایۃ فی مذھب السادۃ الشافعیۃ۔ توفی سنۃ ۹۷۳
ثلث وسبعین وتسعمائۃ۔

مؤلفات شیخ الاسلام احمد بن حجر الھیتمی الشافعی ۴۲

رحمۃ اللہ تعالٰی۔ وبالسند الی محمد الکزبری عن علی الکزبری
عن الملا الیاس الکورانی عن ابراھیم الکورانی عن النور علی
ابن مطیر الیمنی عن المؤلف تنبیہ الھیتمی ھو احمد بن محمد بن
محمد بن علی بن حجر المکی الشافعی الازھری الصوفی الجنیدی
الاشعری رحمہ اللہ تعالٰی سنۃ ۹۰۹ تسع وتسعمائۃ وبرع فی علوم
کثیرۃ من التفسیر والحدیث والکلام واصول الفقہ وفروعہ
والفرائض والحساب والنحو والصرف والتصوف والمنطق وغیر
ذلک۔ وقدم الی مکۃ فی اواخر سنۃ ۹۳۳ فجاور ثم عاد الی مصر ثم
حج بعیالہ سنۃ ۹۳۵ ثم حج سنۃ ۹۴۷ وجاور من ذلک الوقت بمکۃ واقام
بھا یفتی ویدرس الی ان توفی فیھا ووفاتہ کانت سنۃ ۹۷۳
وذکر بعضھم سنۃ ۹۷۴ ومن مؤلفاتہ شرح منھاج النووی والصواعق
المحرقۃ وکف الرعاع عن محرمات اللھو والسماع والزواجر عن

اقتراف الكبائر ومناقب ابی حنیفة وشرح عین العلم وغیر ذلک
ویقال فی نسبته الهیتمی نسبته بمحلة ابی الهیتم من اقالیم مصر
الغربیة اهـ کذا فی التعلیقات۔

مؤلفات الشهاب احمد بن محمد القسطلانی رحمه الله تعالی

اروی عنه السید الحبشی عن السید احمد بن عبد الله بن
عیدروس البار عن عبد الرحمن الکزبری عن احمد العطار
واروی عنه اجازة عن السید محمد علی بن طاهر الوتری ومشافهة
عن الشیخ حسب الله وعن عبد الجلیل ثلاثتهم عن احمد منة الله
عن احمد العطار عن العلامة العجلونی عن ابی المواهب بن عبد الباقی
وعبد الغنی النابلسی کلاهما عن النجم عن والده البدر عن احمد
القسطلانی تنبیه القسطلانی هو العلامة احمد شهاب الدین
ابو العباس بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن
محمد بن الحسین بن علی القسطلانی القاهری الشافعی ولد
رحمه الله تعالی فی اثنین وعشرین وعند بعضهم فی الثانی عشر
من ذی القعدة سنة احدی وخمسین وثمانمائة بمصر واشتغل

اولا بعلم القرأة وحفظ السبع وعدة من الكتب منها الشاطبية ثم
اشتغل بفنون اخر فقرأ صحيح البخاري على احمد بن عبد القادر
في خمسة مجالس واخذ عن جماعة منهم البرهان العجلوني والجلال
الكبير والشيخ خالد الازهري والحافظ السخاوي وشيخ الاسلام
زكريا والف الارشاد الساري ثم اختصره في اخر سماه الاسعاد في
مختصر الارشاد ولم يكمل وشرح صحيح مسلم الى اثناء الحج وشرح
الشاطبية والبردة وصنف مسالك الحنفا في الصلوة على
المصطفى وصنف كتاب المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ولطائف
الاشارات في القرأات الاربع عشرة وله غير ذلك وكان
يصحب الشيخ ابراهيم المتبولي وحلس للوعظ بالجامع العتيق وتوفي
يوم الخميس مستهل المحرم وقال بعضهم ليلة الجمعة سابع محرم سنة ٩٢٣
ثلث وعشرين وتسعمائة بمنزله بالعينية وتعذر الخروج به الى
الصحراء ذلك اليوم لانه اليوم الذي دخل فيه السلطان سليم
مصر ودفن على الامام العيني شارح البخاري بمدرسته المذكورة
بقرب الجامع الازهر انتهى معربا كذا في بستان المحدثين وغيره

۱۴۳ فقه الامام الهمام مالك رضی الله تعالی عنه - اروی

عن[۱] الشیخ محمد بن عبد الله المنصوری المالکی مفتی المالکیة بمکة المکرمة

عن[۲] احمد الدمیاطی عن[۳] عبد الغنی الدمیاطی عن[۴] محمد الامیر الکبیر ح

واروی عن[۱] محدث عصره وفریده هو حافظ الحدیث والقرآن

مولانا الشیخ شعیب بن عبد الرحمن المغربی المالکی المدرس الامام

بالمسجد الحرام عن[۲] سلیم البشری عن[۳] احمد منة الله عن[۴] الامیر الکبیر

ح واروی عالیا عن الشیخین الجلیلین الشیخ عبد[۱] الجلیل والشیخ

حسب[۲] الله عن[۲] منة الله عن[۳] الامیر الکبیر عن[۴] علی الصعیدی

العدوی عن[۵] عبد الله البنانی والسید محمد السلموني عن[۶] الخرشی

وعبد الباقی الزرقانی کلاهما عن[۷] علی الاجهوری وابراهیم اللقانی

کل منهما عن[۸] محمد البنوفری عن[۹] عبد الرحمن الاجهوری عن[۱۰]

شمس الدین اللقانی عن[۱۱] علی السنهوری عن[۱۲] طاهر بن علی بن

محمد النوبری عن[۱۳] حسین بن علی وهو عن[۱۴] ابی العباس احمد بن

عمر بن هلال الربعی وهو عن[۱۵] القاضی فخر الدین ابن المخلطة

وهو عن[۱۶] ابی حفص عمر بن فرّاج الکندی وهو عن[۱۷] ابی محمد عبد الکریم

ابن عطاء الله السكندري وهو عن[18] ابي بكر محمد بن الوليد بن خلف
الطرطوسي وهو عن[19] ابي الوليد سليمان بن خلف الباجي وهو عن[20]
الامام مكي القيسي الاندلسي وهو عن[21] الامام ابي محمد عبد الله بن
ابي زيد القيرواني صاحب الرسالة وهو عن[22] الامام ابي بكر محمد
ابن اللباد الافريقي وهو عن[23] الامين سحنون وعبد الملك الاندلسي
وهما عن[24] الامام عبد الرحمن بن القاسم والامام اشهب بن
عبد العزيز العامري القيسي وهما عن الامام مالك بن انس رضي
الله عنه وهو تفقه على نافع مولى عبد الله بن عمر بن الخطاب و
هو تفقه على عبد الله مولاه رضي الله تعالى عنه۔

التوضيح[25] ومختصر[26] خليل كلاهما للشيخ خليل المالكي في الفقه

۲۵ ۲۶

وبالسند الى علي الصعيدي عن[3] محمد عقيلة المكي عن[4] العجيمي عن[5] البابلي
عن[6] سالم بن محمد عن[7] محمد بن عبد الرحمن العلقمي عن[8] الحافظ السيوطي
عن[9] عبد الرحمن بن عبد الوارث البكري المالكي عن[10] شمس الدين
محمد بن محمد الغماري عن مؤلفهما الامام ضياء الدين خليل بن
اسحاق المالكي تنبيه قال صاحب الكشف وهو خليل بن اسحق

الجندی المالکی المتوفی سنۃ سبع وستین وسبعمائۃ اھ

۴۷ المدونۃ جمع سحنون بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ وبالسند ۴۷
الی السیوطی قال انبانی بھا ابو الیمن محمد بن محمد الزفتاوی والقاضی
نجم الدین عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن الحافظ ابی
الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی عن ابی علی عبد الرحیم بن عبد اللہ
الانصاری انا ابو القاسم بن سراقۃ العامری عن ابی القاسم احمد
ابن یزید بن بقی القرطبی عن ابی عبد اللہ محمد بن عبد الحق الخزرجی
القرطبی عن عبد اللہ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع انا ابو عمر
احمد بن محمد بن عیسی عن عبد الرحمن بن احمد التجیبی عن
اسحق بن ابراھیم التجیبی عن ابی عمر احمد بن خالد بن زید عن
محمد بن وضاح عن سحنون رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۸ فقہ الامام الھمام ناصر الاسلام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۸
اروی عن العلامۃ الحبشی عن الشریف ابن ناصر عن عابد السندی
ح واروی عن العلامۃ النبیل الشیخ عبد الجلیل عن عابد
السندی اجازۃ عن یوسف المزجاجی عن عبد اللہ بن جلیل

کدک زادہ عن محمد بن احمد الحنبلی عن عبد القادر التغلبی عن
عبد الرحمن البھوتی الحنبلی عن تقی الدین بن احمد البخاری عن
الفتوحی الحنبلی عن والدہ القاضی شہاب الدین احمد بن عبد العزیز
ابن البخاری الفتوحی الحنبلی القاھری عن القاضی شہاب الدین ابی
حامد احمد بن نور الدین ابی الحسن علی بن احمد البشبیشی القاھری البشیشی
الحنبلی عن القاضی عز الدین ابی البرکات احمد بن القاضی برھان
الدین ابراھیم بن القاضی ناصر الدین نصر اللہ الکنانی الحنبلی
عن الجمال عبد اللہ بن القاضی علاء الدین بن علی الکنانی الحنبلی
عن علاء الدین ابی الحسن علی بن احمد بن محمد الفرضی الدمشقی
الحنبلی عن الفخر ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری
عن ابی علی حنبل بن عبد اللہ بن الفرج الرصافی الحنبلی عن
ابی علی الحسن بن علی التمیمی الواعظ الحنبلی عن ابی بکر احمد بن جعفر
القطیعی الحنبلی عن عبد اللہ بن الامام احمد بن حنبل عن ابیہ
الامام احمد بن حنبل عن سفیان عن عمرو بن دینار عن ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۹ المقنع[۴۹] فی الفقه الحنبلی اروِیه عن[۱] الشیخ حسب الله عن[۲]
عبد الحمید الداغستانی عن[۳] ابراهیم الباجوری عن[۴] محمد الفضالی
عن[۵] عبد الله الشرقاوی عن[۶] عطیة الاجهوری عن[۷] محمد العشماوی
عن[۸] عبد الله البصری عن[۹] البابلی عن[۱۰] محمد الحجازی الواعظ عن[۱۱]
العارف عبد الوهاب الشعرانی عن[۱۲] شیخ الحدیث جلال الدین
السیوطی عن[۱۳] محمد بن مقبل عن[۱۴] الصلاح بن ابی عمر عن[۱۵] الفخر علی
ابن احمد البخاری عن مؤلفه ابن قدامة الحنبلی تنبیه ابن قدامة
هو الحافظ موفق الدین ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة
المقدسی الحنبلی رحمه الله تعالیٰ توفی سنة ۶۲۰ احدی وعشرین
وستمائة۔

۵۰ الاقناع[۵۰] وسائر تصانیف ابی الحسن علی بن عبید الله بن
نصر البغدادی رحمه الله تعالیٰ۔ وبالسند الی الفخر بن
البخاری عن ابی الفرج بن الجوزی عن المؤلف۔

۵۱ تصانیف[۵۱] الشمس محمد بن ابی بکر القیم رحمه الله تعالیٰ
اروِیها عن[۱] الحبیب الحبشی باسانیده الی القشاشی عن[۲] الشیخ

الرملی عن[11] الزین زکریا عن[12] النجم عمر بن فہد المکی عن[13] الشیخ زین
الدین سلیمان بن داؤد بن عبد اللہ الموصلی ثم الدمشقی عن[14]
الحافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب البغدادی ثم الدمشقی عن
الشمس محمد بن ابی بکر بن القیم تنبیہ ہو الشیخ شمس الدین
محمد بن ابی بکر بن قیم الجوزیۃ الحنبلی الدمشقی المتوفی لسنۃ احدی
وخمس وسبعمائۃ اھ کشف الظنون

تصانیف[52] العلامۃ[1] ابن تیمیۃ الحرانی رحمہ اللہ تعالی[2] ۵۲
بالسند المذکور الی ابن القیم عنہ وبالسند الی زکریا
الانصاری[11] عن[12] العز عبد السلام عن[13] ابی الطاہر عن[14] زینب بنت
الکمال عن مؤلفہا۔ تنبیہ قال الامام الذہبی فی التذکرۃ صفحہ ۲۸ ج ۴
ابن تیمیۃ الشیخ الامام العلامۃ الحافظ الناقد المفسر المجتہد
البارع شیخ الاسلام علم الزہاد فادرۃ العصر تقی الدین ابو العباس
احمد بن المفتی شہاب الدین عبد الحلیم بن الامام المجتہد شیخ
الاسلام مجد الدین عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم

[1] ومن تصانیفہ منتقی الاحکام ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

الحرانى احد الاعلام ولد فى ربيع الاول سنة احدى وستين
وستمائة وقدم مع اهله سنة سبع فسمع من ابن عبد الدائم
وابن ابى اليسر الكمال وخلق كثير وعنى بالحديث ونسخ
الاجزاء ودار على الشيوخ وخرج وانتقى وبرع فى الرجال وعلل الحديث
وفقهه وفى علوم الاسلام وعلم الكلام وغير ذلك وكان من
بحور العلم والاذكياء المعدودين والزهاد الافراد والشجعان
الكبار والكرماء الاجواد اثنى عليه الموافق والمخالف وسارت
بتصانيفه الركبان لعلها ثلاثمائة مجلد - حدث بدمشق و
مصر الثغر وقد امتحن اوذى مرات وحبس بقلعة مصر والقاهرة
والاسكندرية وقلعة دمشق مرتين - وبها توفى فى العشرين
من ذى القعدة سنة ٧٢٨ ثمان وعشرين وسبعمائة فى قاعة معتقلا
ودفن الى جنب اخيه الامام شرف الدين عبد الله بمقابر الصوفية
رحمهما الله تعالى اه مختصرا ومعنا تيمية فقال حج ابى وجدى
انا اشك ايهما قال وكانت امرأته حاملا فلما كان بتيماء رأى
جويرية حسنة الوجه قد خرجت من خباء فلما رجع الى حران وجد

امرأته قد وضعت جارية فلما رفعوها اليه قال يا تيمية يا تيمية
يعني انها تشبه التي رأها بتيماء فسمي بها ۱۲ (ابن خلكان)

۵۳ مؤلفات الامام الشوكاني رحمه الله تعالى اروي ها عن
السيد رحمة الله الراندیری عن الشریف محمد بن ناصر عنه
ولنختم هذه الحصة الثانية على ذكر بعض كتب الصوفية
الكرام وكتب الاوراد فنقول

۵۴ ۵۵ غنية الطالبين و فتوح الغيب للامام اهل الطريقة
قطب الاقطاب و فرد الانجاب مطلع الانوار الجلية
مظهر الاسرار الخفية الغوث الاعظم الولي الافخم مولانا
الائمة ابي محمد محي الدين السيد عبد القادر الجيلاني
الحسني الحسيني رضي الله تعالى عنه وسائر تصانيفه
اروي ها عن الشيخ عبد الحق والشيخ عبد الجليل والشيخ حسن الله
ثلاثتهم عن محدث دار الهجرة الشيخ عبد الغني النقشبندي عن

۱ الجيلاني منسوب الى جيل بكسر الجيم وسكون الياء ولام آخر الحرف وهي بلاد متفرقة
وراء طبرستان وبها ولد بقصبته ويقال فيها جيلان و كيلان على دجلة مما يلي طريق واسط
انتهى كذا في الفتح المبين صـ ۱۲ عبد الهادي غفر الله له -

ابی زاهد اسماعیل بن ادریس الرومی المدنی عن الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الکزبری عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن الشیخ الحنبلی الباقی
الحنبلی عن المیدانی عن الشهاب الطیبی عن الکمال بن حمزة الحسینی
قال انبانا ابو العباس بن عبد الهادی انبانا الصلاح بن ابی عمر
انبانا موفق الدین ابن قدامة عن قطب الاولیاء ابی محمد السید عبد القادر
الجیلانی قدس سرہ العزیز تنبیہ ھو مؤید الائمة سید الطوائف
ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی
ابن ابی صالح موسی جنگی دوست بن الامام عبد الله ابن الامام
یحیی الزاهد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام
موسی بن الامام عبد الله بن الامام موسی الجون بن الامام
عبد الله المحض بن الامام الحسن المثنی بن الامام امیر المؤمنین
سیدنا الحسن السبط ابن الامام الهمام اسد الله الغالب الذی
ارتقی اعلی مراتب امیر المؤمنین امام الاشجعین سیدنا علی بن
ابی طالب کرم الله وجهه رضی عنه وعنهم اجمعین ولد رضی الله

---

۱ فتح الغیب ۱۲ ۲ لقب به لانه اذا اللون ۱۲ عقد الیواقیت الجوهریة ۳ المحفوظ
المخاص فی الشرف ۱۲ عقد الیواقیت ۴ من عقد الیواقیت الجوهریة ۱۲

سنة ٤ او سنة ٥ وتوفى سنة ٥٦١ احدى وستين وخمسمائة وفى
بهجة الاسرار ص ٢٢ كان الشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى يمشى فى
الهواء على رؤس الاشهاد فى مجلسه ويقول ما تطلع الشمس
حتى تسلم على وتجيئ السنة الى وتسلم على وتخبرنى بما يجرى
فيها ويجيئ الشهر ويسلم على ويخبرنى بما يجرى فيه ويجيئ الاسبوع
ويسلم على ويخبرنى بما يجرى فيه ويجيئ اليوم ويسلم على ويخبرنى
بما يجرى فيه وعزة ربى ان السعداء والاشقياء ليعرضون
على علنى فى اللوح المحفوظ انا عائص فى بحار علم الله ومشاهدته
انا حجة عليكم جميعكم انا نائب رسول الله ووارثه فى الارض
انتهى وفى تاريخ الامام اليافعى واما كرامات فخارجة عن
الحصر اهـ مختصرا

عوارف المعارف للشيخ الكامل شهاب الدين السهروردى قدس سره

٥٦

والسند الى الشيخ عبد الباقى الحنبلى عن المعمر
المسند ابى عبد الرحمن محمد الحجازى عن المعمر محمد بن اركماش الحنفى
عن الحافظ ابن حجر عن ابى الحسن بن ابى المجد الدمشقى

عن التقی سلیمان حمزۃ المقدسی عن شیخ شیوخ العالم شہاب الدین
ابی حفص عمر بن محمد السہروردی قدس سرہ تنبیہ کتب الامام
الیافعی فی القابہ استاذ زمانہ فرید اوانہ مطلع الانوار ومنبع
الاسرار دلیل الطریقۃ وترجمان الحقیقۃ استاذ الشیوخ
الاکابر الجامع بین علم الباطن والظاہر قدوۃ العارفین وعمدۃ
السالکین العالم الربانی شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد
البکری السہروردی قدس اللہ تعالی سرہ کان من اولاد
ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ونسبتہ فی التصوف
الی عمہ ابی النجیب السہروردی وصحب الشیخ عبد القادر الجیلانی
وکثیرا من المشائخ وقالوا کان ملکا مع بعض الابدال بجزیرۃ
عباد ان ولقی الخضر علیہ السلام ولہ تصانیف کالعوارف ورشف
النصائح واعلام التقی وغیرہا وکان ولادتہ فی رجب سنۃ ۵۳۹ تسع
وثلثین وخمسمائۃ ووفاتہ سنۃ ۶۳۲ اثنتین وثلثین وستمائۃ اھ ملخصا

الفتوحات المکیۃ للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی

قدس سرہ - اروبہا بالسند المتقدم فی تفسیرہ الی الشیخ

الثامن عشر

الأكبر رحمه الله تعالى تنبيه قال في نفح الطيب ولد رضي الله عنه يوم الاثنين او ليلة سابع عشرين رمضان سنة ٥٦٠ ستين خمسمائة في مُرسية وهي في شرق الاندلس وهو قدوة القائلين بوحدة الوجود وطعن فيه كثير من الفقهاء وعلماء الظاهر وعظمه شرذمة من الفقهاء وجماعة من الصوفية وفخموه تفخيما عظيما وملؤا كلامه مدحا كريما ووصفوه بعلو المقامات واخبروا عنه بما يطول ذكره من الكرامات هكذا ذكره الامام اليافعي رحمه الله تعالى وله اشعار لطيفة غريبة واخبار نادرة عجيبة وله مصنفات كثيرة جمع احد من كبراء شيوخ بغداد في مناقبه كتابا وقال فيه ان تصانيف الشيخ ازيد من خمسمائة وتوفي رحمه الله تعالى ليلة الجمعة الثانية والعشرين من شهر الربيع الآخر سنة ٦٣٨ ثمان وثلثين وستمائة بدمشق ودفن بظاهرها في سفح جبل قاسيون والآن ذلك الموضع مشهور بالصالحية اه ملخصا

٥١ قوت القلوب للعارف ابي طالب محمد بن علي المكي رحمه الله تعالى - اروى عن الشيخ الحبشي والسيد عمر شطا

کلاهما عن[۲] السید عیدروس بن عمر عن[۳] السید عبد اللہ بن
حسین بن طاہر عن[۴] السید الامام علوی بن الحبیب السقاف بن
محمد السقاف عن[۵] الحبیب عمر بن سقاف عن[۶] الحبیب عیدروس
ابن عبد الرحمن بلفقیہ عن[۷] الجامع السید ابی علوی محمد بن ابی
بکر الشلی عن[۸] الامام ابی عبد اللہ محمد بن علاء الدین البا علی
عن[۹] احمد بن عیسیٰ بن جمیل الکلبی عن[۱۰] علی بن ابی بکر القرافی
عن[۱۱] الجلال السیوطی عن[۱۲] الشہاب احمد الحجازی عن[۱۳] ابی اسحٰق
التنوخی عن[۱۴] ابی العباس احمد الحجار عن[۱۵] عبد العزیز بن
دلف عن[۱۶] ابی الفتح محمد بن یحیی البردانی عن[۱۷] ابی علی
محمد بن محمد عبد العزیز المہدوی عن[۱۸] عمر بن ابی طالب محمد
ابن علی المکی عن والدہ المؤلف تنبیہ ابو طالب ہو محمد
ابن علی بن عطیۃ المکی رحمہ اللہ تعالیٰ قال فی الانتباہ
فی وصف الکتاب المذکور انہ قالوا لم یصنف فی الاسلام
مثلہ فی دقائق الطریقۃ قلت ہذا الکتاب ہو اصل التصوف
وکل ما صنف فی السلوک فہو مخرج علی قوت القلوب مثل الاحیاء

وغنية الطالبين والعوارف انتهى ملخصاً وفي لست خلون من جمادى
الآخرة سنة ٣٨٦ ست وثمانين وثلثمائة ببغداد ودفن بمقبرة الباكية
وقبره بالجانب الشرقي اه كذا في تاريخ ابن خلكان صـ ٤٩٢ ج ١

٥٩ الرسالة القشيرية للعلامة ابي القاسم عبد الكريم
القشيري رحمه الله تعالى وبالسند الى الشيخ البابلي
عن محمد حجازي الواعظ عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري
عن العز بن الفرات عن ابي عمر عبد العزيز بن جماعة عن ابي الفضل
ابن عساكر عن المؤيد الطوسي عن ابي الفتوح عبد الوهاب بن
شاه الشاذباخي عن مؤلفها القطب القشيري رحمه الله تعالى تنبيه
القشيري اسمه عبد الكريم بن هوازن له لطائف كثيرة في كل من الفنين
وتصانيف لطيفة - اخذ الطريقة عن ابي علي الدقاق وتلمذ عليه ولد
في الربيع الاول سنة ٣٧٦ ست وسبعين وثلثمائة وتوفي صبيحة
يوم الاحد لسادس عشر من الربيع الآخر سنة ٤٦٥ خمس وستين واربعمائة
ودفن بنيسابور وقال صاحب كشف المحجوب سالت الامام
القشيري عن ابتداء حاله قال كان لي حاجة بحجر لسد ثقب في البيت

فكل حجر كنيت اخذه كان ينقلب جوهرة فكنت اطرحها انتهى مختصرا

الحكم لابن عطاء الله وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى ٦٠

وبالسند الى البابلي عن الشيخ عبد الرؤف وسالم بن محمد السنهوري

عن النجم محمد بن احمد الغيطي عن زكريا عن العز عبد الرحيم بن

الفرات عن التاج عبد الوهاب بن علي السبكي عن والده التقي

علي بن الكافي السبكي عن مؤلفها تنبيه هو تاج الدين ابو الفضل

احمد بن محمد بن عبد الكريم بن عطاء الله الاسكندراني

الشاذلي المالكي المتوفى بالقاهرة سنة تسع وسبعمائة قال

في كشف الظنون في ذكر الحكم ج ١ صـ ٤٤٣ - وهي حكم منثورة على لسان

اهل الطريقة ولما صنفها عرضها على شيخه ابي العباس المرسي

فتأملها وقال له لقد اتيت يا بني في هذه الكراسة بمقاصد

الاحباء وزيادة ولذلك تعشقها ارباب الذوق لما رق

لهم من معانيها وراق وبسطوا القول فيها وشرحوا كثيرا انتهى مختصرا

واجاز لي خاصة في القول الجميل وما فيه من الاعمال ٦١

والاذكار والادعية العلامة الفهامة شمس العلماء

الفحول سیدی ومولائی الحاج غلام رسول ابن العلامۃ
الشیخ غلام مصطفی وھو یرویہ عن نادرۃ عصرہ وعلامۃ دھرہ الفقیہ
النبیہ الشیخ عبد الرحمن ح واجازنی ایضا علامۃ وقتہ وفریدۃ
عصرہ شمس العلماء مولانا الشاہ رکن الدین السید محمد القادری
الحسنی الحسینی الویلوری المتوفی سنۃ ١٣٢٥ کلاھما عن قطب الاوتاد
الجامع بین شرفی العلم والنسب مولانا السید عبد اللطیف القادری
عن مولانا یعقوب الدھلوی عن مولانا عبد العزیز الدھلوی
عن والدہ ح وحصل الاجازۃ ایضا لشیخی غلام رسول عن قطب
الوقت صاحب المقامات العلیۃ والکرامات الجلیۃ الشیخ امداد
اللہ المھاجر المکی عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزیز عن والدہ
المؤلف وقد تقدم ذکرہ۔

---

٦٢ کتاب دلائل الخیرات للامام ابی عبد اللہ السید محمد
ابن السید سلیمان الجزولی الحسنی رحمہ اللہ تعالی
اروبہ قراءۃ عن مخدومی ومولائی محمد عمر الخراسانی عن
السید محمود عن السید حمید النظامی عن السید صفی الدین

الحلبي عن ابي البركات محمد بن احمد بن احمد المفتاح وارويه
ايضا قراءة عن شيخ الدلائل الشيخ عبد الحق المكي وعن شيخ الدلا
المدني السيد محمد سعيد المغربي وعن شيخ الدلائل بالمسجد
النبوي السيد محمد امين رضوان ثلاثتهم عن العارف بالله
الشيخ علي بن يوسف ملك باشلي المدني عن السيد محمد بن
السيد احمد المدغري الشريف الحسني عن ابي البركات المذكور عن احمد بن الحاج عن عبد القادر
الفاسي عن احمد المقري عن احمد بن ابي العباس الصمد عن السملالي عن عبد العزيز التباع عن مؤلفه
ولنا فيه طريق اخر كما نرويه المسلسل بالاباء عن العلامة عمر
الحراساني عن ابي الخير محمد علي الحريري عن ابيه محمد رضوان
عن ابيه قطب الدين عن ابيه مجد الدين عن ابيه ابي
الفيض حامد الدين عن ابيه ابي العلاء مهيمن الدين عن
ابيه نجم الدين الكبري عن ابيه غياث الدين عن ابيه محمد عن
مؤلفه رحمهم الله تعالى ـ

واما الطريقة العالية فيه وهو على سند يوجد في الدنيا
الآن كما اخبرنا بذلك ارباب هذا الشان فعن شيخنا عبد الجليل

براده عن مولانا عبد الغني عن اسماعيل افندي عن محمد
افندي عن مرتضى الزبيدي عن محي الدين نور الحق الحسيني
عن السيد سعد الله بن محمد الهندي عن المعمر الشيخ عبد الشكور
الحسني عن مؤلفه الامام الجزولي تنبيه الامام الجزولي هو
العالم العامل الولي الكامل المحقق الفاضل العارف الواصل
فريد عصره وحيد دهره ابو عبد الله محمد بن سليمان بن عبد الرحمن
ابن ابي بكر بن سليمان بن يعلى بن يخلف بن موسى بن علي بن يوسف
ابن عيسى بن عبد الله بن جندر بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد
ابن حسان بن اسماعيل بن جعفر بن عبد الله بن حسن بن الحسين
بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه المتوفى سنة ٨٧٠ وفي كشف
الظنون ٨٥٤ والله تعالى اعلم وفيه ايضا ان هذا الكتاب
اية من ايات الله في الصلوة على النبي عليه الصلوة والسلام ولم
يقرأته في المشارق والمغارب لاسيما في بلاد الروم انتهى مختصرا
وفي وجه تاليف هذا الكتاب قصة طويلة مذكورة في الشروح
قاله المسكين محمد عبد الهادي غفر الله له

ادل الخيرات لمولانا العلامة اسماعيل الايدنجكلى رحمه
الله تعالى - اروية مناولة عن العلامة محمد زاهد المدرس
بمدرسته باب السلام الامام بالمسجد النبوى عن ابيه الشيخ عمر زاهد
عن جده مؤلفه تنبيه هو جامع الشريعة والطريقة مولانا الحافظ
اسماعيل بن ادريس افندى ولد بايدنجكل وتوفى بالمدينة المنورة
رحمه الله تعالى -

٦٤ الحزب الاعظم لمولانا على القارى رحمه الله البارى
اروية عن الشيخ عبد الحق عن مولانا عبد الغنى الى المؤلف وتقدم
ذكره مرارا

٦٥ حزب البحر للعارف بالله الغوث الجامع الشهيد
الاكبر الحسيب ذى النسبتين الطاهرتين الجسدية
والروحية المحمدى العلوى الفاطمى الحسنى ابى الحسن
نور الدين على الشاذلى رضى الله تعالى عنه بالسند
المذكور الى ابى الطاهر الكورانى عن احمد النخلى عن محمد بن العلاء
عن سالم السنهورى عن النجم الغيطى عن زكريا الانصارى عن

العز عبد الرحيم عن[١٣] التاج السبكي عن[١٤] والده علي بن عبد الكافي
السبكي عن[١٥] احمد بن عطاء الله عن[١٦] ابي العباس احمد بن عمر المرسي
عن ابي الحسن الشاذلي ح وادريه سماعا وقرأة عن[١] مولاي و
شيخي محمد عم عن[٢] محمد عبد الرحيم القرشي عن[٣] عبد المحي المدني عن[٤] فضيح
الله عن[٥] القاضي عبد الصمد عن[٦] سلامة الله عن[٧] رضي الدين
ابي الخير عن[٨] القاضي ثناء[١٥] الله الفاني فتح وادريه ايضا
عاليا عن[١] الشيخ عبد الحق عن[٢] الشيخ محمد قطب الدين والشيخ
عبد الغني كلاهما عن[٣] محمد اسحق عن[٤] عبد العزيز الدهلوي كلاهما
عن[٥] ولي الله المحدث الدهلوي عن[٦] ابي الطاهر عن[٧] الشيخ عيسى المغربي
عن[٨] الشيخ الناصري عن[٩] شمس الدين الطبري عن[١٠] ابي احمد المقري
عن[١١] ابي محمد المقري عن[١٢] ابي الطيب المكي عن[١٣] محمد المرزوق
الحلبي عن[١٤] ابي عبد الله البخاري عن[١٥] ابي العزائم الاشفقي
عن مولانا ابي الحسن الشاذلي قدس سره تنبيه قال في

---

[١٥] وبعضهم يكتبونه بالثاء المثلثة ١٢

كشف الظنون ص ٤٣٣ حزب البحر للشيخ نور الدين ابي الحسن علي بن عبد الله
ابن عبد الحميد المغربي الشاذلي اليمني المتوفى سنة ٦٥٦ ست وخمسين عبد الجبار
وستمائة وهو دعاء مشهور سمي به لانه وضعه في البحر للسلامة
فيه حين سافر في بحر القلزم فتوقف عليهم الريح ويسمى ايضا
بالحزب الصغير اوله يا الله يا علي يا عظيم يا حليم الخ قال العلماء بالله
تعالى ان فيه الاسم الاعظم وجاء عن الشيخ ابي الحسن الشاذلي
انه قال لو ذكر حزبي في بغداد لما اخذت وهو العدة الكافية التي
فيها تفريج الكرب وما قرئ في مكان الا سلم من الافات وهو
دعاء النصر الغلبة على الخصوم وخواصه كثيرة انتهى مختصرا وقال
في نور الابصار في مناقبه كان الشاذلي ضريرا وهو الشريف
الحسيب ابو الحسن علي الشاذلي بن عبد الله بن عبد الجبار
ابن تميم بن هرمز بن حاتم بن قصي بن يوسف بن يوشع بن
ورد بن بطال بن احمد بن محمد بن عيسى بن محمد بن الحسن بن
علي بن ابي طالب اه توفي الشاذلي بصحراء عيذاب قاصدا
للحج ودفن هناك في شهر القعدة سنة ٦٥٦ وكان مبدؤه ومنشؤه

بالمغرب الاقصى اه كذا فى عقد اليواقيت الجوهرية لشيخ شيخنا
السيد عبد الحى رحمه الله تعالى

٦٦ حزب النصر له بالسند المذكور الى مؤلفه المشهور رحمه الله تعالى

٦٧ حزب الامام النووى رحمه الله القوى وبالسند الى
محمد الحفناوى قال أجازنى به الشيخ محمد بن اليمنى العلوى
عن محمد بن سعد الدين عن محمد بن الترجمان عن عبد الوهاب
الشعرانى عن البرهان بن ابى شريف المقدسى عن البدر
القبانى عن محمد بن الجباز عن مؤلفه تنبيه النووى وربما
يقال النواوى بزيادة الالف بين الواوين هو الامام محيى الدين
ابو زكريا يحيى بن شرف بن مرى بن حسن بن حسين بن حزام النواوى
الشافعى ولد سنة ٦٣١ وقدم به والده دمشق سنة ٦٤٩ وسكن
المدرسة ولازم كمال الدين المغربى وحج مع ابيه سنة ٦٥١
وبرع فى العلوم وصار محققا فى فنونه مدققا فى عمله حافظا
للحديث عارفا بانواعه وكان لا يضيع وقتا الا فى وظيفة
من الاشغال وكان لا يأكل الا قدر ما بعد العشاء ولم يتزوج

قط وتوفى بعد ما زار القدس فى رجب سنة ٦٧٦ ست وسبعين و
ستمائة وكان ولادته سنة ٦٣٣ كذا فى التعليقات ص ١٢ وقال فى ثبت
ابن عابدين ما نصه قال الشهاب التحلى فى ثبته عن شيخه على بن
الجمال وهو ذكر عن مشائخه رحمهم الله تعالى ان قارئ هذا الحزب
يحفظ من شر الانس والجن ومن اهل السموات واهل الارض
ومن سطوات الاولياء اهل القلوب المتصرفين فى الباطن
بالسلب ومن مكائد المفسدة فى الظاهر بجميع ما يفعلونه من سحر
وشعبذة ومكروه وغير ذلك اه

حزب المسمى بالدر الاعلى المنسوب الى شيخ العارفين ١٨

محى الدين محمد بن عربى رحمه الله تعالى وبالسند الى

عبد الوهاب الشعرانى عن زين الدين زكريا بن محمد القاهرى عن العارف
ابى الفتح محمد بن زين الدين المراغى العثمانى عن شرف
الدين اسماعيل بن ابراهيم بن عبد الصمد الهاشمى العقيلى الجبرتى
الزبيدى عن المسند المعمر ابى الحسن على بن عمر الوانى الصوفى
عن استاذ اهل التحقيق ابى عبد الله محى الدين بن عربى وقد تقدم

ذکرہ مرارا رحمہ اللہ تعالیٰ

٦٩ القصیدۃ الغوثیۃ للقطب الربانی الجیلانی رضی اللہ عنہ

اروبہا قرأۃ مسلسلۃ بالسادات فی غالبہا عن[1] الشیخ عمر الخراسانی
عن[2] السید الشاہ قدرۃ اللہ عن[3] السید نور الحسن عن[4]
السید النور الاعظم عن[5] السید نور الاتقیاء عن[6] السید الشاہ
خلیل اللہ عن[7] السید الشاہ اسد اللہ عن[8] السید المخدوم
الساوی القادری عن[9] الشیخ بہاء الدین باجن عن[10] السید الشاہ
رحمۃ اللہ عن[11] السید فتح محمد المحدث البرہان فوری عن[12] السید
الشاہ سعد اللہ عن[13] السید وجیہ الدین البخاری عن[14] القاضی
شمس الدین الیمنی عن[15] السید الشاہ مطلوب الحسنی القادری
عن[16] السید الشاہ نعمۃ اللہ عن[17] السید عبد اللہ الشطاری
عن[18] السید عبد الرزاق تاج الدین عن القطب الربانی رضی اللہ عنہ

٧٠ قصیدۃ البردۃ[1] للامام شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

اروبہا قرأۃ علی[1] شیخی غلام رسول واجازۃً عن[1] مولانا عبد الحق
النقشبندی عن[2] ابی البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی

[1] الموسومۃ بالکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ الشہیرۃ بالبردۃ الطیبیۃ ١٢

عن العلامة مخدوم عن ولی الله المحدث عن ابی الطاهر عن
احمد النخلی عن البابلی عن السنهوری عن الغیطی عن زکریا عن ابی
اسحق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن عامر بن جابر
الهاشمی عن ناظمها البوصیری رحمه الله تعالی تنبیه هو شیخ
الاسلام قدوة الانام ابو عبد الله محمد بن سعید بن حماد الدولاصی
ثم البوصیری المتوفی سنة ٦٩٤ اربع وتسعین وستمائة والقصیدة
مائة بیت واثنان وستون بیتا منها عشر فی المطلع وستة
عشر فی النفس وهواها وثلثون فی مدائح الرسول علیه الصلوة
والسلام وتسعة عشر فی مولده وعشرة فی معجزاته وعشرة فی مدح
القرآن وثلاثة فی ذکر معراجه واثنان وعشرون فی جهاده و
اربعة عشر فی الاستغفار وبقیتها فی المناجات وهذه
القصیدة الزهراء والمدیحة الغراء برکاتها کثیرة ولا یزال الناس
یتبرکون بها فی اقطار الارض وروی عن بعض الکبراء انه اصابه
مرض فطلب القصیدة فجاء صاحبها وقرأها فشفاه الله سبحانه
وتعالی من ساعته فاعطاه بردا فسمیت بالبردة تیمنا کذا فی

يقول العبد المسكين - ولا يخفى عليكم يا اخواننا ان
هذه بذرة من ما تلقيناه من مشائخنا الكرام - والعلماء العظام
ائمة الهدى ومصابيح الظلام - ولنا فيه طرق كثيرة بحول
الله المتعال - ولكن لما كان التطويل موجبا للملال - وكان
المقصود فى هذه الورقات التبرك بالانتظام فى سلك
اهل الفضل والكمال - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف
لنيل الآمال - ومن اراد الزيادة فعليه بالكتب المطولات
المؤلفة فى هذا الفن الشريف - كثبت[1] الشيخ الكورانى المسمى
بالامم لايقاظ الهمم - وكثبت الشيخ عابد السندى المسمى

---

[1] الثبت بفتح المثلثة والموحدة اسم بمعنى الحجة والبرهان ومنه سمى الكتاب المخصوص
واما العدل الضابط المتثبت فيقال فيه كذلك ويقال بسكون الموحدة ايضا ففى المصباح
ثبت الامر يثبت ثبوتا دام واستقر فهو ثابت وتثبت الامر صح ويمد بالهمزة والتضعيف
فيقال اثبته وثبته والاسم الثبات واثبت الكاتب الاسم لئلا يسقط عنه واثبت
فلانا الامر فلا يكاد يفارقه ورجل ثبت ساكن الباء متثبت فى اموره وثبت
الجنان اى ثابت القلب وثبت فى الحرب فهو ثبت مثل قرب فهو قريب والاسم
ثبت بفتحتين ومنه قيل للحجة ثبت ورجل ثبت ايضا بفتحتين اذا كان عدلا ضابطا
والجمع اثبات مثل سبب واسباب انتهى مجموعة الاقوال فى اسماء الرجال للجامع المسكين
غفر الله له نقلا عن العجلونى رح

بحر الشارد - الراوى لكل صادر وارد - وكتبت العلامة
الشيخ اسمعيل العجلونى وكتبت العلامة ابن عابدين الشامى وكتبت
العلامة ابن حجر المكى المسمى بكتاب المسانيد وكتبت الامام
السنوسى المسمى بالبدور الشارقة فى اثبات سادتنا المغاربة
والمشارقة وكتبت العلامة البديرى المسمى بالجواهر الغوالى
فى ذكر الاسانيد العوالى وكتبت الامير الكبير وكتبت
العلامة الشيخ صالح الفلانى المسمى بقطف الثمر فى رفع
اسانيد المصنفات فى الفنون والاثر وكتبت
العلامة الكزبرى وكتبت العلامة السيد عبد الرحمن المسمى
بعقد اليواقيت الجوهرية وكتبت العلامة العجيمى المسمى
بكفاية المتطلع وكتبت العلامة يوسف النبهانى وكتبت
مولانا عبد الغنى المدنى وكتبت العلامة الشنوانى وكتبت
الامام الجزرى وكتبت العلامة ابى سالم العياشى وغير
ذلك وهى كثيرة - وسأذكر بعضها فى خاتمة هذا الكتاب.

الحصة الثالثة من كتاب هادی المسترشدین الی اتصال المسندین وتسمی بهادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین فان فیها تذکر الاحادیث المسلسلات۔ المتصلة الی سید الکائنات علیه افضل الصلوات وازکی التسلیمات

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب مستطاب کے تین حصوں میں سے دو حصے گزر چکے۔ حصہ اول میں میں نے اپنے پینسٹھ ۶۵ اشیاخ کرام کا ذکر اور پچپن ۵۵ کے اتصالات کے طرق بیان کئے ہیں حصہ دوم میں قرآن مجید اور کتب معتبرہ مشہورہ تفسیر وحدیث وفقہ مذاہب اربعہ و تصوف واوراد کا اتصال مجھ سے مصنفین تک پہنچایا گیا ہے۔ اور اب یہاں سے حصہ سوم کا آغاز ہے جسمیں ستر ۷۰ احادیث وآثار مسلسلات مع اسمائے رواۃ جنمیں سے اکثر بالاتصال مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور بعض آپکے صحابہ تک پہنچتے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں اور بغرض رفاہ عام انکا اردو ترجمہ بھی کیا جاتا ہے اور اس حصہ کا نام ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین اور لقب اسکا مسلسلات المسکین ہے ۱۲

ولنذكر الآن ما وقع لنا من المسلسلات من الاحاديث الجليلات - وهي
كثيرة - وقد اعتنى بجمعها ائمة شهيرة - ولا يمكن استقصائها في هذا الكتاب
ولكن نتبرك بذكر بعضها بتيسير الملك الوهاب - قال العلامة المحدث الشيخ
ولي الله الدهلوي في الارشاد ما نصه كل شيئ تعلق به عملك من جهة اخبار
غيرك عنه لا بد بينك وبينه طريق اما مخبر واحد او اكثر من واحد ولا بد لكل واحد
من وجه في تحمل الخبر عن صاحبه من سماع وعرض وكتابة ونحو ذلك فمتى بينت الطريق
ووجه التحمل فقد اسندت ومتى تركت البيان فقد اغفلت اهـ فعلى هذا تكون
المسلسلات على اقسام منها المسلسل بتاريخ الرواية كالاولية ومنها بزمنها
كالعيد - ومنها ما هو مسلسل بصفة الراوي الحالية كالفقه - والحفظ - والنحو
والتعمير - والتصوف - والثقة - او كونه مصريا - او مدنيا - او كون اسمه
محمدا - او علميت نسبته مثل كونه حنفيا - او شافعيا - وغير ذلك كما سيظهر
عليك من سياق المسلسلات - فهذه قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات وفي ظفر
الامام نفعه والمسلسل من فضيلته اشتماله على مزيد الضبط من الرواة اهـ فاردت
ان اذكر بعض ما ظفرت به من المسلسلات باذ اعها على طريقة اهل الحديث رافعا الاسانيد
راجيا ان يكون نافعا لمن نظر فيه وذخيرة الى يوم يفر المرء من اخيه

ولله در سیدنا الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ حیث قال ؎

کل العلوم سوی القرآن مشغلۃ	الا الحدیث والا الفقہ فی الدین
الدین ما کان فیہ قال حدثنا	وما سواہ فوسواس الشیاطین

وقال قائل رحمہ اللہ تعالیٰ

طوبی لمن لہ اللہ اھلہ	وصرف عمرہ فیہ وشغلہ

ولقائل رحمہ اللہ تعالیٰ

علیکم بالحدیث فلیس شیئ	یعادلہ علی کل الجہات
نصحت لکم فان الدین نصح	ولا اخفی لصالح واجبات
وجدنا فی الروایۃ کل فقہ	واحکام ومن کل اللغات
لذکر المسندات جلت حظی	وحفظ العلم خیر العائدات
ائمۃ النجوم وھل رشید	تکلم فی النجوم الزاھرات

وقد اخترت وجمعت فی ھذہ الورقات ۔ سبعین حدیثا ؎

؎ یہاں سے احادیث مسلسلہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ اردو داں حضرات بھی اس کتاب سے منتفع ہوسکیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں ستر احادیث مسلسل جمع کئے گئے ہیں جنہیں سے اکثر مجھ مسکین سے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع متصل مروی ہیں اور ستر کی عدد اسلئے اختیار کیگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب میقات الٰہی کیلئے کوہ طور پر تشریف لیگئے تو اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب فرما کر لیگئے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ پس مجھ عاصی کو بھی (امۃ مرحومہ کی نفع رسانی کیلئے ستر احادیث مبارکہ کے انتخاب کرنے سے) امید ہے کہ انکی برکت سے قیامت میں میری بخشش ہوگی ۱۲ عبد الہادی عفا اللہ عنہ

من المسلسلات - اكثرها مرفوعا متصلا الى سيد الكائنات - تأسيا
بسيدنا موسى الكليم - على نبينا وعليه التحية والتسليم - بانه
اختار سبعين رجلا من قومه - لما ذهب لميقات ربه - كما
نطق به القرآن كتاب ربنا - واختار موسى قومه سبعين رجلا
لميقاتنا - متوسلا بها متشفعا فيها الى جنابه الكريم - راجيا
برحمته وغفرانه العظيم - جعلها الله ذخيرة لي يوم الدين يوم
يقوم الناس لرب العلمين

فها انا اشرع في المقصود - بعون الله الملك المعبود - واتحفظ
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية لوجوه ذكرها العلامة العجلوني
رحمه الله تعالى في ثبته عن مسالك الابرار الى احاديث النبي
المختار للشيخ ابراهيم الكوراني رحمة الله عليه احدها ان الله تعالى
خاطب نبيه صلى الله عليه وسلم بقوله وما ارسلناك الا رحمة للعلمين
ونوره اول مخلوق ومنه خلق بقية الكائنات فكان اول سلسلة
الكائنات فناسب ان يكون حديث الرحمة العام المتعلق بمن
في الارض اول الاحاديث المسلسلة ثانيها ما دل على الحديث

القدسي من سبق الرحمة بقوله تعالى سبقت رحمتي غضبي فناسب
ان يسبق حديثها ايضا ثالثها تقدم كتابة الحق لسبق الرحمة بعد
التوحيد فعن ابن عباس رضي الله تعالى عنه كما رواه الديلمي
اول شيئ خطه الله في الكتاب الاول انني انا الله لا اله الا
انا سبقت رحمتي غضبي فمن شهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله فله الجنة فناسب ان يكون حديث الرحمة متصفا
باولية كتابة الخلق له كما كانت الرحمة متصفة باولية كتابة الحق
لها انتهى يقول العبد المسكين وبالسند الى ابن عابدين
عن الشيخ احمد بن عبيد العطار عن الكزبري عن المولى الياس
الكردي الكوراني ان الاحاديث المسلسلة بالاولية ثلاثة
احدها حديث عبد الله بن عمر المشهور وثانيها حديث انس
ابن مالك رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول من احب ان يكثر خير بيته فليتوضأ اذا حضر
غداؤه واذا رفع رواه ابن ماجه وثالثها حديث عبد الله
ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیمۃ فیقول لھم انی لم اجعل حکمتی فی
قلوبکم الا وانا ارید بکم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان
منکم رواہ الامام ابو حنیفۃ فی مسندہ فاقول

الحدیث الاول المسلسل بالاولیۃ

اس حدیث میں میرے علیہ وسلم کے درمیان ۱ اور رسول اللہ صلی اللہ (۲۳) واسطے ہیں

حدثنی بہ ولی اللہ الحبیب الحبشی وھو اول حدیث سمعتہ منہ
قال حدثنی بہ علامۃ وقتہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول حدیث
سمعتہ منہ وحدثنی بہ العلامۃ السید سالم البار وھو اول
قال حدثنی بہ اسماعیل النواب وھو اول قال حدثنی بہ الشریف
محمد بن ناصر وھو اول عن العلامۃ السید عبد الرحمن الاھدل
عن والدہ السید سلیمان عن عبد الخالق المزجاجی عن محمد المعروف
والد بعقیلہ ح وشیخنا الحبشی یرویہ ایضا عن السید احمد بن
عبد اللہ البار عن عبد الرحمن الکزبری قال حدثنی بہ شیخنا
بدر الدین محمد بن احمد المقدسی الشھیر بابن بدیر فی دارہ
الملاصقۃ بالمسجد الاقصیٰ وھو اول حدیث سمعتہ منہ ثنی

۱ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے اول سنی ہے ۱۲

به شيخنا مصطفى ابو النصر الدمياطي وهو اول شئ سمعه الشيخ محمد المعروف
والده بعقيله وهو اول حاء والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
يرويه ايضا عاليا عن الشيخ امر الله المزجاجي عن الشيخ محمد عقيله
عن الشيخ احمد الدمياطي المشهور بابن عبد الغني قال وهو اول
حديث سمعته منه بجمع من اهل العلم ثانيه المعمر محمد بن عبد العزيز
المنوفي قال وهو اول ثنائيه الشيخ المعمر ابو الخير بن عمر بن الرشيدي
وهو اول ثنائيه شيخ الاسلام زكريا وهو اول حاء وارويه ايضا
عن الشيخ محمد حسب الله وعن الشيخ ابي الخير احمد جمال وعن
الشيخ شرف الدين القرافي سمعته منهم في اول ساعة اجتمعت
بهم فيها في المسجد الحرام تجاه البيت الامين فمن الاول في
خامس عشرة من شهر ذي القعدة ومن الثالث ايضا بين العشائين
ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذي الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ الف
وثلاثمائة واربع وعشرين قال الاولان حدثنا به الشيخ محمد العقاد
الطرابلسي الشامي وهو اول حديث سمعناه منه وقال الثالث
سمعته منه في حالة احرامه بعدما لحاف وسعى من العمرة وهو

اول قال ثنى به الشيخ عابد السندى وهو اول عن الشيخ يوسف
ابن محمد بن علاء الدين المزجاجي قال وهو اول حديث سمعته
منه فى سنة ١٢١٢ بزبيد المحروسة انا به احمد بن عبد الاشبولى المصرى
قال وهو اول مطلقا بزبيد المحروسة سنة ١١٧١ احدى وسبعين و
مائة والف اخبرنى به عبد الرؤف البشبيشى وهو اول ح
انا به احمد بن عبد اللطيف البشبيشى المصرى وهو اول انا به
ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلامة المزاحى المصرى وهو اول
انا به احمد بن خليل السبكى وهو اول انا به المحقق احمد بن حجر الهيتمى
وهو اول انا به زكريا الانصارى وهو اول ثنى به الحافظ ابن
حجر وهو اول انا به الحافظ زين الدين ابو الفضل عبد الرحيم بن
الحسين العراقى وهو اول ثنى به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد
ابن ابراهيم الميدومى وهو اول ح والشيخ ابو الخير حمال يرويه
كذالك عن شيخه المعمر البركة المدخر الشيخ فضل الرحمن وهو اول
حديث سمعه منه فى سنة ١٣١٣ قال حدثنى الشيخ عبد العزيز الدهلوى
وهو اول ثنى والدى ولى الله عن الحاج محمد افضل عن العارف

حجة الله محمد النقشبندي المجددي عن والده العارف بالله حضرة
الشيخ محمد معصوم عن ابيه المجدد رضي الله تعالى عنه بسماعه
عن القاضي بهول البدخشي عن المحدث عبد الرحمن بن فهد عن
الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد عن الحافظ تقي الدين محمد
ابن محمد بن فهد الهاشمي العلوي المكي عن العلامة برهان
الدين الانباسي والقاضي ابي حامد المطري كلاهما عن الصدر
ابي الفتح الميدومي الخطيب واروية عن الشيخ عمر الخراساني
وهو اول حديث سمعته منه في الجمادى الاخرة سنة ١٣١٩ سنة الف و
ثلاثمائة وتسعة عشر قال ثنى به السيد محمود عاقبت شاه وهو
اول عن مولانا اسحاق وهو اول ثنى به عبد العزيز الدهلوي
وهو اول ح وحدثني به العلامة الشيخ عبد الجليل وهو اول
حديث سمعته منه في ذي القعدة الحرام سنة ١٣٢٤ قال ثنا به الشيخ
سخاوت علي وهو اول ثنى به الشيخ محمد يعقوب الدهلوي
المهاجر المكي وهو اول عن الشيخ عبد العزيز المذكور ثنى به الداي
الشيخ ولي الله وهو اول ثنى به السيد عمر من لفظه عجاه

قبر النبي صلى الله عليه وسلم وهو اول ثنى الشيخ عبد الله البصري ح
وثنى به الشيخ محمد سعيد الاديب وهو اول حدث سمعته منه في ثمان
وعشرين من رجب سنة ١٣٢٤ الف وثلثمائة واربع وعشرين عن
احمد جمال المكي ح وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله سراج ح
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار وحدثني به العلامة
الشيخ عبد الله القدسي النابلسي وهو اول حدث سمعته منه في
بيت شيخي الشيخ شعيب المغربي بمكة المكرمة عام الف وثلثمائة واربع
وعشرين عن الشيخ فالح المدني - والسيد الحبشي والسيد سالم
البار المذكوران يرويانه كذلك عنه اي عن الشيخ فالح المدني
قالوا وهو اول حديث سمعناه منه واروياه اجازة عن الشيخ
فالح المذكور عن السيد ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي قال
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار انا به ابو الحسن علي الونائي
قال وهو اول انا البرهان ابراهيم بن محمد النمرسي قال وهو اول
عن عبد الله البصري قال وهو اول ثنا يحيى بن محمد الشهير
بالشاوي وهو اول حدث سمعناه منه انا به سعيد بن ابراهيم

الجزائرى المفتى الشهير بقدورة قال وهو اول انا به سعيد بن محمد
المقرئ قال وهو اول عن الولى الكامل احمد جى الوهرانى قو وهو اول
عن شيخ الاسلام العارف سيدى ابراهيم التازى قو وهو اول قال قرأته على
المحدث الربانى ابى الفتح محمد بن ابى بكر بن حسين المراغى قو وهو اول
تحدث قرأته عليه قو سمعت من لفظ شيخنا زين الدين عبد الرحيم بن
الحسين العراقى قو وهو اول ثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهيم البكرى
الميدومى الخطيب قو وهو اول ح والشيخ عبد الله البصرى يرويه
ايضا عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلى قو وهو اول انا به الشيخ
المسند احمد بن محمد الشبلى الحنفى قو وهو اول انا الجمال يوسف
ابن زكريا الانصارى وهو اول انا به برهان الدين ابراهيم بن
على بن احمد القلقشندى وهو اول قو اخبرنا به الشهاب احمد
ابن ابى بكر المقدسى وهو اول انا به الصدر ابو الفتح الميدومى وهو
اول انا به الغيث ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم الحرانى وهو
اول انا به ابو الفرج عبد الرحمن بن على الجوزى وهو اول انا به ابو سعيد
اسمعيل بن ابى صالح المؤذن النيسابورى وهو اول انا والدى ابو صالح

احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول أنا به ابو طاهر محمد بن محمد
محمش[1] بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة
الزيادي وهو اول أنا به ابو حامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزاز
بالزاي المكررة وهو اول أنا به عبد الرحمن بن البشر بن الحكم النيسابوري الحاكم
وهو اول أنا به سفيان بن عيينة وهو اول عن عمرو بن دينار عن
ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن
عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى[2]
ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء اخرجه
بالتسلسل ابو داود والترمذي وقال حسن صحيح وفي بعض الروايات
بزيادة انما يرحم الله من عباده الرحماء كذا في ظفر الامالي
قال الشيخ عابد في حصر الشارد وابو قابوس راوي هذا الحديث
لا يعرف اسمه ذكره ابو احمد الحاكم وذكره ابن حبان في الثقات

[1] هكذا ضبطه في حصر الشارد ١٢ مسكين عبد الهادي غفرله

[2] رحم کرنیوالون پر رحمن رحم فرماتا ہے (اے لوگو) تم زمین والونپر رحم کرو آسمانکا مالک تمپر رحم کریگا ١٢ عبد الهادي

ولم ينفرد به عن مولاه بل تابعه على بعض المتن حيان بن بيان الشرعبي انتهى مختصرا وفيه
ايضا قال ابن عبد البر وذكره بعضهم في الصحابة ولا تصح له صحبة كما قاله العراقي
انتهى وقال المشائخ رحمهم الله تعالى في اثباتهم - والمشهور ان التسلسل في هذا
الحديث الى ابن عيينة ومن سلسله الى منتهاه فهو مخطئ او كاذب اه وجزم الحافظ
العراقي والسخاوي ايضا بعدم صحة تسلسله الى منتهاه - وقد احسن الخطيب النويري حيث قال

سمعنا حديثا مسندا ومسلسلا		باول مسموع لنا قد تسلسلا	
وصح من سفيان دون تسلسل		الى آخر مبعوث الى الناس سلا	
بقول ارحموا خلق الاله لترحموا		ومن يرحم اهل الارض يرحمه العلا	

خير

ح وقد روى المسلسل بالاولية بروايتي الجوهري عن العلامة عمر شطا وهو اول
حديث سمعته منه تجاه بيت الله الحرام يوم الجمعة سيد الايام تاسع رجب عام
الف وثلثمائة واربعة وعشرين من هجرة سيد المرسلين وعن العلامة سعيد بن
محمد اليماني امام المقام بالمسجد الحرام في يوم الفطر من العام المذكور وعن العلامة
ابي الخير احمد جمال المكي ثلاثتهم عن ابي الخضير مفتي الديار قالوا وهو اول حديث
سمعناه منه زاد الاول عند باب الوفود بالمسجد النبوي بالمدينة المنورة عن
عبد الفتاح الكفراوي الشافعي قال وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله الشرقاوي

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ کے درمیان (۶) واسطے ہیں ۱۲

قال وهو اول عن محمد الحفني قال وهو اول عن شهورش القاضي الجني الصحابي رضي الله عنه
وهو اول عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله ارحموا من في الارض
يرحمكم من في السماء حديث حسن صحيح اخرجه الامام احمد في مسنده وابو داؤد عن مسدد و
الترمذي في جامعه والحميدي وابن ابي شيبة والبخاري في الادب المفرد عن عبد الرحمن ابن بشر كلهم
لم يسلسلوه وقوله يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم على انه جواب الامر وبالرفع على
الدعاء وجملة التنزيه رواها جماعة من رواة هذا الحديث واسقطها اخرون لانها ليست من
الحديث ورواية شهورش المذكور ايضا مثله كما ذكره ابو خضير في اجازته قلت قال شيخنا ابو الفيض
عبد الستار المكي توفي شهورش الجني في سنة ١٢٩٩ واخبر بوفاته
الاستاذ الشيخ عبد الغني النابلسي ووافق تاريخ وفاته
فقد الجني شهورش ذكره المرادي في ترجمة الشيخ احمد
المنيني انتهى قال محدث الشام العلامة العجلوني في ثبته و
يقال اسمه عبد الرحمن رضي الله عنه اهـ والله تعالى اعلم فائدة
مهمة في الرواية عن الجن قال ابن حجر في ثبته في القاعدة الرابعة
من خاتمته في لباس الخرقة السهروردية ما نصه سبق لنا عن

الرحمن

وفات شهورش الجني

ما يتعلق بالرواية عن الجن

---

١ توفي رحمه الله تعالى في اواخر شعبان سنة ١٣٢٣ وقد بلغ من العمر ٩٣ سنة ١٢
ثبت العجلوني

شيخنا الامام العامل المسلك الصوفي الجامع بين العلوم الظاهرة
والمعارف الباطنة وبين الشريعة والحقيقة ذي الكرامات الظاهرة
والاحوال الباهرة طريقة اقرب من طريقة الخوافي[1] المذكورة
ولا يلزم عليها مخالفة القواعد الشرعية بوجه اصلا وهي ما كان
يذكره رضي الله عنه لاخصاء اصحابه ويتحفهم بها من ان الجن
كانت تجتمع به تاخذ عنه ويأخذ عن بعضهم وانه كان من جملة
هؤلاء شخص يذكر له انه تابعي لانه من اصحاب بعض الجن الذين
اجتمعوا بالنبي صلى الله عليه وسلم وآمنوا به واقرأهم القرآن وامرهم
ان يبلغوه عنه لمن وراءهم وانه اخذ عن التابعي وانه اجازه بما
اجازه به شيخه الجني الصحابي وان شيخنا اجاز لنا ولبقية اخصاء
اصحابه ما اجازه به ذلك الجني وهذا كله وان لم يفد شيئا على
طريقة المحدثين وعلماء الظاهر لكنه يفيد عند ارباب الباطن الذين
الهموا صدق ذلك الجني فيما اخبر به ويفيد اتباع هؤلاء الملهمين
التبرك والانتظام في سلك هذا السند الذي بفرض صحته فيه

[1] وهو الزين ابو بكر محمد الخوافي بصيغة شيخ شيخ الاسلام زكريا الانصاري ١٢ محمد عبد الهادي عفي عنه

من الفوائد والمراتب العلية والامدادات العرفانية انتهى وقال
ايضا فى الفتاوى الحديثية بعد ذكر رواية الحديثين عن الجن
واعلم ان الاستدلال بهذين الحديثين مبنى على جواز الرواية عن
الجن وقد روى عنهم الطبرانى وابن عدى وغيرهما لكن توقف فى
ذلك بعض الحفاظ بان شرط الراوى العدالة والضبط وكذا مدعى
الصحبة شرطه العدالة - والجن لا تعلم عدالتهم مع انه ورد الانذار
بخروج شياطين يحدثون الناس والتوقف متجه انتهى قلت
وممن روى عنهم العلامة نجم الدين الغيطى فهو قرأ الفاتحة
على شمهورش المتقدم ذكره كما ذكره العجلونى رحمه الله تعالى
وقد وقع تضمين هذا الحديث فى النظم ايضا لبعض الائمة فمنها
ما رويناه من طرق عديدة للحافظ ابى القاسم على بن الحسن بن هبة
ابن عساكر الدمشقى رحمه الله تعالى لنفسه حيث قال ؎

بادر الى الخير يا ذا اللب مغتنما	ولا تكن عن قليل الخير محتشما
واشكر مولاك ما اولاك من نعم	فالشكر يستوجب الافضال والكرما

؎ اى حديث الرحمة ١٢ عبد الهادى غفر الله له

تضمين حديث الرحمة لبعض الائمة ١٢ ابى الحسن

وارحم بقلبك خلق الله وارعهم		فانما يرحم الرحمن من رحما

وللحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى ؎

ان من يرحم من فى الارض قد		أن ان يرحمه من فى السما
فارحم الخلق جميعا انما		يرحم الرحمن منا الرحما

وللقاضى زكريا رحمه الله تعالى

من يرحم اهل السفل يرحمه العلى		فارحم جميع الخلق يرحمك الولى

ولابن حجر المكى رحمه الله تعالى

ارحم هديت جميع الخلق انك ما		رحمت يرحمك الرحمن فاغتنما

ولله ايضا

ارحم عباد الله يرحمك الذى		عم الخلائق جوده ونواله
فالراحمون لهم نصيب وافر		من رحمه الرحمن جل جلاله

ولابن نهد رحمه الله تعالى

الراحمون لمن فى الارض يرحمهم		من فى السماء كذا عن سيد الرسل
فارحم بقلبك خلق الله وارعهم		به تنال الرضى والعفو عن زلل

وللشيخ زين الدين رضوان العقبى رح

الحب منك مسلسل في الاول ... فاحنن ولا تسمع كلام العذل
وارحم عباد الله يا من قد علا ... من يرحم السفلي يرحمه العلى

ولزين الدين العراقي رحمه الله تعالى

ان كنت لا ترحم المساكين ان عدا ... ولا العديم اذا شكى لك العدما
فكيف ترجو من الرحمن رحمته ... وانما يرحم الرحمن من رحما

وله ايضا

ان ترد رحمة واسعة ... في الدنى ثم في القارعة
فارحم الحق طرا تجد ... راحما رحمة واسعة

وللقيراطي رحمه الله تعالى

لي فيك حب اول اروية من طرق عليه وحديث شوقي في هواك مسلسل بالاولية - قال ابن الطيب رحمه الله تعالى وقد كنت ضمنته مرات واقتبسته في مقطعات جمة علق بالبال منها قولي

يا عباد الله بلوا الرحما ... وخلق الله كلوا رحما
ارحموا من في الثرى يرحمكم ... من سما سلطانه فوق السما

وللشيخ اسماعيل العجلوني رحمه الله تعالى

كن يا اخي رحيم القلب طاهره ... يرحمك مولاك بل يوسكن الناسا
ففي الصحيحين ما معناه شمسلا ... لا يرحم الله من لا يرحم الناسا
والراحمون روى الاشياخ مرتفعا ... بالاولية في التحديث نبراسا

وللشيخ طه بن يحيى الكردي رحمه الله تعالى

طوبى لراحم اهل الارض قاطبة ... قولا وفعلا وقلبا صادقا العمل
الراحمون ورد يرحمهم ابدا ... رب السماء هو الرحمن انعم لي
قال ارحموا من في الارض المصطفى خبرا ... يرحمكم مسرعا من في السماء علي

وللعارف الاستاذ البابلسي قدس سره

لقد اتانا حديث عن مشائخنا ... مسلسلا اوليا قد رويناه
قال النبي صلى الله دائمة ... مع السلام عليه عند ذكراه
الراحمون هم الرحمن يرحمهم ... برحمة منا نرويه بمعناه
من كان يرحم من في الارض يرحمه ... من في السماء وان الراحم الله

وللشيخ احمد بن عثمان الجزائري لطف الله به

تخلق باخلاق الرسول فانها ... سبيل رضى الرحمن في كل مورد
وراقب لطيف انس من نفحات الرضى ... تعرض لها ان كنت ذا الب مشمر

واوصافه جلت عن الحصر غرة ... ولكن ببعضها فكن خير معتد
رؤفا بخلق الله راحم ضعفهم ... بنص رحيم للعوالم منجد
فاولى عباد الله رحم منعم ... لفردي بها شكرا يروح ويغتدي
فقد جاء عن خير الانام مسلسلا ... عظيم بشارة بفضل ممجد
برحمة اهل الارض ترحم من السما ... ويرحمك الرحمن في كل مقصد

وللشهاب المصري رحمه الله تعالى

اخلق بمن يظلم ان يظلما ... وبالذي يرحم ان يرحما
من لم يكن يرحم بالقلب من ... في الارض لم يرحمه من في السما

وللامام محمد بن محمد الجزري رحمه الله تعالى

تجنب الظلم عن كل الخلائق في ... كل الامور فيا ويل الذي ظلما
وارحم بقلبك خلق الله كلهم ... فانما يرحم الرحمن من رحما

الحديث الثاني المسلسل بالمصافحة

اس حدیث میں میرے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو میان (۲۲) واسطے ہیں

صافحت السيد حسين الحبشي المعروف بالحبيب قال صافحت السيد عبد الرحمن بن عمر قال صافحت السيد عبد الله الحبشي بن عبد الله الفقيه قال صافحت والدي السيد الحسين بن عبد الله قال صافحت خالي

السید عبد الرحمٰن بالفقیہ قال صافحت والدی
السید عبد الرحمٰن بالفقیہ قال صافحت والدی السید عبد اللہ
بالفقیہ قال صافحت الشیخ احمد القشاشی قال صافحت احمد بن
حجر المکی قال صافحت شیخ الاسلام زکریا قال صافحت القرطبی قال صافحت
ابا الحجد القزوینی قال صافحت ابا بکر المقری قال صافحت ابا الحسن بن
ابی زرعۃ قال صافحت ابا منصور البزازی قال صافحت عبد الملک
ابن بجید قال صافحت ابا القاسم عبدان بن حمید المنبجی قال صافحت
عمرو بن سعید قال صافحت احمد بن دھقان قال صافحت خلف
ابن تمیم قال صافحت ابا ھرمز حین دخلت علیہ اعودہ قال دخلنا

علی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعودہ فقال صافحت
بکفی ھذہ کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مسست خزا ولا
حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ھرمز

سلسلہ ابو ہرمز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ کیا تھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کیا۔ پس میں نے کسی ریشم کو آپ کے دست مبارک سے زیادہ نرم نہ پایا (یہ سنکر) ابو ہرمز نے عرض کیا کہ جس ہاتھ سے آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کیساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیجئے پس ابو ہرمز فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے مصافحہ فرمایا۔ یہ سلسلہ آخر تک اسیطرح پہنچا ہے حتیٰ کہ میں نے میرے شیخ حبیب حسین حبشی سے کہا کہ آپنے جس ہاتھ سے اپنے مشائخ کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجئے تو انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ۱۲ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہٗ

فقلنا لانس بن مالك رضي الله عنه صافحنا بالكف التي صافحت بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فصافحنا قال خلف بن تميم فقلت لابي
هرمز صافحني بالكف التي صافحت بها انسا فصافحني قال احمد بن
دهقان قلت لخلف صافحني بالكف التي صافحت بها ابا هرمز فصافحني
قال عمرو بن سعيد قلت لاحمد بن دهقان صافحني بالكف التي صافحت
بها خلف بن تميم فصافحني قال عبدان قلنا لعمرو بن سعيد صافحني
بالكف التي صافحت بها احمد بن دهقان فصافحني قال عبد الملك قلت
لعبدان صافحني بالكف التي صافحت بها عمرو بن سعيد فصافحني
قال منصور قلت لعبد الملك صافحني بالكف التي صافحت بها عبدان
فصافحني قال ابو الحسن بن زرعة قلت لابي منصور صافحني بالكف
التي صافحت بها عبد الملك فصافحني قال ابو بكر المقرى قلت لابي
الحسن بن ابي زرعة صافحني بالكف التي صافحت بها ابا منصور
فصافحني قال ابو المجد القزويني قلت لابي بكر المقرى صافحني بالكف
التي صافحت بها ابا الحسن بن ابي زرعة فصافحني قال القرطبي قلت
لابي المجد القزويني صافحني بالكف التي صافحت بها ابا بكر

المقري فصافحني ثم زكريا قلت للقرطبي صافحني بالكف التي صافحت
بها ابا المجد القزويني فصافحني ثم احمد بن حجر المكي قلت لزكريا صافحني
بالكف التي صافحت بها القرطبي فصافحني ثم احمد القشاشي
قلت لاحمد بن حجر صافحني بالكف التي صافحت بها زكريا فصافحني
ثم السيد عبد الله بلفقيه قلت لاحمد القشاشي صافحني بالكف
التي صافحت بها ابن حجر فصافحني ثم السيد عبد الرحمن بلفقيه
قلت لوالدي السيد عبد الله بلفقيه صافحني بالكف التي
صافحت بها احمد القشاشي فصافحني ثم السيد عيدروس قلت
لوالدي السيد عبد الرحمن صافحني بالكف التي صافحت بها
والدك فصافحني ثم السيد حسين بن عبد الله قلت لخالي
السيد عيدروس صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني
ثم السيد عبد الله بن حسين قلت لوالدي صافحني بالكف التي
صافحت بها السيد عيدروس فصافحني ثم السيد عيدروس
ابن عمر الحبشي قلت للسيد عبد الله بن حسين صافحني بالكف
التي صافحت بها والدك فصافحني ثم شيخنا السيد حسين

الحبشي قلت للسيد عبد الرؤس بن عمر صافحني بالكف التي صافحت بها شيخك فصافحني يقول المفتقر الى كرم ربه المتمادي - ابو سعيد محمد عبد الهادي - ابن الحاج محمد عبد الكريم - تغمدهما الله بفضله الجسيم - قلت لشيخي الحبيب حسين الحبشي صافحني بالكف التي صافحت بها مشائخك فصافحني - [1] قال العلامة العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته ما نصه وقد اخرجه (اي حديث المصافحة) ابن عساكر في تاريخه من طريق ابي منصور عبد الرحمن ابن عبد الله الطبري مسلسلا بها وقال ايضا فيه قال شيخنا محمد عقيله في مسلسلاته واخرج هذا الحديث الدياجي في مسلسلاته وابن المفضل والتميمي في مسلسلاته والحديث متكلم فيه بالتضعيف والوضع

---

[1] قال شيخنا ابو الفيض دام مجده قال الاستاذ العلامة السيد على ظاهر الذي تلقينا عن المشائخ ان للمصافحة ثلث كيفيات - الاولى ان تكون بيد واحدة من كل من المتصافحين مع التصاق باطن احدهما مع القيام - الثانية ان تكون باليد الواحدة ايضا مع اشتداد اليدين معا - الثالثة ان تكون باليدين من الطرفين - واصح الثلاثة الاول انتهى والله تعالى اعلم قلت وهذا كله عنده واما هذا المسلسل فاما المصافحة العمومية فالسنة فيها ان تكون باليدين كما في مجالس الابرار وما نقله والسنة فيها ان تكون بكلتا اليدين انتهى ومن فوائد المصافحة زيادة حصول البركة ويروى بسنده الى النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صافحني او صافح من صافحني الى يوم القيمة دخل الجنة اهـ كذا في ظفر الامالي ١٢
عبد الهادي غفر له

وان كان المتن صحيحا كما اخرجه البخاري واحمد عن انس رضي الله عنه

ما مسست خزا ولا حريرا الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

اه ولهذا المقام بحث طويل ذكره العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته

فمن يريد الاطلاع عليه - فليراجع اليه - ولي فيه طرق اخر فاقول صافحت

الشيخ محمد بن سليمان حسب الله والشيخ عبد الجليل برادة قالا صافحنا

الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحت السيد عبد الرحمن الاهدل

صافحت الشيخ امر الله صافحت الشيخ محمد العروف والد بجميلة صافحت

الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله البصري صافحنا الشيخ محمد البابلي

صافحت ابا بكر الشنواني صافحت الشيخ ابراهيم العلقمي صافحت الجلال

السيوطي صافحت تقي الدين احمد الشمني صافحت ابا الطاهر بن الكويك

صافحت ابا اسحق ابراهيم صافحت ابا عبد الله الخويي (بضم الخاء مصغرا

ثلاث يا ات نسبة الى خوى بلدة باذربيجان) صافحت ابا المجد

القزويني صافحت ابا بكر الشحاذي صافحت ابا الحسن بن ابي ذرع

الى اخر السند المتقدم - واما المصافحة الانسية من

طريق محمد ابن كامل فاروي بها عن مولانا المحدث عبد الباري

وقد صافحته قال رويها عن شيخي الوتري وقد صافحته عن عبد الغني
المجددي وهو صافح الشيخ محمد عابد الانصاري وهو صافح الشيخ
صالح بن محمد الفلاني العمري وهو صافح الشيخ محمد بن سنة الفلاني
وهو صافح مولاي الشريف محمد بن عبد الله الوزاني وهو صافح
اباسالم العياشي وهو صافح الشهاب الخفاجي وهو ابراهيم الحلقي وهو
اخاه الشمس السيد يوسف الارموي وهما الجلال السيوطي
وهو كمال الدين وهو ابن الجزري وهو ابا المحاسن يوسف بن محمد
ابن علي السرمري وهو ابا الثناء محمود بن علي البغدادي وهو
ابا محمد يوسف بن عبد الرحمن البغدادي وهو اباه ابا الفرج
عبد الرحمن الجوزي وهو الحافظ محمد بن ناصر الخزاعي وهو ابا
الغنائم الهراسي وهو الشيخ محمد بن علي العلوي وهو ابا الفضل
محمد بن جعفر الخزاعي وهو ابا العباس احمد بن سعيد المطوعي
وهو ابا غانم محمد بن محمد بن زكريا وهو محمد بن كامل وهو ابان
العطار وهو ثابت البناني وهو قد صافح انس بن مالك رضي الله تعالى عنه

اس طریقہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۸) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صافحت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فلم ار خزاً وقزاً كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم
المصافحة الحبشية المعمرية صافحت[1] الحبيب الحبشي المذكور وقال
صافحت[2] والدي السيد محمد صافحت[3] الشيخ عمر بن عبد الكريم صافحت[4]
الشيخ صالح الفلاني وح اروياها عن[1] الشيخ عبد الجليل برادة وقال صافحت[2]
قال صافحت[3] الشيخ عبد الغني صافحت[4] الشيخ عابد صافحت[5] الشيخ صالح
الفلاني صافحت[6] الشيخ محمد بن سنة صافحت[7] مولاي الشريف
محمد صافحت[8] الشيخ المعمر احمد بن محمد العجل اليمني صافحت[9] الشيخ تاج
الدين الهندي صافحت[10] الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجي دمزي
صافحت[11] الشيخ حافظ علي الاوبهي صافحت[12] الشيخين محمود الاسفرائي
والسيد امير علي الهمداني صافحنا[13] ابا سعيد الحبشي الصحابي المعمر صافحت
النبي صلى الله عليه وسلم فائدة وقد روى شيخ مشائخنا العلامة ابن
عقيلة رحمه الله تعالى في مسلسلاته عن احمد بن محمد الدميالي عن
الشيخ احمد بن محمد العجل بهذا السند ايضاً وقال هذا السند

---

[1] اس طریقہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۱۲) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

کله مشتمل علی الثقات الاجلاء العلماء العرفاء وابو سعید الحبشی[1] الصحابی
هذا لا یعرف فی الصحابة ولعله ممن لم یشتهر وعلی هذا السند
دونق القبول والله اعلم انتهی۔
المصافحة الجنیة۔ صافحت الشیخ محمد محی الدین حسین الویلوری[2]
قال صافحت مولانا محمد لطف الله[3] صافحت الشیخ عبد المحسن بن
محمد طاهر سنبل المکی ثم المدنی حین نزوله ببلدة بنارس شعبان
سنة ١٢٥٠ھ صافحت الشیخ صالح البخاری[4] صافحت السید عبد الوهاب
البابلی[5] صافحت الشیخ اسماعیل[6] صافحت الشیخ محمد المنینی[7] صافحت
الشیخ عبد الغنی المقدسی[8] صافحت ابا محمد الغاضی شمهورش[9] الجنی
الصحابی رضی الله عنه قال صافحت رسول الله صلی الله علیه
وسلم۔ فبینی وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذا السند
تسعة[10] واما الطریقة العالیة[11] فیها فاروی عن مولانا مخدومنا
السید حیدر[12] الحسینی وقد صافحته وهو صافح مولانا السید عبد الحق

---

[1] الحبشی بفتحتین نسبة الی الحبشة وحبش بطن من حمیر ایضا وبالضم والسکون لغة فیهما ایضا انتهی لب اللباب فی تحریر الانساب ١٢ محمد عبد الهادی غفرله [2] اس سند میں کبیر اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کے درمیان تو واسطے ہیں ١٢ [3] وهذا الشیخ لیس له ذکر فی ذکر اشیاخی لانی ما اخذت عنه الا المصافحة الجنیة ١٢ [4] وقد صافحته بغیر واسطة فی سنة ١٣١٩ھ فبینی وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم ثمانیة وساطة ١٢ عبد الهادی عفرالله له۔

المحدث الكانفوري وهو الحافظ نظام الدين وهو شاه ابا سعيد
وهو مولانا خالد الرومي وهو مولانا عبد الرحمن الجبني الصحابي رضي الله
تعالى عنه وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم فبيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند ستة وهذا عال
جدا فلله الحمد على هذه النعمة العظيمة۔

۳ اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۰) واسطے ہیں۔

الحديث الثالث المسلسل بالمشابكة

شبك بيدي العلامة الشيخ صالح كمال قال شبك بيدي السيد علي
ظاهر الوتري قال شبك بيدي الشيخ عبد الغني حج وشبك بيدي
العلامة الشيخ محمد حسب الله واستاذنا الفاضل عبد الجليل
برادة المدني قالا شابكنا العلامة عبد الغني شبك بيدي الشيخ
عابد المدني شبك بيدي عمي محمد حسين شبك بيدي محمد هاشم
السندي شبك بيدي عبد القادر مفتي الحنفية بمكة شبك بيدي
احمد بن محمد النخلي شبك بيدي الشيخ عيسى الثعالبي شبك بيدي
نور الدين علي بن محمد الاجهوري المالكي شبك بيدي نور الدين علي بن

۱ اس سند میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں یہ بڑی عالی سند ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ
۲ دو آدمی اپنے اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے کو شابکہ کہتے ہیں ۱۲ عبد الہادی

ابی بکر القرافی الشافعی شبک بیدی الحافظ[۱۱] السیوطی شبک بیدی
کمال[۱۲] الدین امام المالکیۃ شبک بیدی الشمس[۱۳] محمد الجزری
شبک بیدی ابو حفص[۱۴] عمر بن حسن المزی شبک بیدی ابو الحسن[۱۵] المقدسی
شبک بیدی عمر[۱۶] بن سعید الحلبی ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی
شبک بیدی اسماعیل[۱۸] بن ابی الصیف الیمنی[۱۹] شبک بیدی
ابو محمد الحسن بن احمد السمرقندی شبک بیدی ابو العباس[۲۰]
جعفر بن محمد المستغفری شبک بیدی ابو بکر[۲۱] احمد بن عبد العزیز
ابن الحسن بن بکر بن عبد اللہ بن الشرود الصفانی شبک بیدی
ابی[۲۲] شبک بیدی ابراهیم[۲۳] بن ابی یحیی شبک بیدی صفوان[۲۴] بن سلیم
شبک بیدی ایوب[۲۵] بن خالد الانصاری شبک بیدی عبد اللہ[۲۶]
ابن رافع شبک بیدی ابو هریرۃ[۲۷] رضی اللہ تعالی عنہ شبک بیدی
ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم وقال "خلق اللہ الارض

---

[۱] هو ابن محمد بن ابی یحیی الفقیر المحدث ابو اسحاق المدنی احد الاعلام۔ روی عن الزهری وابن المنکدر وصفوان بن سلیم وصالح مولی التوأمة وخلق کثیر۔ حدث عنه الشافعی وابن جریج وهو من شیوخه وابراهیم بن موسی السدی وغیرهم وکان الشافعی یدلس وهو ضعیف عند الجماعة ترکه ابن المبارک والناس کذا فی تذکرة الامام الذهبی رحمه اللہ تعالی۔ عبد الهادی غفر اللہ له۔

نسب التیمی

یوم السبت والجبال یوم الاحد والشجر یوم الاثنین والمکروہ
یوم الثلاثاء والنور یوم الاربعاء والدواب یوم الخمیس وآدم
یوم الجمعۃ ثم قال الشیخ عابد فی حصر الشارد وقد جمع السخاوی
غالب طرق ھذا المسلسل ثم قال۔ ومدار تسلسلہ علی ابراھیم بن
ابی یحیی وھو ضعیف واما المتن بلا تسلسل فصحیح اخرجہ مسلم
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال اخذ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق
ما فیھا من الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ
یوم الثلاثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیھا الدواب یوم الخمیس

۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرکے فرمایا کہ اللہ تعالی نے زمین کو شنبہ اور پہاڑوں کو یکشنبہ اور درختوں کو دوشنبہ اور ناپسند چیزوں کو سہ شنبہ اور نور کو چہارشنبہ اور چوپایوں کو پنجشنبہ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز پیدا کیا ۱۲ ۲ قولہ واما المتن بلا تسلسل فصحیح الخ یخالف ما ذکرہ المصنف فی شرحہ لتفسیر البیضاوی الذی وقفت علیہ بخطہ بالمدینۃ المنورۃ حیث قال عند قولہ تعالی ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام الی اخرہ من سورۃ الاعراف بعد کر ھذا الحدیث ما لفظہ وھذا الحدیث وان کان فی صحیح مسلم ففیہ مقال وقد انکرہ بعض العلماء لما فیہ من المخالفۃ للآیۃ الکریمۃ لان اللہ تعالی یقول خلق السموات والارض فی ستۃ ایام والذی فی الحدیث ان بعض الخلق وقع فی سبعۃ ایام فلھذا السبب انکرہ کثیر من العلماء لکن قد ذکر الازھری فی کتابہ تھذیب اللغۃ ما یقوی الحدیث الی اخرہ ما قال انتھی ما قالہ شیخنا الشیخ ابو الفیض عبد الستار المکی دام فیضہ ۱۲ ۳ اس حدیث کا ترجمہ آگے گزرا ۱۲ عبد الہادی غفرلہ۔

وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعة فی آخر الخلق و آخر ساعة من النهار فیما بین العصر الی اللیلة۔ وقال العجلونی بعد ذکر تسلسله وهذا الحدیث کما قال السیوطی اخرجه مسلم لکن من غیر تسلسل وکذا النسائی من طریق ایوب بن خالد عن عبد الله بن رافع به انتهی و قال العلامة ابن عقیلة فی مسلسلاته اخرج هذا الحدیث الدیباجی فی مسلسلاته وغیره والمتن بغیر تسلسل صحیح و اخرجه احمد فی مسنده ومسلم فی صحیحه وفیه بعض زیادة فی اللفظ وذکره۔ و قال السخاوی وحدیث من شابک من شابکنی الی یوم القیمة دخل الجنة ونحوه قال فی المنح انه رؤیا ولا بأس به للتبرک اهـ کذا فی ظفر الامانی۔

اس حدیث میں	الحدیث الرابع المسلسل باعوذ بالله من الشیطان الرجیم	صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ سے رسول اللہ		تک (۲۸) واسطے ہیں

قرأت علی شیخی الشیخ عبد الباری فقلت اعوذ بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ بالله من الشیطان الرجیم وقال قرأت علی شیخنا الشیخ محمد علی الوتری فقلت اعوذ بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ بالله من

الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ عبد الغني فقلت اعوذ بالسميع
العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ
محمد عابد فقلت كذلك فروى لي عن عمه محمد حسين عن ابيه محمد
مراد عن شيخه محمد هاشم عن الشيخ عبد القادر عن حسن العجيمي
عن الشهاب الخفاجي عن البرهان اللقاني عن الحافظ السيوطي
عن الحافظ ابن حجر عن الكمال احمد ابن علي بن عبد الحق عن
ابي الحجاج المزي عن الفخر البخاري عن الحافظ منصور بن عبد المنعم
عن ابي محمد العباس بن محمد بن ابي منصور عن محمد بن جعفر
الخزاعي عن ابي الحسين عبد الرحمن بن محمد عن ابي محمد عبد الله
ابن عجلان عن ابي عثمان اسماعيل بن ابراهيم الاهوازي
عن محمد بن عبد الله بن بسطام عن روح بن عبد المؤمن عن
يعقوب الحضرمي عن سلام ابي المنذر عن عاصم بن ابي النجود
عن زر بن حبيش قال لا كل واحد من الرواة اعوذ بالسميع العليم
فيقول الشيخ قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قال زر ولقد
قرأت على عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما فقلت اعوذ

الزنجاني

بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فلقد قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اعوذ بالسمیع العلیم فقال لی یا ابن ام عبد قل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم هکذا اقرأنیه جبرئیل علیه السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ قال المسکین والذی یقتضی القیاس تقدیم ذکر اللوح علی القلم ولکن الروایة هکذا بالعکس واللہ تعالی اعلم۔

۵۷ الحدیث الخامس المسلسل بقراءة سورة الفاتحة

اس حدیث کی دو طریقے ہیں سہلے میں تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۱۳ اور دوسرے میں دس واسطے ہیں

قرأت علی الشیخ عبد الجلیل برادہ سورة الفاتحة واجاز نی قرأتها قال قرأتها علی الشیخ عبد الغنی قرأتها علی الشیخ عابد السندی قرأتها علی السید ابی القاسم بن سلیمان قرأتها علی ولی اللہ السید احمد بن محمد الشریف مقبول الاهدل قرأتها علی الشیخ احمد النخلی

۱ اسکے ہر راوی نے اپنے شیخ کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا اور شیخ نے کہا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ اسکی سند پڑھتے وقت میرے دل میں آیا کہ محض ابقائے سلسلہ کیلئے خواہ مخواہ عمداً اسطرح پڑھنا تکلف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن برموقع بے ساختہ میری زبان سے اعوذ بالسمیع العلیم ہی نکلا تو فوراً شیخ نے کہا قل اعوذ باللہ الخ اس سند کے راوی اول حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا تو آپنے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو ایسا ہی پڑھایا ہے وہ قلم سے وہ لوح محفوظ سے ایسا ہی لائے ہیں ۱۲ عبدالہادی

۲ اس سلسلہ کے ہر راوی نے اپنے شیخ کو سورۂ فاتحہ سنا کر اسکے پڑھنے کی اجازت حاصل کی ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفرلہٗ

قرأتها على الشيخ عيسى الثعالبي قرأتها على الشيخ على الاجهوري قرأتها
على نور الدين القرافي قرأتها على القاضي شمس الدين محمد بن
ابراهيم قرأتها على برهان الدين ابراهيم بن محمد اللقاني قرأتها
على علم الدين سليمان مؤدب الجن قرأتها على شمهورش قرأتها على من
انزلت عليه سيد الوجود ومنبع الكرم والجود ابي القاسم محمد
صلى الله عليه وسلم - قلت ذكره ابن عقيلة في مسلسلاته من
هذا الطريق وقال ولما كان هذا الحديث ليس فيه شيئ من الاحكام
بل هو امر تبرك به قبلته الائمة الاعلام بهذا السند اه
واروويه عاليا منه بالسند المذكور الى الشيخ الاجهوري فانه
قال قرأتها على الشيخ نجم الدين الغيطي وهو قرأها على القاضي شمهورش
الجني الصنهاجي وهو قرأها على النبي صلى الله عليه وسلم فبيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند عشرة والحمد لله على ذلك
فائدة في قراءة سورة الفاتحة في خاتمة المجالس ينبغي المواظبة
عليها لكل راغب في الخير - اخبرني شيخي عبد الباري اخبرني الشيخ
الوتري اخبرني الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن السيد عبد الرحمن

عن ابيه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر البطاح الاهدل عن السيد طاهر بن
الحسين الاهدل قم اخبرني القاضي العدل جمال الدين محمد بن
عبد السلام الناشري قم اخبرني الفقيه محمد بن عبد الله بعيش
وهو رجل ثقة قم اخبرني الفقيه احمد بن عبعب وهو ثقة صالح قم
تزوجت امرأة شابة وانا كبير السن وكان اهلها يحبونني و
يعتقدونني وهي كارهة باطنها بصحبتي من حيث كبري وعظمة
الود لاجل اهلها فاتفق ان امرأة دخلت عليها فشكت اليها و
انا اسمعها وهي لا تشعر فكانت كلما تكلمت كتبتها في ورقة عندي
ثم ان المرأة ارادت ان تخرج فقالت لها زوجتي اصبري حتى
نقرأ الفاتحة كما يفعل الفقيه واصحابه فقرأت هي والمرأة الفاتحة
فكتبت ايضا قراءتهما ثم اني ذكرت لاخوتها وقلت لهم لا تكرهوها
واردت ان افارقها فكرهوا ذلك وغضبوا عليها فانكرتهم جميع
ما صدر منها فقلت لهم قد كتبت كلامهما في ورقة ثم جئت

بالورقة لاريهم كلامها فلم اجد فى الورقة سوى الفاتحة اه كذا فى
الباقيات الصالحات لشيخنا عبد الباري اللكنوي رحمه الله تعالى

الحديث السادس المسلسل بقرأة اول سورة النمل

اس حدیث کو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور میں نے آپ سے سنا اور آپ ہی کے سامنے پڑھا ہے

اروية بالسند السابق الى الشيخ احمد النخلي عن محمد بن علاء الدين
البابلي عن سالم السنهوري عن محمد الغيطي عن محمد بن احمد
الدلجي العثماني عن النبي صلى الله عليه وسلم فى المنام بمكة المشرفة
فقرأ عليه اول السورة المذكورة - قال العلامة[1] ابن حجر فى الفتاوى
الحديثية ناقلا عن الواحدى انه قال فلما نزلت هذه الاية قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين واشار
باصبعيه ان كادت لتسبقنى انتهى وروى انه لما نزلت اقترب

[1] علامہ ابن حجر نے فتاوی حدیثیہ میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ نمل کی ابتدائی آیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان ہر دو انگلیوں کیطرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنی ہر دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔ اور تفسیر شربینی و غرائب البیان میں ہے کہ جب آیت اقترب الساعۃ نازل ہوئی تو کفار نے آپس میں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زعم ہے کہ قیامت قریب ہے لہذا تم اپنی گفتگو کو بند رکھو کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر جب ظہور قیامت میں تاخیر ہوئی تو پھر وہی انکاری گفتگو کرنے لگے تو نازل ہوئی اقترب للناس حسابھم یعنے لوگوں کے حساب کا دن قریب آگیا تو کفار گھبرائے اور قیامت کے منتظر ہوئے لیکن جب اسکا ظہور نہ ہوا تو کہنے لگے کہ اے محمد ہم تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہیں دیکھتے ہیں پس نازل ہوئی اتی امر الله یعنے آگئی قیامت پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کھڑے ہو گئے اور لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور سمجھے کہ درحقیقت قیامت آہی گئی تو نازل ہوا فلا تستعجلوه الخ یعنے قیامت کے بارے میں جلدبازی کرو وہ ضرور آنیوالی ہے۔ پس لوگ ہنسنے

عبد الہادی غفر اللہ لہ

الساعة قال الكفار بعضهم لبعض ان هذا ای محمدا صلے اللہ علیہ وسلم
یزعم ان القیمۃ قد اقتربت فامسکوا عن بعض ما تقولون حتی ننظر ما هو
کائن فلما تأخرت قالوا ما نری شیئا فنزل۔ اقترب للناس حسابهم
فاشفقوا وانتظروا فلما امتدت الایام قالوا یا محمد ما نری
شیئا مما تخوفنا به فنزل اتی امر اللہ فوثب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ورفع الناس رؤسهم وظنوا انها قد اتت حقیقة فنزل
فلا تستعجلوه فاطمأنوا فکان الکفار قالوا اسلمنا لک یا محمد الا انا
نعبد هذه الاصنام لتشفع لنا عند اللہ تعالی فتخلصنا من هذا
العذاب المحکوم به فاجابهم اللہ سبحانه وتعالی بقوله سبحانه و
تعالی عما یشرکون انتهی کذا فی السراج المنیر للشربینی فی غرائب البیان للنیسابوری

الحدیث السابع المسلسل بقراءۃ سورۃ الصف

(اول میں (۳۶) اور طریق دوم میں (۳۳) راوی واسطے ہیں۔)

(اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک طریق)

ازویہ عن الشیخ عبد الجلیل عن الشیخ عبد الغنی عن الشیخ عابد
عن عمہ محمد حسین الانصاری عن ابیہ محمد مراد عن محمد هاشم
عن عبد القادر مفتی الحنفیہ بمکۃ عن احمد النخلی عن محمد البابلی
عن احمد بن محمد الشبلی الحنفی عن محمد الفیطی عن زکریا الانصاری

ح وارویہ عن[1] السید حسین الحبشی عن[2] السید عیدروس بن عمر
عن[3] السید عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ بلفقیہ عن[4] والدہ البدر
الحسین عن[5] خالہ عیدروس بن عبد الرحمن ابن عبد اللہ بلفقیہ
عن[6] والدہ عبد الرحمن وھو عن[7] والدہ عبد اللہ بلفقیہ عن[8] احمد القشاشی
عن[9] احمد بن حجر المکی عن[10] زکریا الانصاری عن[11] الحافظ ابی نعیم
رضوان العقبی عن[12] ابی اسحاق التنوخی عن[13] ابی العباس احمد
الجار عن[14] ابی المنجا عبد اللہ بن عمر البغدادی عن[15] ابی الوقت
عبد الاول بن عیسی الھروی (ابن شعیب السجزی ۱۲) عن[16] ابی الحسن عبد الرحمن الداودی (ابن محمد ۱۲)
عن[17] ابی محمد عبد اللہ بن احمد بن عیسی بن عمر السرخسی انا[18] ابو عمران
عیسی بن عمر بن العباس السمرقندی (وھو احمد بن حمویہ الحموی ۱۲) انا ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن
الدارمی نا[20] محمد بن کثیر عن الاوزاعی[21] عن[22] یحیی بن ابی کثیر عن ابی
سلمۃ ابن عبد الرحمن بن عوف عن[23] عبد اللہ بن سلام[24] رضی اللہ عنہ

[1] حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ہم اصحاب رسول اللہ کی ایک جماعت بیٹھکر آپس میں گفتگو کرنے لگے (اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم اسپر عمل کرتے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا سبح للہ آخر سورۃ تک حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مذکورہ پورا ہمکو پڑھکر سنایا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے چنانچہ میرے شیخ عبد الجلیل اور شیخ حبیب حسین نے مجھے پورا سورہ پڑھکر سنایا ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

قال قعدنا نفرا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا
لو نعلم اى الاعمال اقرب الى الله تعالى لعملناه فانزل الله عز وجل
"وسبح لله ما فى السموات وما فى الارض وهو العزيز الحكيم
يا ايها الذين امنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله
ان تقولوا ما لا تفعلون" حتى ختمها قال عبد الله بن سلام
رضى الله عنه فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ختمها
هكذا قال ابو سلمة قرأها علينا عبد الله بن سلام قال يحيى قرأها علينا
ابو سلمة قال الاوزاعى قرأها علينا يحيى قر محمد بن كثير قرأها علينا الاوزاعى
قر الدارمى قرأها علينا محمد بن كثير قر ابو عمران السمرقندى فقرأها
علينا الدارمى قر السرخسى فقرأها علينا ابو عمران قر الداودى
قرأها علينا السرخسى قر ابو الوقت قرأها علينا الداودى قر ابو المنجا
قرأها علينا ابو الوقت قر الحجار قرأها علينا ابو المنجا قر ابو اسحاق قرأها
علينا الحجار قر ابو نعيم قرأها علينا ابو اسحق قر القاضى زكريا قرأها
علينا ابو نعيم قال النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قرأها علينا القاضى زكريا
قر احمد القشاشى قرأها علينا النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قر البابلى

قرأها علينا الشهاب قر الخلي قرأها علينا البابلي قر الشيخ عبد القادر
قرأها علينا الخلي قر الشيخ محمد هاشم قرأها علينا الشيخ عبد القادر قر
جد الشيخ عابد قرأها علينا الشيخ محمد هاشم قر عم الشيخ عابد قرأها على ابي قر الشيخ محمد عابد قرأها
على عمي الشيخ محمد حسين قر الشيخ عبد الغني قرأها علينا الشيخ عابد قر
شيخنا الشيخ عبد الجليل قرأها علينا الشيخ عبد الغني قر العبد المسكين
محمد عبد الهادي قرأها علينا الشيخ عبد الجليل ح وقال احمد القشاشي
قرأها علينا الشيخ احمد بن حجر المكي قر العفيف عبد الله بلفقيه قرأها
علينا الشهاب احمد القشاشي قر عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
قرأها علينا والدي عبد الله بلفقيه قر السيد عيدروس قرأها علينا
والدي عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه قر البدر الحسين بن عبد الله
قرأها علينا خالي عيدروس بن عبد الرحمن قال السيد عبد الله بن الحسين قرأها
علينا ابي البدر الحسين قر السيد عيدروس بن عمر قرأها علينا السيد عبد الله بن
الحسين قر شيخنا الحبيب حسين بن الحبشي العلوي قرأها علينا السيد عيدروس بن عمر قال العبد المسكين
ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم
تغمدهما الله بفضله الجسيم قرأها علينا الحبيب حسين الحبشي العلوي

رحمہ اللہ تعالیٰ

قال شیخ مشائخنا مولانا عابد فی حصر الشارد ما نصہ قال جار اللہ ابن فہد ھذا حدیث صحیح متصل الاسناد والتسلسل رجال اسنادہ ثقاۃ بل قال بعض الحفاظ ھو اصح حدیث وقع لنا مسلسلا بل واضح مسلسل یروی فی الدنیا ورواہ الترمذی فی جامعہ والدارمی والحاکم فی مستدرکہ مسلسلا وصححہ علی شرط الشیخین ورواہ احمد وابو یعلی والطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرھم من عدۃ طرق انتھی وذکر الشیخ زکریا فی شرحہ علی الالفیۃ عن شیخہ الحافظ انہ المسلسل بسورۃ الصف من اصح مسلسل یروی فی الدنیا اھ وقال العجلونی فی ثبتہ ورواہ البیہقی ایضا فی شعب الایمان من طریق محمد ابن کثیر مسلسلا اھ

الحدیث الثامن المسلسل بالضیافۃ علی الاسودین

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (۴۳) واسطے ہیں۔ یہ کھجور اور پانی سے ضیافت کرنے کی حدیث ہے۔

اخبرني العلامة الشيخ محمد حسب الله المكي والعلامة النبيل الشيخ عبد الجليل
المدني واضافني كل واحد منهما بمكة المكرمة على الاسودين التمر والماء
قالا اضافنا الشيخ عبد الغني قم اضافني العلامتان المسندان الشيخ
عابد والشيخ اسماعيل بن ادريس قال الاول اضافني السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل قم اضافني الشيخ امر الله المزجاجي وقال الثاني
اضافني محمد بن عبد الرحمن الكزبري قم اضافني والدي قالا اني المزجاجي
والكزبري اضافنا الشيخ محمد بن عقيلة قم اضافني حسين بن عبد الرحيم
قم اضافني الشيخ احمد بن محمد بن ناصر قم اضافني العلامة عبد الله العياشي
قم اضافني ابو مهدي عيسى الثعالبي الجعفري قم اضافني ابو عثمان
سعيد ابن ابراهيم الجزائري عرف بقدورة على الاسودين قم اضافني
الشيخ سعيد بن احمد المقري القرشي على الاسودين التمر والماء قم اضافني
الشيخ الصدر الاوحد احمد جي الوهراني على الاسودين التمر والماء قم اضافني شيخ
الاقام موضح طريقة الاسلام ابو سالم ابراهيم التازي البلنسي على الاسودين التمر والماء قم اضافني
ابو الفتح محمد بن ابي بكر بن الحسين المراغي المدني نزيل بالمدينة تمراً وماءً في يوم الخميس شهر الله
المحرم سنة احد وثلاثين وتسعمائة وقرأ علينا اخبرنا الحافظ نفيس الدين

سليمان بن ابراهيم العلوى اليمانى بقرأتى عليه بتعز ق اخبرنى والدى اجازة ق
١٨ اخبرنى الفقيه تقى الدين عمر بن على الشعبى ق ١٩ اضافنا القاضى فخر الدين
الطبرى فى منزله بزبيد على الاسودين التمر والماء ق ٢٠ اضافنا الامام
فخر الدين محمد بن ابراهيم الجيرى الفارسى على الاسودين التمر والماء ق
٢١ اضافنا شيخنا الحافظ ابو العلاء الهمدانى بها على الاسودين التمر
والماء ق ٢٢ اضافنا ابو بكر هبة الله بن الفرج الكاتب الهمدانى على الاسودين
التمر والماء ق ٢٣ اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسين بن محمد الصوفى على الاسودين
التمر والماء ق ٢٤ اضافنى ابو الحسن على بن الحسن الواعظ على الاسودين التمر والماء ق
٢٥ اضافنا ابو شيبة احمد بن ابراهيم العطار المخزومى بالردان على الاسودين
التمر والماء ق ٢٦ اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقى على الاسودين
التمر والماء ق ٢٧ اضافنا نوفل بن الهادى على الاسودين التمر والماء ق
٢٨ اضافنا عبد الله بن ميمون القداح على الاسودين الخ ق ٢٩ اضافنا
جعفر بن محمد الصادق على الاسودين الخ ق ٣٠ اضافنا ابى محمد بن على الباقر
على الاسودين الخ ق ٣١ اضافنا ابى على بن الحسين بن على على الاسودين الخ ق
٣٢ اضافنى ابى على الاسودين الخ ق ٣٣ اضافنى على كرم الله وجهه على الاسودين الخ

قال اضافنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الاسودین التمر والماء ثم قال
من[1] اضاف مؤمنا فکانما اضاف آدم صلے اللہ علیہ وسلم ومن اضاف
مؤمنین فکانما اضاف آدم وحواء علیہما السلام ومن اضاف
ثلاثۃ فکانما اضاف جبریل واسرافیل ومیکائیل ومن اضاف اربعۃ
فکانما قرأ التورٰیۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ
فکانما صلے الصلوات الخمس فی الجماعۃ من یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیمۃ
ومن اضاف ستۃ فکانما اعتق ستین رقبۃ من ولد اسماعیل ومن
اضاف سبعۃ غلقت عنہ سبعۃ ابواب جہنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت
لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃ کتب اللہ لہ حسنات بعدد
من عصاہ من اول یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیمۃ ومن اضاف
عشرۃ کتب اللہ لہ اجر من صلی وصام وحج واعتمر الی یوم القیمۃ۔
قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالی فی ثبتہ وھذا مما تفرد بہ القداح وصرح

---

[1] اس حدیث کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو کھجور اور پانی سے ضیافت کی ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ تک پہنچتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور پانی سے ضیافت کرنیکے بعد فرمایا کہ جسنے ایک مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے آدم وحوا علیہما السلام کی ضیافت کی اور جس نے تین مومن کی ضیافت کی اُسنے گویا جبریل و اسرافیل ومیکائیل علیہم السلام کی ضیافت کی۔ اور جس نے چار کی ضیافت کی گویا اس نے تورات وانجیل وزبور وقرآن
(بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ)

غیر واحد بانہ متہم بالکذب والوضع۔ قال السخاوی ولوائح الکذب
علیہ ظاہرۃ ولا استبیح ذکرہ الا مع بیانہ۔ لکن المحدثین مع کثرۃ
کلامہم فیہ ومبالغتہم فی تضعیفہ ورمیہ بالوضع لا یزالون یذکرونہ
ویسلسلونہ بالتبرک وحسن النیۃ واللہ ولی التوفیق انتہی وفی
ثبت الامیر الکبیر رحمہ اللہ تعالیٰ ما نصہ قال شیخ مشائخنا احمد الصباغ
السکندری بعد ان ذکر ذلک عن شیخہ سیدی عبد اللہ البصری
ما نصہ انظر مرتبۃ ہذا الحدیث ومن خرجہ من اہل الکتب المعتبرۃ
فانی ذہبت ان اسأل استاذی عنہ فی وقت اخذہ ونسیت بعدہ
مع حرصی علی السؤال عنہ منذ اخذتہ اہ اقول ذکروا ان ہذہ المبالغات

پڑھا۔ اور جس نے پانچ کی ضیافت کی اس نے گویا جس دن سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اسدن سے قیامت تک نماز پنجگانہ باجماعت ادا کی۔ اور جس نے چھ مسلمان کی ضیافت کی گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ساٹھ غلام آزاد کئے۔ اور جس نے سات کی ضیافت کی اسپر جہنم کے سات دروازے بند ہو گئے۔ اور جس نے آٹھ کی ضیافت کی اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے۔ اور جس نے نو کی ضیافت کی اس کے لئے اللہ تعالیٰ۔ روز اول خلقت سے روز قیامت تک گناہگاروں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھا جاتا ہے۔ اور جس نے دس کی ضیافت کی اسکے لئے اللہ تعالیٰ قیامت تک نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں اور حج اور عمرہ بجالانے والوں کا اجر لکھتا ہے۔ ۱۲

اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور باوجود اسکے محدثین اسکو ذکر کرتے آئے ہیں۔ میرے شیخ ابو الفیض کی نے فرمایا کہ امام سید علی نے جمع الجوامع میں ابن جزری سے تین مراتب تک نقل کیا ہے اور میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ کتاب ابن جزری امنی المطالب میں (جو وقت میرے شیخ احمد کی اسکو مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۲ھ میں پڑھ کر اور سنکر اور میں اسکی تصحیح کر رہا تھا۔ حدیث مذکور کو شیخ ابو الفیض کے قول کے مطابق پایا کہ تین مراتب پر اقتصار کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

من موجبات الطعن خصوصا مع ذكر الملائكة في الضيافة وهم لا يأكلون
ولا يشربون فان صح فهو خارج مخرج الفرض والتقدير اهـ قال شيخنا
ابو الفيض اقتصر على المراتب الثلاث في جمع الجوامع للسيوطي عن ابن الجزري
فانظر في مسند سيدنا علي رضي الله عنه اهـ قلت وقد ظفرت بحمد الله
تعالى على مطالعة كتاب ابن الجزري المسمى باسنى المطالب في مناقب
علي بن ابي طالب بمكة المكرمة حين كنت مصححا له للطبع مع شيخي العلامة
احمد جمال المكي رحمه الله تعالى فوجدت فيه الحديث المسلسل بالضيافة
كما قال شيخنا ابو الفيض انه اقتصر على المراتب الثلاث الاول -

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	**الحديث التاسع المسلسل بالتلقيم**	تک اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

الاصل في التقليم الذي يستعمله كثير من اهل الله ما اخرج الطبراني

۹

۹ نویں حدیث مسلسل بالتقلیم ہے یعنے مہمان کو لقمہ کھلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مجھ مسکین تک مسلسل چلا آیا ہے چنانچہ مجھکو میرے شیخ حبیب حسین حبشی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے شیرینی کا لقمہ کھلایا اور یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۴ھ میں ہوا تھا انکو انکے شیخ سید عیدروس نے لقمہ کھلایا اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ کھلایا۔ فائدہ تلقیم کی فضیلت میں دو حدیثیں وارد ہیں (۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کو ایک شیرین لقمہ کھلایا اللہ پاک اسکو موقف قیامت کی تلخیوں سے بچائیگا اخراج کیا اسکو طبرانی نے (۲) جب تم سے کوئی شخص مہمان کیساتھ کھانا کھائے تو اسکو چاہیئے کہ مہمان کو لقمہ کھلائے جس نے ایسا کیا اسکو ایکسال کے روزوں اور قیام لیل کا اجر ملیگا انتہی ملخصاً عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

عن يزيد الرقاشي عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارات الموقف
يوم القيمة افاد ذلك القرطبي في تذكرته وافاد المناوي في شرح الجامع
الصغير في شرح حديث ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه
حديثا مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي الدرداء رضي الله عنه
من مسند الفردوس بلفظ اذا اكل احدكم مع الضيف فليلقمه فان
فعل ذلك كتب له عمل سنة صيام نهارها وقيام ليلها اهكذا في عقد
اليواقيت الجوهرية لشيخنا السيد عيدروس عن السيد عبد الرحمن الاهدل رضي الله عنهما
فاقول لقمني شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي بيده المباركة لقمة حلوة
وذلك في داره بمكة المكرمة في سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين قال
لقمني السيد عيدروس بن عمر ق لقمني عمي السيد محمد بن عيدروس
ق لقمني الشيخ عبد الرحمن بن سليمان الاهدل ق لقمني ابي ق لقمني
السيد احمد بن محمد شريف ق لقمني الشيخ احمد النخلي ق لقمني الشيخ
عيسى الثعالبي الجعفري المالكي ق لقمني ابو الصلاح علي بن عبد الوهاب
الانصاري ق لقمني ابو العباس احمد المقري المالكي ق لقمني عبد الله محمد

ابن احمد المقري ق٢ لقمني[١٢] ابو عبد الله المسعر ق٢ لقمني[١٣] ابو زكريا المحيادي ق٢
لقمني[١٤] ابو محمد صالح ق٢ لقمني[١٥] ابو مدين ق٢ لقمني[١٦] ابو الحسن بن حرزهم ق٢ لقمني[١٧]
ابن العربي[١٨] ق٢ لقمني[١٩] الامام الغزالي ق٢ لقمني[٢٠] ابو المعالي ق٢ لقمني[٢١] ابو طالب المكي ق٢
لقمني[٢٢] ابو محمد الجريري ق٢ لقمني[٢٣] الجنيد ق٢ لقمني[٢٤] السري السقطي ق٢ لقمني
المعروف الكرخي ق٢ لقمني[٢٥] داؤد الطائي ق٢ لقمني[٢٦] الحبيب العجمي ق٢ لقمني[٢٧]
الحسن البصري ق٢ لقمني[٢٨] علي بن ابي طالب رضي الله عنه ق٢ لقمني رسول
الله صلى الله عليه وسلم

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس واسطے ہیں۔	الحديث العاشر[٥٢] المسلسل بوضع اليد على الرأس[١٠]	١٠

اخبرنا مولانا[١] الشيخ عبد الجليل الى الشيخ[٢] عبد الغني الى الشيخ[٣] عابد السندي
انا الشيخ[٤] صالح الفلاني ق٢ انا الشيخ[٥] محمد سعيد سفر ق٢ انا الشيخ[٦] تاج الدين
القلعي ق٢ انا الشيخ[٧] حسن العجيمي انا الشيخ[٨] احمد القشاشي انا العارف[٩]

---

[١٥] ابن العربي۔ هذا غير ابن عربي صاحب الفتوحات فانه بدون الف ولام حيثما اصطلح عليه اهل المشرق ..... فرقا بينهما ١٢ منه غفر الله له [٥٢] یہ حدیث ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر اپنا دست مبارک رکھکر بیان فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر راوی نے اسکو اسی طرح سر پر ہاتھ رکھکر بیان کیا اور اسی طرح یہ سلسلہ مجھ تک پہنچا ١٢ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

بالله الشيخ احمد الشناوى عن[١٠] عبد الرحمن بن فهد اجازة عن[١١] عمه
جار الله عن[١٢] والده عبد العزيز قال[١٣] انا المشائخ الاربعة سيدى و
والدى نجم الدين عمر و والد جدى تقى الدين محمد بن فهد بقراءتى
عليهما والعلامة ابو الفتح المراغى والشيخة ام هانئ بنت ابى الحسن
سماعا عليهما مفترقين قال[١٤] الاول انا الامام زين الدين عبد الرحمن
ابن على بن يوسف الزرندى وقال الثالث انا الشيخ جلال الدين
ابو طاهر احمد بن محمد بن محمد الخجندى وقاضى الاقضية مجد الدين
الفيروزآبادى وقالت الرابعة انا القاضى شهاب الدين ابن
ظهيرة بن احمد القرشى سماعا قالوا[١٥] انا به الحافظ العلائى قال الزرندى
اجازة قال[١٦] انا ابو اسحاق ابراهيم بن محمد الطبرى قال[١٧] انا ابو الحسن على
ابن هبة الله الحميرى قال[١٨] انا السلفى قال[١٩] انا ابو الحسين بن عبد الجبار
الصيرفى انا[٢٠] ابو الفتح عبد الكريم بن محمد الخاملى انا[٢١] ابو بكر بن احمد بن
ابراهيم بن شاذان البزاز ثنا[٢٢] محمد بن عيسى الزهرى ثنا[٢٣] مالك بن
يحيى ثنا[٢٤] على بن عاصم عن[٢٥] سهيل ابن ابى صالح عن[٢٦] ابيه عن[٢٧] ابى هريرة
رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

"ما منکم من احد ینجیہ عملہ من النار ویدخلہ الجنۃ الا الرحمۃ من اللہ عز وجل قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ تعالیٰ برحمتہ وفضلہ" ووضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی رأسہ ووضع ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ یدہ علی رأسہ ووضع ابو صالح یدہ علی رأسہ ووضع سہیل یدہ علی رأسہ ووضع علی بن عاصم یدہ علی رأسہ ووضع ابو غسان مالک بن یحییٰ یدہ علی رأسہ ووضع محمد بن عیسیٰ یدہ علی رأسہ ووضع ابن شاذان یدہ علی رأسہ ووضع عبد الکریم یدہ علی راسہ ووضع

لہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے عذاب جہنم سے نجات پاکر داخل جنت نہ ہوگا۔ جب تک کہ خدائے عزوجل کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں نجاؤ گے۔ فرمایا۔ میں بھی نہ جاؤنگا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں مجھے ڈھانپ لیگا (تو میں جنت میں جاؤنگا) اس حدیث سے اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ کرنے کی سخت ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے فضل و رحمت پر بھروسہ کرکے عمل کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نیک عمل ضرور کریں لیکن اپنے اعمال کیسے بھی زبردست ہوں ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدائے عزوجل کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھیں کہ بغیر اسکے بیڑا پار ہونا ممکن نہیں۔ اور ہمارے اعمال کا قبول ہونا بھی اسکے فضل و کرم پر منحصر ہے۔ اے ہمارے مالک تو اپنے فضل و رحمت میں ہم کو ڈھانپ لے اور داخل جنت فرما آمین اس حدیث کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک کو اپنے سر مبارک پر رکھا۔ اور اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکی روایت کے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اسی طرح یہ سلسلہ میرے شیخ تک پہنچا اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی روایت کرتے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الصيرفي يده على رأسه ووضع السلفي يده على رأسه ووضع الحميري
يده على رأسه ووضع الطبري يده على رأسه ووضع العلائي يده
على رأسه ووضع كل من ابن ظهيرة ومن النجدي والفيروزآبادي
يده على رأسه ووضع كل من شيوخ عبد العزيز بن فهد يده على رأسه
ووضع عبد العزيز يده على رأسه ووضع والده جار الله بن فهد
يده على رأسه ووضع والد اخيه عبد الرحمن يده على رأسه
ووضع الشناوي يده على رأسه ووضع القشاشي يده
على رأسه ووضع العجيمي يده على رأسه ووضع القلعي يده على رأسه
ووضع محمد سعيد سفر يده على راسه ووضع الشيخ صالح يده على رأسه
ووضع الشيخ عابد يده على رأسه ووضع الشيخ عبد الغني يده على رأسه ووضع شيخي الشيخ
عبد الجليل يده على رأسه. وهذا الحديث صحيح اخرجه البخاري في صحيحه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه

الحديث الحادي عشر المسلسل بوضع اليد على الرأس عند ختم سورة الحشر[٢]

[٢] یہ گیارہویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھتے وقت کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ۔ یہ سلسلہ اسیطرح مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ آیات مذکورہ کا اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر پڑھا کرنا ہر مرض کیلئے شفا کا موجب ہے۔ اور دیلمی کی روایت میں یوں وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تجھے درد سر آئے تو اپنا ہاتھ سر پر رکھکر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھ اھ۔ اس حدیث کے راوی ثقہ و معتبر ہونیکے باوجود محدثین کو اسکی صحت میں کلام ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

اخبرنی[1] به مولانا الشیخ عبد الباری اللکنوی دام فیضه قال اخبرنی[2] به
الشیخ محمد علی ظاهر الوتری قال اخبرنی[3] به العلامة الشیخ عبد الغنی عن[4]
محمد عابد عن[5] عمه الشیخ محمد حسین عن[6] الشیخ محمد بن محمد بن عبد الله
الحضرمی عن[7] عبد الله بن سالم البصری عن[8] محمد البابلی عن[9] نور الدین علی
الاجهوری عن[10] عمر بن الجائی عن[11] الجلال السیوطی عن[12] الحافظ
العسقلانی عن[13] عمر بن محمد بن احمد بن سلیمان انا العز[14] محمد بن ابراهیم
ابن ابی عمر انا الفخر[15] علی بن البخاری انا[16] ابن طبرزد ابو منصور عبد الرحمن
ابن محمد القزاز انا[17] ابو بکر الخطیب البغدادی قال قال ابو نعیم احمد بن عبد الله
الانصاری الحافظ[18] انا ابو الطیب[19] محمد بن احمد بن یوسف بن جعفر
المقری البغدادی ثنا[20] ادریس ابن عبد الکریم الحداد قال[21] قرأت علی
خلف فلما بلغت هذه الآیة "لو انزلنا هذا القرآن علی جبل" قال
ضع یدک علی رأسک فانی[22] قرأت علی سلیم فلما بلغت هذه الآیة قال
ضع یدک علی رأسک فانی[23] قرأت علی حمزة فلما بلغت هذه الآیة قال

---

[1] اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ

ضع یدک علی رأسک فانی[٢٤] قرأت علی الاعمش فلما بلغت هذه الآیة
قال ضع یدک علی رأسک فانی[٢٥] قرأت علی یحیی بن ذباب فلما بلغت
هذه الآیة قال ضع یدک علی رأسک فانی[٢٦] قرأت علی علقمة والاسود
فلما بلغت هذه الآیة قالا ضع یدک علی رأسک فانا[٢٧] قرأنا علی عبد الله
ابن مسعود فلما بلغنا هذه الآیة قال ضعا ایدیکما علی رؤسکما
فانی[٢٨] قرأت علی النبی صلی الله علیه وسلم فلما بلغت هذه الآیة قال
ضع یدک علی رأسک فان جبرئیل علیه السلام لما نزل بها علیّ قال لی
ضع یدک علی رأسک فانها شفاء من کل داء الا السام والسام
الموت، قال شیخی الشیخ عبد الباری قال الشیخ الوتری ولما حدثنی
شیخی الشیخ عبد الغنی قال ضع یدک علی رأسک وضع یده علی رأسه ایضًا
حتی ختمنا الآیات من قوله تعالی "لو انزلنا الی تمام سورة الحشر"
وهکذا امر کل واحد من الاشیاخ لمن حدثه حتی وصل الینا اھ

---

[٢٤] یعنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سورۂ حشر) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روبرو پڑھا
پس جب آیت مذکورہ (لو انزلنا) پر پہنچا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام ان آیتوں
کو لیکر نازل ہوئے تو مجھے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھنے کو کہا اور کہا کہ یہ آیتیں ہر بیماری کیلئے شفا ہیں۔ سوا موت
کے اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

وقال لما حدث به الشيخ الوتري قال لنا ضعوا ايديكم على رؤسكم ووضع يده على رأسه ايضا انتهى۔ واقول[1] ولما حدثني به شيخي عبد الباري قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضا وهذا الحديث مع روايته عن الائمة الثقات قد تكلم فيه المحدثون۔ قال الشوكاني في الفوائد المجموعة قال الذهبي باطل ورواه الديلمي باسنادين بلفظ يا علي اذا صليت رأسك فضع يدك عليه واقرأ آخر سورة الحشر ولم اعرف كيف حال رجالهما اهـ والله تعالى اعلم

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۔۔۔ ۱۲	**الحديث الثاني عشر المسلسل بالقبض على اللحية**[12]	ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

اخبرنا[1] الشيخ عبد الجليل المدني قراخبرني[2] الشيخ عبد الغني قراني[3] الشيخ عابداني[4] السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل عن[5] ابيه سليمان بن يحيى عن[6] الشيخ عبد الخالق بن ابي بكر المزجاجي عن[7] محمد بن احمد عقيلة عن[8] حسن العجيمي انا[9] عيسى بن محمد الجعفري عن[10] الاجهوري عن[11] محمد بن

[1] القائل جامع هذا الاوراق المسكين محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي ۱۲
[12] اس حدیث کا ہر راوی میرے شیخ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت حدیث کے وقت اپنی ریش پر قبضہ کیا تھا ۱۲ عبد الباری

الرضی الغزی ثنا[11] ابو الفتح محمد بن محمد الغزی ثنا[12] ابن الجزری ثنا[13] الجمال — المدنی الکمال

محمد بن محمد بن النحاس وابو هریرة عبد الرحمن بن الذهبی انا[15]

ابو العباس احمد بن عبد الرحمن البعلی انا[16] محمد بن عبد الله بن

اسماعیل بن احمد المرداوی نا[17] ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی انا[18]

جدی لامی الحافظ اسماعیل التمیمی انا[19] ابو بکر احمد بن علی الشیرازی — التیمی

عن[20] الامام ابی عبد الله محمد النیسابوری[21] نا الزبیر بن عبد الواحد

الاسدابادی[22] انا ابو الحسن یوسف بن عبد الاحد الفمنی الشافعی

نا[23] سلیمان بن شعیب الکیسانی[24] انا سعید بن آدم[25] انا شهاب بن خراش — سعید الادم

قال[26] سمعت یزید الرقاشی عن[27] انس بن مالک رضی الله تعالی عنه قال

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم «لا یجد العبد حلاوة الایمان حتی

یؤمن بالقدر خیره وشره وحلوه ومره» قال وقبض رسول الله تعالی

---

[11] نسبة الی اسدابادبلیدة قرب همدان ۱۲ [12] نسبة الی جده کیسان ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

[13] یعنی بندہ مومن جب تک تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان نہ لائے تب تک ایمان کی حلاوت نہ پائیگا یعنی دنیا کی خوشی غمی نفع ونقصان صحت بیماری ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہے بندہ کو چاہیئے کہ ہر حال میں راضی رہے جبتک ایسا نہ ہو ایمان کا ذائقہ حاصل نہ ہوگا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک کو تھام کر فرمایا کہ میں تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان لایا۔ حق تعالی ہم سب مسلمانوں کو تقدیر پر ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر الله له

کاتب الحروف محمد یامین خان غفر الله ذنوبه

صلى الله تعالى عليه وسلم على لحيته فقال امنت بالقدر خيره وشره وحلوه
ومره وقبض انس رضي الله تعالى عنه على لحيته فقال امنت بالقدر
خيره وشره وحلوه ومره وقبض يزيد على لحيته فقال امنت بالقدر خيره
وشره وحلوه ومره قال وقبض شهاب على لحيته فقال امنت الخ قال
وقبض سعيد على لحيته فقال امنت الخ وقبض سليمان على لحيته فقال امنت الخ
وقبض يوسف على لحيته فقال امنت الخ واخذ الزبير على لحيته فقال
امنت الخ وقال الحاكم بعدما قبض على لحيته وانا اقول عن نيته صادقة
وعقيدة صحيحة امنت الخ وقبض ابو بكر على لحيته وقال امنت الخ
وقبض التميمي على لحيته وقال امنت الخ وقبض الثقفي على لحيته وقال
امنت الخ وقبض المرادي على لحيته وقال امنت الخ وقبض البعلي
على لحيته وقال امنت الخ وقبض كل من ابي هريرة وابن النحاس
على لحيته وقال كل واحد منهما امنت الخ وقبض ابن الجزري
على لحيته وقال امنت الخ وقبض ابو الفتح على لحيته وقال امنت الخ
وقبض الغزي على لحيته وقال امنت الخ وقبض الاجهوري على لحيته
وقال امنت الخ واخذ الشيخ عيسى على لحيته وقال امنت الخ وقبض العجيمي على لحيته وقال

امنت الخ وقبض ابن عقیلہ علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ عبد الغنی علی لحیتہ
وقال امنت الخ وقبض السید سلیمان علی لحیتہ وقال امنت الخ
وقبض ابنہ السید عبد الرحمن علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ
عابد علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ عبد الغنی علی لحیتہ
وقال امنت الخ وقبض شیخنا العلامۃ عبد الجلیل علی لحیتہ وقال
امنت بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ۔ نسأل اللہ تعالی ان
یثبتنا علی ذلک ویجعلنا مؤمنین بہ آمین بجاہ السید الامین
اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ مسلسلاً وھکذا اخرجہ النجم الغیطی
فی مسلسلاتہ وقال عقبۃ حدیث عظیم مسلسل بقبض اللحیتہ و
بالایمان بالقدر انتہی مختصراً عجلونی

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	**الحدیث الثالث عشر المسلسل بقول کل راو کتبتہ وھا ھو فی حبیبی**	وسلم کے درمیان (۳۳) واسطے ہیں۔

۱۲ ۷

۱ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسکو لکھا اور وہ میرے حبیب ہیں ہے۔ یہ دراصل ایک مستند و معتبر دعا کا سلسلہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچا ہے۔ جب آپکو کسی طرح کا غم وارد ہوتا تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دعا الفرج یعنے خوشی کی دعا ہے۔ اور اس دعا کا ایک عجیب قصہ ہے جو متن کتاب ہذا میں مذکور ہے۔ یہاں بغرض رفاہ عام اسکا اردو خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے راوی اعلیٰ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو جعفر منصور

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ ۱۲

اخبرنی العلامۃ عبد الباری قال انی محمد ظاہر الوتری انی عبد الغنی المجددی المدنی عن محمد عابد الانصاری عن السید عبد الرحمن الاہدل عن ابیہ السید سلیمان بن یحیی الاہدل عن السید احمد بن محمد شریف المقبول الاہدل عن السید یحیی بن عمر مقبول الاہدل عن السید ابی بکر بن علی البطاح الاہدل عن السید یوسف بن محمد البطاح الاہدل عن السید الطاہر الحسین الاہدل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۱) مسند خلافت پر متمکن ہوا تو مجھ سے کہا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا لاؤ۔ جب انکے بلانے میں کچھ تاخیر ہوئی تو کہا کہ کیوں نے جعفر کو بلانیکا حکم نہ کیا تھا تجھکو خدا کی قسم ہے کہ بلا لانکو ورنہ بہت بری طرح سے تجھکو قتل کرونگا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلا لایا پس جب ہم ہردو خلیفہ کے دروازے پر پہنچے تو حضرت جعفر کھڑے ہو گئے اور انکے لب کچھ حرکت کرنے لگے پھر اندر داخل ہو کر خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب ندیا۔ اور نہ انہیں بیٹھنے کو کہا پھر اٹھکر کہا کہ اے جعفر تو ایسا ہے اور ویسا ہے (یعنے شکایت کی) اور ایک حدیث آبا و اجداد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس سے وہ تمام لوگوں میں پہچان لیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفر کو غدر کرنے والے بنایا۔ گویا حدیث مذکور کا مصداق ٹھہرایا۔ یہ سنکر حضرت جعفر نے بھی اپنے آبا و اجداد سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا کریگا کہ جنکی اجرت اللہ تعالیٰ پر ہے وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔ (یہ ندا سنکر صرف بزرگی والے لوگ کھڑے ہونگے۔ بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ خلیفہ کا غصہ تھم گیا اور دل نرم ہو گیا پھر اپنے کہا کہ اے ابو عبداللہ بیٹھو اور اونچی جگہ بیٹھو یعنے اعزاز کیا پھر نہایت خوشبودار تیل جسمیں غالیہ ملا ہوا تھا منگا کر خود اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر کے ہاتھ پر ڈالا پھر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ ابو عبداللہ (یہ حضرت جعفر کی کنیت ہے) کا جائزہ جاری کر دو اور اسکو دوچند کر دو جب حضرت جعفر باہر نکلے تو ربیع نے نہایت خلوص و ادب سے پوچھا کہ آپ خلیفہ کے روبرو آنیکے آگے کیا پڑھ رہے تھے کہ میں نے آپکے لب کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انکو انکے باپ نے اور انکو انکے دادا نے نقل کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تھا تو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ خوشی دلانیوالی دعا ہے۔ یہ دعا متن کتاب میں آتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

عن[١٢] الحافظ عبد الرحمن بن علي الديبع الشيباني[١٣] عن الشمس محمد عبد الرحمن
السخاوي[١٤] انا ابو اسحاق ابراهيم بن علي[١٥] انا الامام ابو طاهر المجد الفيروز البيضاوي
آبادي[١٦] انا محمد بن ابي القاسم الفارقي[١٧] انا علي بن احمد العراقي[١٨] انا
ابو الفضل جعفر بن علي الهمداني[١٩] انا الشريف ابو محمد عبد الله بن
عبد الرحمن الديباجي[٢٠] ثنا ابو عبد الله محمد بن الحسين بن صدقة بن
سليمان الاسكندري[٢١] ثنا ابو الفتح نصر ابن الحسين بن القاسم الشاشي الحسن
ثنا[٢٢] ابو الحسن علي بن الحسين بن ابراهيم العاقولي الشافعي[٢٣] ثنا القاضي
ابو الحسن محمد بن علي بن صخر الازدي[٢٤] ثنا ابو العباس احمد بن محمد بن
يعقوب الهروي[٢٥] ثنا احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن
ثنا[٢٦] ابو الحسن علي بن الحسن بن احمد البلخي القطان[٢٧] ثنا ابو الحسن علي بن احمد بن
محمد البلخي المحتسب[٢٨] ثنا محمد بن هارون الهاشمي[٢٩] ثنا محمد بن يحيى
المازني[٣٠] ثنا موسى بن سهل عن[٣١] الربيع[١] قال لما استقلت اي الخلافة محمد
او البيعة لابي جعفر المنصور قال يا ربيع ابعث الي جعفر اي الصادق
ابن محمد فقمت بين يديه وقلت اي بلية يريد ان يفعل وا وهمته اني

[١] هو حاجب المنصور ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

افعل ثم ائتيته بعد ساعة فقال المراقل لك ابعث الى جعفر بن محمد
فوالله لتاتينى او لاقتلنك شر قتلة فذهبت اليه فقلت يا ابا
عبد الله اجب امير المؤمنين فقام معى فلما دنونا من الباب قام
فحرك شفتيه ثم دخل فسلم فلم يرد عليه و وقف فلم يجلسه ثم رفع رأسه
وقال يا جعفر انت الذى كدت وكدت وحدثنى ابى ربيعة عن
ابيه عن جده عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال "يبعث[1] للغادر
يوم القيمة لواء يعرف به" فقال جعفر بن محمد حدثنى ابى عن
ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم قال "ينادى منادٍ يوم[2]
القيمة من بطنان العرش الا ليقم من كان اجره على الله تعالى
فلا يقوم من عباده الا المتفضلون" فما زال يقول حتى سكن
ما به والان له فقال اجلس يا عبد الله ارتفع يا عبد الله ثم دعا
بدهن فيه غالية[2] فارا قه عليه بيده والغالية تقطر من بين انامل
امير المؤمنين ثم قال انصرف يا عبد الله فحفظ الله تعالى

[1] اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ [2] غالیۃ خوشبوئی ست معروف مرکب از مشک و عنبر و کافور و دہن البان ۱۲
کذا فی المنتخب وغیرہ ۱۲

ثم قال لی یا ربیع اتبع اباعبداللہ جائزتہ واضعفہا فخرجت فقلت
یا اباعبداللہ تعرف محبتی لک قال انت مناحدثنی ابی عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "مولی القوم منہم فقلت
یا اباعبداللہ شہدت مالم تشہد وسمعت مالم تسمع وقد
دخلت ورأیتک تحرک شفتیک عند دخولک الیہ قال دعاء کنت
ادعو بہ قلت دعاء حفظتہ عند دخولک الیہ ام شیئ تاثرتہ عن
ابائک الطاہرین قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا احزنہ امر دعا بہذا الدعاء وکان یقول ابتداء
الفرج وہو اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِي بِرُكْنِكَ
الَّذِي لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ أَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي فَكَمْ
مِنْ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِي وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ
ابْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِي فَيَا مَنْ قَلَّ لَكَ عِنْدَ

بکنفک

ترجمہ - اے میرے اللہ میری نگرانی فرما تیری اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (یعنے میرا کوئی دشمن مجھے ایذا نہ دے سکے
اور بچائے مجھکو اپنے اس رکن کے ذریعہ سے جو قصد نہ کیا جائے (یعنے جسپر کسی کا دسترس نہیں ہے) اور مجھ پر اپنا رحم
فرما اپنی اس قدرت سے جو مجھ پر ہے - تو ہی میرا بھروسہ اور تو ہی میری امید ہے یعنے میری تمام امیدیں تیری
ذات سے وابستہ ہیں تو ہی انکو پورا کرنے والا ہے - پس تیری بہت نعمتیں مجھ پر مبذول ہوی ہیں جنکا شکر میں نے
کم کیا اور بہت بلیات سے تو نے میری آزمائش کی جن پر میں نے کم صبر کیا - پس اے وہ ذات پاک جسکی نعمت پر میرا

(بقیہ حاشیہ پر صفحہ آیندہ)

نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ
وَیَا مَنْ رَآنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی دِیْنِیْ بِدُنْیَایَ وَعَلٰی اٰخِرَتِیْ بِالتَّقْوٰی
وَاحْفَظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فِیْمَا حَضَرْتُ یَا مَنْ
لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِیْ مَا لَا یَنْقُصُكَ
وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ اِلٰهِیْ اَسْاَلُكَ فَرَجًا قَرِیْبًا وَصَبْرًا جَمِیْلًا
وَاَسْاَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ وَّاَسْاَلُكَ الشُّكْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ
وَاَسْاَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْاَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۞ قال الربیع فکتبته عن
جعفر بن محمد وهاهو فی جیبی وقال موسیٰ فکتبته عن الربیع
وهاهو فی جیبی وهکذا علی هذا المنوال الی شیخ شیخنا السید علی ظاهر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٥٧٥) شکر کیا پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا اور اے وہ ذات مقدس جس کی بلاؤں پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی مجھے رسوا نہ کیا اور اے وہ ذات اقدس کہ جس نے میری خطاؤں کو دیکھ کر بھی میری فضیحت نہ کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور اُنکی آل پر رحمت بھیج جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے اللہ میری دنیا سے میرے دین کی اور تقوے سے میری آخرت کی مدد فرما اور میری حفاظت فرما اس میں کہ میں اس سے غائب رہا اور

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

الوتری وکان سماعہ وکتابۃ عن شیخہ عبد الغنی فی سنۃ ۱۲۸۱ الف ومائتین
واحد وثمانین وقد سمع وکتب شیخنا ومولانا عبد الباری عن شیخہ
الوتری فی الثانی من صفر یوم الثلثاء بالمدینۃ المنورۃ وقد وقع
سماعی وکتابتی عن شیخی وسندی عبد الباری فی الحادی والعشرین
من ذی الحجۃ الحرام سنۃ ۱۳۴۰ اربعین وثلثمائۃ والف یوم الاثنین
الذی خلق اللہ فیہ النور - زادنا اللہ نورا علی نور - وحقق
لنا الاجور - والحمد للہ علی ذلک فی الاصائل والبکور - قال
العلامۃ العجلونی فی ثبتہ قال شیخنا محمد الکاملی وروی البدر

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مجھکو میرے نفس کے سپرد مت کر اسمیں کہ جس میں میں حاضر رہا - اے وہ ذات جسکو گناہ کچھ
ضرر نہیں دیتے اور جسکو بخشش کچھ گھٹا نہیں سکتی مجھکو عطا فرما کہ وہ تیرا کچھ نہ گھٹا سکیگی اور بخش مجھکو کہ وہ
تجھکو ضرر نہ پہنچا سکیگی - اے میرے اللہ میں تجھ سے قریب کی کشادگی اور خوبی والا صبر مانگتا ہوں
اور ہر طرح کی بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں - اور عافیت پر شکر گزاری کی توفیق مانگتا ہوں - اور
ہمیشہ کے آرام کا سوال کرتا ہوں - اور لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہوں - اور نہ زور ہے نہ طاقت کسی
طرح کی مگر اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے - دعا کا ترجمہ ختم ہوا - حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
میں نے حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا کو سنکر لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے موسیٰ نے کہا کہ میں نے اس دعا کو ربیع سے
لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے اسی طرح میرے شیخ مولانا عبد الباری کے شیخ مولانا سید علی طاہر تری تک یہ سلسلہ
چلا آیا اور انہوں نے اپنے شیخ عبد الغنی سے سنہ ۱۲۸۱ میں اس دعا کو لکھ لیا تھا اور مولانا عبد الباری نے مجھکو اسکی اجازت
کرتے وقت فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ وتری سے اسکو لکھ لیا تھا اور وہ میرے جیب میں ہے پھر جیب سے نکالکر مجھکو
دی اور میں نے اس دعا کو سنہ ۱۳۴۰ میں لکھ لیا والحمد للہ علی ذلک یہ بڑی عمدہ اور مستند دعا ہے اسکا پڑھنے والا
شر اعداء و آفات وبلیات سے مامون ومحفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ محمد عبد الہادی کان اللہ لہ آمین

الغزی عن والدہ الرضی عن العز بن جماعۃ عن والدہ البدر عن زین الدین
ابن قاضی شہبۃ عن والدہ الشمس عن ابن العطار عن الشیخ محی الدین
النووی بسندہ الی الامام جعفر ابن محمد بن زین العابدین بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسین عن ابیہ الامام علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل من
رواہ قال وھا ھو فی جیبی وھو حدیث ودعاء وتمیمۃ ای حرز و
اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی بلفظ - یا علی اذا احزنک امر
فقل اللھم احرسنی الحدیث واللہ اعلم انتھی -

۱۴ اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۰) واسطے ہیں۔

الحدیث الرابع عشر المسلسل بمسح الارض بالید

اخبرنی شیخی وسندی مولانا قیام الدین عبد الباری دام فیضہ الجاری
قال اخبرنی شیخی وسندی السید محمد علی بن السید ظاہر الوتری
قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی المدنی المجددی عن الشیخ محمد عابد
عن عمہ الشیخ محمد حسین عن ابیہ الشیخ محمد مراد عن شیخہ محمد ہاشم

۱ اس حدیث کے بیان کرنیکے وقت ہر راوی نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی ایسا ہی کیا اسکی تشریح آگے آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الشیخ عبد القادر عن الشیخ حسین العجیمی عن الشیخ احمد القشاشی
عن الشمس محمد بن احمد بن حمزۃ الرملی عن القاضی زکریا عن الحافظ
ابن حجر عن ابی اسحاق التنوخی عن احمد الحجار عن ابی الفضل جعفر
ابن علی الہمدانی عن القاضی الشریف ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن
العثمانی عن ابی الحسن علی بن المشرف المصری عن ابی القاسم عبد العزیز
ابن الحسن بن اسماعیل الضراب عن ابیہ نا ابو جعفر احمد بن اسحاق
ابن البہلول القاضی نا ابی نا ابراہیم بن حمزۃ عن عبد العزیز بن محمد
ہو الدراوردی عن اسید بن ابی اسید ہو البراء عن ابیہ
قال قلت لابی قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ مالک لا تحدث عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث الناس فقال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول "من[1] کذب علی متعمدا فلیعد لجنبہ مضجعا
من النار" فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک ویمسح
الارض بیدہ۔ ومسح ابو قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ یدہ بالارض کما

---

[1] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے لیے کیلئے آتش جہنم سے بچھونا تیار کرلے۔ یہ فرمانا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا گویا جھوٹی حدیث کہنے والے کیلئے جہنم کے ٹھکانے کا اشارہ بتلایا اس حدیث شریف سے جھوٹی حدیث گھڑنے کی سخت وعید ثابت ہوئی اللھم احفظنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم - ومسح ابو اسيد كما مسح ابو قتادة وهكذا مسح كل واحد من الرواة يده بالارض لما حدث بهذا الحديث حتى قال شيخنا مسح الشيخ محمد علي بن طاهر الوتري يده بالارض لما حدث به - قلت وهكذا مسح شيخي يده بالارض لما حدث به

الحديث الخامس عشر المسلسل بوضع اليد على الكتف

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۹) واسطے ہیں۔

لكن ذلك من الامام الجزري فاروه بالسند المذكور مرارا الى الامام الجزري قال في اسنى المطالب اخبرنا الشيخ المسند الصالح ابو العباس احمد بن عبد الكريم البعلبكي الصوفي بقراءتي عليه بمدرسة الحنابلة من مدينة بعلبك المحروسة في ذي الحجة الحرام سنة اثنتين وسبعين وسبعمائة ويده على كتفي قال اخبرنا القاضي تاج الدين عبد الخالق بن عبد السلام بن سعيد بن علوان سماعا ويده على كتفي قراءة اخبرنا الامام العلامة ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسي

سلسلہ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو سناتے وقت میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور حدیث سنائی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا چنانچہ آگے آئیگا

محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ویدہ علی کتفی اخبرنا[16] ابو الفتح محمد بن عبد الباقی بن سلیمان الحاجب
ویدہ علی کتفی اخبرنا[17] ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر الحمیدی ویدہ
علی کتفی حدثنا[18] ابو اسحاق ابراہیم بن سعد بن عبد اللہ النعمانی
ویدہ علی کتفی حدثنا[19] ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد الحافظ ویدہ
علی کتفی اخبرنا[20] ابو الحسن احمد بن عیسی القرضی ویدہ علی کتفی حدثنا[21] ابو الحسن احمد بن محمد بن موسی
الوکیل المکی ویدہ علی کتفی حدثنا[22] ابو محمد ھلال ابن العلاء بن عمر بن ھلال بن العلاء
الباھلی ویدہ علی کتفی حدثنی[23] ابی ویدہ علی کتفی حدثنا[24] عبد اللہ بن
عمرو ویدہ علی کتفی حدثنا[25] زید بن ابی انیسۃ ویدہ علی کتفی حدثنا[26]
ابو اسحق السبیعی ویدہ علی کتفی حدثنی[27] عبید اللہ بن الحارث
ویدہ علی کتفی حدثنی[28] الحارث الاعور ویدہ علی کتفی حدثنا[29] علی بن
ابی طالب ویدہ علی کتفی حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ویدہ علی کتفی حدثنی الصادق الناطق رسول رب العلمین و
امینہ علی وحیہ جبرئیل علیہ السلام ویدہ علی کتفی قال سمعت
اسرافیل یقول سمعت القلم یقول سمعت اللوح یقول سمعت
اللہ عز وجل من فوق العرش یقول للشیئ[1] کن فلا تبلغ

[1] یعنے حق تعالیٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنیکا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہے "کن" یعنے ہو جا تو کاف نون تک نہیں پہنچنے پاتا کہ وہ چیز ہو جاتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

الکاف النون حتی یکون ما یکون"

اس حدیث میں ہم سے رسول اللہ صلی	الحدیث السادس عشر المسلسل بالاخذ بالید	اللہ علیہ وسلم تک انیس واسطے ہیں۔

اروبہ عن عبد اللہ المحدث القدومی عن عبد الرحمن الکزبری عن ابیہ محمد الکزبری عن احمد العطار عن العلامۃ العجلونی قال فی ثبتہ عن ثبت السید کمال الدین بن حمزۃ انہ قال فیہ اخبرنا شیخنا ابو العباس الشماع واخذ بیدی اخبرنا الکمال محمد بن النحاس والحسن بن محمد بن ابی الفتح واخذ ابیدی قال الاول انبانا احمد بن عبد الرحمن واخذ بیدی وقال الثانی انبانا ابو العباس الجزری واخذ بیدی قالا اخبرنا ابو عبید اللہ خطیب مرو قال کل واحد منہما واخذ بیدی قال اخبرنا ابو الفرج الثقفی واخذ بیدی قال انبانا ابو القاسم التیمی واخذ بیدی قالا اخبرنا محمد السمرقندی واخذ بیدی قالا اخبرنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری واخذ بیدی

---

۱۵ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ ہر راوی نے اپنے تلمیذ کا ہاتھ تھام کر اسکو سنایا ہے ۱۲

قال حدثنی[15] ابو الحسن علی بن محمد السرخسی واخذ بیدی یوم خرجی من سرخس
قہ وھذا اٰخر حدیث سمعتہ منہ قہ حدثنی[16] محمد بن احمد ابی داؤد
واخذ بیدی حدثنا[17] عبد اللہ بن احمد بن سمویہ واخذ بیدی قہ حدثنا[18]
ابراھیم بن ھدبۃ واخذ بیدی قہ حدثنا[19] انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی
عنہ واخذ بیدی قہ حدثنا[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ بیدی
قہ وجاء رجل من الحرۃ فقال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ما اعددت
لھا قال لم اعد لھا کثیر صلوۃ ولا صیام ولا صدقۃ الا انی احب اللہ
ورسولہ قال صلی اللہ علیہ وسلم "المرء مع من احب" حدیث صحیح
قال ورویناہ فی مسلسلات التیمی وھو مخرج فی الصحیح من غیر تسلسل

---

[1] حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص مقام حرّہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی آپنے فرمایا (کہ تو نے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے (جو اسکو پوچھتا ہے) اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کچھ زیادہ (نفل) نماز اور (نفل) روزے اور (نفل) صدقہ سے تیاری نہیں کی ہے مگر البتہ اللہ و رسول کے ساتھ (دلی) محبت رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا (کہ) ہر شخص قیامت میں اسی کے ساتھ رہیگا جسکے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا۔ صحابہ کرام کا گمان تھا کہ رسول کے ساتھ آخرت کی معیت باوجود متابعت کے صرف محبت سے نصیب ہوگی جبتک کہ کثرت عبادات و زیادہ ریاضت و مجاہدات حاصل نہ ہو۔ اسی لئے آپ نے اس بشارت کے ساتھ انہیں اطمینان دلایا کہ متابعت کے ساتھ محبت رکھنا حصول معیت عقبیٰ کے لئے کافی ہے۔ اور جو معیت آیہ مع الذین انعم اللہ علیہم میں مذکور ہے وہ ایک معیت خاصہ ہے کہ جس میں محب و محبوب کی ملاقات ہوگی اور اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر دو ایک درجہ میں ہونگے۔ کیونکہ یہ بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اہل جنت باہم متفاوت الدرجات ہونگے اسکی تفصیل کتب حدیث و شروح مثلاً مرقاۃ شرح مشکوۃ وغیرہ میں مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ

انتهی اقول ورواہ احمد والشیخان والترمذی وغیرھم۔

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث السابع عشر المسلسل بالعد فی الید	صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس واسطے ہیں۔

اخبرنا الشیخ العلامۃ عبد الجلیل وعدھن فی یدی انی الشیخ عبد الغنی[۲] وعدھن فی یدی انی الشیخ[۳] عابد وعدھن فی یدی انا السند[۴] عبد الرحمن[۵] الاھدل انا الشیخ[۶] امر اللہ بن عبد الخالق المزجاجی قال انا الشیخ محمد بن احمد عقیلۃ انا الشیخ[۷] حسن بن علی العجیمی انا امام الوقت علیش ابن محمد الثعالبی وعدھن فی یدی انا[۸] ابو الصلاح علی بن عبد الواحد السجلماسی انا[۱۰] الحافظ احمد المغربی القرشی التلمسانی قال[۱۱] انا ابو القاسم ابن محمد الغسانی انا[۱۲] الشیخ احمد بن محمد بابا التنبکتی انا[۱۳] القاضی العاقب ابن محمود انا[۱۴] الفقیہ محمد الحطاب وعدھن فی یدی انا[۱۵] ابو عبد اللہ العلانی وعدھن فی یدی عن[۱۶] شیخہ الخیضری وعدھن فی یدی اخبرنی[۱۷] خالی ابن الحریری وعدھن فی یدی انا[۱۸] الکمال بن النحاس وعدھن فی یدی انا[۱۹] ابو العباس البعلی وعدھن فی یدی انی[۲۰] الخطیب

[۱] اس حدیث میں ہاتھ کی انگلیوں پر درود شریف کی گنتی کا سلسلہ ہے پانچ درود پانچ انگلیوں پر گنے جاتے ہیں ۱۲

وعدهن فی یدی انا[٢١] ابو الفرج الثقفی وعدهن فی یدی انا[٢٢] جدی لامی
ابو القاسم التیمی وعدهن فی یدی انا[٢٣] الشیخ ابو بکر الشیرازی وعدهن
فی یدی انا[٢٤] الحاکم ابو عبد الله وعدهن فی یدی قال[٢٥] عدهن فی یدی ابو بکر بن دارم الحافظ
وقال[٢٦] لی عدهن فی یدی علی بن احمد الحسین العجلی وقال[٢٧] لی عدهن فی یدی حرب
ابن الحسین وقال[٢٨] لی عدهن فی یدی یحیی بن المشاور الخیاط وقال[٢٩] الحسن الیلهانی
لی عدهن فی یدهن عمرو بن خالد وقال[٣٠] لی عدهن فی یدی زید بن علی
ابن الحسین وقال[٣١] لی عدهن فی یدی ابی الحسن علی بن الحسین وقال[٣٢]
لی عدهن فی یدی ابی الحسین بن علی بن ابی طالب وقال[٣٣] لی عدهن
فی یدی ابی علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه وقال[١] لی عدهن
فی یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم عدهن فی یدی جبرئیل علیه السلام وقال
هکذا نزلت بهن من عند الله رب العزة جل وعلا اللهم صل علیٰ
محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراهیم وعلیٰ آل ابراهیم انک

[١] حضرت علی رضی الله تعالیٰ عنه فرماتے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے میرے ہاتھ میں گنے اور رسول الله نے فرمایا کہ جبریل علیه السلام نے میرے ہاتھ میں گنے حضرت جبریل کہتے ہیں کہ میں الله تعالیٰ کے پاس سے اسیطرح انکو لیکر نازل ہوا ہوں ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له

حمید مجید ط اللھم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ا
وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید ط اللھم وترحم علی محمد وعلی آل
کما ترحمت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید ط اللھم و
علی محمد وعلی اللمحمد کما تحننت علی ابراھیم وعلی ابراھیم انک
اللھم وسلم علی محمد وعلی آل محمد کما سلمت علی ابراھیم وعلی آل
انک حمید مجید ط رواہ القاضی عیاض فی الشفاء من طریق
عن الحاکم وھکذا ھو عند الحاکم فی علومہ واخرجہ ابو نعیم فی المع
مسلسلا وکذلک الدیلمی وابن مسدی وابن المغفل وابن بشکو
وغیرھم من اھل المسلسلات انتھی کذا فی حصر الشارد

الحدیث الثامن عشر المسلسل بتقلیم الاظفار یوم الخمیس

اس سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تیرہ واسطے ہیں۔

وعن طریق القرن الثانی والدیلمی فی مسند الفردوس

عہ ۱۸

ارویہ عن الشیخ الحبیب الحبشی عن والدہ عن عمر العطار عن صالح الف
عن محمد بن سنۃ الفلانی عن الشریف محمد عن بدر الدین الک

عہ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح پہنچتا ہے جب سے یہ حدیث راقم مسکین کو پہنچی ہے حتی الامکان عامل ہے وباللہ التوفیق کتبہ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الامام السيوطي عن عمر بن فهد عن الامام الجزري قال في اسنى
المطالب رأيت الشيخ الصالح ابا هريرة عبد الرحمن بن الشيخ الامام
حافظ الشام ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن الذهبي يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت الشيخ الصالح ابا العباس احمد بن عبد الرحمن
ابن يوسف البعلي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الشيخ العالم
اباعبد الله محمد بن اسماعيل بن احمد المقدسي الخطيب يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا الفرج يحيى بن محمود الثقفي
يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت جدي ابا القاسم اسماعيل بن
محمد يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا محمد
الحسن بن احمد السمرقندي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت ابا العباس جعفر بن محمد المستغفري
يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الشيخ محمد بن احمد المكي يقلم اظفاره يوم الخميس
وقال رأيت ابا القاسم ابراهيم بن محمد بن علي بن شاه المرورذي يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت ابا بكر محمد بن عبد الله النيسابوري
يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت عبد الله بن موسى يقلم اظفاره
يوم الخميس قال رأيت الفضل بن عباس الكوفي يقلم اظفاره يوم الخميس

قال[۲۴] رأیت الحسین بن هارون الضبی یقلم اظفاره یوم الخمیس قد[۲۴] رأیت
عمر بن حفص یقلم اظفاره یوم الخمیس قد[۲۵] رأیت ابی حفص بن غیاث
یقلم اظفاره یوم الخمیس قد[۲۶] رأیت جعفر بن محمد یقلم اظفاره یوم الخمیس
قد[۲۷] رأیت محمد بن علی یقلم اظفاره یوم الخمیس قال[۲۸] رأیت علی بن الحسین
یقلم اظفاره یوم الخمیس قد[۲۹] رأیت الحسین بن علی یقلم اظفاره
یوم الخمیس قد[۳۰] رأیت علیا رضی الله عنه یقلم اظفاره یوم الخمیس
قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقلم اظفاره یوم
الخمیس۔ ثم قال "یا علی[۱] قص الظفر وانتف الابط وحلق العانة
یوم الخمیس والغسل والطیب واللباس یوم الجمعة انتهی"
اقول[۲] وهذا الحدیث وان لم یوجد فی کتب الحدیث وقد انکره

---

[۱] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا پھر مجھے فرمایا کہ اے علی ناخن کاٹنا اور بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا پنجشنبہ کو چاہیے اور غسل اور خوشبو کا لگانا اور لباس کا بدلنا جمعہ کے روز چاہیے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ [۲] میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اگرچہ کتب حدیث میں نہیں پائی جاتی ہے اور امام عبد الرحمٰن شیبانی نے اپنی کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں اس بات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ناخن کے تراشنے اور اسکی کیفیت اور اس کے لئے کسی یوم کے تعین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے اھ لیکن امام عبد الرحمٰن صفوری نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص آنکھ کی اور فقر اور برص اور جنون کی بیماری سے مامون رہنا چاہے تو اسکو چاہیے کہ اپنے ناخن پنجشنبہ کے روز بعد عصر تراشے اھ اور درمختار میں ناخن تراشنے کی کیفیت یہ بتلائی ہے کہ اول داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن کاٹے اسکے بعد وسطیٰ کا پھر بنصر کا پھر خنصر کا

باقی حاشیہ بر صفحہ آیندہ

الامام عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فی تمییز الطیب من الخبیث
بان خلق قص الاظفار لم یثبت فی کیفیته ولا فی تعیین یومه عن النبی
صلے اللہ علیہ وسلم انتہی لکن قد روی الامام عبد الرحمن الصفوری
فی کتابه النزهة عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انه قال من اراد ان
یأمن شکایة العین والفقر والبرص والجنون فلیقص اظفاره یوم
الخمیس بعد العصر انتہی وفی کیفیة قص الاظفار وردت روایات
مختلفة اوردها فی الدر المختار واللہ تعالیٰ اعلم

(فی الجزء الاول ۱۲)

اس حدیث میں	الحدیث التاسع عشر المسلسل بقول انی احبک فقل اللهم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک	علیہ وسلم کے
میرے اور		درمیان
رسول اللہ صلی اللہ		انتیس واسطے ہیں

ع ۱۹

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸) پھر بائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کرکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اسکے سوا ایک دوسری کیفیت بھی منقول ہے۔ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ داہنے پاؤں کی خنصر سے شروع کرے اور بائیں کی خنصر پر ختم کرے یعنے ترتیب خلاف کے مطابق تراشے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

ع ۱۹ اس حدیث میں ایک دعا کا سلسلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم ان الفاظ سے کیا کہ اے معاذ واللہ میں تجکو دوست رکھتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا ہرگز ترک کرو۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لیکر میرے شیخ تک ہر راوی نے یہی کہا کہ میں تجکو دوست رکھتا ہوں۔ تم یہ دعا پڑھو حتیٰ کہ میرے شیخ نے بھی مجھے ایسی ہی اجازت دی۔ اسکو مسلسل بالمحبۃ بھی کہتے ہیں چاہیے کہ ہر نماز کے بعد استغفار ۳ بار اور اللھم انت السلام الخ ایک بار پڑھکر اس دعا کو کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال لى شيخى العلامة عبد الجليل المدنى انى احبك فقل اللهم اعنى على
ذكرك وشكرك وحسن عبادتك فى دبر كل صلوة وقال قال
لى الشيخ عبد الغنى انى احبك فقل اللهم الخ وقال قال لى الشيخ عابد
انا احبك فقل اللهم الخ وقال قال لى السيد احمد بن سليمان انى احبك
فقل الخ وقال قال لى الشيخ عبد الخالق المزجاجى انى احبك فقل الخ
وقال قال لى السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل انى احبك فقل الخ
وقال قال لى الشيخ عبد الله بن سالم البصرى انى احبك فقل الخ وقال
قال لى الشيخ محمد ابن علاء الدين البابلى انى احبك فقل الخ وقال قال
لى الشيخ سالم السنهورى انى احبك فقل الخ وقال قال لى الشيخ محمد بن
عبد الرحمن العلقمى انى احبك فقل الخ وقال قال لى الشيخ ابو الفضل
جلال الدين السيوطى انى احبك فقل الخ وقال قال لى ابو الطيب احمد
ابن محمد الحجازى انى احبك فقل الخ وقال قال لى القاضى مجد الدين
اسمعيل بن ابراهيم الحنفى انى احبك فقل الخ وقال قال لى الحافظ
ابو سعيد العلائى انى احبك فقل الخ وقال قال لى احمد بن محمد
الادموى انى احبك فقل الخ وقال قال لى عبد الرحمن ابن عكى انى احبك

فقل الخ وقال[١٨] قال لی ابو طاهر السلفی انی احبك فقل الخ وقال[١٩] قال لے
محمد بن عبد الکریم انی احبك فقل الخ وقال[٢٠] قال لی ابو علی عیسیٰ بن
شاذان البصری انی احبك فقل الخ وقال[٢١] قال لے احمد[٥١] بن سلیمان
النجاد انی احبك فقل الخ وقال[٢٢] قال لے ابو بکر[٥٢] ابن ابی الدنیا انی
احبك فقل الخ وقال[٢٣] قال لے الحسن بن عبد العزیز الجروی انی احبك فقل الخ
وقال[٢٤] قال لی عمرو بن مسلم انی احبك فقل الخ وقال[٢٥] قال لے الحکم بن عبدہ
انی احبك فقل الخ وقال[٢٦] قال لی حیوۃ بن شریح انی احبك فقل الخ وقال[٢٧]
قال لی عقبۃ بن مسلم انی احبك فقل الخ وقال[٢٨] قال لی ابو عبد الرحمن الجبلی
انی احبك فقل الخ وقال[٢٩] قال لے الصنابحی انی احبك فقل الخ وقال[٣٠] قال
لی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی احبك فقل الخ وقال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ انی احبك فقل[٣١] اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ
عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ[٣٢] وفی روایۃ ابی داود

[٥١] ھو ابو بکر احمد بن سلیمان ابن الحسین

[٥٢] ھو ابو بکر عبد اللہ ابن محمد بن عبید العزیز

[٣٢] اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے اللہ تیرا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ گویا یہ جامع دعا ہے جب بندہ حق تعالیٰ کا ذاکر اور اسکی نعمتوں پر شاکر اور اسکی اچھی عبادت (جسکو وہ پسند اور قبول فرمائے) کرنے والا ہو جائے تو بس وہ خدا کا خاص بندہ ہو گیا اور جو خدا کا ہو گیا خدا اسکا ہو گیا من کان اللہ کان اللہ لہ الحدیث۔ سبحان اللہ کیا پیاری دعا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس محبت و شفقت کیساتھ اس کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اسکا سلسلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہر شیخ نے اپنے تلمیذ کو اپنی محبت کا اظہار کرتے

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ

یامعاذ واللہ انی احبک اوصیک یامعاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ
تقول اللھم الخ قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالی فی حصر الشارد وقد
جزم السخاوی بصحۃ متن ھذا المسلسل واسنادہ والحدیث قد
اخرجہ النسائی وابو داؤد واحمد والحاکم وغیرھم رحمھم اللہ تعالی
انتھی اقول وفی روایۃ الامام احمد عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اخذ بیدہ یوما ثم قال یامعاذ انی لاحبک فقال لہ معاذ
بابی انت وامی یارسول اللہ وانا احبک قال اوصیک یامعاذ لا
تدعن فی دبر کل صلوۃ وذکرہ الی اخر قولہ عبادتک ؛

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	**الحدیث العشرون من المسلسل بالسؤال عن الاخلاص**	علیہ وسلم کے درمیان تیس واسطے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۱ کا) ہوئے پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ اس حدیث کو نسائی وابو داؤد واحمد وحاکم وغیرہم نے روایت کیا اور امام سخاوی نے اسکے متن اور سند کی صحت پر جزم کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اے معاذ میں بلاریب تجھکو دوست رکھتا ہوں یہ سنکر معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوجائیں میں بھی آپکو دوست رکھتا ہوں پس حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو ہرگز مت چھوڑ۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کو ہمیشہ لازم کرے اور اسکی فضیلت سے محروم نہ رہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

۲۰ ؎ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سوال کیا ہے کہ اخلاص کیا چیز ہے اسطرح یہ سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالی شانہ سے دریافت کیا کہ اخلاص کیا ہے پس اللہ پاک نے اسکا جو جواب دیا وہ آگے آتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

سألت شيخنا الشيخ محمدا عبد الباري عن الاخلاص ما هو فقال سألت
شيخنا محمدا علي الوتري عن حقيقة الاخلاص فقال سألت الشيخ
عبد الغني المجددي عنها فقال سألت عنها الشيخ محمدا عابد السندي
فقال سألت عنها الشيخ صديق بن علي المزجاجي فقال سألت
الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عنها فقال سألت الشيخ
حسن العجيمي عنها فقال سألت الشيخ احمد القشاشي عنها فقال
سألت الشيخ احمد الشناوي عنها فقال سألت والدي الشيخ
علي الشناوي عنها فقال سألت الشيخ عبد الوهاب الشعراني عنها
فقال سألت الحافظ الجلال السيوطي عنها فقال سألت عائشة بنت
جار الله بن صالح الطبري عنها فقالت سألت ابراهيم بن محمد بن صديق
عنها فقال سألت ابا العباس الحجار عنها فقال سألت جعفر بن علي
الهمداني عنها فقال سألت ابا القاسم بن بشكوال عنها فقال سألت
القاضي ابا بكر ابن العربي عنها فقال سألت اسماعيل بن محمد بن الفضل
الاصبهاني عنها فقال سألت ابا بكر احمد بن علي بن خلف عنها
فقال سألت عبد الرحمن السمعي عنها فقال سألت علي بن سعيد

الثغرائی عنها فقال[۲۵] سألت احمد بن محمد بن زکریا عنها فقال[۲۴] سألت
علی بن ابراهیم الشقیقی عنها فقال[۲۶] سألت محمد بن جعفر الخصاف
عنها فقال[۲۶] سألت احمد بن غسان عنها فقال[۲۷] سألت احمد بن
عطاء الهروی الحجیمی عنها فقال[۲۸] سألت عبد الواحد بن زید عنها
فقال[۲۹] سألت الحسن البصری عنها فقال[۳۰] سألت حذیفة بن الیمان رضی
الله عنه عن الاخلاص ما هو فقال سألت النبی صلی الله علیه وسلم
عن الاخلاص ما هو فقال سألت جبریل علیه السلام عن الاخلاص
ما هو فقال سألت عنه رب العزة جل جلاله فقال الاخلاص[۱]
سر من اسراری اودعته قلب من احببت من عبادی - اللهم

[۱] یعنے اخلاص کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ اخلاص میرے اسرار میں سے ایک سر ہے کہ اسکو میرے بندوں میں سے جسکے دل میں چاہا ودیعۃً رکھدیا - اے اللہ مجھکو ہر قول و فعل میں اخلاص نصیب فرما اور ریا و سمعہ و سوء نیت سے مجھکو پناہ میں رکھ آمین - اخلاص کے متعلق ایک نظم ہدیۂ ناظرین ہے ؎

کسی[۱] زمانہ میں تھا سب کا ہمعنان اخلاص ٭ دکھائی دیتا ہے مشکل سو اب کہیں اخلاص ٭ جہاں[۲] سے اٹھگیا اخلاص اس زمانہ میں
کسی کی ذات میں آتا نظر نہیں اخلاص ٭ بیان اسکا کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے ٭ مگر زمانہ میں دیکھا نہیں کہیں اخلاص
ہزار غوطہ لگاؤ یہ دُر نہ ہاتھ لگے ٭ ہوا ہے ایسا سمندر میں تہ نشین اخلاص ٭ خوشی کے وقت میں ہر ایک دوست ہوتا ہے
دکھائیں وقت مصیبت میں خاصیں اخلاص ٭ نجات[۳] قیامت میں اس ہی سبب کو ہو کہ جس کے نیک عمل کے رہا قریں اخلاص
ضرور چاہیے اخلاص اہل ایمان کو ٭ یہ کیجو خاتم ایمان کا ہے نگیں اخلاص ٭ عبث[۴] تلاش ہے دنیا میں مل نہیں سکتا
خدا ہی دے تو ملے ہاں وہ مہ جبیں اخلاص ٭ یہ[۵] پوچھا سرور کونین سے حذیفہؓ نے ٭ کہ کسکو کہتے ہیں اے عرش کے مکیں اخلاص
کہا کہ میں نے یہ جبریل سے سوال کیا ٭ بتا تے کسے کہتے ہیں اسے میں اخلاص ٭ کہا[۶] کہ میں نے بھی پوچھا خدائے عالم سے
ہے کیا بتا مجھے اے رب عالمین اخلاص ٭ کہا کہ ہے مرے اسرار سے اک ایسا سر ٭ کہ جسکے قلب میں ڈالا ہو اس نے اخلاص

[۱] دعا کرو یہ بصد عجز بندۂ مسکین ٭ خدا عطا کرے ہم کو وہ نازنیں اخلاص ٭ ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

اسألك الاخلاص في القول والعمل واعوذ بك من الرياء والسمعة و
سوء النية۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تیئیس ۲۳ واسطے ہیں۔

الحديث الحادي والعشرون المسلسل باجابة الدعاء في الملتزم

اخبرني العلامة ابو الفيض عبد الستار المكي اني الاستاذ الوتري
والشيخ منظور احمد النقشبندي ح واخبرني عبد الحق المكي قالوا اخبرنا الشيخ عبد الغني اخبرني
الشيخ عابد انا عمي محمد حسين انا محمد بن محمد المغربي انا عبد الله البصري انا احمد البابلي
انا احمد بن خليل السبكي انا النجم الغيطي انا زكريا الانصاري انا ابن
حجر انا شرف الدين ابن الجماعة انا يحيى بن فضل الله العمري
انا مكي بن علان انا ابو الطاهر السلفي سمعت ابا القاسم حمزة بن
يوسف السهمي بجرجان سمعت ابا القاسم عبد الله بن محمد البزاز بمصر
سمعت محمد بن الحسن الانصاري سمعت ابا بكر محمد بن ادريس المكي
سمعت عبد الله الحميدي سمعت سفيان بن عيينة سمعت عمرو بن

۲۱ ۔

۱ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی مجھ مسکین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی کہتا ہے کہ میں نے مقام ملتزم میں دعا کی اور وہ قبول ہوئی۔ ملتزم وہ مقام مبارک ہے جو باب کعبہ و حجر اسود کے متصل واقع ہے۔ جہاں لوگ کعبہ کی دیوار سے ملصق ہو کر کھڑے ہو کے دعا کرتے ہیں۔ اسکی فضیلت میں جو حدیث وارد ہے آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفرلہٗ

دینار سمعت[۲۳] ابن عباس رضی اللہ عنہما سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم
یقول "الملتزم[۱] موضع یستجاب فیہ الدعاء وما دعی اللہ فیہ عبد دعوۃ
الا استجابہا" قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فواللہ ما دعوت
فیہ قط الا اجابنی قد عمرو انا ما دعوت اللہ فیہ الا استجاب لی
سفیان انا ما دعوت اللہ الخ وھکذا قال کل راوٍ من رواۃ ھذا السند حتی قال شیخنا ابو الفیض
وانا دعوت اللہ تعالی فیہ فاستجیب لی **واقول** دعوت اللہ تعالی
فیہ فاستجاب لی بفضلہ وکرمہ۔ والحدیث اخرجہ القاضی
عیاض فی الشفاء مسلسلا وقال الحافظ ابو بکر بن مسدی وھذا
حدیث حسن غریب من حدیث عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما تفرد بہ مسلسلا محمد بن ادریس المکی کاتب الحمیدی عنہ۔

اس سلسلہ میں میرے	**الحدیث الثانی والعشرون**[۲۲] **المسلسل بقولی**	علیہ وسلم کے درمیان
اور رسول اللہ صلی اللہ	**یرحم اللہ فلانا کیف لو ادرک زماننا ھذا**	(۲۰) واسطے ہیں۔

۲۲

[۱] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملتزم ایسا مقام ہے کہ اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے اس مقام میں کوئی دعا نہ کی۔ مگر اللہ تعالی نے اسکو قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اس مقام میں میری دعا قبول ہوئی اسلیے ہر راوی نے کہا۔ میں کہتا ہوں کہ مقام موصوف میں میری دعا بھی قبول ہوئی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ [۲] اسمیں میرے شیخ عبد الجلیل رحمہ اللہ سے لیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے اپنے شیخ کا نام لیکر کہا ہے کہ اللہ تعالی فلاں پر رحم کرے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے۔ اسکی تفصیل آئندہ آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

اخبرنی الشیخ عبد الجلیل قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی قال انی الشیخ
عابد قال انی الشیخ صالح الفلانی قال انی الشیخ محمد بن سنة
قال انی مولای الشریف محمد بن عبد الله قال انا احمد العجل الیمنی
انا الشیخ قطب الدین الحنفی انا شهاب الدین احمد بن عبد الغفار
ثنی به الحافظ السیوطی قال اخبرتنی ام هانئ بنت علی الهوینی
سماعا قالت انا ابو العباس احمد بن ظهیرة انا به الامام ابو سعید
خلیل بن کیلکدی العلائی انا ابو الفضل سلیمان بن حمزة الحاکم بقرأتی
علیه انا جعفر بن علی الهمدانی سماعا انا ابو طاهر السلفی انا احمد
ابن علی بن بدران انا ابو الحسین محمد بن احمد الانبوسی انا محمد
ابن عبد الرحمن بن حسام الدین الدینوری انا ابو بشر اسماعیل بن
ابراهیم الحلوانی ثنا علی بن عبد المؤمن نا وکیع عن هشام بن عروة
عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم "ان من الشعر حکمة" وقالت عائشة رضی الله عنها

---

۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض شعر سراسر حکمت ہوتا ہے۔ یعنے شعر ہر قسم کا ہوتا ہے مگر بعض بعض شعر حکمت سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لبید (مشہور شاعر عرب) پر رحم فرمائے جو یہ شعر کہتا تھا (جسکا خلاصہ یہ ہے) وہ لوگ گزر گئے جنکی پناہ میں لوگ زندگی کرتے تھے اور میں انکے پیچھے خارشتی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ

یرحم اللہ لبیدا وھو الذی یقول شعرا

ذھب الذین یعاش فی اکنافھم		وبقیت فی خلف کجلد الاجرب
یتاکلون[1] خیانۃ مذمومۃ		ویعاب سائلھم وان لم یشغب

وقال عروۃ قالت عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا کیف لو ادرک زماننا ھذا وقال عروۃ یرحم اللہ عائشۃ کیف لو ادرکت زماننا ھذا قال ھشام یرحم اللہ عروۃ کیف لو ادرک زماننا وقد وکیع یرحم اللہ ھشاما کیف لو ادرک زماننا ھذا وقد علی یرحم اللہ وکیعا کیف لو ادرک زماننا ھذا وقد ابو بشر یرحم اللہ ابا بشر کیف ادرک زماننا ھذا وقد ابو الحسین یرحم اللہ ابن حسام کیف لو ادرک زماننا ھذا وقد ابن بدران یرحم اللہ ابا الحسین کیف لو ادرک زماننا ھذا وقد السلفی یرحم اللہ ابن بدران کیف لو ادرک زماننا

صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۷ کا) کھال کے مانند باقی رہگیا اب لوگ مذموم خیانت کا مال کھاتے ہیں۔ اور انکا سائل عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ شور نہ کرے۔ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لبید نے اپنے زمانہ کا حال دیکھکر یہ کہا تو اگر ہمارے زمانہ کو پاتا تو نہ معلوم کیسا کہتا۔ پھر عروہ نے کہا کہ اللہ تعالٰی عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتیں تو نہ معلوم کیا کہتیں۔ اسی طرح ہر راوی نے کہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] وقال السخاوی رحمہ اللہ تعالٰی یتحدثون مخافۃ وملالۃ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

هذا ق الهمداني يرحم الله السلفي كيف لو ادرك زماننا هذا ق ابو الفضل
سليمان يرحم الله جعفر الهمداني كيف لو ادرك زماننا هذا ق
العلائي يرحم الله سليمان كيف لو ادرك زماننا هذا ق ابن طهيرة
يرحم الله العلائي كيف لو ادرك زماننا هذا ق الحافظ السيوطي
يرحم الله امرهاني كيف لو ادركت زماننا هذا ق قطب الدين
يرحم الله شيخنا احمد بن عبد الغفار كيف لو ادرك زماننا هذا
ق الشيخ احمد العجل يرحم الله قطب الدين كيف لو ادرك زماننا
هذا ق مولاي الشريف يرحم الله احمد العجل كيف لو ادرك
زماننا هذا ق الشيخ محمد بن سنة يرحم الله مولاي الشريف
كيف لو ادرك زماننا هذا قال الشيخ صالح يرحم الله الشيخ محمد بن
سنة كيف لو ادرك زماننا هذا ق الشيخ عابد يرحم الله شيخنا الشيخ
صالح الفلاني كيف الخ ق الشيخ عبد الغني يرحم الله الشيخ عابد السندي
كيف الخ ق شيخنا الشيخ عبد الجليل برادة المدني يرحم الله شيخنا عبد الغني
كيف الخ ق الشيخ في ثبته وقد جزم العلائي وغيره بصحة تسلسلها

امر حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثالث والعشرون المسلسل بالاتکاء	علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں۔

وبالسند الی الحافظ السیوطی قال فی الجیاد اخبرنی ابو حامد بن ابی الخیر اذنا وسماعا علیہ بمکۃ الشریفۃ شرفہا اللہ تعالی وھو متکئ قال اخبرنی ابو الخیر محمد بن محمد المقری وھو متکئ قال اخبرنا محمود بن خلیفۃ المنبجی وھو متکئ قال اخبرنا ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی وھو متکئ قال اخبرنا ابو محمد بن رواج وھو متکئ قال اخبرنا ابو طاہر السلفی وھو متکئ قال قرأت علی ابی الفتح بن دیان بن مسعود الغزنوی باصبہان وھو متکئ قال قرأت علی ابی الحسن علی بن محمد بن نصر اللبان الدینوری وھو متکئ قال قرأت علی ابی القاسم حمزۃ بن یوسف السہمی بجرجان وھو متکئ قال قرأت علی ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسین القزوینی بالبصرۃ وھو متکئ قال قرأت علی ابی الحسن بن الحجاج بن غالب الطبرانی بالمحلۃ بمصر وھو متکئ قال قرأت

الغزنوی

۱ یہ حدیث ایسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے فرمانے کے وقت ٹیکہ لئے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی اسکو ٹیکہ لئے ہوئے فرمایا اسلیے امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی تک یہ سلسلہ پہنچا ہے عبد الہادی غفرلہٗ

على ابی العلا احمد بن جعفر اللونی بالرملة وهو متکئ ۃ قرأت[٢٣] علی عاصم بن
علی وهو متکئ ۃ قرأت[٢٤] علی اللیث بن سعد وهو متکئ ۃ قرأت[٢٥] علی بکر
ابن الفرات وهو متکئ ۃ قرأت[٢٦] علی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وهو متکئ ۃ ۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو[٢٧] متکئ ۃ قال[٢٨] حسن اللہ خلق
رجل وأحسن خلقه فتطعمه النار،، انتهی قال المحدث العجلونی فی ثبته
والحدیث کما فی الجامع الصغیر اخرجه الطبرانی فی الاوسط
والبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه بهذا اللفظ لکن
بزیادة ابدا فی اخره انتهی

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحدیث الرابع والعشرون المسلسل بالضحک والتبسم	وسلم پچیس ۲۵ واسطے ہیں۔

اخبرنی[١] شیخی محمد عبد الباری ۃ اخبرنی[٢] شیخنا الوتری عن[٣] الشیخ عبد الغنی
المجددی العمری عن[٤] الشیخ محمد عابد السندی عن[٥] الشیخ صدیق بن علی
المزجاجی عن[٦] احمد الاشبولی المصری عن[٧] الشیخ احمد الملوی عن[٨]

[١] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کی خلقت اور اخلاق ہر دو اچھے کر دیے تو اسکو آتش دوزخ نہ کھائیگی ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ
[٢] اسکے ہر راوی نے اسکی روایت کرتے وقت تبسم کیا ہے ۱۲

عبد الله بن سالم البصري عن[٩] محمد بن علاء الدين البابلي عن[١٠] احمد بن محمد الشبلي
عن[١١] السيد يوسف بن عبد الله الارميولي عن[١٢] برهان الدين ابراهيم
ابن علي بن احمد العلقشندي عن[١٣] الحافظ ابن حجر عن[١٤] ابي اسحق التنوخي
عن[١٥] علي بن العز عمر انا[١٦] ابو الفرج بن ابي عمر عن[١٧] الكنية بنت علي بن
يحيى بن علي الطراح انا[١٨] ابي عن[١٩] جده عن[٢٠] الخطيب البغدادي انا[٢١]
القاضي ابو العلاء محمد بن علي الواسطي انا[٢٢] ابو الحسن عبد الله بن
محمد السرائي سمعت[٢٣] عمار بن علي سمعت[٢٤] احمد بن نصر الهلالي سمعت[٢٥]
ابي[٥١] يقول[٥٢] كنت في مجلس سفيان بن عيينة فنظر الى صبي دخل
المسجد فكان اهل المسجد تهاونوا به لصغر سنه فقال سفيان

---

[٥١] وهو النصر ١٢ محمد عبد الهادي عفا الله عنه [٥٢] احمد بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ نصر سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک روز میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا ایسے میں ایک لڑکا مسجد میں داخل ہوا تو اہل مسجد نے اسکو نظر حقارت سے دیکھا کہ اتنی کم عمری میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں آ بیٹھا ہے اسپر حضرت سفیان نے فرمایا کہ لوگو اس بچے کی حالت پر اسکی اہانت مت کرو تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑی عمر اور علم کے ساتھ احسان کیا۔ پھر فرمایا اے نصر اگر تو مجھکو اسوقت دیکھتا جبکہ میں دس سال کا تھا میرا قد پانچ بالشت کا تھا میرا چہرہ دینار کے مانند تھا۔ اور میں گویا آگ کا شعلہ تھا اور میرے کپڑے چھوٹے چھوٹے۔ اور میری آستینیں چھوٹی چھوٹی۔ اور میرا دامن کم مقدار کا۔ اور میری جوتی جیسے چوہے کے کان۔ علماء امصار مثلاً زہری اور عمرو بن دینار کی خدمت میں پھرتا اور انکے درمیان میخ کے مانند بیٹھتا۔ اور میری دوات چھوٹی اخروٹ کے جیسی اور میری قلم چھوٹے کیلے کی جیسی اور میرا قلم بادام کے مانند ہوتا تھا۔ پس جب میں مجلس علماء میں داخل ہوتا تو کہا جاتا کہ چھوٹے عالم کیلئے جگہ کشادہ کرو۔ یہ کہکر ابن عیینہ ہنسے اور احمد نے کہا کہ میرے باپ نصر بھی ہنسے اور عمار نے کہا کہ احمد نے بھی ایسا ہی تبسم کیا۔ اسیطرح اس کے ہر راوی نے تبسم کیا حتی کہ شیخ وتری نے کہا کہ اسی طرح مولانا عبد الغنی نے بھی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم ثم قال يا نصر أوتيتني ولي عشرين
طولي خمسة اشبار وجهي كالدينار وانا شعلة نار ومثالي صفارة
واكمامي قصار وذيلي بمقدار ونعلي كاذن الفار اختلف الى
علماء الامصار ومثال الزهري وعمر بن دينار اجلس بينهم كالمسمار
ومحبرتي كالجوزة ومقلمتي كالموزة وقلمي كاللوزة فاذا دخلت
المجلس قيل اوسعوا للشيخ الصغير قال ثم تبسم ابن عيينة وضحك
وقال احمد وتبسم ابي نصر وقال عمار وتبسم احمد وضحك وهكذا
قال كل واحد من رواته حتى قال الشيخ الوتري تبسم ايضا الشيخ
عبد الغني لما رواه لنا وقال شيخنا الشيخ عبد الباري وكذا تبسم شيخنا
محمد علي بن الطاهر الوتري لما رواه لنا قلت وهكذا تبسم شيخنا عبد الباري
لما رواه لنا۔

اس سند میں مجھ سے حضرت فاطمہ	الحديث الخامس والعشرون المسلسل بالبكاء	رضی اللہ عنہا تک پچیس واسطے ہیں

(بقیہ صفحہ گذشتہ) روایت کے وقت ہنسے اور میرے شیخ عبد الباری نے کہا کہ اسیطرح میرے شیخ مولانا وتری اسکی روایت کے وقت ہنسے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ عبد الباری بھی اسکی روایت کے وقت ہنسے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ
۱۵ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اس کے ہر راوی نے اسکو روتے ہوئے روایت کی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سپرد خاک کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے کہا کہ اے انس تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنا کیونکر خوش گوارا ہوا پھر کہنے لگیں۔ ہائے بابا جان

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ

اخبرنی الشیخ المذکور عن الشیخ المسطور قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی
المجددی بسندہ الی انس بن مالک بمعنی ما اخرجہ البخاری عنہ
رضی اللہ عنہ قال قالت فاطمۃ رضی اللہ عنہا یا انس کیف طابت
انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التراب
ثم قالت واابتاہ من ربہ ما ادناہ واابتاہ الی جبرئیل ننعاہ یا ابتاہ
واابتاہ اجاب ربا دعاہ واابتاہ من جنۃ الفردوس مأواہ قال
انس ثم بکت فاطمۃ رضی اللہ عنہا قال شیخنا لما رواہ لی الشیخ الوتری
بکی قال لما رواہ لی الشیخ عبد الغنی بکی وقال لما رواہ الشیخ محمد عابد
بکی قال لما رواہ لی السید عبد الرزاق البکری بکی وقال لما رواہ
لی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی بکی وقال لما رواہ لی السید
یحیی بن عمر مقبول الاهدل بکی وقال لما رواہ لی السید ابو بکر
ابن علی بکی وقال لما رواہ لی السید یوسف محمد بن بطاح

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے رب سے کسقدر قریب ہو گئے۔ ہائے بابا جان ہم جبرئیل علیہ السلام کو اس بات کی خبر دینگے۔ ہائے
بابا جان آپ نے اپنے رب کی دعوۃ کو قبول فرمائی۔ ہائے بابا جان جسکا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے۔ انس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ میرے شیخ عبد الباری نے فرمایا کہ شیخ وتری مجھ سے اسکی روایت
کرنے کے وقت روئے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد الغنی اسکی روایت کرتے وقت روئے اور کہا کہ مجھ سے میرے شیخ
محمد عابد اسکی روایت کرتے وقت روئے اسی طرح اس کے ہر راوی روئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الاهدل بکی وقہ[9] لما رواہ لی السید طاہر بن حسین الاهدل بکی و
قہ[10] لما رواہ الحافظ عبد الرحمن بن علی الربیع الیمانی بکی وقہ[11] لما رواہ لی
الشیخ زین الدین الشرجی بکی وقہ[12] لما رواہ لی نفیس الدین سلیمان بن
ابراهیم العلوی بکی وقہ[13] لما رواہ لی والدی بکی وقہ[14] لما رواہ لی الشیخ
ابو الحسن علی بن هبة الله الشافعی المصری بکی وقہ[15] لما رواہ لی الحافظ
ابو الطاهر احمد بن محمد السلفی بکی وقہ[16] لما رواہ لی ابو الفتح ایزد یار
ابن مسعود بن السماق الغزنوی بکی وقہ[17] لما رواہ لی ابو الحسن بن علی
ابن محمد الدینوری بکی وقہ[18] لما رواہ لی ابو الحسن محمد بن علی بن محمد بکی
وقہ[19] لما رواہ ابو بکر بن عدی بن زجر المنقیری بکی وقہ[20] لما رواہ لی
احمد بن صالح بن عبید الله الصیدلانی بکی وقہ[21] لما رواہ لی ابو یحیی جعفر
ابن هشام بکی وقہ[22] لما رواہ لی عام هو محمد بن الفضل بن النعمان السدوسی
بکی وقہ[23] لما رواہ لی حماد بن زید بکی وقہ[24] لما رواہ لی ثابت البنانی
بکی وقہ[25] لما حدث به انس بن مالک رضی الله عنه بکی قہ الشیخ محمد ابن[1]

---

[1] مولانا احمد بن طیب فاسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ صدمہ جانکاہ و دلسوز ایسا ہے کہ اسپر رونا صرف رانی کیا موقوف
ہے بلکہ جو مسلمان اسکو سنے گا وہ بھی روئے گا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الطيب الفاسي ثم المدني رحمه الله تعالى بل لا يمر هذا الحديث بمؤمن إلا بكى

اس حدیث کی سند میں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انتیس واسطے ہیں	الحديث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله واشهد الله	٢٦

اروية عن السيد حسين الحبشي المكي عن والده السيد محمد عن عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدمي عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر بن الكجائي عن الجلال السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن الامام محمد ابن الجزري۔

ح وحدثني الشيخ عبد الجليل برادة المدني عن احمد منة الله المصري عن الشيخ محمد المبي المالكي عن الشيخ يوسف الشباسي العزبي عن الاستاذ السكندري المعروف بالصباغ عن الشيخ محمد الزرقاني عن ابي الارشاد علي الاجهوري عن النور القرافي عن كمال الدين الطويل عن محمد ابن الجزري قال اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرني ابو علي الحسن بن هلال الدقاق قال اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرني

---

١ اس حدیث کے اکثر راوی یہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ فلاں نے مجھ کو یہ خبر دی اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور وہاں سے جبرئیل علیہ السلام تک یہ سلسلہ پہنچتا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو الحسن علی بن احمد المقدسی ق ۱۳ اشہد باللہ واشہد اللہ لقد اخبرنی ابو المکارم احمد
ابن محمد اللبان ق ۱۴ اشہد باللہ واشہد اللہ لقد اخبرنی ابو
علی الحسن ابن احمد الحداد ق ۱۵ اشہد باللہ واشہد اللہ لقد انبأنا
الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ ق ۱۶ اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد انبأنی القاضی علی بن احمد القزوینی ق ۱۷ اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعۃ ق ۱۸ اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد اخبرنی القاسم بن علی الہمدانی ق ۱۹ اشہد باللہ واشہد اللہ لقد العلاء
حدثنی الحسن بن علی بن محمد بن الجواد بن علی الرضی بن موسی الکاظم بن جعفر
الصادق بن محمد الباقر عن زین العابدین بن علی ابن سید شباب
اہل الجنۃ الحسین ابن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہم اجمعین عن ابیہ عن جدہ کل یقول اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ۱ اشہد باللہ واشہد اللہ

---

۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ تحقیق مجھ کو حدیث بیان کی جبریل علیہ السلام نے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمیشہ کا شراب پینے والا بت پرست کے مانند ہے نعوذ باللہ من ذلک اس حدیث شریف سے شرابی کی نہایت خرابی ثابت ہوتی ہے پس مسلمان کو چاہئے کہ اس سے ہرگز مرتکب نہ ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ۔

لقد حدثنی جبریل علیہ السلام قال یا محمد ان مدمن الخمر
کعابد وثن۔ قال العلامۃ الامیر الکبیر فی ثبتہ ناقلا عن ابن الجوزی
ھذا حدیث جلیل القدر من روایۃ ھؤلاء السادۃ الاخیار والآل
الاطھار۔ رواہ الحافظ ابونعیم فی کتاب حلیۃ الاولیاء وفی
مسلسلاتہ وقال ھذا حدیث ثابت رویتہ العترۃ الطاھرۃ الطیبۃ
علیھم السلام ورواہ الشیرازی فی الالقاب انتھی۔

اس حدیث کی سند میں مجھ سے صحابی رسول	الحدیث السابع والعشرون المسلسل بقول کل راو اشھد باللہ لسمعت فلانا یقول	حضرت الوالد ماجد قدس اللہ عنہ کے پڑھنے والوں میں

وبالسند الی الامام السیوطی قال فی جیاد المسلسلات اشھد باللہ لسمعت
ام ھانی بنت ابی الحسن البھوریۃ تقول اشھد باللہ لسمعت ابا العباس
ابن ظھیرۃ یقول اشھد باللہ لسمعت الحافظ ابا سعید العلائی
یقول اشھد باللہ لسمعت ابا الفضل سلیمان بن حمزۃ یقول

۱۲۷ یہ ستائیسویں حدیث ہے اس میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق میں نے فلاں کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن یہ تسلسل امام سیوطی سے آخر تک ہے اور روایۃ مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفرلہٗ

۱۲۷ یہ حدیث اسی سند سے مجھ پہنچی ہے جو اس کے آگے مذکور ہوئی جو سیوطی تک پہنچتی ہے ۱۲

اشهد بالله لسمعت جعفر بن علی المالکی یقول[١٥] اشهد بالله لسمعت
الحافظ ابا طاهر السلفی یقول[١٦] اشهد بالله لسمعت اباعلی الحسن
ابن احمد الحداد یقول[١٧] اشهد بالله لسمعت اباسعد اسمعیل بن علی
السمّان یقول[١٨] اشهد بالله لسمعت اباعبدالوهاب بن جعفر المیدانی
یقول[١٩] اشهد بالله لسمعت الحسن بن سیرین یقول[٢٠] اشهد بالله لسمعت
احمد بن عاصم یقول[٢١] اشهد بالله لسمعت محمد بن الصفی الحمصی
یقول[٢٢] اشهد بالله لسمعت الاصبغ بن سلام یقول[٢٣] اشهد بالله
لسمعت عفیر بن معدان یقول[٢٤] اشهد بالله لسمعت سلیم بن عامر
یقول اشهد بالله لسمعت ابا امامة رضی الله عنه یقول ان هذه

الآیة نزلت فی القدریة ان المجرمین فی ضلال وسعر
قال العلائی غریب من هذا الوجه وفی اسناده لین ولیس بالواهی
قلت اخرجه ابن عدی فی الکامل وقال عفیر لیس بشیئی وقد رد

---

[١٥] ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ آیت (ان المجرمین الخ) فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ۱۲
[٢٥] ترجمہ بیشک مجرم گمراہی میں ہیں (دنیا میں) اور عذاب نار میں ہیں (آخرت میں) تفسیر شریفی میں ہے کہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ آیت مذکورہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہی مجرم ہیں جنکا نام اللہ تعالیٰ نے آیۃ ان المجرمین میں لیا ہے ۱۲ عبدالہادی غفراللہ لہٗ۔

من اوجه اخری قویۃ اھ وفی السراج المنیر للشربینی وقال بعض المفسرین
ان ھذہ الآیۃ نزلت فی القدریۃ وھم المجرمون الذین سماھم اللہ
تعالیٰ فی قولہ ان المجرمین الخ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثامن والعشرون المسلسل بقول کل راو سمعت فلانا یقول	علیہ وسلم تک اکیس (۲۱) واسطے ہیں۔

۲۸ھ

وبالسند الی الحافظ السیوطی قال فی الجیاد سمعت ام الفضل بنت محمد
المقدسی تقول سمعت ابا العباس احمد بن الحسن السویداوی
وابا المعالی الازھری یقولان سمعنا ام الخیر تقول سمعت ابا
الطاھر ابن عزون وابا العباس الدمشقی یقولان سمعنا ابا القاسم
البوصیری یقول سمعت ابا عبد اللہ النحوی یقول سمعت ابا عبد اللہ
القاضی یقول سمعت عبد الرحمن بن عمر الصفار یقول سمعت ابن
الاعرابی یقول سمعت ابا زرعۃ ھو عبد اللہ بن محمد العدوی
یقول سمعت ابن عائشۃ یقول سمعت علقمۃ بن وقاص یقول

---

۱ اس حدیث میں ایسا سلسلہ ہے کہ ہر راوی لفظ سمعت کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنے میں نے اس حدیث کو فلاں سے سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سمعت[21] عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول۔ انما[22] الاعمال بالنیات۔ الحدیث۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ	الحدیث[23] التاسع[24] والعشرون المسلسل بالسلام من نبینا محمد سید الانام علی امتہ الی یوم القیام علیہ افضل الصلوۃ والسلام	وسلم تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

اخبرنی[1] الشیخ اسعد الدھان عن[2] الشیخ حسین الجسر عن[3] علاء الدین عابدین عن[4] والدہ محمد امین عابدین شارح الدر المختار عن[5] الشیخ احمد بن عبید العطار عن[6] العلامۃ العجلونی قال فی ثبتہ اجازنی بہ شیخنا یونس[7] المصری الکفراوی عن[8] الشیخ سلطان المزاحی عن[9] ابراھیم اللاقانی عن جماعۃ من اجلھم ابو النجا سالم السنھوری[10] عن جماعۃ من اجلھم النجم[11] محمد بن احمد الغیطی قال فی مسلسلاتہ اخبرنی[12] شیخ الاسلام زکریا الانصاری انا[13] ابو الفضل المرجانی اجازۃ

[1] یعنے سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس درجۂ اعتبار نہیں پاتا یا مقبول نہیں ہوتا مگر نیک نیت کے ساتھ۔ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

[2] یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے۔ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو قیام قیامت تک آنے والی ہے بکمال شفقت سلام فرمایا اور ہر راوی نے اسکو اپنے شاگرد تک پہنچایا جسکا سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

انبانا[١٤] ابو هريرة عبد الرحمن ابن الحافظ ابی عبد الله الذهبی انبانا[١٥]
ابی انبانا[١٦] احمد بن اسحاق انبانا[١٧] عبد السلام بن سهل انبانا[١٨] احمد بن
عمر بن البیع انبانا[١٩] حمید بن میمون[٢٠] انبانا ابو بکر احمد بن عبد الرحمن
الشیرازی انبانا[٢١] ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب حدثنا[٢٢] محمد بن
الحسن بن الصباح حدثنا[٢٣] سهل بن عبد الله التستری عن[٢٤] محمد بن
سوار عن[٢٥] الاشعث بن طلیق عن[٢٦] الحسن العرنی عن[٢٧] مرة الهمدانی
عن[٢٨] عبد الله بن مسعود رضی الله تعالے عنه

قال جمعنا[٢٩] رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیت میمونة
رضی الله تعالی عنها ونحن ثلاثون رجلا فودعنا وسلم
علینا ودعا لنا ووعظنا وقال اقرؤا علی من لقیتم
من امتی بعدی السلام الاول فالاول الی یوم القیمة

[١٤] حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (اپنے مرض موت میں) بی بی
میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع فرمایا اور ہم تیس آدمی تھے پس آپنے ہمکو وداع فرمایا اور سلام کیا اور ہمارے لئے دعا اور
نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے امتیوں میں سے جو کوئی تم سے ملے (بعد والے اول والوں کو
(بعد والے بعد والوں کو) اسطرح قیامت تک میرا اسلام پہنچاؤ۔ سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر شفقت
امت پر تھی کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس سے محروم نہیں رہ سکتا۔ شاباش اللہ کیسی شاندار حدیث ہے کہاں
ہم اور کہاں زمانہ رسول اتنی صدیوں کے بعد آپکا شفقتانہ سلام ہمکو پہنچ رہا ہے الحمد للہ اٹھائیس واسطوں سے
مجھکو یہ سلام پہنچا ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

قال الغيطي حديث حسن باعتبار تعدد طرقه وثقة رجاله سوى الحسن العرني لكنه توبع عن مرة من غير وجه والاسانيد عن مرة متقاربة كما قاله البزار انتهى۔

الحديث الثلثون[٣٠] المسلسل برواية نبينا محمد سيد الانام عن سيدنا ابراهيم خليل الرحمن عليهما الصلوٰة والسلام باقرائه لهذه الامة السلام و اخباره بغراس دار السلام ففيه فضيلة عظيمة باتصال سندنا بالخليل ونبينا محمد السيد الجليل وقد من الله تعالىٰ به على هذا العبد الذليل فجعل لي سندًا متصلًا بخليله ابراهيم عليه الصلوة والتسليم

اخبرني العلامة الشيخ عبد الله القدومي النابلسي اخبرني الشيخ

٣٠ ع

[٣٠] یہ تیسویں حدیث نہایت عظیم الشان ہے اس میں وہ مبارک سلسلہ ہے کہ شب معراج میں جب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ملاقات ہوئی تو آپنے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اپنی امت کو میرا اسلام پہنچا کر یہ پیام سنا دو کہ زمین جنت میں درخت لگائیں (اسکی تشریح آگے آتی ہے) سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور کتنی فضیلت والی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سلام پھر معراج شریف میں کہا ہوا اسلام ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے آپکی امت کو پہنچ رہا ہے۔ اور اللہ پاک کا لاکھوں شکر ہے کہ ایسا مبارک سلام سند متصل صحیح کے ساتھ مجھ مسکین تک پہنچا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے رسول کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات تک اٹھائیس واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

عبد الرحمن الكزبري عن[3] ابيه محمد الكزبري الدمشقي عن[4] احمد بن عبيد
العطار الدمشقي عن[5] العلامة العجلوني محدث الشام عن[6] محمد بن علي
الكاملي الشافعي عن[7] محمد البطنيني عن[8] المحقق الشمس محمد الميداني
عن[9] احمد الطيبي الكبير عن[10] السيد كمال الدين الحسيني عن[11] جمال الدين
ابن جماعة عن[12] البرهان الشامي عن[13] ابن العطار عن[14] الامام
محي الدين النووي قال في تهذيبه اخبرنا[15] ابو محمد عبد الرحمن
ابن ابي عمر محمد بن احمد بن قدامة المقدسي انبانا[16] ابو حفص ابن طبرزد
انبانا[17] ابو الفتح الكرخي انبانا[18] القاضي ابو عامر انبانا[19] ابو محمد الجراحي انبانا[20]
ابو العباس المحبوبي انا[21] ابو عيسى الترمذي انا[22] عبد الله بن ابي زياد
انبانا[23] سيار انبانا[24] عبد الواحد بن زياد عن[25] عبد الرحمن بن اسحاق
عن[26] القاسم بن عبد الرحمن عن[27] ابيه عن[28] ابن مسعود رضي الله تعالى

---

[1] حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے (آسمان ہفتم میں) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کو میری طرف سے سلام فرمائے اور انہیں اس بات کی خبر دیجئے کہ جنت کی زمین پاک اور عمدہ (مشک و زعفران کی) اور اسکا پانی نہایت شیریں (اور لذیذ) ہے۔ اور وہ زمین ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کا پڑھنا اس زمین میں درخت بٹھانا ہے یعنی جو مسلمان جتنے مرتبہ یہ کلمات پڑھیگا اتنے ہی درخت اسکے لئے جنت کی اس زمین میں بٹھائے جائینگے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنت کی تمام زمین خالی پڑی ہے اور ہم سے اعمال صالحہ صادر ہونیکے بعد اس میں درخت وغیرہ لگینگے۔ اسلئے کہ وہ تو اپنی تمام نعمتوں اور درختوں اور حور و قصور کیساتھ اب بھی تیار اور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنات تجری من تحتها الانهار۔ بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ جنت میں موجودہ باغات کے علاوہ کچھ خالی زمین بھی ہے تاکہ مومنین اپنی حسب خواہش تسبیح و تحمید وغیرہ پڑھنے سے اس میں درخت بٹھائیں اور وہاں جانے کے بعد انکے پھل پائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراھیم لیلۃ اسری
بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ
طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ قال الترمذی
حدیث حسن انتھی تلت وروی ابن ماجہ والحاکم والطبرانی عن ابی ھریرۃ رض

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الحادی والثلثون المسلسل بالاذان فی اذن الحزین لدفع الحزن	علیہ وسلم تک اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

وبالسند السابق الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا
شیخنا الامام المحدث جمال الدین یوسف بن محمد بن مسعود السرمری
رحمہ اللہ مشافھۃ اخبرنا شیخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن
محمود المقری اخبرنا شیخنا ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن
ابی الجیش انا ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی

۳۱ کیسویں حدیث اس میں رنجیدہ وغمزدہ کا رنج وغم دفع ہونے کے لئے اس کے کان میں اذان دینے کا سلسلہ مذکور ہے اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ اے علی اپنے گھر والوں سے کسی کو کہو تمہارے کان میں اذان کہے اس لئے کہ وہ غم کی دوا ہے پس حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میرا غم زائل ہو گیا پس حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا پس اسکو صحیح پایا اسی طرح اس کے اکثر راوی کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

انا والدی انا محمد بن ناصر الحافظ انا ابو بکر محمد بن احمد بن
علی بن خلف انا ابو عبد الرحمن السلمی انا عبد اللہ بن موسی السلمی
انا الفضل بن عباس الکوفی حدثنا الحسن بن ھارون الصبی ثنا
عمر بن حفص بن غیاث عن ابیہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی
ابن الحسین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنھم
قال رانی النبی رضی اللہ علیہ وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب
اراک حزینا قلت ھو کذالک قال فمر بعض اھلک یؤذن
فی اذنک فانہ دواء للھم قال ففعلت فزال عنی۔
قال الحسین رضی اللہ تعالی عنہ جربتہ فوجدتہ کذالک قال
علی بن الحسین جربتہ فوجدتہ کذالک قال محمد بن علی جربتہ
فوجدتہ کذالک قال جعفر بن محمد جربتہ فوجدتہ کذالک
قال حفص بن غیاث جربتہ فوجدتہ کذلک قال عمر بن حفص جربتہ
فوجدتہ کذلک قال الحسن بن ھارون جربتہ فوجدتہ
کذلک قال الفضل جربتہ فوجدتہ کذلک قال عبد اللہ بن موسی
جربتہ الخ قال ابو عبد الرحمن جربتہ الخ قال ابو بکر جربتہ الخ قال

عبد الرحمن بن الجوزی لم اسمع ابن ناصر یقول فیہ شیئا بلی جربتہ انا
فوجدتہ کذلک قال[14] قال ابو محمد یوسف جربتہ فوجدتہ کذلک قال[15]
عبد الصمد جربتہ الخ قال ابو الربیع جربتہ الخ قلت ولم اسمع شیخنا
السرمری[16] ای الجزری ۱۲ یقول فیہ شیئا ولکن جربتہ الخ ھذا احدیث حسن التسلسل
لم ار فی رجالہ من تکلم فیہ بقدح واللہ تعالی اعلم

اس سلسلہ میں محمد بن رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والثلثون[32] المسلسل بالقنوت فی صلوۃ الصبح	علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں[26]

۳۲

وبالسند الی الامام الجزری[1] قال فی اسنی المطالب رأیت شیخنا
الامام العالم الزاھد المقرئ المحدث ابا محمد محمد بن محمد بن محمد بن
محمد بن محمد النسائی وکان یقنت فی صلوۃ الصبح قرأیت الامام[12]
شیخنا المحدث سعید الدین محمد بن مسعود الکازرونی وکان یقنت
فی صلوۃ الصبح قاخبرنا شیخنا ظھیر الدین اسمعیل بن المظفر بن[13]
محمد ورأیتہ یقنت فی صلوۃ الصبح قاخبرنا ابو بکر عبد اللہ بن[14]

[1] یہ تیسویں حدیث ہے اور اسکا ہر راوی امام جزری سے حضرت علی تک یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو دیکھا کہ وہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔
مذہب احناف وتر کے سوا اور نماز وں میں قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں البتہ نوازل میں ثابت ہے اسکی تحقیق آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفرلہ

محمد بن شابور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا ١٥ ابو المبارك
عبد العزيز بن محمد بن منصور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا ١٦
ابو مسعود سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان ورأيته يقنت الخ
اخبرنا ١٧ ابو صالح احمد بن عبد الملك النيسابوري ورأيته يقنت الخ حدثنا ١٨
ابو الحارث محمد بن عبد الرحيم بن الحسن بن سليمان ورأيته يقنت الخ
حدثنا ١٩ ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن حمويه ورأيته يقنت الخ
قال سمعت ٢٠ السيد ابا جعفر محمد عبد الله بن علي بن عبد الله بن الحسن
ابن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ورأيته يقنت الخ يقول ٢١
صليت خلف ابي عمران ورأيته يقنت في الركعة الثانية من صلوة الصبح
وحدثني ٢٢ ان اباه كان يفعل ذلك قال ٢٣ حدثني ابي وقد رأى اباه عليا
يفعل ذلك قال ٢٤ حدثني ابي عبد الله بن الحسن ان اباه كان يفعل ذلك
قال ٢٥ حدثني ابي الحسن بن علي وكان يذكر عن ٢٦ ابيه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يدع القنوت في الركعة
الثانية من صلوة الصبح حتى توفي صلى الله عليه وسلم
هذا حديث غريب بهذا السياق وهذا

الاسناد وله شاهد من حديث انس بن مالك ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يقنت في الصبح حتى فارق الدنيا
رواه الحاكم في الاربعين الكبرى له وقال حديث صحيح انتهى قال
الجامع المسكين هذا الحديث وغيره من الاحاديث
الواردة في قنوته صلى الله عليه وسلم في الفجر وغيره كلها محمولة على
قنوت النوازل قال العلامة القاري في شرح مسند الامام
الاعظم واما ما رواه الدارقطني وغيره عن انس رضي الله
تعالى عنه ما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت في الصبح
حتى فارق الدنيا فمعارض بان شبابة روى عن قيس بن ربيع
عن عاصم بن سليمان قال قلنا لانس بن مالك ان قوما يزعمون ان

---

١ امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کی شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپنے وفات پائی اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب اربعین کبریٰ میں روایت کی ہے اھ بندہ مسکین کہتا ہے کہ یہ حدیث اور اسکے سوا اور قنوتی احادیث نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے متعلق وارد ہیں وہ سب کی سب قنوت نوازل پر محمول ہیں۔ علامہ علی قاری نے شرح مسند امام اعظم میں فرمایا ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ جسکو دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ انس رضی اللہ عنہ کی دوسری ایک حدیث کی معارض ہے جسکو شبابہ نے قیس سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک جماعت اسبات کا زعم کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے پس حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ماہ قنوت

بقیہ بر صفحہ (٦٢٠)

النبی لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم شھرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاء المشرکین وروی
الطبرانی عن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس شھرین فلم یقنت
فی صلوٰۃ الغداۃ اھ وقال شیخ مشائخنا العلامۃ عابد السندی
فی شرحہ لمسند الامام الاعظم واما ما فی البخاری عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یقنت فی الرکعۃ الاخیرۃ من
صلوٰۃ الصبح بعد ما یقول سمع اللہ الخ فیدعو للمؤمنین ویلعن
الکفار فمحمول علی قنوت النوازل کما اختارہ بعض اھل
الحدیث انہ علیہ السلام لم یزل یقنت فی النوازل وھو وجہ
ظاھر للجمع بین الروایات ویدل علیہ ما اخرجہ ابن حبان بسند

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۹) جس میں قبائل مشرکین پر بد دعا فرماتے تھے۔ اور طبرانی نے غالب بن فرقد طحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو ماہ رہا لیکن انہوں نے صبح میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ اور علامہ عابد سندی شرح مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صبح کی دوسری رکعۃ میں سمع اللہ کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور اس میں مومنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے تھے وہ قنوت نوازل پر محمول ہے جیسا کہ بعض محدثین نے اختیار کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوازل میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے اور روایات میں تطبیق دینے کے لئے یہ وجہ ظاہر ہے۔ اور ابن حبان کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے جسکو انہوں نے سند صحیح کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا یا بددعا کرتے تو پڑھتے تھے انتہی مختصرا پس حاصل یہ ہے کہ ہمارے پاس نماز صبح میں دائما قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ سوا وتر کے تمام نماز کے وقت نماز نفل فرض

بقیہ حاشیہ صفحہ (۶۲۱) پر

صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقنت فی صلوٰۃ الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم انتھی مختصرا فالحاصل ان القنوت لم یثبت عندنا دائما فی صلوٰۃ الصبح الا فی الوتر الا فی النوازل فانہ حینئذ یشرع القنوت فی الفجر وغیرہ کما یثبت من الروایات الصحیحۃ وقد اوردتھا وبحثت علی ھذہ المسئلۃ وبسطتھا فی الدر الساطعۃ فی المسائل النافعۃ وفی رسالۃ القنوت فی النوازل

ثبت

الحدیث الثالث والثلثون المسلسل بقراءۃ آیۃ الکرسی عند النوم

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۹) واسطے ہیں۔

۲۳

اخبرنی العلامۃ الشیخ عبد الباری اخبرنی مولانا السید علی ظاھر الوتری انا الشیخ عبد الغنی عن الشیخ محمد عابد عن صالح الفلانی عن محمد بن سنۃ عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن النور علی الزیادی عن السید یوسف بن عبد اللہ الارمونی عن الجلال السیوطی عن التقی بن فھد عن الامام الجزری اخبرنا الامام العالم المحدث الکبیر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۰) بیشک شروع ہے۔ اور میں نے اس مسئلہ کو در ساطعہ اور رسالہ قنوت فی النوازل میں خوب شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے جسکا جی چاہے وہاں دیکھے ۱۲

لہ تینتیسویں حدیث ہے اس میں سونے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا سلسلہ مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

ابو المظفر یوسف بن محمد السرمری الحنبلی رحمہ اللہ تعالی مشافھۃ منہ
لی بمنزلہ من المدرسۃ الحنبلیہ داخل مشق المحروسۃ فی الثالث
عشر من ذی الحجہ سنۃ ست وستین وسبع مائۃ انا[14] ابو الثناء
محمود بن محمد الدقوقی انا[15] ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابی الجیش
البغدادی انا[16] ابو محمد یوسف ابن الامام ابی الفرج عبد الرحمن
ابن علی بن الجوزی البکری انا[17] والدی انا[18] محمد بن ناصر الحافظ انا[19]
محمد بن علی بن میمون انا[20] محمد بن علی العلوی حدثنا[21] محمد بن عبد اللہ
ابن المطلب ثنا[22] عبد اللہ بن ابی سفیان القرشی ثنا[23] ابراھیم بن
عمر السکسکی ثنا[24] محمد بن شعیب بن شابور حدثنی[25] عثمان بن ابی العاتکۃ
الھلالی عن[26] علی بن یزید انہ اخبرہ[27] ان ابا عبد الرحمن القاسم بن عبد الرحمن
اخبرہ عن[28] ابی امامۃ الباھلی انہ سمع علی[29] بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
یقول ما ادری رجلا ادرک عقلہ الاسلام او ولد فی الاسلام حیث

---

[1] ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان عاقل کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اسکو شب میں آیۃ الکرسی پڑھے بغیر سونا مناسب نہیں سمجھتا ہوں پھر فرمایا کہ اگر تم جان لیتے کہ وہ آیت کیا چیز ہے یا فرمایا کہ اسکے پڑھنے میں کیا فائدہ ہے تو کسی حال میں اسکا پڑھنا ترک نہ کرتے تحقیق مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد میں نے کبھی اسکا پڑھنا ترک نہیں کیا۔ (منہ)

بقیہ بر صفحہ (٦٢٣)

لیلۃ حتی یقرأ ھذہ الآیۃ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم الی آخرھا
ثم قال لو تعلمون ما ھی او قال ما فیھا لما ترکتموھا علی حال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی قال "اعطیت ایۃ الکرسی من کنز
تحت العرش ولم یؤتھا نبی کان قبلی" قال علی فما بت
لیلۃ قط منذ سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقرأھا ولا ترکتھا
منذ سمعت ھذا الخبر من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو امامۃ ما ترکت قرأتھا منذ سمعت
ھذا من علی رضی اللہ عنہ قال القاسم وانا ما ترکت قرأتھا کل لیلۃ منذ
حدثنی ابو امامۃ بفضلھا حتی الآن قال علی بن یزید واخبرک
انی ما ترکت قرأتھا فی کل لیلۃ منذ حدثنی القاسم بفضلھا قال
ابن ابی العاتکۃ وانا فما ترکت قراءتھا فی کل لیلۃ منذ بلغنی فضل
قرأتھا قال ابن شابور وانا ما ترکت قرأتھا فی کل لیلۃ منذ بلغنی
فضل قرأتھا قال ابراھیم وانا فما ترکت قرأتھا منذ بلغنی ھذا
الحدیث قال عبد اللہ بن ابی سفیان وانا فما ترکت قرأتھا منذ کتبت

---

* بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۲ تک اسکو نہ پڑھ لیا ہرگز نہ سویا۔ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت علی سے یہ سنا اسکا پڑھنا نہ چھوڑا۔ اسی طرح اسکا ہر راوی کہتا ہے حتیٰ کہ میرے شیخ مولانا عبد الباری تک یہ سند پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ۔

هذا الحديث فى فضل قرأتها قال ابن المطلب وانا بحمد الله فما تركت
قرأتها منذ كتبت هذا الحديث قال العلوى وما تركت قرأتها فى
كل ليلة قبل المنام وفى دبر كل صلوة مفروضة منذ بلغنى فضل قرأتها
ق ابن ميمون وما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث واقرأها بعد
كل صلوة ق ابن ناصر ما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث ق عبد الرحمن
بن الجوزى وانا فما تركت قرأتها عقيب الصلوات منذ بلغنى هذا
الحديث ق ابو محمد دلاه وانا ما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا
الحديث ق عبد الصمد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث
ق ابو الثناء وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث ق الامام
السرهرى وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال الجزرى
وانا فما تركت قرأتها كل ليلة منذ بلغنى هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغنى حديث فضلها قال
ابن فهد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال السيوطى
وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال السيد الادميونى
وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال على الزيادى و

انا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشريف وانا ما تركت
قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد بن سنة وانا فما تركت قرأتها
منذ بلغني هذا الحديث قال الفلاني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني
هذا الحديث قال محمد عابد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الشيخ عبد الغني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الوتري واما انا فما تركت قرأتها غالبا عقيب المكتوبات وعند ارادة
النوم منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشيخ عبد الباري وانى
بحمد الله كنت مواظبا عليها قبل ان يبلغني هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت
بعده قلت وانى بحمد الله تعالى كنت مواظبا عليها قبل ان يبلغني
هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني
هذا الحديث وما تركت بعده قال الجزري في اسنى المطالب
(حديث) صالح الاسناد رواه ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد
حسن ولفظه ما اري احدا يعقل دخل في الاسلام فينام حتى يقرأها
ورواه عنه ابن مردويه في تفسيره من حديث علي رضي الله عنه

ایضا من حدیث المغیرۃ ابن شعبۃ وجابر وامامۃ قرأتھا عقیب
الصلوات المکتوبۃ فاخبرنا بہ الحسن ابن احمد بن ھلال الدقاق
مشافھۃ عن علی بن احمد المقدسی اخبرنا ابو المکارم اللبان فی
کتابہ اخبرنا ابو علی الحداد اخبرنا ابو نعیم الحافظ اخبرنا ابو الشیخ
ابن حبان حدثنا الولید ثنا محمد بن الحسین بن یونس ثنا کثیر بن یحیی
ثنا حفص بن عمر الرقاشی حدثنا عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی
ابن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنھم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ آیۃ الکرسی فی
دبر الصلوۃ المکتوبۃ کان فی ذمۃ اللہ الی الصلوۃ الاخری
(و اخبرنا) ابو علی الحسن بن ھبل الصالحی فیما قرئ علیہ واجازنیہ اخبرنا
علی بن احمد کذلک اخبرنا محمد بن ابی زید فی کتابہ اخبرنا محمود
ابن اسمٰعیل الصیرفی اخبرنا احمد بن محمد بن فاذشاہ انا سلیمان
ابن احمد الحافظ ثنا محمد بن الحسن بن لیسان ثنا الحسین بن بشر
الطرسوسی عن محمد بن حمیر عن محمد بن زیاد الالھانی عن ابی

ف۵ جو شخص نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں رہتا ہے ۱۲

امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ آية الكرسي
دبر كل صلوة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت
(هذا) حديث حسن صحيح الاسناد رواه الطبراني في معجمه ورواه
ابن مردويه في تفسيره من هذا الطريق ورواه النسائي في اليوم
والليلة عن الحسين بن بسر به وأخرجه ابن حبان في صحيحه من طريق
محمد بن حمير وهو الحمصي من رجال البخاري عن محمد بن زياد
الالهاني الحمصي وهو ايضا من رجال البخاري وهذا اسناد على
شرط البخاري - والعجب من ابن الجوزي كيف ادخله في كتاب
الموضوعات انتهى -

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ تک	الحديث الرابع والثلثون[٣٤] المسلسل بالسماع في يوم العيد	(۲۴) یا (۲۵) واسطے ہیں۔

حدثني الحافظ المحدث الشيخ شعيب المغربي بمكة المكرمة في يوم عيد الفطر

٣٤ ؎

؎ ۱ (دوسری حدیث میں اسطرح آیا ہے) جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے اسکو داخل جنت ہونے کیلئے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

؎ ۲ یہ چونتیسویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عید کے روز سنا اسیطرح یہ سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے روز سنی ہے سالحدیث میں بھی اسکو متعدد اشیاخ سے عید کے روز سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

قال سمعت العلامة سليم البشري كذلك قال سمعت احمد ملا كذلك عن
الامير الصغير عن والده عن علي العدوي عن محمد عقيلة عن حسن
العجيمي عن البابلي ح وحدثني العلامة المحدث الحبيب حسين في يوم
عيد الفطر ح واجازني به العلامة ابو الفيض الصديقي في يوم
عيد الاضحى قالا سمعناه من العلامة محمد الفاسي في يوم عيد
عن محمد بن علي الحبشي المصري عن محمد السلوي العثماني عن محمد
صالح البخاري عن رفيع الدين في يوم عيد عن محمد بن عبد الله في
يوم عيد عن البصري مثله عن البابلي عن سالم السنهوري عن الشمس
محمد العلقمي عن الجلال السيوطي انا به ابو عبد الله بن مقبل الحلبي عن
محمد بن احمد المقدسي عن ابي الحسن بن البخاري عن ابي حفص
ابن طبرزد انا ابو المواهب ابن صلوك سماعا في يوم عيد انا القاضي
ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا ابو احمد ابن الظريف بجرجان في يوم عيد
ح وقد سمعته كذلك عن العلامة الفقيه محمد عبد الحق النقشبندي
في يوم عيد عن مولانا قطب الدين عن مولانا اسحاق عن مولانا
عبد العزيز عن والده قال شافهني ابو طاهر ان لم يكن في يوم عيد

فعلا فاجازة عن[۷] احمد النخلی ان لم یکن فعلا یوم عید فاجازة ۲
سمعت[۸] محمد البابلی بالمسجد الحرام فی یوم عید الفطر عن[۹] ابی النجا
سالم السنهوری عن[۱۰] محمد العلقمی عن[۱۱] الجلال السیوطی[۱۲] انا الحافظ
تقی الدین محمد الهاشمی سماعا علیه فی یوم الفطر بین الصلوة والخطبة
انا[۱۳] الحافظ ابو حامد محمد سماعا علیه فی یوم عید الفطر[۱۴] انا ابو عبد الله
محمد الانصاری سماعا علیه فی یوم عید الفطر[۱۵] انا الحافظ ابو عمرو عثمان
النوزی سماعا علیه فی یوم عید الفطر[۱۶] انا ابو الحسن علی الجمیزی سماعا
علیه فی یوم عید فطر[۱۷] انا الحافظ ابو طاهر السلفی سماعا علیه فی یوم
عید انا[۱۸] ابو محمد عبید الله بن علی بن الاینوسی ببغداد فی یوم عید
اضحی انا[۱۹] القاضی ابو الطیب الطبری فی یوم عید انا[۲۰] ابو احمد بن الغطریف
بجرجان فی یوم عید انا[۲۱] ابن فاهب الوراق فی یوم عید ۲ انا[۲۲] ابو عبد الله
احمد بن محمد فی یوم عید انا[۲۳] ابن جریج فی یوم عید ثنا[۲۴] عطاء بن رباح
فی یوم عید ۲ انا[۲۵] ابن عباس رضی الله تعالی عنهما فی یوم عید قال[۲۶] شهدت
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم عید فطر او اضحی فلما فرغ

---

۱ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ
کے موقع پر نماز عید کے لئے حاضر ہوا۔ بقیہ صفحہ آئندہ

من الصلوٰۃ اقبل علینا بوجھہ فقال "ایھا الناس قد اصبتم خیرا ممن
احب ان ینصرف فلینصرف ومن احب ان یقیم حتی یسمع
الخطبۃ فلیقم" قال السیوطی غریب بھذا السیاق وفی اسنادہ مقال
وقد اخرجہ ابو داؤد وابن ماجۃ والنسائی من حدیث الفضل بن موسی
الشیبانی عن ابن جریج عن عطاء نحوہ ولفظ ابن ماجۃ وصلی
بنا العید ثم قال قد قضینا الصلوٰۃ فمن احب ان یجلس للخطبۃ
فلیجلس ومن احب ان یذھب فلیذھب - وللحدیث طرق
اخر مسلسلۃ من حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفیھا
ضعف شدید قالہ ابن الطیب وخرجہ الحاکم من حدیث یوسف
وقال انہ صحیح علی شرطھما والدیلمی ایضا فی مسند مسلسلا قالہ ایضا
ابن الطیب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ لوگو تمنے بھلائی
کو حاصل کر لیا پس اب جو جانا چاہے جائے اور جو ساعت خطبہ کے لئے ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہرے ۱۲
ل ابن ماجہ کی روایت میں اسطرح وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز عید پڑھانے کے بعد فرمایا
کہ ہم نے نماز تو ادا کر لی پس اب جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے جائے ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھ بیس واسطے ہیں۔	الحدیث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم عاشورا	ع ۳۵

سمعت الحافظ العلامۃ المحدث الشیخ شعیب المغربی فی یوم عاشوراء ۲ سمعت السید علی البلاوی المصری فی یوم عاشوراء ۳ سمعت الامیر الصغیر فی یوم عاشوراء ۴ سمعت الامیر الکبیر یوم عاشوراء ح وسمعت العلامۃ الامام بالمسجد الحرام مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکۃ المکرمۃ مولانا صالح کمال والعلامۃ الفہامۃ مولانا المحدث ابا الخیر الشیخ احمد جمال المکیین فی یوم عاشوراء قالا سمعنا السید علی ظاہر الوتری یوم عاشوراء ۳ سمعت احمد منۃ اللہ المصری یوم عاشوراء ۴ سمعت الامیر الکبیر یوم عاشوراء ۵ سمعت عن الشیخ ابی الحسن علی السقاط یوم عاشوراء ۶ سمعت الشیخ محمد الزرقانی یوم عاشوراء ح والبلاوی ایضا عن ابراہیم السقا یوم عاشوراء ۲ عن الشیخ مصطفی المبلط یوم عاشوراء عن محمد

ع ۳۵ یہ ۳۵ ویں حدیث ہے۔ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عاشوراء کے روز سنا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور بحمداللہ میں نے بھی اسکو کئی شیوخ سے بروز عاشوراء سنا ۱۲ محمد عبدالہادی غفراللہ ذنوبہ۔

الزرقانی یوم عاشوراء سمعت والدی الشیخ عبد الباقی یوم عاشوراء
سمعت الشیخ علی الاجهوری یوم عاشوراء سمعت الشیخ سالم السنهوری
یوم عاشوراء سمعت الامام النجم الغیطی یوم عاشوراء سمعت
امین الدین محمد بن ابی الجواد بن البخاری یوم عاشوراء سمعت
فخر الدین محمد السیوطی یوم عاشوراء بقراءة عثمان الدیمی سمعت
ابا الفرج ابن الشیخ یوم عاشوراء سمعت ابا الحسن علی بن اسمعیل بن قریش یوم
عاشوراء سمعت عبد العظیم المنذری یوم عاشوراء سمعت علی ابی حفص عمر بن
طبرزد یوم عاشوراء سمعت علی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الانصاری یوم عاشوراء
ابانا ابو محمد علی بن الحسن الجوهری یوم عاشوراء ابانا ابو الحسن
علی بن محمد بن احمد بن کیسان یوم عاشوراء ابانا یوسف بن یعقوب
القاضی یوم عاشوراء ابانا ابو الربیع یوم عاشوراء ابانا حماد بن
زید یوم عاشوراء عن غیلان بن جریر یوم عاشوراء عن عبد الله
ابن معبد الزمانی بالمیم یوم عاشوراء عن ابی قتادة قال ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال "صیام یوم عاشوراء انی احتسب
علی الله عز وجل ان یکفر السنة التی قبلها" هذا حدیث صحیح

(۱) یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز
عاشورہ کے روزے سے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگے۔ گناہوں سے مراد
(بقیہ صفحہ آئندہ)

الفرد به مسلم وقال كل واحد من الرواة سمعته في يوم عاشوراء قلت والمراد بالذنوب الصغائر لان الكبيرة لا يكفرها الا التوبة وان لم يكن الصغائر يرجى التخفيف من الكبائر كذا قاله الامام النووي في شرح مسلم

٣٦

الحديث السادس والثلاثون المسلسل بالسادة الاشراف في غالبه وهي اربعون حديثا بسند واحد

اسکی سند میں چھ سے سو تک سادات ہیں۔ عبدالہادی عفی عنہ

اروية عن العلامة الحبيب حسين بن السيد محمد الحبشي عن والده عن السيد طاهر بن حسين بن طاهر عن السيد عبد الرحمن ابن علوي مولى الطيحاء عن السيد عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه عن الشيخ ابراهيم الكردي ابا الامام زين العابدين بن عبد القادر الطبري عن والده محي الدين عبد القادر بن محمد بن يحيى عن جده يحيى بن مكرم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صغیرہ ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ سوا توبہ کے نہیں بخشے جاتے اور اگر صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف ہونیکی امید ہے۔ امام نووی رحمہ نے شرح مسلم میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفراللہ لہ

۱ یہ ۳۶ ویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے اکثر راوی سادات ہیں یعنی ایک سید دوسرے سید سے راوی ہے اور یہ ایک ہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں ۱۲ محمد عبدالہادی غفراللہ ذنوبہ

ابن محمد محب الدين الاخير بن محمد رضى الدين الاخير بن محمد محب الدين
الاوسط بن شهاب الدين احمد بن رضى الدين الكبير عن جده المحب
الاخير عن عم ابيه الامام ابى اليمن محمد عن ابيه الشهاب احمد عن
ابيه الامام رضى الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم بن ابى بكر بن محمد بن
ابراهيم بن ابى بكر بن على بن فارس الحسنى الطبرى المكى قال انا به الثقة الصدوق
ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد الله بن دحروج المكى فى الحرم الشريف قال انا به السيد الشريف
بقية السادة نجل فخر الدين ابو جعفر احمد بن محمد بن جعفر الحسينى قال انا بها
الامام الاوحد سراج الدين محمد بن على بن ياسر الانصارى قال حدثنا
بها السيد الاطهر بقية السادة ببلخ شرف الدين ابو محمد الحسن بن
على بن الحسن بن عبيد الله بن على بن الحسن بن الحسين بن جعفر الحجة بن
عبد الله بن الحسين الاصغر بن على زين العابدين بن الحسين السبط
ابن على كرم الله وجهه ورضى عنهم قال حدثنا والدى على يعنى ابن ابى
طالب سنة ٦٢ حدثنى والدى ابو طالب الحسن النقيب سنة ٢٤ حدثنى
والدى عبيد الله ثنى والدى محمد ثنى والدى عبيد الله ثنى
والدى على ثنى والدى الحسن ثنى والدى الحسين وهو اول من دخل

بلج ق۲ ثنی[۲۶] والدی جعفر الملقب بالحجۃ ثنی[۲۷] والدی عبد اللہ ھو الاعرج
ثنی[۲۸] والدی الحسین الاصغر ثنی[۲۹] والدی علی زین العابدین قال ثنی[۳۰]
والدی الشھید احد الریحانتین الحسین ق۲ حد ثنی[۳۱] والدی امیر المؤمنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ ق۲ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
"لیس[۵۱] الخبر کالمعائنۃ" وبھذا الاسناد قال "الحرب[۵۲]
خدعۃ" وبہ الیہ ق۲ "المسلم[۵۳] مرأۃ المسلم" وبہ الیہ ق۲ "المستشار[۵۴]
مؤتمن" وبہ الیہ ق۲ "الدال[۵۵] علی الخیر کفاعلہ" وبہ الیہ
قال "استعینوا[۵۶] علی الحوائج بالکتمان" وبہ الیہ قال
"اتقوا[۵۷] النار ولو بشق تمرۃ" وبہ الیہ ق۲ "الدنیا[۵۸] سجن
المؤمن وجنۃ الکافر" وبہ الیہ ق۲ "الحیاء[۵۹] خیر کلہ"

۵۱ سنی ہوی بات دیکھی ہوی کی جیسی نہیں ہوسکتی یعنے دیکھی ہوی چیز پر جسقدر یقین ہوتا ہے اسقدر یقین سنی ہوی بات پر نہیں ہوتا مثل مشہور ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۵۲ مگر بعض خبریں اس سے مستثنی ہیں ۱۲ ۵۲ جنگ کرنے ۱۲ ۵۳ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آئے تو دوسروں کے روبرو اسکو ظاہر نکرے بلکہ صرف اسی شخص پر ظاہر کرے کہ جس میں وہ عیب نظر آیا ہے یہی صفت آئینہ کی ہے کہ جسکے چہرہ میں کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے وہ عیب فقط اسی پر ظاہر کرتا ہے ہر مسلمان اس صفت کو اختیار کرنا چاہیے سبحان اللہ کیا عمدہ مثال اور خوب نصیحت ہے حق تعالی سب مسلمانوں کو اسپر عمل نصیب فرمائے ۱۲ ۵۴ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے یعنے کوئی شخص جب کسی سے مشورہ لینا چاہتا ہے تو اس سے اپنی مخفی باتیں اور دلی بھید ظاہر کرتا ہے پس مستشار کو چاہیے کہ اسکی باتوں کو بطور امانت محفوظ رکھے یعنے کسی دوسرے پر ظاہر نکرے ۱۲ ۵۵ نیک کام کیجانب رہنمائی کرنیوالا اسکے کرنیوالے کے مانند ہے۔ یعنے اس رہنمائی کرنے والیکو بھی اس نیک عمل کا ثواب ملیگا ۱۲ ۵۶ اپنی حاجتوں کے برآنے کے لئے پوشیدگی سے مدد لو ۱۲ ۵۷ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہو یعنے زیادہ خیرات نکرسکو تو کوئی حقیر اور قلیل چیز مثلاً کھجور کا ٹکڑا ہی سہی راہ خدا میں دیکر اپنے کو عذاب جہنم سے بچاؤ۔ اس حدیث سے صدقہ وخیرات کی بڑی فضیلت ثابت ہوی ۱۲ ۵۸ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے ۱۲ ۵۹ حیا ب کی سب اچھی ہے ۱۲

وبہ الیہ قہ ”عدۃ[٥١٠] المؤمن کاخذ الکف“ وبہ الیہ قہ ”لا یحل[٥١١] لمؤمن ان یھجر اخاہ فوق ثلاثۃ ایام“ وبہ الیہ قہ ”لیس[٥١٢] منا من غشنا“ وبہ الیہ قہ ”ما[٥١٣] قل وکفی خیر مما کثر والھی“ وبہ الیہ قہ ”الراجع[٥١٤] فی ھبتہ کالراجع فی قیئہ“ وبہ الیہ قہ ”البلاء[٥١٥] موکل بالمنطق“ وبہ الیہ قہ ”الناس[٥١٦] کاسنان المشط“ وبہ الیہ قہ ”الغنی[٥١٧] غنی النفس“ وبہ الیہ قہ ”السعید[٥١٨] من وعظ بغیرہ“ وبہ الیہ قہ ”ان[٥١٩] من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا“ وبہ الیہ قہ ”عفو[٥٢٠] الملوک ابقاء للملک“ وبہ الیہ قہ ”المرء[٥٢١] مع من احب“ وبہ الیہ قہ ”ما[٥٢٢] ھلک امرأ

---

٥١٠ مومن کا وعدہ گویا ہاتھ پکڑ لینا ہے ١٢ ٥١١ کسی مومن کو اپنے مومن بھائی سے تین روز سے زیادہ (کینہ کے ساتھ) جدا رہنا حلال نہیں ١٢ ٥١٢ جسنے ہمکو دھوکہ دیا وہ ہم سے نہیں ہے ١٢ ٥١٣ لہو لینے کھیل میں ڈالنے والی بہت چیز سے کفایت کرنیوالی تھوڑی چیز بہتر ہے ١٢ ٥١٤ کیسکو دیدی ہوئی چیز واپس لینے والا گویا اپنی قے کی ہوئی چیز واپس لیتا ہے ١٢ ٥١٥ بلا باتوں کے سپرد کی گئی ہے یعنے زیادہ باتیں کرنیوالے کی زبان سے غالباً ایسی باتیں نکلجاتی ہیں جو وبال جان ہوتی ہیں لہذا زبان کی حفاظت ضرور ہے ٥١٦ لوگ گویا کنگھی کے دانت ہیں ٥١٧ توانگری دل کی توانگری ہے ٥١٨ نیک بخت وہ ہے جو غیر کی حالت سے عبرت و نصیحت اختیار کرے ٥١٩ بیشک بعض شعر حکمت اور بیشک بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں ١٢ ٥٢٠ بادشاہوں کی بخشش ملک قائم رہنے کا باعث ہے ١٢ ٥٢١ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہیگا اسکی تشریح سولہویں مسلسل حدیث کے حاشیہ میں گزر چکی ہے ١٢ ٥٢٢ اپنی قدر کو پہچاننے والا ہلاک نہیں ہوتا ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

عرف قدره" وبہ الیہ ق "الولد[۲۳] للفراش وللعاهر الحجر" و
بہ الیہ ق "الید[۲۴] العلیا خیر من الید السفلی" وبہ الیہ ق "لا یشکر
اللہ من لا یشکر الناس" وبہ الیہ ق "حبک[۲۶] الشیئ یعمی ویصم"
وبہ الیہ ق "جبلت[۲۷] القلوب علی حب من احسن الیہا وبغض
من اساء علیہا" وبہ الیہ ق "التائب[۲۸] من الذنب کمن
لا ذنب لہ" وبہ الیہ ق "الشاہد[۲۹] یری ما لا یری الغائب"
وبہ الیہ ق "اذا[۳۰] اتاکم کریم قوم فاکرموہ" "الیمین[۳۱] الفاجرۃ
تدع الدیار بلاقع" وبہ الیہ ق "من[۳۲] قتل دون مالہ فہو شہید"

---

۲۳ بچہ عورت کو ملیگا اور زانی کو پتھر۔ یعنے سنگسار۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسکو خاک پتھر ملیگا یعنے کچھ نہ ملیگا ۱۲ ۲۴ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنے صدقہ وغیرہ دینے کے وقت دینے والے کا ہاتھ بلند اور لینے والے کا پست ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اس حدیث میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے ۱۲ ۲۵ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر نہیں کرتا یا یہ معنی کہ لوگوں کا ناشکر درحقیقت اللہ تعالیٰ کا ناشکر ہے ۱۲ ۲۶ کسی چیز کی تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے یعنے کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ شخص اس چیز کے عیوب کو نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ بلکہ اسکے عیب اسکو ہنر دکھائی دیتے ہیں حتی الامکان اگر کوئی شخص اسکے عیوب جتلائے بھی تو وہ نہیں سنتا ۱۲ ۲۷ لوگوں کے قلوب احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت پر مجبول ہیں یعنے انسان کی یہ فطرتی بات ہے کہ بلا ساختہ دل میں احسان کرنے والے کی محبت اور بدی کرنے والے سے بغض پیدا ہوتا ہے ۱۲ ۲۸ گناہ سے توبہ کرنے والا گویا گناہ کیا ہی نہیں ۱۲ ۲۹ حاضر شخص وہ چیز دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھتا ۱۲ ۳۰ کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آجائے تو تم اسکا اکرام کرو ۱۲ ۳۱ جھوٹی قسم ملک کو ویران اور تباہ کر دیتی ہے یعنے باعث فقر ہوتی ہے اور اس سے رزق کی برکت جاتی اور ملک خیر سے خالی ہو جاتا اور جمعیت و اتفاق میں خلل پڑ جاتا ہے ۱۲ ۳۲ جو شخص اپنے مال کے پاس یعنے اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا گیا تو شہید ہے ۱۲

وبہ الیہ قہ ”الاعمال[۵۳۳] بالنیۃ“ وبہ الیہ قہ ”سید[۵۳۴] القوم خادمھم“ وبہ الیہ قہ ”خیر[۵۳۵] الامور اوسطھا“ وبہ الیہ قہ ”اللھم[۵۳۶] بارک لامتی فی بکورھا یوم الخمیس“ وبہ الیہ قہ ”کاد[۵۳۷] الفقر ان یکون کفرا“ وبہ الیہ قہ ”السفر[۵۳۸] قطعۃ من العذاب“ وبہ الیہ قہ ”المجالس[۵۳۹] بالامانۃ“ وبہ الیہ قہ ”خیر[۵۴۰] الزاد التقوی“ فھذہ اربعون حدیثا بسند واحد وغالب متونھا من الاحادیث الشھیرۃ التی ھی من جوامع کلم خیر البریۃ واسنادہ ظاھر علیہ لوائح الصدق والقبول واللہ تعالے اعلم۔

۵۳۳ اعمال نیت کے ساتھ ہیں۔ یعنے علو نکا دار مدار نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہے تو عمل اچھا ہے ورنہ برا ۱۲ ۵۳۴ قوم کا سردار انکا خادم ہے ۱۲ ۵۳۵ درمیانی کام اچھے ہیں۔ یعنے افراط و تفریط سے جو کام بچے ہوے ہوں وہ بہتر ہیں۔ سبحان اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہترین میزان ہمکو دیدی کہ جس سے بہت امور اختلافیہ بہایتاً آسانی کے ساتھ انفصال پا سکتے ہیں۔ قول باری عزاسمہ (وابتغ بین ذلک سبیلا) اسی کی تائید کرتا ہے ۱۲ ۵۳۶ اے میرے اللہ میری امت کو انکے صبح کے اوقات میں پنجشنبہ کے روز برکت عطا فرما ۱۲ ۵۳۷ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہو جائے ۱۲ ۵۳۸ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ۵۳۹ مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں ۱۲ ۵۴۰ بہترین توشہ سوال سے بچنا ہے۔ یعنے سفر میں زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بہتر زاد راہ یہ ہے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے۔ بعض حضرات جو لوگوں سے مانگ کر حج وغیرہ کا سفر کرتے ہیں اس حدیث شریف سے اسکی قباحت ثابت ہوتی ہے۔ یہ چالیس صحیح حدیثیں ایک ہی سند سے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم سے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

کتبہ محمد ریاض خان غفر اللہ لہ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سردار	الحديث السابع والثلثون المسلسل بالسادة الحنفية رحمهم الله تعالى الى الامام الهمام نعمان بن ثابت رضى الله عنه	صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس واسطے ہیں۔ ٣٧

فاقول اروية عن العلامة الشيخ اسعد الدهان الحنفي عن الحسين الجسر الطرابلسي الحنفي عن علاء الدين عابدين الحنفي عن ابيه محمد امين عابدين الحنفي صاحب رد المحتار واروية ايضا عن ابي الفيض عبد الستار الحنفي عن الشيخ ادريس الحنفي عن محمد امين ابن عابدين صاحب رد المحتار عن ابي الفضل محمد شاكر الحنفي عن فقيه الشام المتلا على التركماني الحنفي عن الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفي عن المفتي علاء الدين الحصفكي الحنفي عن خير الدين الرملي الحنفي عن محمد بن السراج الحانوتي الحنفي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي الحنفي عن ابراهيم الكركي الحنفي صاحب الفيض عن امين الدين يحيى بن محمد الاقحصاري الحنفي عن

---

١ یہ سینتیسویں حدیث ہے۔ مجھ سے حضرت امام اعظم حنفی رحمۃ اللہ علیہ تک اسکا ہر راوی حنفی ہے ۱۲

٢ بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدۃ ۱۲ رد المحتار۔ محمد عبد الہادی کان اللہ لہ آمین

محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن محمد الطاهر الحنفی
عن[15] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی عن[16] جده تاج
الشریعة محمود الحنفی عن[17] والده صدر الشریعة احمد الحنفی عن[18]
ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد
ابن ابی بکر البخاری الحنفی عن[20] شمس الائمة ابی بکر بن محمد الزعری
الحنفی عن[21] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد الحلوانی[1] الحنفی عن[22] القاضی
ابی علی الخضر النسفی الحنفی عن[23] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری
الحنفی عن[24] عبد الله بن محمد الحارثی الحنفی عن[25] ابی حفص محمد
البخاری الحنفی عن[26] والده ابی حفص الکبیر احمد بن حفص الحنفی
عن[27] الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی عن[28] الامام الهمام
سراج الله الملک العلام امام الائمة وسلطان هذه الامة ابی
حنیفة النعمان بن ثابت رضی الله تعالی عنه امام کل حنفی عن[29]

---

[1] الحلوانی - اتفقوا علی انه نسبة الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم
بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال - بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی
آخره وبفتح الحاء وآخره نون - وبضم الحاء مع النون بشیر الیه کلام صاحب القاموس فی القاموس
والحلوان ایضا مصدر من الحلواء انتهی مختصرا ملخصا من مقدمة عمدة الرعایة
محمد عبد الهادی غفر الله له

سلیمان ف مسلم ۱۲

حماد عن[۳۰] ابراهیم النخعی عن[۳۱] علقمة بن مرثد عن[۳۲] عبد الله بن بریدة
عن[۳۳] ابیه قال - کان[۱] رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث جیشا
او سریة اوصی الی صاحبها بتقوی الله فی نفسه خاصة واوصی
لمن معه من المسلمین خیرا ثم قال "اغزوا باسم الله وفی سبیل
الله وقاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا
ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت عدوک من المشرکین
فادعهم الی ثلث خصال فایتهن ما اجابوک فاقبل منهم
وکف عنهم ثم ادعهم الی الاسلام فان اجابوک
فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی التحول عن دارهم
الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلک فلهم
ما للمهاجرین وعلیهم ما علی المهاجرین فان ابوا ان

[۱] حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی لشکر کو بغرض جہاد روانہ فرماتے یا کسی صحابی کے ساتھ روانہ فرماتے تو افسر لشکر کو خاص طور پر تقوی کی اور باقی لشکریوں کو بھلائی کی وصیت فرماتے۔ پھر ارشاد فرماتے کہ جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اسکی راہ میں۔ اور قتال کرو تم کفار سے جنگ کرو اور چوری نکرو (یا خیانت نکرو) اور بیوفائی مت کرو اور مُثلہ مت کرو اور کم سن بچوں کو قتل مت کرو۔ اور جب مشرکین میں سے تمہارا کوئی دشمن تمکو ملجائے تو انکو تین باتوں سے ایک بات کی دعوت دے اگر انمیں سے کسی ایک بات کو مان لیں تو تو ان سے اپنا ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اسلام کیطرف دعوت دے اگر قبول کرلیں تو ان سے ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اپنے دار الحرب سے دار مہاجرین کی طرف منتقل ہونیکا حکم کر اور انہیں خبر دیدے کہ اس صورت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري
عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم
في الغنيمة والفيئ شيئ الا ان يجاهدوا مع المسلمين
فان هم ابوا فسلهم الجزية فان اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم فاذا اظهرت
اهل حصن وارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة
نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم
ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذممكم وذمة
اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله

(بقیہ صفحہ گذشتہ) میں انکے ساتھ مہاجرین کے معاملہ کے مساوی معاملہ کیا جائیگا۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انکو خبر دیدے کہ وہ اعراب مسلمین کے جیسے ہیں۔ کہ انپر اللہ تعالی کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوگا اور انکو مال غنیمت سے کچھ نہ ملیگا البتہ اگر وہ مسلمانوں کیساتھ ہو کر جہاد کریں تو ملیگا۔ اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اگر دیں تو قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے ورنہ اللہ سے مدد چاہکر ان سے جہاد کر۔ پھر جب تو نے کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کیا اور انھوں نے تجھ سے اپنے لئے اللہ و رسول کا ذمہ چاہا تو انکو اللہ و رسول کا ذمہ مت دے مگر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا۔ اللہ و رسول کے ذمہ کو توڑنے سے آسان تر ہے۔ اور جبکہ تو کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرلیا پھر انہوں نے تجھ سے انکو حکم خداوندی پر اتارنے کی خواہش کی تو انکو حکم الہی پر مت اتار مگر اپنے حکم پر اتار اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے حق میں حکم الہی کو سمجھنے میں تو مصیب ہوگا یا نہیں یعنے جب تجھے اسبات کا علم نہیں کہ انکے حق میں حق تعالی کیا حکم نافذ فرمائیگا۔ پھر تو اپنی جانب سے کوئی حکم کرے اور وہ حکم الہی کے خلاف ہو تو اسکا وبال تجھ پر ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدرى اتصيب حكم الله فيهم ام لا۔ هذا الحديث اخرجه مسلم واصحاب السنن من طرق متعددة۔

الحديث الثامن والثلثون المسلسل كذلك

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک چونتیس واسطے ہیں۔

اروية عن[1] الشيخ صالح كمال الحنفي عن[2] والده صديق كمال الحنفي عن[3] عبد الله سراج الحنفي شيخ الاحناف والعلماء بمكة المكرمة عن[4] عمر بن عبد الكريم الحنفي عن[5] مفتي الاحناف عبد الملك بن عبد المنعم القلعي الحنفي عن[6] والده عبد المنعم الحنفي عن[7] ابيه تاج الدين الحنفي عن[8] الشيخ حسن العجيمي الحنفي عن[9] عبد الغني النابلسي الحنفي قال حدثنا[10] شيخنا عبد الباقي الحنبلي قال حدثنا[11] الشيخ موسى الحنفي قال انا[12] الشيخ زين الدين بن سلطان الحنفي قال انا[13] شمس الدين الحنفي انا[14] قاضي القضاة لسان الدين الحنفي انا[15] والدي سري الدين عبد البر ابن

[1] اس حدیث میں بھی وہی سلسلہ ہے جو اس کے آگے کی حدیث میں مذکور ہوا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشحنة الحنفی انا ۱۷ زین الدین ابن قطلوبغا الحنفی انا ۱۸ امین الدین
الحنفی انا ۱۹ قوام الدین محمد الاکفانی الحنفی انا ۲۰ عز الدین الحنفی
انا ۲۱ حافظ الدین محمد الحنفی انا ۲۲ محمد بن عبد اللہ الحنفی انا ۲۳ بدر الدین
عمر بن عبد الکریم الحنفی انا ۲۴ عبد الرحمن الکرمانی الحنفی انا ۲۵ القاضی
محمد بن الحسن الحنفی انا ۲۶ القاضی ابو الید البوسی الحنفی انا ۲۷ القاضی
ابو جعفر الحنفی الفقیہ علی النسفی انا ۲۸ ابو بکر بن محمد بن الفضل
الحنفی انا ۲۹ ابو محمد عبد اللہ السبذموني انا ۳۰ ابو حفص الصغیر
الحنفی انا والدی ابو حفص الکبیر احمد الحنفی انا ۳۱ الامام محمد
ابن الحسن الشیبانی الحنفی انا الامام الاعظم ابو حنیفۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن عبد اللہ بن ابی حبیبۃ الانصاری الصحابی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یقول ۵۱ کنت ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

---

۵۱ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھوڑے (یا اونٹ) پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اے ابو درداء جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اسکے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ پس آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسی جملہ کا اعادہ فرمایا پھر میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابو الدرداء کی

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

"یا ابا الدرداء من شهد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول
اللہ وجبت لہ الجنۃ" قلت وان زنی وان سرق قال فسار
ساعۃ فعاد لکلامہ فقلت وان زنی وان سرق قال صلی اللہ
علیہ وسلم "وان زنی وان سرق وان رغم انف
ابی الدرداء" فکان ابو الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ یحدث
بھذا الحدیث کل جمعۃ عند منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ویضع اصبعہ علی انفہ ویقول وان رغم انف ابی الدرداء واخرج
البخاری نحوہ فی کتاب الاستیذان عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ بقصۃ طویلۃ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس (۳۳) واسطے ہیں۔

الحدیث التاسع والثلثون[۳۹] المسلسل بالفقہاء الشافعیین رحمہم اللہ تعالی الی الامام الشافعی رضی اللہ عنہ

اخبرنی الحبیب حسین الحبشی الشافعی عن والدہ السید محمد الشافعی

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) رسوائی ہی کیوں نہ ہو (یعنے وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ مانے) پس جب ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ ہر جمعہ میں اس حدیث کو منبر رسول کے پاس بیان فرماتے تو اپنی انگلی ناک پر رکھتے اور بطریق تمسخر کہتے وان رغم انف ابی الدرداء۔ ظاہر حدیث مذکور اس بات پر دال ہے کہ بمجرد شہادت توحید و رسالت و دخول جنت واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اس سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ حدیث ابی ذر میں (جسکو بخاری نے کتاب اللباس میں روایت کیا ہے) ثم مات علی ذلک یعنے اسی کلمہ پر موت پانے کی قید موجود ہے ۱۲ ۳۹ انچالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی امام شافعی علیہ الرحمۃ تک شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ والدیہ

عن[٣] السيد عبد الرحمن بن نفيس الدين سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل الشافعي عن[٤] ابيه نفيس الدين سليمان بن يحيى الشافعي
عن[٥] احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل الشافعي عن[٦] احمد بن احمد
ابن حمزة الرملي الشافعي عن[٧] شيخ الاسلام زكريا الانصاري الشافعي
عن[٨] الحافظ ابن حجر الشافعي عن[٩] الزين العراقي عن[١٠] العلاء ابن
العطار عن[١١] مرجح المذهب محي الدين النووي الشافعي عن[١٢] الكمال
ابن سلال الاربلي الشافعي عن[١٣] محمد بن محمد صاحب الشامل
الصغير عن[١٤] عبد الغفار القزويني عن[١٥] ابي القاسم الرافعي الشافعي عن[١٦] محمد
ابن الفضل الشافعي عن[١٧] محمد بن يحيى النيسابوري عن[١٨] الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالي الشافعي عن[١٩] امام الحرمين ابي
المعالي عبد الملك بن عبد الله بن يوسف الجويني الشافعي عن[٢٠]
ابيه ابي محمد عبد الله الجويني الشافعي عن[٢١] عبد الله بن احمد القفال المروزي
عن[٢٢] ابي زيد محمد بن احمد المروزي عن[٢٣] ابراهيم بن احمد المروزي عن[٢٤] ابراهيم
ابن شريح الباز الاشهب عن[٢٥] ابي العباس عثمان الانماطي عن[٢٦]
ابراهيم المزني عن[٢٧] امام المسلمين ناصر سنة سيد المرسلين محمد

ف ابي القاسم

ابن ادریس ابی عبد اللہ بن العباس بن عثمان بن شافع بن
السائب القرشی المطلبی رضی اللہ تعالی عنہ امام کل شافعی عن[٢٨]
مسلم بن خالد الزنجی عن[٢٩] ابن جریج عن[٣٠] عمرو بن یحیی المازنی
عن[٣١] محمد بن یحیی بن حبان عن[٣٢] عمہ واسع بن حبان عن[٣٣]
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ[١] کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ۔

اس حدیث میں حضرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ساتھ راوی واسطے ہیں۔

الحدیث[٢] الاربعون[٣] المسلسل کذالک

[٤٠]

اخبرنا[١] شیخنا السید عمر شطا الشافعی عن[٢] السید احمد دحلان
الشافعی عن[٣] عبد الرحمن الکزبری الشافعی عن[٤] احمد بن عبید
العطار الشافعی عن[٥] الامام العجلونی الشافعی عن[٦] مفتی الشافعیۃ
بدمشق الشیخ احمد الغزی الشافعی عن[٧] والدہ الشیخ عبد الکریم
الشافعی عن[٨] جدہ النجم الغزی الشافعی عن[٩] البدر الشافعی عن[١٠]
الجلال الشافعی قال فی الجیاد اخبرنی[١١] علم الدین البلقینی

[١] ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز ختم فرماتے تو) اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے ١٢ [٢] یہ چالیسویں حدیث ہے اسکا بھی ہر راوی شافعی ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشافعی اجازۃ عن[۱۲] والدہ سراج الدین الشافعی قال[۱۳] اخبرنا
تقی الدین السبکی الشافعی قال[۱۴] اخبرنا شرف الدین الدمیاطی الشافعی
اخبرنا[۱۵] عبد العظیم المنذری الشافعی قال[۱۶] اخبرنا العلامۃ علی بن المفضل
المقدسی الشافعی قال[۱۷] انا ابو طاہر السلفی الشافعی قال[۱۸] اخبرنا الکیا الہراسی
الشافعی قال[۱۹] اخبرنا امام الحرمین الشافعی قال[۲۰] اخبرنا والدی الجوینی
الشافعی اخبرنا[۲۱] ابو بکر الجیزی الشافعی اخبرنا[۲۲] ابو العباس الاصم الشافعی
اخبرنا[۲۳] الربیع بن سلیمان الشافعی اخبرنا[۲۴] الامام الشافعی عن[۲۵] الامام
مالک عن[۲۶] نافع عن[۲۷] ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال[۲۸] "المتبایعان
کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار"
اخرجہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی من طرق عن مالک اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحدیث[۲۹] الحادی[۳۰] والاربعون المسلسل بالفقہاء المالکیۃ رحمہم اللہ تعالی الی الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ	علیہ وسلم تک پینتیس[۳۱] واسطے ہیں۔

۱۲ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ہر ایک اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں سوا بیع خیار کے۔ اس مسئلہ میں امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا اختلاف ہے۔ یہ حدیث امام شافعیؒ کی دلیل ہے اور امام اعظم کی دلیل آیات قرآنی اور ترمذی کی حدیث ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق ہدایہ و درمختار و شرح وقایہ وغیرہا میں مذکور ہے ۱۲ ۲۹ اکتالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مالکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفر اللہ لہ ۱۲

فنقول حدثنا شيخنا الشيخ شعيب المحدث المالكي عن الشيخ سليم
البشري المالكي عن احمد منة الله المالكي ح وحدثنا ايضا شيخنا
عبد الجليل المالكي عن احمد منة الله المالكي عن محمد الامير المالكي
عن علي بن محمد بن علي السقاط المالكي عن السيد محمد الزرقاني
المالكي عن والده السيد عبد الباقي المالكي قال اخبرنا الشيخ
ابراهيم اللقاني المالكي اخبرنا سالم السنهوري المالكي اخبرنا ناصر
الدين اللقاني المالكي انا ابو السعادات محمد بن عبد المعطي
المالكي انا جدي محي الدين بن عبد القادر المالكي انا محمد
ابن عيسى المالكي انا زين الدين بن خلدون المالكي انا ابو القاسم
عبد الرحمن بن محمد المالكي انا علم الدين محمد بن الحسين المالكي
انا عبد العزيز بن عبد الوهاب المالكي انا جدي اسمعيل المالكي
انا محمد بن الوكيل المالكي انا سليمان بن خلف الباجي المالكي
انا يونس بن عبد الله المالكي انا يحيى بن عبد الله الليثي المالكي
انا عبيد الله بن يحيى المالكي انا والدي يحيى بن يحيى المالكي
اخبرنا الامام ابو عبد الله مالك بن انس امام دار مالكي عن

(١) صاحب التاريخ المشهور ١٢

ابن شہاب عن[36] انس رضی اللہ عنہ قال[37] کنا نصلی العصر
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یذہب الذاہب
الی قباء فیاتیہم والشمس مرتفعۃ" حدیث متفق علیہ
مسلسل بالفقہاء المالکیۃ۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[42] الثانی والاربعون[43] المسلسل بالصوالحۃ وبالحنابلۃ فی اکثرہ	علیہ وسلم تک بیس[20] واسطے ہیں۔

ع ۴۳

اروایۃ عن[1] شیخ المحدث عبد اللہ القدومی النابلسی الحنبلی
عن[2] الشیخ حسن بن عمر الشطی عن[3] مصطفی الرحیبانی عن[4] احمد البعلی
حدثنا[5] ابو المواہب الحنبلی حدثنا[6] والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنی[7]
محمد شمس الدین المیدانی حدثنا[8] شہاب الدین احمد الطیبی الکبیر
حدثنا[9] ابو البقا السید کمال الدین ابن حمزہ اخبرنا[10] ابو العباس احمد بن
عبد الہادی الصالحی الحنبلی انبانا[11] الصلاح بن ابی عمر الصالحی الحنبلی

[1] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز عصر نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ساتھ (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی قبا کو جانے والا ایسے وقت وہاں پہنچتا کہ آفتاب بلند رہتا۔ اس حدیث کے متعلق بڑی طویل بحث ہے جبکہ بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ کتب حدیث مثلاً شرح معانی الآثار و موطا امام محمد وغیرہما میں مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲

[2] بیالیسویں حدیث۔ اس کے اکثر راوی صالحی اور حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

اخبرنا[14] ابو حفص بن طبرزد الحنبلی انبانا[15] ابو بکر محمد بن عبد الباقی الحنبلی حدثنا[16] ابو اسحٰق ابراهیم بن عمر البرمکی الحنبلی انبانا ابو محمد عبد الله بن ابراهیم بن ایوب بن راسی اخبرنا[17] ابو مسلم ابراهیم ابن عبد الله التیمی حدثنا[18] محمد بن عبد الله الانصاری حدثنا[19] سلیمان التیمی عن انس[20] بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "من[21] کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار" وهذا الحدیث صحیح ورد بالفاظ مختلفة عن انس وغیره وهو من ثلاثیات البخاری وقد اتفق الشیخان علی اخراجه واخرجه ایضا احمد وابو داؤد والترمذی والنسائی وغیرهم بل هو متواتر کما صرح به المحدثون۔

اس حدیث میں ہے	الحدیث الثالث والاربعون المسلسل	درمیان
اور رسول اکرم صلی اللہ	بالائمة الحنابلة رحمهم الله تعالی الی الامام	بیس[22]
علیہ وسلم کے	احمد رضی الله تعالی عنه فی غالبه	واسطے ہیں۔

[21] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے۔ یعنی ایسا شخص دوزخی ہے ۱۲

[22] تینتالیسویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

آروية عن[1] شيخي العلامة المحدث الفهامة الشيخ عبد الله
القدومي النابلسي الحنبلي عن الشيخ عمر المعروف بالسطي عن[3] الشيخ
مصطفى الرحيباني عن[4] الشيخ احمد البطي حدثنا[5] ابو المواهب
الحنبلي حدثنا[6] والدي عبد الباقي الحنبلي حدثنا[7] عبد الرحمن
البهوتي الحنبلي حدثنا[8] تقي الدين ابن النجار الفتوحي الحنبلي
حدثنا[9] والدي احمد القاضي الحنبلي حدثنا[10] بدر الدين الصفدي
القاهري الحنبلي حدثنا[11] ابو البركات احمد الحنبلي حدثنا[12] ابو علي
الحنبل بن عبد الله الرصافي الحنبلي حدثنا[13] ابو القاسم هبة
الله بن محمد الحنبلي حدثنا[14] ابو علي الحسن بن علي الحنبلي حدثنا[15]
ابو بكر احمد بن جعفر الحنبلي حدثنا[16] عبد الله بن الامام احمد
الحنبلي حدثنا[17] ابي احمد بن محمد بن حنبل امام كل حنبلي عن[18] ابي
عدي عن[19] حميد عن[20] انس رضي الله تعالى عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم[21] اذا اراد الله بعبد
خيرا استعمله قالوا كيف يستعمله قال يوفقه لعمل صالح

---

[1] يعني رسول اكرم صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا كه جب الله تعالى كسى بنده كيساتھ بھلائى كا ارادہ كرتا ہے
(بقيہ برصفحہ آئندہ)

قبل موته" ولنا حدث ثلاثی بهذا السند عن الامام احمد عن ابی عیینة عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ولموضع سوط احدکم فی الجنة خیر من الدنیا وما فیها۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الرابع والاربعون المسلسل بالحفاظ	صلی اللہ علیہ وسلم تک تیس واسطے ہیں

اروبه بالاجازة العلامة اخبرنی العلامة الحافظ الشیخ شعیب المحدث المغربی عن الحافظ الشیخ سلیم البشری عن الحافظ احمد منة الله الازهری عن الحافظ الامیر الکبیر المصری ح واروبه عالیا بدرجة عن المفسر المحدث الحافظ محمد بن سلیمان حسب الله المصری عن الحافظ عبد الغنی الدمیاطی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اسکو استعمال میں لاتا ہی صحابہ کرام نے یہ سنکر عرض کیا کہ اللہ پاک اسکو کسطرح استعمال میں لاتا ہے تو آپنے فرمایا کہ اسکو اسکی موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک جسکو اپنے کام میں لاتا ہے یعنے عمل نیک کی توفیق دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ حق تعالیٰ اسکے ساتھ بھلائی کا قصد رکھتا ہے ۱۲

ع۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک کوڑے کی مقدار کا مقام دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ کوڑے کی مثال اس لئے دیگئی کہ سوار کا دستور ہے کہ جس مقام میں نزول کا قصد کرتا ہے اس میں اپنا کوڑا ڈالدیتا ہے تاکہ دوسروں کو اس بات کا علم ہوجائے اور اسپر کوئی سبقت کرنے نہ پائے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ع۲ چوتالیسویں حدیث اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی حافظ الحدیث ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن الحافظ الامير الكبير عن الحافظ علي بن احمد الصعيدي عن
الحافظ محمد عقيلة عن الحافظ حسن العجيمي عن الحافظ احمد
العجل عن الحافظ البدر محمد الغزي عن الحافظ الامام السيوطي
ح وارويه اعلى منه عن العلامة المحدث الحافظ الحبيب حسين
الحبشي عن والده الحافظ محمد الحبشي عن الحافظ الشيخ عمر العطار
عن الحافظ الشيخ صالح الفلاني عن الحافظ محمد بن سنة
عن الحافظ شريف محمد عن الحافظ بدر الدين الكرخي عن
الحافظ السيوطي قال في الجياد اروي هذا الحديث اجازة عامة ان
لم تكن خاصة ولم اره وعنه غير هذا الحديث - اخبرني حافظ
العصر ابو الفضل ابن حجر اخبرني الحافظ علم الدين صالح البلقيني
عن والده الحافظ ابي حفص عمر البلقيني قال اخبرنا الحافظ ابو
الحجاج المزي قال اخبرنا الحافظ محمد ابن عبد الخالق بن طرخان
قال اخبرنا الحافظ ابو الحسن المقدسي قال حدثنا الحافظ ابو طاهر
السلفي قال اخبرنا الحافظ ابو الغنائم الزيني قال اخبرنا الحافظ
ابو نصر ابن ماكولا قال حدثنا الحافظ ابو بكر الخطيب قال حدثنا

الحافظ ابو حازم العبدری قال حدثنا ابو عمرو بن مطر الحافظ قال[٢١]
حدثنا ابراهیم بن یوسف الهسنجانی منسوب الی قریة بالری تسمی[٢٢]
هسنجان قال حدثنا الفضل بن زیاد صاحب احمد بن حنبل[٢٣]
قال حدثنا احمد بن حنبل[٢٤] حدثنا زهیر بن حرب قال[٢٥] حدثنا یحیی بن
معین قال[٢٦] حدثنا علی بن المدینی قال[٢٧] حدثنا عبید الله بن معاذ
قال[٢٨] حدثنا ابی قال[٢٩] حدثنا شعبة عن[٣٠] ابی بکر بن حفص عن[٣١] ابی سلمة
عن[٣٢] عائشة رضی الله تعالی عنها قالت وکن[٥١] ازواج النبی
صلی الله علیه وسلم یأخذن من رؤسهن حتی یکون
کالوفرة" اخرجه مسلم عن عبید الله بن معاذ اھ

ابی حفص

الحدیث الخامس[٥٢] والاربعون المسلسل بالقضاة

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک (٢٨) واسطے ہیں۔

[٤٥]

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا[١]

[١] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سروں کے بال اسطرح لیتی تھیں کہ سر وفرہ کے مانند ہوجاتا تھا جب سر کے بال کان کی لو تک نکالدے جائیں تو اسکو وفرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی بیبیوں نے ترک زینت کی غرض سے اپنے سر کے بال کم کرنا اختیار کیا تھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسی بات کی خبر دیتی ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[٥٢] اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی قاضی ہے اور اسکے راوی اعلیٰ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ میں جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے قاضی ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

الامام العلامة شرف الدين احمد بن الحسن بن قاضي الجبل
رحمه الله تعالى فيما شافهني به عن[١٢] الشيخ الامام القاضي تقي
الدين سليمان بن حمزة الحنبلي عن[١٣] عم ابيه القاضي الامام شيخ
الاسلام ابي الفرج عبد الرحمن بن شيخ الاسلام ابي عمر ؓ
اخبرنا[١٤] الامام الحافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن علي ابن الجوزي
القاضي في فنه كتابة اخبرنا[١٥] علي بن يحيى المدبر القاضي اخبرنا[١٦]
القاضي ابو بكر محمد بن عبد الباقي اخبرنا[١٧] القاضي هناد بن
ابراهيم اخبرنا[١٨] القاضي ابو المعز زيد بن سعد بن محمد الحافظ
حدثنا[١٩] القاضي ابو بكر محمد بن علي بن عبد العزيز البصري حدثنا[٢٠]
القاضي ابو الحسن علي بن محمد بن الحسن الشافعي اخبرنا[٢١] القاضي
ابو عمر محمد بن يوسف بن يعقوب حدثنا[٢٢] ابي القاضي يوسف
ابن يعقوب حدثنا[٢٣] القاضي اسمعيل بن اسحق حدثنا[٢٤] القاضي
محمد بن مسلمة حدثنا[٢٥] القاضي مالك بن انس حدثنا[٢٦] القاضي
سليمان بن ابي ربيعة حدثنا[٢٧] القاضي شريح حدثنا[٢٨] امير المؤمنين
اقضى الامة علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم "شموا النرجس ولو في اليوم مرة ولو في الشهر مرة ولو في السنة مرة ولو في الدهر مرة فان في القلب حبة من الجنون والجذام والبرص لا يقطعها الا شم النرجس" هذا الحديث رويناه هكذا مسلسلا بالقضاة من هذا الطريق بهذا اللفظ انتهى قلت وللمحدثين في هذا الحديث كلام بل صرح بعضهم انه موضوع والله تعالى اعلم

٤٦ الحديث السادس والاربعون المسلسل بالثقات

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۲) واسطے ہیں

اخبرني الشيخ عبد الجليل برّاده المدني وكان ثقة قال اخبرني السيد اسمعيل البرزنجي وكان ثقة قال اخبرني صالح الفلاني وكان

۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (گل) نرگس کو سونگھو۔ اگر چہ دن میں ایک مرتبہ ہو اگر نہ ہو سکے تو ماہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایکبار۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایکبار کیونکہ قلب میں جنون اور جذام اور برص کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ کہ بجز نرگس سونگھنے کے کوئی چیز اسکی قاطع نہیں ہوتی یعنے اثر امراض مذکورہ کا ازالہ گل نرگس ہی کے سونگھنے سے ہوتا ہے اور نزہۃ المجالس میں علامہ صفوری رحمہ اللہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نرگس کا پھول سونگھو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسکے سینے اور دل کے درمیان برص یا جنون یا جذام کی ایک شاخ نہ ہو۔ اسکی دوا صرف نرگس کا سونگھنا ہے ۱۲ اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لہذا اسپر عمل کرنے والے اسکو صحیح حدیث سمجھ کر عمل نکریں واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

۲ یہ چھیالیسویں حدیث ہے اور اس میں ثقاہ کا سلسلہ ہے یعنے اسکا ہر راوی ثقہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

ثقة اخبرنا[٤] محمد بن سنة الفلاني وكان ثقة ق اخبرنا[٥]
الشريف محمد بن عبد الله وكان ثقة ق اخبرنا[٦] السراج عمر بن
الجائي ق اخبرنا[٧] الحافظ السيوطي وكان ثقة ق اخبرنا[٨] ابو القاسم عمر
ابن فهد وكان ثقة ق اخبرنا[٩] الامام الجزري وكان ثقة ق
في اسنى المطالب اخبرنا[١٠] شيخنا الامام محمد بن احمد قراءة عليه
وكان ثقة ق اخبرنا[١١] شيخنا ابو الحسن بن احمد سماعا وكان ثقة ق
اخبرنا[١٢] ابو علي البغدادي وكان ثقة ق اخبرنا[١٣] ابو القاسم
الشيباني وكان ثقة اخبرنا[١٤] الحسن بن محمد التميمي وكان ثقة
اخبرنا[١٥] ابن مالك وكان ثقة حدثنا[١٦] عبد الله بن احمد بن
محمد وكان ثقة حدثني[١٧] ابي وكان ثقة حدثنا[١٨] وكيع وكان ثقة
حدثنا[١٩] مسعر وسفيان (الثوري) وكانا ثقتين عن[٢٠] عثمان
ابن المغيرة الثقفي عن[٢١] علي بن ربيعة الوالبي عن[٢٢] اسماء ابن الحكم
الفزاري عن[٢٣] علي رضي الله تعالى عنه قال كنت اذا سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا نفعني الله بما شاء
منه واذا حدثني غيره استحلفته - فاذا حلف لي صدقته

وان ابا بکر حدثنی وصدق ابوبکر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ووما من رجل یذنب ذنبا فیتوضأ فیحسن الوضوء ثم یقوم فیصلی رکعتین فیستغفر اللہ الا غفر لہ، ھذا حدیث حسن صحیح الاسناد رواہ ابوداود وسکت علیہ والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجہ

الحدیث السابع والاربعون المسلسل بالسادۃ الصوفیۃ نفعنا اللہ بھم

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بتیس واسطے ہیں۔

اروبہ عن اشیاخنا الثلاثۃ العلامۃ محمد حسب اللہ والعلامۃ عبد الجلیل والعلامۃ محمد عبد الحق الصوفیین کلھم عن الشیخ عبد الغنی الصوفی عن الشیخ عابد الصوفی عن عمہ محمد

۱ یعنے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو میں اس سے منتفع ہوا کرتا اور جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی غیر سے سنتا تو اس سے قسم طلب کرتا جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی تصدیق کرتا۔ لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغیر حلف کے جو نے اس حدیث کی تصدیق کر لی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے اور اسکے بعد وہ شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھکر اللہ پاک سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو بخشدیتا ہے ۱۲ ۲ سینتالیسویں حدیث۔ اسمیں یہ سلسلہ ہے کہ ایک صوفی دوسرے صوفی سے روایت کرتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

حسين الصوفي عن[٥] محمد السمان الصوفي عن[٦] عبد الله بن
سالم البصري الصوفي عن[٧] الشيخ البابلي الصوفي عن[٨] الزين بن
عبد الله بن محمد النحريري الحنفي الصوفي عن[٩] الجمال يوسف
ابن شيخ الاسلام زكريا الانصاري الصوفي عن[١٠] ابيه شيخ الاسلام
زكريا الصوفي عن[١١] شرف الدين المراغي الصوفي عن[١٢] الزين
عبد الرحيم العراقي الصوفي عن[١٣] صلاح الدين خليل بن كيكلدي
المقدسي الصوفي عن[١٤] الجمال داود العطار الصوفي باجازته عن[١٥]
محي الدين النووي الصوفي بروايته عن[١٦] الشيخ الاكبر محي الدين
ابن عربي الحاتمي الصوفي عن[١٧] البرهان ابي الفتوح نصر بن محمد
الحضرمي الصوفي عن[١٨] القطب الرباني السيد عبد القادر — الحضرمي
الجيلاني الصوفي بسماعه على[١٩] ابي الفتح محمد عبد الباقي المعروف
بابن البطي الصوفي باجازته من رزق[٢٠] الله بن عبد الوهاب
اليمني الصوفي عن[٢١] شيخ الصوفية بخراسان ابي عبد الرحمن
محمد بن الحسين بن موسى الازدي السلمي الصوفي حدثنا[٢٢] عبد الواحد
ابن علي الساري الصوفي انا[٢٣] خالي بن القاسم الساري الصوفي

انا[٢٤] احمد بن عباد بن مسلم نا[٢٥] محمد بن عبيدة الصوفی انا[٢٦] عبد الله
ابن عبيد العامری الصوفی انا[٢٧] سورة بن شداد الصوفی عن[٢٨]
سفيان الثوری عن[٢٩] ابراهيم بن ادهم الصوفی عن[٣٠] موسی بن يزيد
الراعی الصوفی عن[٣١] اويس القرنی عن[٣٢] علی رضی الله عنه قال
قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان[٣٣] الله تعالی تسعة
وتسعين اسما مائة غير واحدة من عبد عدها بهذه
الاسماء الا وجبت له الجنة انه وتر يحب الوتر هو الله
الذی لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملک القدوس
الی الصبور

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ	الحديث الثامن من الاربعون المسلسل بالصوفية[٣٤] ايضا قدس الله اسرارهم	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تیس[٣٥] واسطے ہیں۔

٤٨

[١] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں (ایک کم سو) یعنے اللہ پاک کے بے حساب نام ہیں لیکن قرآن مجید میں جو مذکور ہیں وہ ایک کم سو نام ہیں جو بندہ ان ناموں سے اللہ پاک کو پکارے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے ان ناموں کو یاد کر لیا وہ داخل جنت ہوگا بیشک وہ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے وہ نام ھو اللہ سے صبور تک ہیں ۱۲
[٢] اڑتالیسویں حدیث اسکا بھی ہر راوی صوفی ہے [٣] استاذ کبیر شیخ ابو الغیث ابن جمیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں فرمایا من صفی سره عن الکدر وامتلی قلبه من العبر وانقطع الی الله عن البشر واستوی عنده الذهب والمدر یعنے صوفی وہ ہے کہ جسکا باطن کدورت

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حدثني عبد الجليل برادہ الصوفی عن[2] احمد منۃ اللہ المصری
الصوفی عن[3] احمد بن عبید العطار الصوفی عن[4] العلامۃ العجلونی
الصوفی قال فی ثبتہ حدثنا اجازۃ[5] شیخنا الملا الیاس الکردی الصوفی
عن[6] ابراھیم الکورانی ثم المدنی الصوفی عن[7] شیخہ العارف احمد
القشاشی الصوفی عن[8] ابی المواھب احمد بن علی الشناوی
الصوفی عن[9] والدہ العارف نور الدین علی بن عبد القدوس
الصوفی عن[10] الشیخ العارف عبد الوھاب الشعرانی الصوفی
عن[11] شیخ الاسلام زکریا بن محمد الصوفی عن[12] العارف
شرف الدین ابی الفتح محمد بن زین الدین الاموی المراغی
ثم المدنی الصوفی عن[13] شرف الدین اسمعیل بن ابراھیم
الھاشمی الزبیدی الجبرتی الصوفی باجازتہ العامۃ عن[14] المسند
المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی باجازتہ العامۃ عن[15]
العارف باللہ سید محی الدین ابن العربی الصوفی عن[16]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے صاف اور قلب عبرتوں سے بھرا ہوا ہو اور لوگوں سے منہ پھیر کر متوجہ الی اللہ ہو گیا ہو اور اسکے پاس سونا اور خاک ہر دو برابر ہوں۔ اور ابو علی رودباری رح سے پوچھا گیا تو فرمایا من لبس الصوف علی الصفا وسلک طریق المصطفی واطعم الھوی ذوق الجفا وکانت الدنیا منہ علی قفا یعنے صوفی وہ ہے جو بے کدورت ہو کر صوف پہنے اور طریق رسول پر چلے اور ہوائے نفس کو جفا کا مزا چکھائے اور دنیا کو پس پشت ڈالدے اھ الزہر الباسم من روض السید خاتم صفحہ ۱۲۵ ۱۲

جمال الدین یونس بن یحیی الهاشمی الصوفی عن[17] ابی الوقت
عبد الاول السجزی الصوفی عن[18] ابی اسمٰعیل عبد الله بن محمد
ابن مت الانصاری الهروی الحافظ الفقیه المفسر المحقق
الصوفی انه قال فی کتابه منازل السائرین اخبرنا حمزة[19]
ابن محمد الحسینی الصوفی اخبرنا[20] ابو القاسم عبد الواحد بن احمد
الهاشمی الصوفی ثم سمعت[21] ابا عبد الله علان بن زید
الصوفی بالبصرة ثم سمعت[22] جعفر الخالدی الصوفی قال سمعت[23] الجنید
الصوفی ثم سمعت[24] السری بن مغلس السقطی الصوفی عن[25] معروف
الکرخی الصوفی عن[26] جعفر بن محمد الصادق الصوفی عن[27] ابیه محمد الباقر
الصوفی عن[28] ابیه علی عن[29] ابیه الامام الحسین بن علی عن[30] علی عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال "طلب[1] الحق غربة" قال
الکورانی فی مسالک الابرار نقلا عن الهروی حدیث غریب
قال فهو من روایة جعفر الصادق عن الباقر عن ابیه عن الامام

---

[1] یعنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کی طلب نادر ہے یا طلب حق نادر ہے یعنے حق کے طالب بہت کم ہوتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

الحسین عن علی رضی اللہ عنہ رفعہ اھ ورواہ السیوطی فی
جیاد المسلسلات بلفظ اٰخر من طریق اٰخر عن انس عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال "طلب[1] الحق فریضۃ" وقال فیہ قال
السلفی ھذا حدیث غریب المتن عزیز الاسناد وحسن من روایۃ
الصوفیۃ الزھاد اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الثامن والاربعون[2] المسلسل بالصوفیۃ ایضا نفعنا اللہ بھم	تک انتیس ۲۹ واسطے ہیں۔

۴۹

وبالسند الی العلامۃ العجلونی الصوفی قال اجازنا بہ شیخنا
محمد ابو الطاہر الصوفی عن والدہ الشیخ ابراہیم الکورانی
الصوفی عن شیخہ العارف احمد بن محمد القشاشی الصوفی
بسندہ السابق فیما قبلہ الی العارف باللہ تعالی الشیخ محی الدین
محمد بن العربی الصوفی عن الزاھد عبد الوھاب بن علی
البغدادی الصوفی بقرأتہ علی ابی الفضل احمد بن طاہر الصوفی

[1] دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ ہر حق کی طلب فرض ہے ۱۲
[2] یہ انچاسویں حدیث ہے اسکی روایت میں بھی صوفیہ کا سلسلہ ہے ۱۲

بحق اجازته من الشيخ ابی بکر احمد بن علی الشیرازی الصوفی
عن[19] شیخ الصوفیة بخراسان محمد بن الحسین السلمی الصوفی قال[20] اخبرنا
ابو الحسن منصور بن عبد الله الدینوری ببغداد اخبرنا[21] ابو عمرو
عثمان بن جرة الکازرونی بها حدثنا[22] احمد بن الحسین المصری
الصوفی المعروف بابن الحمصی ثنا[23] علی بن جعفر البغدادی الصوفی
قال ابو موسی[24] الدیبلی حدثنا[25] ابو یزید البسطامی الصوفی حدثنا[26]
ابو عبد الرحمن السدی الصوفی عن[27] عمرو بن قیس الملائی
الصوفی عن[28] عطیة العوفی الصوفی عن[29] ابی سعید الخدری رض
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان[30] من ضعف
الیقین ان ترضی الناس بسخط الله وان تحمدهم
علی رزق الله وان تذمهم علی ما لم یؤتک الله
ان رزق الله لا یجره حرص حریص ولا یرده کره

---

[30] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ بات ضعف یقین سے ہے کہ تو اللہ تعالی کی ناخوشی کے ساتھ لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالی کے عطا کئے ہوئے رزق پر لوگوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالی کی نہ دی ہوئی چیز پر یعنے کسی چیز کے نہ دینے سے لوگوں کی مذمت کرے بیشک اللہ پاک کا رزق ایسا ہے کہ اسکو کسی حریص کی حرص نہیں کھینچ لاسکتی اور کسی ناخوش کی ناخوشی اسکو روک نہیں سکتی تحقیق اللہ پاک اپنی حکمت وجلال سے آسائش اور فرحت کو رضامندی میں اور رنج اور خوف کو شک اور ناخوشی میں گردانا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

كارہ ان اللہ بحکمتہ وجلالہ جعل الروح والفرح فی
الرضی وجعل الھم والخوف فی الشک والسخط"
ولہ شاھد من وجہ اٰخر علی خرجہ ابو نعیم عن ابن مسعود رفعہ
"لا ترضین احدا بسخط اللہ ولا تحمدن احدا علی
فضل اللہ ولا تذمن احدا علی ما لم یوتک اللہ فان
رزق اللہ تعالی لا یسوقہ الیک حرص حریص ولا یردہ
عنک کرہ کارہ ان اللہ تعالی بقسطہ وعدلہ جعل
الروح والفرح فی الرضی والیقین وجعل الھم والحزن
والشک فی السخط" ولہ شاھد ایضا عن ابن مسعود
ایضا اخرجہ ابن ابی الدنیا عنہ بلفظ "ان الروح والفرح
فی الیقین والرضی وان الغم والحزن فی الشک والسخط" انتھی مختصرا۔

الحدیث الخمسون المسلسل بالصوفیۃ ایضا

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں

۵۰

۵۱ اس حدیث کا بھی مطلب قریب قریب وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث میں گزرا صرف الفاظ کا فرق ہے ۱۲
۵۲ یہ پچاسویں حدیث ہے اسکے بھی راوی صوفیائے کرام ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

وبالسند الی الشیخ محی الدین بن العربی عن ابی الخیر احمد
ابن اسمعیل الطالقانی عن ابی عبد اللہ جد بن الفضل الفراوی
عن ابی بکر البیہقی اخبرنا علی بن احمد بن عبدان اخبرنا احمد
ابن عبید الصفار حدثنی محمد بن الفضل بن جابر حدثنا
الہیثم بن خارجۃ ومہدی بن حفص قالا حدثنا اسمعیل
عیاش عن المطعم بن المقدام عن نصیح العبسی عن رکب المصری
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طوبی لمن تواضع من غیر منقصۃ (وفی روایۃ
فی غیر منقصۃ وذل فی نفسہ من غیر مسکنۃ وانفق
مالا جمعہ فی غیر معصیۃ ورحم اہل الذل والمسکنۃ
وخالط اہل الفقہ والحکمۃ طوبی لمن ذل نفسہ
وطاب کسبہ وصلحت سریرتہ وصلحت علانیتہ

۱؎ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس نے بغیر منقصت کے تواضع اور اپنے نفس میں بغیر خواری ہونیکے ذلت اختیار کی اور اپنے جمع کئے ہوئے مال کو غیر معصیت میں خرچ کیا اور ذلت و خواری والوں پر رحم کیا۔ اور فقہ اور حکمت والوں کی صحبت میں رہا۔ خوشی ہے اس کے لئے جسکا نفس ذلیل اور کسب پاک اور باطن درست اور ظاہر صلاحیت والا ہوا اور لوگوں سے اسکا شر علیحدہ رہا۔ اور خوشی ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنے فضول یعنے حاجت سے بچے ہوئے مال کو نیک کاموں

(بقیہ برصفحہ آیندہ)

(وفی روایۃ) وکرمت علانیتہ (بدل صلحت علانیتہ)
وعزل عن الناس شرہ وطوبی لمن عمل بعلمہ وانفق
الفضل من مالہ وامسک الفضل من قولہ" قال العلامۃ
العجلونی عن الامام الکورانی انہ ذکر فی مسالک الابرار
ان الحدیث حسن وان رکب المصری کندی صحابی اجمعوا
علی ذکرہ فی الصحابۃ وان کان غیر مشہور فیہم اھ وھو
بفتح الراء وسکون الکاف اخرہ موحدۃ انتھی

۵۱ اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

الحدیث الحادی والخمسون المسلسل بالنحاۃ وانا بفضل اللہ تعالی ماھر فی النحو

فاقول حدثنی شیخی العلامۃ عبد الجلیل برادہ النحوی عن احمد منۃ
اللہ المصری النحوی عن العلامۃ احمد بن عبید العطار الدمشقی
النحوی عن العلامۃ محدث الشام مولانا اسمعیل العجلونی النحوی
حدثنا شیخنا اجازۃ الوالمواھب النحوی عن والدہ عبد الباقی الحنبلی
النحوی حدثنا الشیخ موسی النحوی اخبرنا زین الدین بن سلطان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٦٧) میں خرچ کیا اور اپنے فضول کلام یعنے بے ضروری باتوں کو اپنی باتوں سے روک رکھا۔ مطلب یہ ہے کہ مال فضول میں انفاق اور کلام فضول میں امساک کیا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ نصائح والی حدیث ہے الٰہی پاک مجھ عاصی کو اور سب مسلمانوں کو اسپر عمل نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

۵۱ اکاونویں حدیث۔ اسکا ہر راوی نحوی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان اللہ ذو الایادی۔

النحوی اخبرنا الشیخ شمس الدین بن طولون النحوی انبانا محب الدین
محمد بن عبد الرحمن بن جمال الدین الانصاری النحوی انا تقی الدین
احمد الشمنی النحوی اخبرنا سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی
النحوی انا الامام ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی النحوی
انا ابو محمد عبد الله بن هارون النحوی انبانا ابو القاسم بن
محمد الطیلسان النحوی اخبرنا ابو جعفر احمد بن یحیی الادیب النحوی
قلت له احدثک ابو عبد الله جعفر بن محمد بن مکی النحوی
قرأة فاقر به قال انبانا ابو مروان عبد الملک الماهر فی العربیة
انا ابو القاسم بن عبد الله شارح دیوان المتنبی قال انبانا ابی
عبد الله وهو احد الحفاظ النحوی انبانا قاسم بن اصبغ النحوی
انبانا عبد الله بن مسلم بن قتیبة صاحب الغریب النحوی انبانا حدثنا
احمد بن خلیل البغدادی النحوی انبانا عبد الملک الامام الاصمعی حدثنا
النحوی اخبرنا ابو هلال محمد بن سلیم النحوی عن عبد الله بن
بریدة النحوی عن ابیه بریدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

وسید[1] أدم[2] الدنیا والآخرۃ اللحم وسید ریحان
اھل الجنۃ الفاغیۃ[3]" واخرجہ الجلال السیوطی فی جیاد
المسلسلات بالسند المتقدم بعینہ وبلفظ الحدیث ثم قال اخرجہ
الطبرانی فی احد معاجمہ وابو نعیم فی الطب النبوی والبیھقی
فی شعب الایمان وابو عثمان الصابونی فی المائتین عن ابی ھلال
بہ وقال الطبرانی والبیھقی والصابونی ان ابا ھلال تفرد بہ
عن ابن بریدۃ وابو ھلال وثق وفیہ لین بعض ضعف - قال البیھقی
رواہ جماعۃ عن ابی ھلال تفرد بہ ابو ھلال محمد بن سلیم انتھی

لطیفۃ - نروی العربیۃ عن شیخنا العلامۃ برادہ عن احمد[1] منۃ اللہ
عن عبید العطار عن[2] اسمعیل العجلونی عن[3] عبد الجلیل عن[4] والدہ
ابی المواھب عن[5] والدہ عبد الباقی عن[6] عمر القاری عن[7] البدر

---

[1] یعنے دنیا اور آخرت کے سالنوں کا سردار گوشت - اور اہل جنت کی خوشبوئیوں کا سردار فاغیہ ہے - فاغیہ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۲

[2] أدم بضم الھمزۃ والدال المھملۃ ویجوز اسکانھا جمع ادام قیل ھو بالاسکان المفرد وبالضم الجمع - وفی صحیح البخاری فی باب الادم فاتی بخبز وادم من ادم البیت الخ [3] فاغیۃ شگوفۂ حنا آنکہ شاخ حنا در زمیں وازگوں کارند وشگوفہ کہ ازاں ہم رسد ونہایۃ خوشبو بودآں را فاغیہ گویند کذا فی المنتخب - وھی نور الحنا ای زھرھا ذکرہ الاصمعی کذا فی ثبت الامام العجلونی یعنے فاغیہ حنا کی کلیوں کو کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الغزی عن[۱۰] الجلال السیوطی عن[۱۱] الکافیجی عن[۱۲] الشمس الحیادی
عن[۱۳] اکمل الدین الحنفی عن[۱۴] اثیر الدین ابی حیان عن[۱۵] ابن ابی
الاحوص عن[۱۶] ابی علی الشلوبین عن[۱۷] فخر بن یحیی الرعینی الاشبیلی
عن[۱۸] ابی الرماک عن[۱۹] ابن الاخضر عن[۲۰] ابن طراوۃ عن[۲۱] یونس
ابن عیسی الاعلم عن[۲۲] ابی علی القالی عن[۲۳] ابن درستویۃ عن[۲۴]
المبرد عن[۲۵] المازنی عن[۲۶] الاخفش الاوسط سعید بن مسعدۃ
عن[۲۷] سیبویہ عن[۲۸] الخلیل بن احمد عن[۲۹] عیسی بن عمر عن[۳۰] ابی عمرو
ابن العلاء عن[۳۱] نصر بن عاصم عن[۳۲] ابی الاسود الدولی عن
علی رضی اللہ عنہ وھو اول من امر ابا الاسود بوضع النحو
لما کتب۔ قال العجلونی ذکرہ السیوطی فی شرح الفیتہ فی
النحو وکذا فی الاشباہ والنظائر النحویۃ لہ اھ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	**الحدیث الثانی والخمسون[۵۲] المسلسل بالشعراء**	تیئیس (۲۳) واسطے ہیں۔

۵۲

وانا لی شعر فی الجملۃ حدثنا اجازۃ شیخنا العلامۃ عبد الجلیل برّادہ
ولہ شعر ومن ذلک قولہ ؎

[۱] یہ باونویں حدیث ہے۔ جس میں شعرا کا سلسلہ ہے یعنے اسکا ہر راوی شاعر ہے ۱۲

مما رأيت من الانام ومكرهم	اصبحت افرق ان ارى انسانا
واجانب المرأة خوفا ان ترى	عيني بها من عكسها انسانا

لا انظر

ولهُ ايضاً

اما رأيت الدهر اخرج شوكة	من رجل شخص عاجز متوان
فاعلم بان مراده من نقشها	ادخالها في عين شخص ثان

ولهُ مقطعات تشتمل على معان بديعة ومقاصد مخترعة غريبة اوردتها في غير هذا الكتاب - قال حدثنا احمد منة الله ولهُ شعر حدثنا احمد بن عبيد العطار ولهُ شعر حدثنا الامام العجلوني ولهُ شعر قال في ثبته حدثنا اجازة شيخنا العارف عبد الغني النابلسي ولهُ شعر ملأ الخافقين مسطر في دواوينه وغيرها قرحدثنا شيخنا عبد الباقي الحنبلي ولهُ شعر قرحدثنا الشيخ موسى الحجاوي وكان لهُ شعر عن الشيخ زين الدين بن سلطان

وكان يشعر انبانا[٩] الشمس بن طولون وكان شاعرا انبانا
ابو الفتح محمد بن محمد المزى الشاعر المغلق اخبرنا[١١] شهاب الدين
ابو الطيب الخزرجى الشاعر اخبرنا[١٢] الحافظ زين الدين عبد الرحيم العراقى
وكان ينظم الشعر قال انبانا[١٣] صلاح الدين خليل بن كيكلدى الصفدى
وكان يشعر اخبرنا[١٤] شرف الدين احمد الخطيب وكان له شعر
انبانا[١٥] ابو الحسن على السخاوى ذو النظم الشهير انبانا[١٦] ابو طاهر
السلفى ذو الشعر الكثير انبانا[١٧] ابو الوفا على بن شهريار الرغفرانى
وكان يشعر اخبرنا[١٨] ابو القاسم عبد الملك ابن المظفر الشاعر
انبانا[١٩] ابو جعفر محمد بن الحسين الزاهد وكان يشعر انبانا[٢٠]
ابو بكر عبد الله بن احمد القارى الشاعر اخبرنا[٢١] ابو عثمان سعيد
ابن زيد الشاعر حدثنا[٢٢] عبد السلام بن عباد الشاعر الشهير
بديك الجن اخبرنا[٢٣] خالى همام بن غالب الفرزدق الشاعر فقال
انشدت النبى صلى الله عليه وسلم بلغنا السماء مجدنا وجدودنا
وفى رواية ذكرها شيخنا عقيلة فى مسلسلاته بلفظ بلغنا السما
مجدا وعزا وسوددا وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم "این المظهر یا ابا لیلی" قلت الجنة
قال "اجل ان شاء اللہ تعالیٰ" قال ثم قلت ولا خیر فی
حلم اذا لم یکن له ولا خیر فی صدیق اذا لم یکن له
جهل اذا لم یکن له حلیم اذا ما اورد الامر اصدرا
فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یفضض اللہ
فاک مرتین"

الحدیث الثالث والخمسون[۵۲] المسلسل بانفراد کل راو من رواته بصفة عظیمة فی زمانه

اورده عن مولانا عبد الجلیل المدنی ادیب عصره وشاعر دهره

۵۳

۵۱ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزدق شاعر کے اشعار سنکر دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو نہ توڑے یعنے تمہارے دانت گرنے نہ پائیں جسطرح عباس رضی اللہ عنہ کے اس معروضہ پر (کہ یا رسول اللہ میں آپکی مدح کرنا چاہتا ہوں) اور نابغہ جعدی کے قصیدۂ رائیہ کو سنکر آپ نے یہی دعا دی تھی۔ پس نابغہ ایکسو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور انکا کوئی دانت نہ گرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپکی مدح وثنا کرنی آپ کی خوشنودی کا باعث ہے مگر تعریف وہی پسند محبوب ہوتی ہے جو طاقہ کیساتھ ہو اور جو بغیر اطاقہ کے صرف تعریف کیجائے تو وہ چنداں معتبر اور موجب خوشنودی نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک ہم سبکو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعریف کرنی نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

۵۲ تر پنجین حدیث۔ اسکا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی ایک صفت میں اپنے زمانہ کا یکتا تھا ۱۲

عن[٢] السيد اسمعيل البرزنجي زاهد عصره عن[٣] صالح الفلاني صوفي
زمانه عن[٤] محمد بن سنه الفلاني محدث[٥] زمانه عن الشريف
محمد بن عبد الله نادرة وقته عن[٦] عمر بن الجائي سراج عصره عن
الحافظ السيوطي مجدد زمانه ومحدث اوانه عن عمر بن فهد اوحد
عصره عن[٩] الامام الجزري قاري وقته ومحدث دهره قال اخبرنا[١٠]
الامام جمال الدين محمد بن محمد بن محمد الجمالي زاهد عصره
اخبرنا[١١] الامام سعيد الدين محمد بن مسعود محدث فارس في زمانه
انا[١٢] الشيخ ظهير الدين اسماعيل بن المظفر بن محمد الشيرازي
عالم وقته انا[١٣] ابو طاهر عبد السلام بن ابي الربيع الحنفي محدث
زمانه انا[١٤] ابو بكر عبد الله بن محمد بن شابور القلانسي شيخ عصره
انا[١٥] ابو المبارك عبد العزيز بن محمد بن منصور الادمي
امام اوانه انا[١٦] سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان نادرة
دهره حدثنا[١٧] ابو صالح احمد بن عبد الملك بن علي النيسابوري
غريب وقته حدثنا[١٨] ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزيادي
فريد دهره ثنا[١٩] ابو حامد احمد بن محمد بن هاشم البلاذري

حافظ زمانہ ثنا[۲۱] محمد بن الحسن بن علی امام عصرہ ثنا[۲۲] ابی الحسن
ابن علی السید المحجوب ثنا[۲۳] ابی علی بن موسیٰ الرضی ثنا[۲۴] ابی موسیٰ
ابن جعفر الکاظم ثنا[۲۵] ابی جعفر بن محمد الصادق ثنا[۲۶] ابی محمد بن علی
الباقر ثنا[۲۷] ابی علی بن الحسین زین العابدین ثنا[۲۸] ابی الحسین
ابن علی سید الشہداء ثنا[۲۹] ابی علی بن ابی طالب سید الاولیاء
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اخبرنی سید الانبیاء محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وو اخبرنی[۱] جبرئیل سید
الملائکۃ قال قال اللہ سید السادات انی انا اللہ
لا الٰہ الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل
حصنی امن من عذابی" قال الامام الجزری فی اسنی
المطالب کذا وقع ھذا الحدیث بھذا السیاق من المسلسلات
السعدیۃ والعھدۃ علی البلاذری واللہ تعالیٰ اعلم

---

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو فرشتوں کے سردار جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ تمام سرداروں کے سردار اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ میں ہی معبود حقیقی ہوں میرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ (حفاظت) میں داخل ہوگیا اور میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچ گیا لا محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ

الحدیث الرابع والخمسون المسلسل بکون کل راو من بلد

صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چوبیس واسطے ہیں ۵۴

اروایہ عن مولانا عبد الجلیل المدنی عن منۃ اللہ المصری الازھری عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن ابن بدیر المقدسی عن ابی النصر مصطفی الدمیاطی عن ابن عقیلۃ المکی عن ابی المواھب البعلی عن والدہ الدمشقی عن احمد الفرغانی البقاعی عن ابن حجر المکی عن زکریا الانصاری عن عمر بن فہد المکی عن الحافظ ابی عبد اللہ محمد الدمشقی انا ابو عبد اللہ محمد بن محمد البالسی انا ابو العباس احمد بن ابی طالب الدیر مقرنی انا ابو النجا عبد اللہ بن عمر الحریمی انا ابو الوقت السجزی انا ابو عبد اللہ محمد بن عبد العزیز الفارسی انا ابو محمد عبد الرحیم بن احمد بن ابی شرح الانصاری الازدی انا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی ثنا العلاء بن موسی البغدادی ثنا اللیث ابن سعدی المصری عن ابی الزبیر المکی

---

۱ یہ چوبیسویں حدیث ہے۔ اسکا ہر ایک راوی ایک ایک شہر کا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عن[۲۴] جابر بن عبد الله الانصاری المدنی رض رسول الله صلی
الله علیه وسلم ولا[۱] یدخل احد ممن بایع تحت الشجرة
النار قال ابن عقیلة وبالسند الی ناصر الدین قال هذا
حدیث صحیح عال واخرجه الترمذی وغیره

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[۲] الخامس والخمسون المسلسل بالمحمدین	علیہ وسلم تک تینتیس ۳۳ واسطے ہیں

۵۵

علی ذات نبینا واسم الصلوة والسلام من ذالک
متصل بالبخاری قدیسر الله عز وجل لی روایته بکرمه
وجوده فلله الحمد علی ذلک حق حمده۔

اروی عن[۱] العلامة المفسر محمد بن سلیمان حسب الله عن[۲] محمد
القادری عن[۳] محمد العدوی ابن صالح عن[۴] محمد الامیر عن[۵]
محمد الحفنی عن[۶] محمد البدیری عن[۷] محمد قاسم مقری الدیار المقر

---

x ۱؎ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے درخت (ببول) کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی انمیں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہوگا ماشاء اللہ یہ انکے حق میں بڑی خوشخبری ہے ۱۲

۲؎ یہ پچپنویں حدیث اسکا ہر راوی محمد نامی ہے یہ روایت امام بخاری کے طریقہ سے متصل ہے اللہ تعالی نے اپنے جود وکرم سے اسکی روایت مجھپر آسان فرمائی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن[٨] محمد بن صلاح الدين البابلي الازهري عن[٩] محمد بن عبد الله
حجازي الواعظ عن[١٠] محمد الغيطي عن[١١] محمد بن محمد الدلجي عن[١٢]
الشمس محمد السخاوي عن[١٣] محمد بن نجم الدين العلوي المكي انا[١٤]
الحافظ جمال الدين محمد المخزومي انا[١٥] الضياء ابو الفضل محمد
ابن عبد الرحمن المالكي انا[١٦] محمد بن محمد بن علي الطبري انا[١٧]
ابو عبد الله محمد بن علي انا[١٨] محمد بن مهاجر الموصلي انا[١٩] ابو بكر محمد
ابن علي بن ياسر الجياني انا[٢٠] فقيه الحرم ابو عبد الله محمد بن الفضل
ابن احمد الصاعدي الفراوي انا[٢١] محمد بن علي بن الحسين انا[٢٢]
محمد بن احمد بن عبد الله الحمصي المروزي انا[٢٣] ابو الهيثم محمد
ابن علي بن محمد المكي الكشميهني قال اخبرنا ابو عبد الله محمد بن يوسف[٢٤]
الفربري انا[٢٥] محمد بن اسمعيل البخاري الحافظ حدثنا[٢٦] محمد بن
خالد بن محمد بن يحيى بن عبد الله بن خالد الذهبي ثنا[٢٧] محمد
ابن وهب بن عطية هو الدمشقي ثنا[٢٨] محمد بن حرب ثنا[٢٩] محمد
ابن الوليد الزبيدي ثنا[٣٠] محمد بن شهاب الزهري عن[٣١] عروة
ابن الزبير عن[٣٢] زينب بنت ابي سلمة عن[٣٣] ام سلمة زوج النبي

رضی اللہ تعالٰی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی
بیتہا جاریۃ وفی وجہہا سفعۃ[٥١] فقال "استرقوا لہا
فان بہا النظرۃ"[٥٢]

٥٦ اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

الحدیث السادس والخمسون[٥٣] المسلسل کذلک

اروی عن[١] الشیخ المذکور محمد بن سلیمان عن[٢] محمد الفاوقجی قال
حدثنی[٣] محمد عابد السندی عن[٤] محمد یوسف بن محمد المزجاجی
عن[٥] محمد عبد الخالق المزجاجی عن[٦] محمد عقیلۃ عن[٧] محمد بن
عبد الباقی الحنبلی عن[٨] محمد بن النجم الغزی عن[٩] ابیہ محمد البدر الغزی
عن[١٠] محمد بن محمد الرومی السکندری عن[١١] محمد بن محمد الجزری[١٢] انا محمد
ابن احمد بن مرزوق التلمسانی مشافہۃ انا[١٣] القاضی محمد بن

٥١ السفعۃ بفتح السین المہملۃ وضمہا وسکون الفاء بعدہا عین مہملۃ ہی صفرۃ الوجہ وفی مجمع البحار نقلا عن الکرمانی اراد بالسفعۃ مسۃ من الجن وعن النہایۃ قولہ فان بہا النظرۃ ای بہا عین اصابتہا من نظر الجن اہ۔

٥٢ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں ایک لونڈی کو ملاحظہ فرمایا کہ جسکے چہرہ نظر جن کے اثر سے زردی نمایاں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر منتر پڑھاؤ کہ اسکو نظر جن کا اثر ہوا ہے۔ اس حدیث سے جن کا وجود اور انسان پر اسکا اثر ہونا اور اس کے دفعیہ کے لئے منتر کا ہونا ثابت ہوا۔ مگر شرع نے جسطرح کے منتر سے منع کیا ہے اس سے احتراز لازم ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

٥٣ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحدثین ہے یعنے اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

احمد الحسینی انا[١٤] محمد بن محمد الحصین التلمسانی انا[١٥] محمد بن
یوسف البرزالی انا[١٦] محمد بن ابی الحسین الصوفی انا[١٧] محمد بن محمد
الطائی انا[١٨] محمد بن عبد الواحد الدقاق انا[١٩] محمد بن علی الکتانی
ثنا[٢٠] محمد بن اسحٰق بن یحیٰی بن مندۃ الاصبہانی العبدی انا[٢١]
محمد ابو منصور سعد الباردی کاتب الواقدی انا[٢٢] محمد (الباوردی)
ابن عبد اللہ الحضرمی انا[٢٣] محمد بن عبد اللہ المثنی انا[٢٤] محمد
ابن بشر انا[٢٥] محمد بن عمرو الانصاری ثنا[٢٦] محمد بن سیرین انا[٢٧]
محمد بن محمد بن عبد اللہ بن جحش انا[٢٨] ابی عن محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر فی السوق برجل مکشوف فخذہ
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وغط[١] فخذک
فانہا عورۃ ۔ قال المسکین قال السیوطی فی جیاد المسلسلات
نقلا عن الحافظ ابن حجر فی امالیہ وھذا حدیث عجیب التسلسل
بالمحمدین فلیس فی اسنادہ من ینظر فی حالہ سوی محمد بن عمرو
واسم جدہ سہل ضعفہ یحیٰی القطان ووثقہ ابن حبان ولہ
متابع رواہ احمد وابن خزیمہ من طریق العلاء بن عبد الرحمٰن

[١] وفی العزیزی صـ٣٣ قالہ لما مر علی جرہد الاسلمی من اہل الصفۃ وھو کاشف
فخذہ اھ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بازار میں (اصحاب صفہ میں سے) ایک صحابی (جرہد اسلمی
رضی اللہ عنہ) پر گزرے جنکی ران کھلی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا اپنی ران کو چھپا کیونکہ وہ عورت ہے یعنے چھپانے کی چیز ہے ١٢

عن ابی کثیر اتم منه والحدیث علقه البخاری فی صحیحه اه
ای عن محمد بن جحش رضی الله عنه قال العجلونی وقال
السخاوی الحدیث حسن وقال شیخ مشائخنا فی مسالک الابرار
قال الحافظ فی فتح الباری لمحمد بن جحش وابیه عبد الله بن جحش
صحبته وزینب بنت جحش احدی امهات المؤمنین عمته وکان
محمد صغیرا فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وقد حفظ عنه وهذا
بین فی حدیثه هذا فقد وصله احمد والبخاری فی التاریخ والحاکم
فی المستدرک کلهم من طریق اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن
عبد الرحمن عن ابی کثیر مولی محمد بن جحش عنه قال مر النبی
صلے الله علیه وسلم وانا معه علی معمر فخذاه مکشوفتان
فقال "یا معمر[1] غط علیک فخذیک فان الفخذین عورة"
ورجاله رجال الصحیح غیر ابی کثیر وقد روی عنه جماعة لکن لم
اجد فیه تصریحا بتعدیل انتهی یقول الجامع المسکین قال

[1] یعنے دوسری ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر صحابی رضی اللہ عنہ پر گزرے درانحالیکہ انکی ہر دو ران کھلی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا کہ اے معمر تیری ہر دو ران چھپا اس لئے کہ رانیں عورت یعنے چھپانیکی چیز ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ

العلامة محمد عابد في ثبته ولا يخفى ان شيخنا العارف بالله الشيخ
يوسف المزجاجي وشيخه الشيخ عبد الخالق بن ابي بكر المزجاجي
سمى كل واحد منهما عند ولادته بمحمد وهذه عادة بيت المزجاجي
يقطعون السرة على اسم محمد تبركا ثم يسميه ابوه بعد ذلك
بما شاء قاله الشيخ عبد الخالق بن علي المزجاجي في النزهة المستطابة
انتهى قوله فلم يكن في السند الا عبد الله بن جحش - و
قد قال العلامة القادري في مسلسلاته ويروى ان ولده
محمدا روى عنه وعن سيدنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيكون مسلسلا بالمحمدين من اوله الى آخره انتهى
وقد مر قول الحافظ ابن حجر في فتح الباري ان لمحمد بن جحش وابيه
عبد الله بن جحش صحبة اهـ وقال حافظ الغرب ابن عبد البر
في كتاب الاستيعاب محمد بن عبد الله بن جحش يكنى ابا
عبد الله كان قد هاجر مع ابيه وعميه الى ارض الحبشة ثم
هاجر من مكة الى المدينة مع ابيه له صحبة ورواية انتهى
فافهم وتدبر

السرار

الحدیث السابع والخمسون المسلسل بالاحمدیین

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پچیس واسطے ہیں۔

۵۷

اروبہ عن[1] مولانا الشیخ احمد المکی عن[2] الشیخ احمد دحلان عن[3] عثمان الدمیاطی عن[4] محمد الشنوانی عن[5] الامام احمد الدردیری بالاجازۃ العامۃ عن[6] احمد الملوی واحمد الجوہری عن[7] احمد بن مکی النخلی عن[8] احمد القشاشی عن[9] احمد بن علی[10] بن عبد القدوس الہاشمی بالاجازۃ العامۃ عن[11] احمد النہروانی المکی عن[12] والدہ احمد بن عبد اللہ عن[13] احمد بن محمد القرشی العدوی عن[14] احمد بن عبد الرحمن المقدسی عن[15] احمد بن شیبان عن[16] ابی عبد اللہ احمد بن منصور الجوینی عن[17] الحافظ احمد بن محمد السلفی عن[18] ابی بکر احمد بن علی بن عبد اللہ بروایۃ عن[19] القاضی احمد بن الحسین محمد بن الدینوری عن[20] احمد بن محمد بن سلیمان المعروف بابن السنی عن[21] الامام ابی عبد الرحمن احمد النسائی نا عثمان ہو ابن سعید الحمصی عن[22] شعیب بن

[1] ستاونویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی کا نام احمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

دینار الحمصی عن ۲۳ الزہری ۲۴ حدثنی سعید بن المسیب ان ابا ہریرۃ ۲۵
رضی اللہ عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال

امرت ان اقاتل الناس حتے یقولوا لا الہ الا اللہ

فمن قالہا فقد عصم منی نفسہ ومالہ الا بحقہ وحسابہ
علی اللہ تعالی" قال الجامع اخرجہ النسائی فی
سننہ بالسند المتقدم بعینہ وبلفظ الحدیث واخرجہ الشیخان
ایضا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما لکن بزیادۃ بعض الالفاظ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الثامن والخمسون المسلسل بالمکیین	۵۸ تک سترہ سترہ ۲۷ واسطے ہیں۔

وقد اقمت بمکۃ المکرمۃ بفضل اللہ تعالے ستۃ عشر شہرا
لاغتنام الفیوض من علمائہا۔ اروی عن الحبیب حسین المکی عن والدہ

۱ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالی کی جانب سے مامور ہوں کہ لوگوں سے اسوقت تک جہاد کروں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے یہ کہدیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیا۔ مگر حق اسلام سے۔ اور اسکا حساب اللہ تعالی پر ہے۔ اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسطرح مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ لوگ جبتک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں اور نماز بجگانہ قائم نکریں اور زکوۃ نہ دیں اسوقت تک مجھکو ان سے جہاد کرنیکا حکم ہوا ہے۔ پس جب وہ ان امور مذکورہ پر عامل ہوجائیں تو انکی جانیں اور انکے اموال قتال اور لوٹ وغیرہ سے محفوظ ہوگئے۔ مگر حقوق اسلامیہ مثلاً زنا و قصاص سرقہ وغیرہ کے سبب سے کہ ایسی صورتوں میں وہ محفوظ نہ ہونگے۔ اور اسکے بعد وہ جو کچھ فرد معاصی پوشیدہ کرینگے اسکا حساب اللہ تعالے لیگا ۱۲ ۵۲ اٹھاونیں حدیث۔ اسکا ہر راوی مکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ لہ ولوالدیہ

محمد المكي عن[3] الشيخ عمر العطار المكي عن[4] الشيخ محمد طاهر سنبل المكي عن[5]
الشيخ احمد القشلي المكي عن[6] امام المقام زين العابدين بن عبد القادر
ابن محمد بن يحيى بن مكرم الحسيني الطبري المكي اجازة عن[7] والده
عبد القادر امام المقام عن[8] جده الامام يحيى بن مكرم بن محمد المحب
الاخير المكي عن[9] جده الامام ابي المعالي محب الدين محمد بن
رضي الدين محمد بن المحب الاوسط محمد المكي عن[10] عم ابيه الامام
العلامة ابي اليمن محمد بن احمد المكي انا[11] والدي الامام شهاب الدين
ابو العباس احمد بن رضي الدين الطبري المكي قراءة انا[12] والدي امام
مقام الخليل العلامة رضي الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم
ابي بكر بن علي بن فارس الحسيني الطبري المكي وقاضي القضاة
نجم الدين ابو احمد محمد بن قاضي القضاة جمال الدين محمد بن
الحافظ محب الدين بن عبد الله الطبري المكي قال هو واحمد بن
الرضي ايضا انا[13] به الامام عماد الدين ابو محمد عبد الرحمن بن
محمد بن علي بن الحسين الطبري المكي انا[14] به الشيخ ركن الدين ابو القاسم
عبد الرحمن بن ابي حرمي فتوح بن بنين الكاتب المكي انا[15]

به الامام الحافظ خطیب مکة ابو حفص عمر بن عبد المجید القرشی المعروف
بالمیانشی المکی سماعا انا به الامام رکن الدین قاضی الحرمین
ابو المظفر محمد بن علی الشیبانی الطبری المکی بقرأتی علیه انا جدی
الامام القاضی ابو عبد الله الحسین بن علی بن الحسین الطبری المکی
انا به ابو القاسم خلف بن هبة الله ح انا به ابو محمد الحسین بن
احمد بن ابراهیم العبقسی المکی سنة عشرین واربع مائة انا
به ابو الحسن محمد بن نافع بن احمد المکی وابو بکر احمد بن عبد الله
ابن عبد المؤمن قالا حدثنا ابو محمد اسحق بن احمد الخزاعی
المکی مقریها فی حدود سنة ست وثلاث مائة انا به الامام
المؤرخ ابو الولید محمد بن عبد الله الازرقی المکی ح حدثنی جدی
احمد بن محمد المکی عن سعید بن سالم هو ابو عثمان القداح المکی
وسلیم بن مسلم المکی عن ابن جریج هو مفتی مکة عبد الملک بن
عبد العزیز المکی عن عطاء بن ابی رباح المکی عن عبد الله بن عباس
رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
وفی[1] ینزل الله تعالی علی هذا البیت کل یوم ولیلة

[1] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس (مبارک) مکان پر ہر رات دن میں اکیسو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے انہیں سے طواف کرنیوالوں کو ساٹھ اور نماز پڑھنے والوں کو چالیس اور (اسپر) نظر کرنیوالوں کو بیس رحمتیں ملتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عشرين ومائة رحمة ستون منها للطائفين واربعون
للمصلين وعشرون للناظرين"
رواه البيهقي في شعب الايمان والخطيب في تاريخه والصابوني
في الجزء الثاني من المائتين له۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	**الحديث التاسع والخمسون[59] المسلسل بالمدنيين في اكثره**	تک چھبیس[26] واسطے ہیں

٥٩

فاقول وقد اقمت بمدينة المنورة لتحصيل الزيارة واغتنام الفيوض
من علمائها الكرام۔ حدثني به شيخنا الفاضل عبد الجليل برادة المدني
عن[1] المعمر مفتي الشافعية بالمدينة المنورة السيد اسماعيل البرزنجي
المدني عن[2] صالح الفلاني المدني عن[3] محمد سعيد سفر المدني عن[4]
محمد ابي طاهر المدني عن[5] والده ابراهيم الكردي المدني قم حدثني
به احمد بن محمد القشاشي المدني عن[6] ابي المواهب احمد بن علي
الشناوي المدني عن[7] السيد عضنفر بن جعفر الحسيني النهروالي
المدني عن[8] عبد الحق السنباطي المجاور بالمدينة عن[9] محمد بن عبد الرحمن

[1] اس حدیث کے اکثر راوی مدنی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

السخاوى نزيل المدينة المدفون بالبقيع شمال قبة الامام مالك
رضى الله عنه عن[١٢] ابى الفتح العثمانى المدنى عن[١٣] ابيه قاضى المدينة
وخطيبها زين الدين بن ابى بكر المراغى عن[١٤] شيخ المحدثين بالحرم
المدنى عفيف الدين بن عبد الله بن الجمال المطرى عن[١٥] الرضى
ابراهيم بن محمد الطبرى عن[١٦] عم ابيه يعقوب الطبرى عن[١٧] يحيى
ابن يونس الهاشمى اخبرنا[١٨] ابو الوقت السجزى انا[١٩] ابو الحسن الداودى
انا[٢٠] ابو محمد الحموى السرخسى انا[٢١] ابو عبد الله محمد بن يوسف
الفربرى انا[٢٢] محمد بن اسماعيل البخارى المجاور بالمدينة مدة
انا[٢٣] عبد العزيز ابو عبد الله الاويسى هو ابو القاسم المدنى عن[٢٤]
ابن شهاب الزهرى المدنى ان عطاء بن يزيد الليثى المدنى
اخبره[٢٥] ان حمران المدنى مولى عثمان اخبره[٢٦] انه راى عثمان
ابن عفان وهو مكى مدنى دعا بانا فافرغ على كفيه ثلاث مرات
فغسلهما ثم ادخل يمينه فى الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل
وجهه ثلاثا ويديه الى المرفقين ثلاث مرات ثم مسح برأسه
ثم غسل رجليه الى الكعبين ثلاث مرار ثم قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ومن[1] توضأ نحو وضوئی هذا ثم صلی
رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه
هذا روایة البخاری وفیه ثلاثة من التابعین الزهری وعطاء وحمران

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث[2] الستون[60] المسلسل مثله	تک انتیس (۲۹) واسطے ہیں۔

بهذا السند الی عفیف الدین ابن عبد الله بن الجمال المصری
بسماعه عن[15] عبد المؤمن بن خاف باجازته عن[16] المؤید الطوسی
عن[17] محمد الفراوی عن[18] الغافر الفارسی عن[19] محمد بن عیسی الجلودی
عن[20] ابراهیم المروزی عن[21] الامام مسلم القشیری حدثنا
زهیر بن حرب[22] ای البغدادی حدثنا[23] یعقوب ابن ابراهیم المدنی اخبرنا[24] ابی ای ابراهیم بن سعد
ابن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف الزهری المدنی عن[25] صالح

[1] حمران مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ایک روز) دیکھا کہ انہوں نے پانی کا برتن منگا کر ہر دو ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے اور کلی تین بار کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی لیا پھر منہ اور ہر دو ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے اور مسح سر کیا اور ٹخنوں تک ہر دو پیر تین بار دھوئے پھر فرمایا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اسطرح پڑھیں کہ انمیں کوئی خیال دل میں نہ گزرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جائینگے ۱۲

[2] یہ ساٹھویں حدیث۔ اس میں بھی مدنیین کا سلسلہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ابن کیسان المدنی التابعی ۲۶ ۲ ابن شہاب ای محمد بن مسلم
المدنی التابعی عن عروۃ بن الزبیر التابعی یحدث عن حمران
المدنی ھو مولی عثمان بن عفان قال فلما توضأ عثمان قال واللہ
لاحدثنکم حدیثا لولا ایۃ فی کتاب اللہ ما حدثتکموہ انی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول "لا یتوضأ الرجل
فیحسن وضوءہ ثم یصلی الصلوۃ الا غفر لہ ما بینہ
وبین الصلوۃ التی تلیھا" قال عروۃ الایۃ ان الذین
یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدی الی
قولہ اللاعنون ٥ ھذا حدیث صحیح اتفق الشیخان علی
معناہ قال الملا ابراھیم ھذا حدیث صحیح المتن والتسلسل
وقال الامام النووی رحمھم اللہ القوی ھذا اسناد اجتمع
فیہ اربعۃ تابعیون مدنیون یروی بعضھم عن بعض ھ قال

۱ حمران رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے جب وضو کیا تو فرمایا کہ بخدا میں تمکو ایک حدیث سناتا ہوں۔ اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی طرح یعنے موافق سنت وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز ادا سکے بعد والی نماز کے درمیان جو کچھ گناہ (صغیرہ) ہو بخشدئے جائینگے۔ عروہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جس آیت کا اشارہ حضرت عثمان رض نے کیا وہ آیت ان الذین سے لاعنون تک ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ولوالدیہ

شیخ شیخنا محمد القاوقجی فی مسلسلاته وفیه لطیفة اخری وهی
روایة الاکابر عن الاصاغر فان صالح بن کیسان اکبر سنا من الزهری اھ

الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین الثقات

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بائیس (۲۲) واسطے ہیں۔

وھو حدیث صحیح عظیم القدر اجتمع فیه جمل من الفوائد منها صحة اسناده ومتنه وعلوه وتسلسله وقد نقل عن ابی ادریس الخولانی انه کان اذا حدث به جثا علی رکبتیه اجلالا له۔ کذا فی شرح مسلم للامام النووی رحمه الله تعالیٰ فاقول حدثنی به السید عبد الرزاق البیطار الدمشقی عن والده السید حسن البیطار الدمشقی عن عبد الرحمٰن الکزبری الدمشقی ح واروایه عالیا بدرجة کما حدثنی به العلامة المحدث عبد الله القدومی النابلسی الدمشقی عن عبد الرحمٰن الکزبری الدمشقی عن ابیه محمد الکزبری الدمشقی عن احمد بن عبید العطار الدمشقی عن محدث الشام العلامة

---

۱ یکسٹھویں حدیث۔ اسکے سب راوی دمشقی ہیں۔ یہ بڑی عظیم القدر صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ سے بلا واسطہ جبریل روایت فرماتے ہیں۔ ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

العجلوني الدمشقي حدثنا به مشايخنا الثلاثة ابو المواهب الحنبلي
وعبد الغني النابلسي الحنفي ومحمد الكاملي الشافعي الدمشقيون
قال كل واحد منهم حدثنا به شيخنا عبد الباقي الحنبلي الدمشقي قال
حدثنا به محمد شمس الدين الميداني الشافعي الدمشقي قال
ثنا به شهاب الدين احمد الطيبي الكبير الدمشقي ح وحدثنا به السيد
محمد ابو البقا كمال الدين ابن حمزة الحسيني الدمشقي حدثنا ابو العباس
احمد بن عبد الهادي الحافظ الشهير الدمشقي قال حدثنا
به الصلاح محمد بن ابي عمر احمد الصالحي الدمشقي قال ثنا
به ابو الحسن علي بن احمد فخر الدين الصالحي الدمشقي ثنا به عمي محمد
ابن عبد الله ضياء الدين المقدسي الدمشقي ثنا به ابو المجد
الفضل بن الحسين البانياسي الدمشقي اخبرنا ابو القاسم
المؤذن الدمشقي ثنا ابو بكر عبد الرحمن بن القاسم الهاشمي
الدمشقي ثنا ابو مسهر عبد الاعلى بن مسهر الغساني الدمشقي
ثنا سعيد بن عبد العزيز الدمشقي حدثنا ربيعة بن يزيد الدمشقي
حدثنا ابو ادريس عائذ الله بن عبد الله الخولاني الدمشقي

۲۲ حدثنا ابو ذر جندب بن جنادۃ الغفاری رضی اللہ عنہ
وقد نقل ایضا مشق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیما روی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال [1] یا عبادی انی
حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا
یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم
یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی
اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی
اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا
اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی
انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی

[1] "ترجمہ" اے میرے بندو تحقیق میں نے میری ذات پر ظلم کو حرام کرلیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسکو حرام کردیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر میں نے جسکو ہدایت دی۔ یعنے مبعث رسول سے پہلے سب کے سب گمراہ تھے۔ اللہ پاک نے بذریعۂ رسول جسکو ہدایت دی وہ ہدایت پرآئے ورنہ سب گمراہ رہتے۔ پس تم مجھ سے طلب ہدایت کرو میں تمکو ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا۔ پس تم مجھ سے طلب طعام کرو میں تمکو کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا۔ پس تم مجھ سے طلب لباس کرو میں تمہیں کپڑے پہناؤنگا۔ اے میرے بندو یقیناً تم شب و روز خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے طلب مغفرت کرو میں تمہیں بخشونگا۔ اے میرے بندو تحقیق تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ اور ہرگز مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگر چہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

يا عبادي لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم كانوا على
اتقى قلب رجل واحد منكم ما زاد ذلك في ملكي شيئا
يا عبادي لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم كانوا على افجر
قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكي شيئا يا
عبادي لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم قاموا في
صعيد واحد فسألوني فاعطيت كل انسان مسئلته
ما نقص ذلك مما عندي الا كما ينقص المخيط اذا
ادخل البحر يا عبادي انما هي اعمالكم احصيها
عليكم ثم اوفيكم اياها فمن وجد خيرا فليحمد الله ومن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) انس وجن تم میں کے سب سے بڑے متقی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں کچھ اضافہ نہ ہو جائیگا۔ اے میرے بندو اگر چہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام انس وجن تم میں سے سب سے بڑے نافرمان (یعنے ابلیس علیہ اللعنہ) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک سے کچھ گھٹ نجائیگا۔ اے میرے بندو اگر چہ تمہارے اولین و آخرین اور انس وجن ایک زمین میں کھڑے ہو کر یعنے سب کے سب اکٹھے ہو کر مجھ سے سوال کریں۔ پھر میں ہر شخص کو اسکی مطلوبہ چیز عطا کروں تو بھی میرے خزانہ میں سے اسیقدر کمی ہو گی جسقدر سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کی کمی ہو گی۔ یعنے اسقدر بے حساب عطا کرنے پر بھی میرے خزانہ میں کسی طرح کی کمی واقع نہ ہو گی۔ اے میرے بندو میں تمہارے کل اعمال کو ضرور گن رکھتا ہوں پھر تمکو ان کے موافق پوری جزا دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو پائے تو وہ اللہ پاک کی حمد کرے اور جو اسکے خلاف پائے تو وہ محض اپنے ہی نفس کو ملامت کرے نہ کہ اور کسی کو ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

لہ کذا فی الاصول المعتمدۃ وھو المناسب للمقام ووقع فی اصل ابن حجر لکم وقال وفی نسخۃ علیکم ۱۲ مرقاۃ بحذف یسیر ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

وجد غير ذلك فلا يلومن الا نفسه" هذا رواية مسلم
في صحيحه۔

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	**الحديث الثاني والستون[١٢] المسلسل بالمصريين**	علیہ وسلم کے درمیان چھبیس[٢٦] واسطے ہیں۔

٦٢ ع

اروبه عن الشيخ العلامة محمد حسب الله المصري عن[٢] الشيخ
احمد منة الله المصري عن[٣] الامير الكبير المصري عن[٤] شيخ الاسلام
علي الصعيدي المصري عن[٥] محمد السلموني المصري وعبد الله
البناني المصري كل منهما عن[٦] محمد الخرشي وعبد الباقي الزرقاني
المصريين كلاهما عن ابي الامداد برهان الدين ابراهيم بن ابراهيم بن
علي الحسني العلوي المصري عن[٨] الشيخ السنهوري المصري عن[٩] محمد
الغيطي المصري عن[١٠] قاضي مصر نور الدين علي بن يس عن[١١] محمد
السخاوي المصري قال حدثني[١٢] الحافظ احمد بن حجر العسقلاني
المصري حدثنا[١٣] ابو محمد عبد الله بن عمر بن علي السعودي المصري
حدثنا[١٤] ابو محمد بن ابراهيم بن علي المصري حدثنا[١٥] ابو الحسن

---

[١] اس حدیث کے سب راوی مصری ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

يحيى القرشي المصري حدثنا[١٧] ابو عيسى عبد الله بن عبد الواحد المصري
ثنا[١٨] ابو القاسم هبة الله بن علي البوصيري المصري ثنا[١٩] ابو صادق محمد
ابن يحيى المدني المصري ثنا[٢٠] ابو الحسن علي بن عمر الحراني الصواف المصري
ثنا[٢١] ابو القاسم حمزة بن محمد الكناني الحافظ المصري ثنا[٢٢] عمران بن
موسى المصري ثنا[٢٣] يحيى بن عبد الله المصري ثنا[٢٤] الليث بن سعد المصري
ثنا[٢٥] عامر بن يحيى المعافري المصري ثنا[٢٦] ابو عبد الرحمن الحبلي المصري قثنا
عبد الله بن عمرو ابن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم وو يصاح برجل من امتي على رؤس
الخلائق يوم القيمة فينشر له تسعة وتسعون سجلا كل
سجل منها مد البصر ثم يقول الله تعالى له انكر من هذا
شيئا فيقول لا يا رب فيقول الله تعالى الك عذر
او حسنة فيقول لا يا رب فيقول الله عز وجل بلى ان

---

[١٧] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے روبرو ربانی
الٰہی میں پکارا جائیگا پس اسکے اعمال نامہ کے بڑے بڑے ننانوے دفتر کھولے جائینگے۔ ہر ایک کی درازی مد بصر تک
ہوگی۔ پھر اسکو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے بندے، کیا تو ان اعمال میں سے کسی کا منکر ہے وہ کہیگا کہ نہیں اے
رب میرے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ ایا تیرا کوئی عذر یا تیری کوئی نیکی ہے کہیگا کہ نہیں اے رب میرے (بقیہ صفحہ آیندہ)

لك عندنا حسنات وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج الله
تعالى له بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله فيقول يا رب ما هذه
البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم
فتوضع السجلات فى كفة والبطاقة فى كفة فطاشت
السجلات وثقلت البطاقة" قلت وفى رواية
بقدر الانملة فيها شهادة ان لا اله الا الله الخ"
وفى رواية الترمذى "ولا يثقل مع اسم الله تعالى شيئ"
قال السخاوى هذا حديث جيد الاسناد عظيم المواقع مسلسل
بالمصريين الى منتهاه وصحابيه سكن مصر مع ابيه واقام بعده

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ (اے بندے) کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں۔ اور آج تجھ پر کسیطرح ظلم نہ ہوگا۔ (یہ فرماکر) اللہ پاک ایک چھوٹا ٹکڑا نکالیگا جس میں کلمۂ شہادت مرقوم ہوگا (بندہ یہ دیکھکر) کہیگا اے میرے رب ان دفتروں کے مقابلہ میں یہ ذرا سا ٹکڑا کیا (حقیقت رکھتا) ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تجھ پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ پس وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلے میں اور وہ ٹکڑا ایک پلے میں رکھا جائیگا۔ پس وہ دفاتر ہلکے اور وہ ٹکڑا بھاری ہوجائیگا۔ راقم آثم کہتا ہے کہ دوسری ایک روایت میں یہ جملہ زیادہ ہے کہ وہ ٹکڑا ایک انگل کے مقدار کا ہوگا جس میں کلمۂ شہادت لکھا ہوا ہوگا اور ترمذی کی روایت میں آخری میں اس جملہ کی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کیساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔ یہ حدیث شریف جید الاسناد اور عظیم الشان ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی

مدة يسيرة ثم تحول منها ورواه الحاكم في صحيحه وهو صحيح على شرط
مسلم كذا في ثبت الامير الكبير وحصر الشارد انتهى وفي جياد
المسلسلات ما نصه اخرجه الترمذي وحسنه وابن ماجه والحاكم
وصححه من طرق عن الليث وزاد فيه فيهاب العبد
قبل قوله فيقول لا يارب انتهى

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الثالث[١٣] والستون المسلسل بالمعمرين	تک بیس (۲۰) واسطے ہیں۔ ٦٣

ليس فيهم الا من جاوز الثمانين - وبالسند الى الامام السيوطي
قال في الجياد قرأت على ام الفضل القدسية ان ابا اسحق[١٠]
التنوخي اخبرها قال اخبرنا احمد بن ابي طالب[١١] قال اخبرنا عبد الله[١٢]
ابن عمر قال اخبرنا عبد الاول بن عيسى[١٣] قال اخبرنا محمد بن ابي
مسعود الفارسي[١٤] قال اخبرنا عبد الرحمن بن احمد الانصاري[١٥] قال
اخبرنا ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوي[١٦] قال حدثنا العلاء بن
موسى[١٧] قال حدثنا سفيان بن عيينة[١٨] عن الاسود بن قيس[١٩] انه

[1] یہ ترسٹھویں حدیث ہے جسکے راوی معمرین ہیں یعنے ہر راوی اسّی سال سے بڑھکر عمر والا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

سمع جندب بن عبد الله يقول شهدت الاضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم "من[1] كان ذبح قبل الصلوٰة فليعد ومن لا فليذبح على اسم الله" اخرجه مسلم و ابن ماجه من طريق ابن عيينة به واخرجه الشيخان والنسائى من طريق عن الاسود بن قيس به انتهى

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	**الحديث[2] الرابع والستون[64] المسلسل بالحسن**	تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

۶۴

حدثنى الشيخ اسعد بن احمد الدهان الحنفى المكى وخلقه حسن اخبرنا الشيخ حسين الجسر الطرابلسى وعلمه حسن انا[3] علاء الدين عابدين وتقريره حسن حدثنا[4] والدى محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار وتاليفه حسن انا[5] الشيخ محمد شاكر وعلمه وخلقه حسن انا[6] الملا على ابن محمد بن سالم التركمانى الحنفى وفتواه حسن اخبرنا[7] محمد بن عقيلة وعلمه وخلقه حسن ح واخبرنى العلامة الشيخ صالح كمال

[1] حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الفطر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی ہے اسکو چاہیئے کہ (بعد نماز) دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے اللہ تعالیٰ کے نام پر ۱۲ [2] چونسٹھویں حدیث مسلسل بالحسن ہے ۱۲

مفتي الاحناف وشيخ العلماء بمكة المكرمة وخلقه وفتواه حسن
انا[٢] الشيخ محمد علي بن الطاهر الوتري وتقريره حسن انا[٣]
الشيخ العلامة عبد الغني المجددي وسمته حسن انا[٤] العلامة
الحافظ محمد عابد وحفظه وتاليفه حسن انا[٥] العلامة السيد
عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل وحديثه
حسن انا[٦] العلامة امر الله المزجاجي وفقهه حسن انا العلامة
محمد بن عقيلة وهديه حسن اخبرنا[٨] شيخنا حسن بن علي العجيمي
واسمه وعلمه حسن اخبرنا[٩] الشيخ عبد الرحيم الحنفي اجازة وحاله
حسن انا[١٠] السيد طاهر بن الحسين الاهدل اجازة وخلقه
حسن انا[١١] وجيه الدين عبد الرحمن بن علي الديبع وحفظه حسن انبانا[١٢]
خادم السنة الحافظ ابو العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجي
وكل حاله حسن اخبرنا[١٣] شمس الدين محمد الجزري ووجهه وخلقه
حسن انبانا[١٤] الحسن بن احمد بن هلال الصالحي نيما شافهني بلفظه
الحسن عن[١٥] علي بن احمد المقدسي ابي الحسن انا[١٦] الحافظ عبد الرحمن
ابن علي الشهير بابن الجوزي صاحب الوعظ الحسن انا[١٧] ابو نعيم محمد

ابن عبد الباقی ذو الخلق الحسن[1] انا ابو بکر احمد بن علی الطرسیشی
وسمته حسن[2] انا ابو سعید فضل اللہ بن احمد النیسابوری وحالہ حسن[3] انا ابو العباس
احمد بن محمد المستغفری بحدیث حسن[4] انا ابو العباس بن ابی الحسن[5] حدثنا ابی[6] احمد بن عمر الاشبانی
ابو الحسن[7] حدثنا محمد بن زکریا العلائی وکل حالہ حسن[8] حدثنا الحسن
عن[9] الحسن[10] حدثنی الحسن بن ابی الحسن[11] عن[12] الحسن رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "احسن[13] الحسن الخلق الحسن"
قال العلامۃ العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ فی ثبتہ وذکرہ شیخ مشائخنا
الکورانی فی مسالک الابرار قال فیہ انا شیخنا صفی الدین
احمد بن محمد المدنی القشاشی وجدہ الاعلی اسمہ حسن عن
شیخہ ابی المواہب بن ابی الحسن عن الشیخ محمد بن ابی الحسن
عن جدہ ابی الحسن عن العز بن زکریا الفقیہ الحسن عن الحافظ
ابی الفضل احمد بن ابی الحسن باجازتہ العامۃ من ابی حفص
عمر بن حسن عن علی بن البخاری ابی الحسن عن ابی الیمن زید بن

الزین

---

[1] نیک خلقی نیکیوں سے بہترین نیکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الحسن عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الفقیہ الحسن
عن القاضی ابی عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی القاضی
الحسن حدثنا محمد بن اسماعیل الکیسی وکان ذا خلق حسن الکشی
ثنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری بحدیث حسن ثنا ابو العباس
ابن ابی الحسن ثنا ابی ابو الحسن یعنی احمد بن عمر الاشبانی ثنا محمد
ابن زکریا العلائی رجل حدیثہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن
عن الحسین ابن ابی الحسن عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم "ان احسن الحسن الخلق الحسن"
قال القضاعی الحسن الاول ھو ابن سھل والثانی ابن جنیا
والثالث البصری والرابع ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتھے

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اکرم	الحدیث الخامس والستون المسلسل باثنی عشر ابا فی نسق واحد فی آخرہ یقول سمعت	صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم واسطے ہیں

فاقول حدثنی اجازۃ شیخی القدومی عن عبد الرحمن الکزبری

۶۵

لہ اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ ۲ پینسٹھویں حدیث۔ اس حدیث کا ایسا سلسلہ ہے کہ آخر کے بارہ راویوں سے ہر راوی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سمعت ابی یعنی میں نے اپنے باپ سے سنا پھر وہ کہتا ہے سمعت ابی اسیطرح آخر تک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عن[۳] ابیہ عن[۴] احمد العطار عن[۵] العجلونی قال فی ثبتہ حدثنا[۶] اجازۃ
شیخنا محمد[۷] ابو الطاہر المدنی قحدثنا والدی ابراہیم الکورانی[۸] قحدثنا
صفی الدین القشاشی باجازتہ من الشمس[۹] الرملی عن[۱۰] القاضی زکریا
عن[۱۱] الحافظ ابن حجر عن[۱۲] زین الدین العراقی عن[۱۳] صلاح الدین
خلیل بن کیکلدی العلائی اخبرتنا[۱۴] کریمۃ بنت عبد الوہاب
حضورا قالت انبانا[۱۵] القاسم بن الفضل الصیدلانی ومحمد بن علی
الباغبان وقالا[۱۶] حدثنا رزق اللہ بن عبد الوہاب التمیمی قال[۱۷]
سمعت ابی ابا الفرج عبد الوہاب یقول[۱۸] سمعت ابی ابا الحسن عبد العزیز
یقول[۱۹] سمعت ابی ابا بکر الحرث یقول[۲۰] سمعت ابی اسد یقول[۲۱] سمعت
ابی اللیث یقول[۲۲] سمعت ابی سلیمان یقول[۲۳] سمعت ابی الاسود
یقول[۲۴] سمعت ابی سفیان یقول[۲۵] سمعت ابی یزید یقول[۲۶] سمعت
ابی الھیثم یقول[۲۷] سمعت ابی اکینۃ یقول[۲۸] سمعت ابی عبد اللہ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول[۲۹] "ما اجتمع قوم
علی ذکر اللہ الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ"

---

[۲۹] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ذکر الٰہی کی مجلس منعقد ہوتی ہے تو (رحمت کے) فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انکو ڈھانپ لیتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

قال العلامة العجلونی فی ثبته قال العلائی هذا حدیث غریب التسلسل
بهؤلاء الاباء وفیهم جماعة لا یعرفون الا بهذا الطریق انتهی
قال المسلسل. لکن الحدیث صحیح فقد اخرجه مسلم فی صحیحه عن
ابی هریرة بلفظ وما جلس قوم یذکرون الله تعالی الا
حفت بهم الملائکة وغشیتهم الرحمة وذکرهم الله فیمن
عنده اه

اس حدیث کی روایت	الحدیث السادس والستون المسلسل	صلی اللہ علیہ وسلم تک
میں مجھ سے رسول اللہ	بحرف العین فی اول اسم کل من رواته	سیوطیؒ واسطے ہیں

اخبرنا عن الشیخ عمر بسطا عن السید عیدروس عن والده السید
عمر عن الشیخ عبد الرحمن الاهدل عن الشیخ عبد الخالق بن علی عن
شیخه عبد الخالق بن ابی بکر ووالده علی بن الزین المزجاجیین قالا
اخبرنا عبد الله الصدیق انا والدنا عبد الله الزین ابن الصدیق
المزجاجی انا شیخنا عبد الله المدعو یحیی بن محمد الخطاب انا

۶۶

ل۱ کوئی قوم والے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے ہیں تو ملائکہ رحمت انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں انکا ذکر خیر فرماتے ہیں ۱۲ ل۲ یہ حدیث چھیاسٹھویں ہے اسکے ہر راوی کے نام کا سر حرف عین ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عبد الحق السنباطی وعبد العزیز بن فہد قالا انا[11] عبد الرحمن بن
محمد المناقوسی انا[12] ابو ہریرۃ عبد الرحمن ابن الحافظ شمس الدین
الذہبی انا[13] عیسی بن عبد الرحمن بن مطعم ثنا[14] عبد اللہ بن عمر بن
اللتی انا[15] عبد الاول بن عیسی السجزی انا[16] عبد الرحمن بن محمد الداؤدی
انا[17] عبد اللہ بن احمد السرخسی انا[18] عیسی بن عمر السمرقندی
انا[19] عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی انا[20] عبد اللہ بن یزید انا
عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن[22] عبد الرحمن بن رافع عن عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مر بمجلسین فی مسجد[21] قال وکلاہما علی خیر واحدہما
افضل من صاحبہ اما ہؤلاء فیدعون اللہ وترغبون
الیہ فان شاء اعطاہم وان شاء منعہم واما ہؤلاء
فیتعلمون الفقہ والعلم ویعلمون الجاہل فہم افضل
وانما بعثت معلما ثم جلس معہم "

[1] ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(ایکروز) مسجد (نبوی) میں دو مجلسوں پر گزرے اور فرمایا کہ ہر دو مجلس خیر پر ہیں اور ان دونوں میں سے ایک افضل ہے (اسکے بعد دعا اور ذکر کی مجلس کو فرمایا) کہ یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف راغب ہیں پس وہ انکو چاہے دے چاہے نہ دے (پھر تعلم وتعلیم کی مجلس کو فرمایا) لیکن یہ لوگ فقہ اور علم سیکھتے اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس یہ افضل ہیں۔ اور میں معلم ہی بھیجا گیا ہوں یعنے سکھلانے والا ہی بنکر آیا ہوں۔ پھر آپنے اپنی شرکت سے اسی مجلس کو

[11] بیت دسر فرانی بحق سبحان اللہ اس حدیث سے مذاکرہ علم وتحصیل فقہ کی کسقدر فضیلت ثابت ہوئی اللہ پاک سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا فرما۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال الجامع المسلسل قال شیخنا شیخنا العلامۃ القاوقجی رحمہ اللہ تعالیٰ
فی مسلسلاتہ ھکذا اخرجہ الدارمی فی مسندہ واخرجہ ابن ماجہ
من طریق بکر بن خنیس عن عبد اللہ بن زیاد عن عبد اللہ بن
زید بن عبد الرحمن الجبلی بہ نحوہ فکان الحدیث عن ابن الجبلی
زیاد عنھما معا عن ابن عمر الا ان شیخنا ذکر احدھما مکان
ھؤلاء واللہ تعالیٰ اعلم انتھی وفی ثبت العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ
مانصہ وقال السخاوی ھذا حدیث غریب وابن انعم ھو
الافریقی ضعیف لسوء حفظہ ولکن للمتن شواھد اھ وذکرہ
شیخنا محمد عقیلۃ فی مسلسلاتہ عن الشیخ حسن العجیمی قال وسماہ
شیخہ عیسی الجعفری بعبد المؤمن ای لیتم التسلسل فیہ بحرف
العین وذکر فیھا ایضا عن الکاشف للذھبی ان الافریقی
ضعفوہ وقال الترمذی رأیت البخاری یقوی امرہ ویقول
ھو مقارب الحدیث انتھی

اس حدیث میں	الحدیث السابع والستون المسلسل بحرف النون[1]	عثمان رضی اللہ
مجھ سے حضرت	فی اخر اسم کل راو من راتہ وھو اثر عن سیدنا	عنہ تک

[1] یہ سینسٹھویں حدیث ہے اس کے ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

۶۷

چھبیس ۲۶	عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	واسطے ہیں۔

حدثنی اجازۃ عبد الجلیل برادہ ادیب الزمان عن السید
اسمعیل البرزنجی زاھد الاوان عن صالح المنسوب الی الفلانی
عن محمد بن سنۃ محدث الزمان عن الشریف محمد بن عبد اللہ
الفائق علی الاقران عن عمر بن الجائی سراج العلماء الاعیان
عن الحافظ السیوطی مجدد الزمان قال فی الجیاد اخبرنی مناولۃ
واجازۃ قاضی القضاۃ علم الدین البلقینی فقیہ الزمان عن
والدہ سراج الدین ابی حفص بن رسلان قال اجاز لنا عبد اللہ
ابن محمد بن احمد بن عثمان قال اخبرنا ابو الھدی السبتی سنۃ
خمس و تسعین وستمائۃ فی شعبان قراخبرنا بشیر بن حامد ابو النعمان
قرحدثنا محمد بن ھبۃ اللہ باصبھان قراخبرنا والدی وکان
کبیر الشان قراخبرنا تمیم بن عبد الواحد بدرب جیلان قراخبرنا
ابو بکر بن احمد بن عبد الرحمن قرحدثنا ابو القاسم الطبرانی واسمہ
سلیمان قرحدثنا محمد بن جعفر بن سنان قراخبرنا الولید بن
الزنبان قرحدثنا المعافا بن عمران عن جعفر بن برقان عن

میمون بن مہران عن[۲۳] حمران بن[۲۴] ابان عن[۲۵] ابان بن عثمان عن[۲۶]
عثمان بن عفان رض فی المحرم[۵۱] یدخل البستان ویشم الریحان[۵۲]
اخرجہ البخاری فی تاریخ بغداد من وجہ اخر عن المعافی بن عمران اھ

الحدیث الثامن والستون المسلسل بالاخریۃ[۹۸]

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس واسطے ہیں[۲۰] ۶۸

وبالسند الی الامام المحدث العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ قال فی
ثبتہ حدثنا اجازۃ شیخنا محمد عقیلۃ المکی قال فی مسلسلاتہ
المسمی بالفوائد الجلیلۃ فی مسلسلات محمد عقیلۃ - اخبرنا شیخنا
الشیخ حسن بن علی العجیمی وانا اخر من اخبر عنہ بالاجازۃ العامۃ
قال اذن لنا الشیخ المعمر الولی الربانی سیدی ابو الوفا احمد بن
محمد بن العجل الیمنی فیما کتبہ لی اجازۃ وانا اخر من حدث
عنہ عن[۹] الامام المسند الکبیر یحیی بن مکرم الطبری الحسنی اجازۃ
وھو اخر من حدث عنہ قال اخبرنا خاتمۃ الحفاظ من المحدثین

---

۵۱ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم میں باغ کو تشریف لیجاتے اور پھول سونگھتے تھے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ
۵۲ اڑسٹھویں حدیث اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں اپنے شیخ کا آخری راوی ہوں یعنے اسکی روایت کے بعد شیخ نے دوسرے کسی کو روایت نہ کی ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

شمس الدين ابو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوي اجازة
مشافهة بعد سماع المسلسل بالاولية منه وهو اخر من حدث
عنه قال[11] انبانا المسند شمس الدين محمد بن احمد بن محمد الدميري
الخليلي وانا اخر من حدث بالاستدعاء الذي اجاز فيه قال[12]
اخبرنا ابو الفتح محمد بن ابراهيم الميدومي وانا اخر من حدث
عنه بالخصوص على وجه الارض اخبرنا[13] ابو الفرج عبد اللطيف
ابن عبد المنعم الحراني وهو اخر من حدث عنه بالسماع على وجه
الارض اخبرنا[14] ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الواحد بن سعيد بن
كليب وهو اخر من حدث عنه بالسماع قال[15] اخبرنا ابو القاسم علي
ابن احمد بن محمد بن بيان وهو اخر من حدث عنه اخبرنا[16] ابو الحسن محمد بن محمد
ابن اسماعيل الصفار وهو اخر من حدث عنه ثنا[17] ابو علي الحسن بن عرفة بن يزيد
العبدي وهو اخر من حدث عنه بجزئه المشهور وحدثنا[18] عمار بن محمد وهو اخر من حدث
عنه عن[19] الصلت بن تويد الخفي وهو اخر من حدث عنه قال[20] سمعت
ابا هريرة رضي الله عنه يقول والصلت اخر من حدث عنه قال
سمعت خليلي ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول

"لا تقوم الساعة حتی لا تنطح ذات قرن جماء"
والحدیث ذکرہ العلائی فی مسلسلاتہ وتلمیذہ العراقی وحسن اسنادہ وقال ابن کثیر لا بأس باسنادہ ورواہ احمد فی مسندہ عن عمار بن محمد انتہی قال العلامۃ ابن حجر المکی رحمہ اللہ تعالی فی کتاب مسانیدہ ھذا حدیث حسن الاسناد عال عجیب المتسلسل بالاخریہ ولا ینافی کونہ حسنا قول النسائی فی الصلت انہ منکر الحدیث لان ابن حبان وثقہ وجزم بکونہ من التابعین وایضا فللمتن شواھد انتہی مختصرا

(وھی التی لا قرن لھا عجماء)

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحدیث التاسع والستون المسلسل بقول کل راو فی الغزلۃ سلامۃ	وسلم کے درمیان ستائیس واسطے ہیں

اخبرنی الشیخ عبد الباری ح اخبرنی شیخی الوتری ح انی الشیخ عبد الغنی المجددی عن الشیخ محمد عابد عن صالح الفلانی عن

۶۹

۱ دوسری روایت میں اسطرح آیا ہے تقوم الساعۃ حین لا تنطح ذات قرن جماء - ہرد کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت میں ایسا ہوگا کہ سینگ والا جانور بے سینگ جانور کو نہ مارے گا جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو قیامت نہ آئیگی جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ زمین اپنی برکتوں کو ظاہر کریگی یہاں تک کہ آدمی کا بچہ اژدھے کیساتھ کھیلیگا اور وہ اسکو ضرر نہ پہنچائیگا اور بھیڑیا بکریوں کی اور شیر گائے کی چرواہی کریگے لیکن وہ انکو کچھ ضرر نہ پہنچائیگے اور یہ اسوقت ہوگا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہونگے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

۲ یہ اٹھترویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ تنہائی میں سلامتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

محمد بن سنة عن مولائی الشریف عن محمد بن ارکماش الحنفی
عن الحافظ ابن حجر انه قرأ علی ابی عبد الله بن سکر بمکة انا
ابو العباس احمد بن طیبی الخطیب ابو الفتح ابن عبد الکریم القیسی
انا الحافظ ابو الحسن بن المفضل انا احمد بن محمد الحافظ انا الحسن بن
احمد المقری انا اسمعیل بن علی الحافظ وهو ابو سعید السمان
ثنا ابو الفتح ابن ابی العباس المقری لفظا ثنا ابو الفتح ثنا محمد بن
علی الصوفی الکوفی بمصر ثنا ابو عبد الرحمن محمد بن الحسین الاجیار
هو السلفی ثنا ابو سلیمان محمد بن محمد بن علی الطالقانی حدثنا
ابی ثنا ابو عمران الهیثم بن ایوب السلمی ثنا عبد الله بن عبد الرحمن
الدمشقی عن الولید بن مسلم عن ابی جریج عن عطاء عن ابی
موسی الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم "سلامة الرجل فی الفتنة ان یلزم بیته" و
قال ابو موسی رضی الله عنه صدق رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی الغزلة سلامة فخرجنا وندمنا وقد عطاء صدق رسول الله

لہ فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی گھر بیٹھنے میں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی الغزلۃ سلامۃ وکذلک قال کل واحد من رجال السند حتی قال شیخنا ونحن نقول کذلک ایضا قلت ونحن نقول فی الغزلۃ سلامۃ۔

اس سلسلہ میں مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تک اکیس[21] واسطے ہیں۔	**الحدیث السیعون المسلسل بختم المجلس بالدعاء**	عنہ

اروبہ عن محمد بن سلیمان حسب اللہ المفسر المکی المصری وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء عن احمد[2] بن عبد اللہ المصری عن[3] احمد بن عبید العطار عن[4] العلامۃ العجلونی وقد ذکرہ العلامۃ المذکور فی ثبتہ انہ قد ذکرہ الشیخ نجم الدین الغیطی فی مسلسلاتہ بقولہ اخبرنا[1] الامامان شیخ مشائخ الاسلام ابو یحیی زکریا الانصاری وشیخ الشیوخ ابو الفضائل عبد الحق السنباطی الشافعیان اجازۃ وکانا کثیرا ما یختمان مجلسھما بالدعاء قالا انبانا الشیخ العالم القدوۃ شرف الدین ابو الفتح بن العلامۃ زین الدین ابی بکر بن الحسین

[1] سترویں حدیث (جس پر اس مسکین کے احادیث مسلسلات کا خاتمہ ہے) ایسی ہے کہ جس میں مجلس کو دعا پر ختم کرنے کا سلسلہ مذکور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دعا پر اپنی مجلس کو ختم فرماتے تھے وہ دعا اس روایت کے آخر میں آئی ہے بعد

المراغي المدني نزيل مكة المشرفة اجازة مشافهة للاول ومكاتبة
للثاني وكان اذا فرغ من القرأة دعا للسامعين وختم المجلس
بالدعاء قالا انبأنا[٨] الحافظ بهاء الدين ابو محمد عبد الله العثماني
فيما اجاز لي برهايته وكان اذا فرغ دعا للسامعين وختم المجلس
بالدعاء انبأنا[٩] الاخوان ابو اسحق ابراهيم وابو العباس احمد ولدا
محمد بن ابراهيم الطبري بقرأتي فلما فرغنا من القرأة دعوا لنا
وختما مجلسهما بالدعاء قالا انبأنا[١٠] ابو القاسم عبد الرحمن ابن ابي
حرمي فتوح بن بنين الكاتب فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء اخبرني[١١] جمال الاسلام قاضي الحرمين الشريفين
ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبأنا[١٢] مفتي الحرمين ابو طاهر يحيى
ابن محمد بن احمد المحاملي فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء انبأنا[١٣] ابو الحسن جابر بن ياسر الحناي فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبأنا[١٤] ابو طاهر محمد بن عبد الرحمن
المخلص فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[١٥]

عبد الرحمٰن بن مهدی فلما فرغ من القرأۃ دعالنا وختم المجلس
بالدعاء حدثنا[16] ابو جعفر احمد بن اسحٰق بن بهلول بن حسان
التنوخی فلما فرغ من القرأۃ دعالنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[17] ابی فلما فرغ من القرأۃ دعالنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[18] مالك بن انس یعنی امام دار الهجرۃ فلما فرغ من القرأۃ
دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[19] محمد بن شهاب الزهری
فلما فرغ من القرأۃ دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[20] عروۃ فلما
فرغ من القرأۃ دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثتنی[21] عائشة
رضی اللہ تعالیٰ عنها فلما فرغت من حدیثها دعت لنا و
ختمت بالدعاء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا فرغ من حدیثه واراد ان یقوم من مجلسه یقول[22] اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا مَا أَخْطَأْنَا وَمَا تَعَمَّدْنَا وَمَا أَسْرَرْنَا وَمَا أَعْلَنَّا
وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ - حدیث ضعیف غریب التسلسل بختم

---

[16] اے ہمارے معبود ہمارے گناہ بخشدے وہ جو ہم سے ہوا کیا ہے اور جو عمداً کیا ہے اور جو پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے
اور جو گناہ تو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ تو ہی مقدم اور تو ہی مؤخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ۱۲ عبد الحفیظ

المجلس بالدعاء۔ وقد وردت فی هذا الباب ادعیة مختلفة اورد
المحدثون فی کتبهم ولاسیما ذکر الحافظ ابن حجر فی اواخر فتح
الباری فی حدیث ختم المجلس وایات منها ما اخرجه الترمذی
فی جامعه والنسائی فی الیوم واللیلة وابن حبان فی صحیحه والطبرانی
فی الدعاء والحاکم فی المستدرک کلهم من روایة حجاج بن محمد
عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن سهیل بن ابی صالح
عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول
الله صلے الله علیه وسلم "من جلس فی مجلس فکثر فیه لغطه
فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلک سبحانک اللهم
وبحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک
واتوب الیک - الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلک"
هذا لفظ الترمذی وقال حسن صحیح غریب لا نعرفه من حدیث

لہ احادیث شریفہ میں ختم مجلس پر پڑھنے کی دعائیں مختلف وارد ہوئی ہیں جنکو محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے منجملہ انکے
ایک وہ جو گزری اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی مجلس میں زیادہ
چیخ پکار کا اتفاق پڑے اور وہ اس مجلس سے برخاست کرنے کے آگے مذکور دعا یعنی سبحانک اللھم سے واتوب الیک تک پڑھے
تو اس مجلس میں جو کچھ لغویات وبکواس ہوئے ہوں وہ سب بخشے جائینگے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ۔

سهيل الامن هذا الوجه وفى الباب عن ابى برزة وعائشة
رضى الله عنهما - انتهى مختصراً -
الحمد لله خالق البريات - قد تممت سبعون حديثا من الاحاديث المسلسلات وقد تقدم بعضها ولكن
تركته خوفا من التطويل ولئن امهلنى العمر لاصنف فى هذا الباب تصنيفا لطيفا بعون الله الجليل
ولنختم هذه الحصة الثالثة على زيادات - بعون الله العالم السر والخفيات -

الزيادة الاولى فى المسلسل بالسبحة - الى الامام الحسن البصرى رضى الله عنه

ناولنى السبحة شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشى قال ناولنيها الشيخ
احمد الرفاعى المصرى قال ناولنيها الشيخ ابراهيم الباجورى قال ناولنيها
الشيخ محمد الامير الكبير قال ناولنيها الشيخ شهاب الدين احمد الجوهرى قال ناولنيها
الشيخ عبد الله بن سالم البصرى وقد ناولها له الشيخ محمد بن سليمان المغربى
ناولها له ابو عثمان الجزائرى عن ابى عثمان المقومى عن السيد المقرى
احمد حجى عن سيدى ابراهيم التازى عن ابى الفتح المراغى
عن ابى العباس احمد بن ابى بكر الرداد عن مجد الدين محمد بن
يعقوب بن محمد الفيروزآبادى اللغوى ح وناولنيها الشيخ

العلامة عبد الجليل برادة المدني قال ناولنيها الشيخ عبد الغني
ق ناولنيها الشيخ عابد ق ناولنيها الشيخ يوسف بن محمد بن علاء
الدين المزجاجي ق ناولنيها الشيخ عبد الخالق المزجاجي ق ناولنيها
الشيخ حيات السندي ق ناولنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصري
ق ناولنيها الشيخ علاء البابلي ق ناولنيها ابو النجا سالم بن محمد
السنهوري ق ناولنيها الشيخ النجم محمد بن احمد بن علي الغيطي ق
ناولنيها شيخ الاسلام زكريا الانصاري ق ناولنيها الحافظ ابن
حجر ق ناولنيها مجد الدين ابو الطاهر محمد بن يعقوب بن محمد
الفيروزآبادي اللغوي ق ناولنيها جمال الدين يوسف بن محمد
الشرهتري عن تقي الدين بن ابي الثنا محمد بن علي عن مجد الدين عبد الصمد
ابن ابي الجيش المقري عن ابيه عن ابي الفضل محمد بن الناصر
عن محمد بن عبد الله بن احمد السمرقندي عن ابي بكر محمد بن
علي السلامي الحداد عن ابي النصر عبد الوهاب بن عبد الله بن
عمر عن ابي الحسن علي بن الحسن بن قاسم الصوفي قال سمعت ابا الحسن
المالكي وقد رأيته وفي يده سبحة فقلت يا استاذي وانت

عبد الخالق بن ابي بكر

محمد حيوة

محمد بن علاء الدين

ابي محمد عبد الله

الی الآن مع السبحة فقال کذلک رأیت[۲۴] استاذی الجنید وفی
یدہ سبحة فقلت یا استاذی وانت الی الآن مع السبحة فقال
کذلک رأیت[۲۵] استاذی سری السقطی فقلت لہ کما قلت
فقال کذلک رأیت استاذی معروف[۲۶] الکرخی فقلت لہ
کما قلت فقال کذلک رأیت استاذی بشر الحافی فقلت لہ
کذلک فقر کذلک رأیت استاذی عمر[۲۸] المکی فسألتہ عما سألتنی
عنہ فقال رأیت استاذی الحسن[۱] البصری وفی یدہ سبحة فقلت لہ
یا استاذی مع عظم شانک وحسن عبادتک وانت الی الآن
مع السبحة فقال هذا[۵۲] شیئ قد استعملناہ فی البدایات ما کنا

فقال لی کذا

[۱] حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح کے گیارہ دانوں کی زیارت سے الحمد للہ یہ بندہ مشرف ہوا ہے ۱۲
[۵۲] انتباہ میں شیخ ابو العباس الرواد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری کے اس قول (هذا شیئ کنا استعملناہ فی البدایات) سے ظاہر ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں تسبیح موجود تھی۔ اس لئے کہ حسن رضؓ کا ابتدائی زمانہ بلاریب صحابۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کیونکہ آپ نے اسوقت ولادت پائی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال باقی تھے اور آپ نے عثمان و علی و طلحہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور قضیۂ عثمان رضی اللہ عنہ میں یوم الدار میں حاضر تھے اور اسوقت انکی عمر چودہ سال کی تھی۔ اور عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن یسار و ابی بکرہ و ابی موسیٰ و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی بڑی جماعت سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپکی روایۃ میں اختلاف مشہور ہے اھ سکین کہتا ہے کہ اس باب میں محدثین کرام علی الخصوص امام سیوطی نے اتحاف الخرقۃ بوصل الخرقۃ میں اور علامہ عزیزی نے انسی المطالب میں اور علامہ ہیتمی نے کتاب المسانید میں خوب بحث کی اور سماع حسن بصری کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بخوبی ثابت کیا ہے جو موجب علم قطعی و یقینی ہے۔ اور تحقیق جواز تسبیح میں علامہ شامی نے رد المحتار میں اور محقق لکھنوی نے تزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر میں خوب تفصیل لکھی ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ۔

نتركه في النهايات انا احب ان اذكر الله بقلبي ولساني ويدي۔

الزيادة الثانية في سند المدّ النبوي صلى الله عليه وسلم

يقول العبد الراجي عفو ربه ذي الايادي ابو سعيد محمد عبد الحق كان الله له في العواقب والمبادي۔ الحمد لله انا صنعت هذا المدّ المبارك المشرف بمكة المكرمة في سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف على المدّ الذي حققه الشيخ الاكمل والفقيه الاجل مولانا محمد عبد الحق المكي على مدّ مولانا الشيخ عبد الغني المدني على مدّ مولانا السيد احمد بن طاهر مفتي المدينة المطهرة على مدّ مولانا احمد بن علي الادريسي واضعاله على مدّ امير المؤمنين ابي الحسين ابن امير المؤمنين ابي سعيد ابن امير المؤمنين ابي يوسف عبد الحق على مدّ امير المؤمنين ابي يعقوب على مدّ الشيخ ابي علي القواس على مدّ ابي جعفر احمد بن علي بن عزلون على مدّ الفقيه القاضي احمد بن الاخطل على مدّ خالد بن اسماعيل على مدّ ابي بكر احمد بن حنبل على مدّ سيدنا ومولانا صاحب رسول الله زيد بن ثابت رضي الله عنه وتاريخه ثلثمائة الف وصانعه عبد الله

لله هكذا مكتوب في سند المدّ الذي كتبه الشيخ محمد عبد الحق المكي والله تعالى اعلم بالصواب ۲

تعالٰی محمد بن جلون کان اللہ لہ آمین وعن[1] ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعا فی حدیث طویل اللھم بارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا رواہ مسلم وغیرہ۔ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد متفق علیہ

الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ[2] الصوفیۃ وتلقین الذکر

[1] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو اور چار یا پانچ مد پانی سے غسل فرماتے تھے۔ مد ایک عربی پیمانہ۔ مکہ مکرمہ کے ربع کیلہ سے کسیقدر چھوٹا ہوتا ہے جسمیں تقریباً دو رطل گندم سماتی ہے اور رطل کا وزن قریب ادہ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا یعنے تقریباً پانچ سیر کا اور نصف صاع تقریباً دو سیر کا ہوا خلاصہ یہ کہ صدقۂ فطر کی مقدار اشیٔ رعدیہ سکۂ انگریزی کے حساب سے کچھ کم دو سیر گندم ہوی اگر پورے دو سیر دیں تو بہتر ہے ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ۔ اور صاع مذہب شافعی کا چار مد کا ہوتا ہے اور صاع حنفی چھ مد کا اگر صدقۂ فطر مد سے دینا چاہیں تو شافعی دو مد اور حنفی تین مد گندم چولی نکالکر دیں یا اسکی قیمت ادا کریں۔ اور یہ مد مکہ مکرمہ میں میرے شیخ کے مد سے برابر کیا ہوا میرے پاس موجود ہے جس میں سکۂ عثمانیہ (۶۰) رعدیہ وزن کی گندم سماتی ہے اسکی سند کا ایک طریقہ تو متن کتاب میں ذکر کیا گیا اور دوسرے طریقہ سے بھی یہ مد مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مد کو مولانا احمد علی کے مد سے برابر کیا اور انکا مولانا عبدالقیوم کے مد سے برابر کیا گیا اور انکا مد مولانا اسحاق کے مد سے برابر کیا گیا انکا مد مولانا رفیع الدین کے مد سے اور انکا مد مولانا حافظ محمد حیات کے مد سے انکا مد مولانا ابوالحسن بن محمد صادق کے مد سے انکا ابوالحسن بن ابی سعید کے مد سے انکا ابو یعقوب کے مد سے انکا حسین بن یحیٰی کے مد سے انکا ابراہیم بن عبدالرحمٰن کے مد سے انکا منصور بن یوسف کے مد سے انکا احمد بن علی کے مد سے انکا احمد بن اخطل کے مد سے انکا خالد بن اسماعیل کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا ابراہیم بن شنظیر اور ابوجعفر بن میمون کے مدوں سے انکا زید بن ثابت کے مد سے برابر کیا گیا ۱۲ محمد عبدالہادی غفرلہ

[2] البسنی الخرقۃ الصوفیۃ مولانا الشیخ عبدالجلیل الحنفی والبسنیھا مولانا عبدالغنی المذکور ومولانا السید عمر الجعفری الخ۔ والبسنیھا ایضا مولانا الشیخ صالح کمال الخ ۱۲

(بقیہ برصفحہ آیندہ)

اخذت الطریقة الجشتیة والقادریة والنقشبندیة والسہروردیة
وتلقین الذکر عن مولائی وشیخی وسندی شمس العلماء الفحول مولانا
الحاج الفاضل الشیخ غلام رسول وکذلک عن العلامة الجلیل
المحدث النبیل مولائی وشیخی وسیدی ووسیلة یومی وغدی الصوفی
الکامل مولانا الفاضل الحافظ الحاج الشیخ رشید احمد قدس سرہما
وہما عن قدوة العارفین وزبدة السالکین امام المتقین
ذی الکرامات الظاہرة والمکاشفات الباہرة مولانا الحاج الحافظ
الشاہ امداد اللہ قدس سرہ العزیز عن سیدی العارف باللہ
الشیخ نور محمد الجھنجھانوی رحمہ اللہ تعالی عن سیدی الحاج
عبد الرحیم الشہید الولایتی رحمہ اللہ تعالی عن سیدنا عبد الباری
الامروہی عن سیدی عبد الہادی الامروہی عن سیدی الشاہ
عضد الدین عن سیدی الشاہ محمد الملکی عن سیدی الشاہ محمد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۵۳ ای تلقین کلمة لا الہ الا اللہ وکیفیتہ ان یغمض الطالب عینیہ
ثم یقول الشیخ لا الہ الا اللہ ثلاث مرات والطالب یسمع ثم یقول الطالب مثلہ والشیخ
یسمع ثم شیخی عبد الجلیل المذکور سمعت ذلک الشیخ عبد الغنی وہو سمع عن الشیخ عابد
وہو تلقن عن الشیخ السید عبد الرحمن الاہدل الخ ۱۲
محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عن[۱۰] سیدی محب اللہ الٰہ آبادیؒ عن[۱۱] سیدی ابی سعید الگنگوہیؒ
عن[۱۲] سیدی نظام الدین البلخیؒ عن[۱۳] سیدی جلال الدین التھانیسریؒ
عن[۱۴] سیدی قطب العالم عبد القدوس الگنگوہیؒ عن[۱۵] سیدی محمد عارف الردولویؒ
عن[۱۶] سیدی عارف بن احمد الردولویؒ عن[۱۷] سید احمد عبد الحق
الردولویؒ عن[۱۸] سیدی جلال الدین الپانی پتیؒ عن[۱۹] سیدی
شمس الدین الترک الپانی پتیؒ عن[۲۰] سیدی المخدوم علاء الدین
الصابرؒ عن[۲۱] سیدی فرید الدین شکر گنجؒ عن[۲۲] سیدی قطب
الدین بختیار الکاکیؒ عن[۲۳] سیدی امام الطریقۃ معین الدین
حسن السنجریؒ عن[۲۴] سیدی عثمان الھارونیؒ عن[۲۵] سیدی
الحاج الشریف الزندنیؒ عن[۲۶] سیدی مودود الچشتیؒ عن[۲۷] سیدی
ابی یوسف الچشتیؒ عن[۲۸] سیدی ابی محمد المحترمؒ عن[۲۹] سیدی ابی
احمد ابدال الچشتیؒ عن[۳۰] سیدی ابی اسحاق الشامیؒ عن[۳۱] سیدی
ممشاد علو الدینوریؒ عن[۳۲] سیدی ابی ھبیرۃ البصریؒ عن[۳۳]
ابی حذیفۃ المرعشیؒ عن[۳۴] سیدی السلطان ابراھیم بن ادھمؒ
عن[۳۵] سیدی فضیل بن عیاضؒ عن[۳۶] سیدی عبد الواحد بن زیدؒ

الکعکی

[۱۲] اسم سدید الدین

عن[۱۳] سیدنا الامام الحسن البصری رح عن[۱۴] سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

۱ السلسلۃ الچشتیۃ النظامیۃ القدوسیۃ

وبالسند الی الشیخ عبد[۱۴] القدوس الگنگوہی قد اخذت الطریقۃ النظامیۃ عن[۱۵] الشیخ دروشیر بن محمد قاسم الاودھی عن[۱۶] السید بدھن بھرائچی عن[۱۷] السید اجمل بھرائچی عن[۱۸] السید جلال الدین البخاری مخدوم جہانیان جہان گشت عن[۱۹] خواجہ نصیر الدین دروش چراغ الدھلوی عن[۲۰] سلطان المشائخ الشیخ نظام الدین اولیا بن محمد بن احمد البدایونی عن[۲۱] خواجہ فرید الدین شکر گنج الی اخر السند المذکور

۲ السلسلۃ القادریۃ القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن[۱۵] الشیخ محمد قاسم الاودھی عن[۱۶] السید بدھن عن[۱۷] السید اجمل عن[۱۸] مخدوم جہانیان عن[۱۹] السید

---

۱۳ ابن السید السلطان احمد کبیر ابن السید جلال سرخ بخاری ۱۲ ضیاء
عبد ذلیل محمد عبد الھادی غفرلہ

جلال الدین البخاری عن[۲۰] الشیخ عبید بن عیسی عن[۲۱] الشیخ عبید بن
ابی القاسم عن[۲۲] الشیخ ابی المکارم فاضل عن[۲۳] الشیخ قطب الدین ابی
الغیث عن[۲۴] الشیخ شمس الدین علی افلح عن[۲۵] الشیخ شمس الدین
الحداد عن[۲۶] امام الاولیاء القطب الربانی القندیل النورانی
السید عبد القادر الجیلانی عن[۲۷] الشیخ ابی سعید المخزومی عن[۲۸]
الشیخ ابی الحسن القرشی عن[۲۹] علی الهنکاری عن[۳۰] الشیخ ابی الفرج
الطرطوسی عن[۳۱] عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن[۳۲] الشیخ ابی بکر الیمنی
الشبلی عن[۳۳] الشیخ جنید البغدادی عن[۳۴] الشیخ سری السقطی
عن[۳۵] الشیخ معروف الکرخی عن[۳۶] الشیخ داود الطائی عن[۳۷] الشیخ
حبیب العجمی عن[۳۸] الامام الحسن البصری عن[۳۹] سیدنا امیر المومنین
یعسوب المسلمین اسد اللہ الغالب ابی الحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ
وجہہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

السلسلۃ القادریۃ القمیصیۃ ۳

بالسند الی الحاج[۴] عبد الرحیم شہید الولایتی عن[۵] السید رحم علی
شاہ عن[۶] السید عبد الرزاق عن[۷] السید عبد الحی عن[۸]

السید محمد غوث عن[۹] السید ابی محمد عن[۱۰] السید شاہ محمد عن[۱۱]
السید قمیص الاعظم عن[۱۲] السید الیاس المغربی عن[۱۳] السید عبد الحق
المغربی عن[۱۴] السید مولانا المغربی عن[۱۵] السید احمد القدسی عن[۱۶]
السید عبد القادر راسی عن[۱۷] السید عبد الوہاب عن[۱۸] السید
السید عبد الرزاق
عن[۱۹] السید یحیی زاہد عن[۲۰] السید زین الدین عن[۲۱] السید عبد
عن[۲۲] غوث الثقلین السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز
الی آخر السند المتقدم

السلسلة النقشبندية القدوسية

۴۲

بالسند الی السید[۱۷] اجل بہرائچی عن[۱۸] الشاہ عبد الحق عن[۱۹] خواجہ
عبید اللہ الاحرار عن[۲۰] مولانا یعقوب الچرخی عن[۲۱] خواجہ علاء الدین
العطار عن[۲۲] خواجہ بہاء الدین نقشبند عن[۲۳] خواجہ السید امیر کلال
عن[۲۴] خواجہ محمد بابا سماسی عن[۲۵] خواجہ علی الرامیتنی عن[۲۶] خواجہ محمود
ابی الخیر فغنوی عن[۲۷] خواجہ محمد عارف ریوگری عن[۲۸] خواجہ عبد الخالق
الغجدوانی عن[۲۹] خواجہ یوسف الہمدانی عن[۳۰] خواجہ ابی علی فارمدی
عن[۳۱] خواجہ ابی القاسم القشیری عن[۳۲] خواجہ ابی علی الدقاق عن[۳۳]

خواجه ابی القاسم النصیرابادی عن[۳۴] خواجه ابی بکر الشبلی عن[۳۵]
سید الطائفة الجنید البغدادی عن[۳۶] سری السقطی عن[۳۷] معروف
الکرخی عن[۳۸] داؤد الطائی عن[۳۹] حبیب العجمی عن[۴۰] الحسن البصری
عن امیر المؤمنین وصی النبی الامین علی ابن ابی طالب رضی الله عنه
عن النبی صلی الله علیه وسلم

السلسلة النقشبندیة المجددیة ۵

بالسند الی مولانا میانجیو نور محمد شاه عن[۱] السید احمد شهید
عن[۲] مولانا عبد العزیز المحدث بن العلامة ولی الله المحدث
الدهلوی عن[۳] والده عن[۴] ابیه الشاه عبد الرحیم عن[۵] السید عبد الله
عن[۶] السید آدم البنوری عن[۷] الامام الربانی الشیخ احمد المجدد
الالف ثانی عن[۸] خواجه باقی بالله عن[۹] خواجه امکنکی عن[۱۰]
والده مولانا محمد درویش عن[۱۱] مولانا محمد زاهد عن[۱۲] خواجه
عبید الله الاحرار الی آخر السند المذکور

---

۱ وفی القول الجمیل محمد باقی والله تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الهادی عفا الله عنه

السلسلۃ النقشبندیۃ الافاقیۃ

اخذھا شیخنا القطب[۲] الفرد الکامل مولانا الشاہ امداد اللہ قدس سرہ عن[۳] مولانا نصیر الدین الدہلوی عن[۴] الشاہ محمد افاق الدہلوی عن[۵] خواجہ ضیاء اللہ عن[۶] خواجہ محمد زبیر عن[۷] خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند الثانی عن[۸] خواجہ محمد معصوم عن[۹] مجدد الالف الثانی الی اخر السند المتقدم

الطریقۃ السہروردیۃ القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن السید اجمل بہرائچی عن السید جلال الدین البخاری عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن والدہ صدر الدین عن والدہ الشیخ بہاء الدین زکریا الملتانی عن امام الطریقۃ الشیخ شہاب الدین السہروردی عن الشیخ ضیاء الدین ابی النجیب السہروردی عن الشیخ وجیہ الدین عبد القاہر السہروردی عن الشیخ ابی محمد بن عبد اللہ عن الشیخ احمد الدینوری عن الشیخ ممشاد علو[۱] الدینوری[۲] عن

---

[۱] علو بکسر العین وسکون اللام وواو موقوف بعدھا بمعنی الاعظم واھل العرب والعراق یعبرون العظماء والفضلاء بھذا الاسم ودینور اسم قصبۃ ۱۲ ملفوظات الشاہ عبد العزیز الدہلوی

(بقیہ صفحہ آیندہ)

سید الطائفۃ جنید البغدادی عن معروف الکرخی الی اٰخر السند

السلسلۃ الکبرویۃ[1] القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ جلال الدین البخاری عن الشیخ حمید الدین السمرقندی عن شمس الدین ابی محمد بن محمود بن ابراہیم بن ادھم عن الشیخ عطاء الخالدی عن الشیخ احمد بابا کمال نخجدی عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن ابی النجیب السہروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الجرجانی عن خواجہ ابی عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن الشیخ علی الرودباری عن الجنید البغدادی الی اٰخر السند۔ والطریقۃ الشطاریۃ منسوبۃ الی الشیخ عبد اللہ الشطار من اولاد شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی رحمہ اللہ تعالٰی وسلسلتہ تصل الی نجم الدین الکبری رحمہ اللہ تعالٰی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الدینوری بکسر الدال المہملۃ وقال السمعانی بفتحہا وسین بہ بجیم وبسکون الیاء المثناۃ من تحتہا وفتح النون والواو وبعدہا راء ہذہ النسبۃ الی دینور وہی بلدۃ من بلاد الجبل عند قرمیسین خرج منہا خلق کثیر اہ ابن خلکان۔ ۱۲

[1] الکبرویۃ طریقۃ منسوبۃ الی الشیخ نجم الدین الکبری رضی اللہ عنہ المتوفی سنۃ ۶۱۸ھ من حاشیۃ افضال رحمانی۔

السلسلة المدارية

بالسند الى السيد اجل عن صاحب هذه الطريقة الشاه بدر الدين[1] بديع
الزمان شاه مدار عن صفور الشامي عن عين الدين الشامي
عن يمين الدين الشامي عن حامل العلم الامام عبد الله عن
اميري المؤمنين ابي بكر الصديق وعلي رضي الله تعالى عنهما عن
خاتم الانبياء والمرسلين حبيب رب العالمين سيدنا ومولانا و
شفيعنا يوم الدين محمد صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين

واخذت الطريقة العلوية العيدروسية والخرقة وتلقين الذكر
عن شيخنا العلامة الفهامة العارف بالله الحسيب النسيب مولانا الحبيب
حسين بن الحبيب محمد الحبشي وهو عن والده عن السيد طاهر
ابن حسين بن طاهر عن السيد حسن بن السيد الجليل عبد الله
الحداد وهو عن والده السيد عبد الله بن علوي الحداد ح
واخذ شيخنا الحبيب حسين الطريقة والخرقة عن العلامة الحبيب

[1] توفي رحمه الله سنة ۸۴۰ھ عن ۱۲۲ سنة ودفن بمكة وقبره مقصد كما يعلم من حاشية فضلي

عيدروس بن عمر صاحب عقد اليواقيت الجوهرية عن مشائخه
المذكورين فيها منهم والده العلامة السيد عمر وعمه العلامة
السيد محمد ابنا عيدروس وهما عن الحبيب عمر وعلوي ابنا احمد
ابن حسن الحداد وهما لبسا الخرقة واخذا التلقين عن جدهما
الحسن بن عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله الحداد
ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن زين بن سميط وهو اخذ
عن الحبيب احمد بن عمر بن حامد المنفر باعلوي عن والده
عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم السيد محمد بن عبد الله
ابن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو عن السيد
عمر بن طه بن عمر البار عن والده طه عن والده السيد عمر البار
عن السيد عبد الله الحداد ومنهم السيد عمر بن محمد بن عمر بن
سميط عن السيد عبد الله بن جعفر مدهر عن الحبيب احمد
ابن زين بن علوي الحبشي عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم
العلامة الشيخ عبد الله باسودان وهو اخذ عن الشيخ الجامع
الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن عمه العارف بالله السيد

حسن بن عمر الباعن ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن الباعلوي
عن السيد عبد الله الحداد ح واخذ شيخنا العلامة ايضا الطريقة
والخرقة عن العلامة السيد محسن بن علوي بن سقاف وهو
اخذ ولبس الخرقة عن العلامة السيد حسن بن صالح البحر عن الحبيب
شيخ بن محمد الجفري عن السيد حسن بن عبد الله الحداد عن
والده السيد عبد الله الحداد والسيد عبد الله الحداد اخذ
الخرقة وتلقن الذكر عن شيخه السيد عقيل بن عبد الرحمن بن محمد
ابن علي بن عقيل بن احمد بن الشيخ ابي بكر السكران وهو عن والده السيد
عبد الرحمن بن محمد عن السيد محمد بن علي بن عبد الرحمن السقاف
عن والده السيد علي بن عبد الرحمن السقاف عن القاضي الفاضل
السيد محمد بن حسن عن السيد احمد بن علوي باحجدب والسيد
محمد بن علي خرد وهما عن الشيخ عبد الرحمن بن علي بن ابي بكر السكران
ابن الشيخ عبد الرحمن السقاف ح والشيخ عبد الله الحداد اخذ الطريقة
ولبس خرقة التصوف ايضا عن الشيخ عمر بن عبد الرحمن العطاس
عن الشيخ الامام السيد حسين بن ابي بكر بن سالم عن اخيه

السيد عمر بن ابي بكر عن والدهما السيد ابي بكر بن سالم عن الشيخ
شهاب الدين احمد بن عبد الرحمن عن والده الشيخ عبد الرحمن بن
الشيخ علي بن ابي بكر السكران بن الشيخ عبد الرحمن السقاف
عن ابيه السيد علي بن ابي بكر عن عمه السيد عمر المحضار
عن ابيه القطب العارف السيد عبد الرحمن السقاف ح والسيد
عبد الله الحداد اخذ ايضا عن السيد محمد بن علوي نزيل مكة
المكرمة عن السيد عبد الله صاحب الوهط عن السيد
شيخ بن عبد الله العيدروس صاحب العقد النبوي عن والده السيد
عبد الله بن شيخ العيدروس وهو اخذ عن عمه القطب السيد
ابي بكر بن عبد الله العيدروس صاحب عدن عن والده السيد
عبد الله بن ابي بكر عن والده السيد ابي بكر السكران عن والده
الشيخ عبد الرحمن السقاف عن والده السيد محمد المعروف بمولى
الدويلة عن عمه السيد عبد الله بالعلوي عن والده ابي عبد الله
السيد علوي بن الفقيه المقدم السيد محمد عن الامام شيخ الاسلام شعيب
ابن حسين الشهير بابي مدين بواسطة الشيخين العارفين الشيخ عبد الله بن علي

المغربي عن عبد الرحمن المقعد بن محمد الحضرمي المغربي وهو اخذ الطريقة وليس
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ الامام ابو بكر
الطرسوسي عن الشيخ ابي بكر الشاشي عن الشبلي واخذها ايضا
عن شيخه الشيخ الكبير العارف بالله تعالى ابو العزائمي وهو اخذ
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ ابو يعقوب السوسي
عن عبد الجليل عن ابي الفضل الجوهري عن والد عبد الله عن
ابي الحسين النوري عن السري ومنهم الشيخ ابو البركات عن
ابي الفضل البغدادي عن احمد الغزالي بسنده واخذها ايضا
عن الشيخ الامام نور الدين علي بن حرزهم بكسر الحاء المهملة
واسكان الراء وهو اخذ الخرقة عن الامام الكبير الشيخ الشهير
ابي بكر محمد بن عبد الله بن العربي المعافري بفتح الميم والعين
المهملة وكسر الفاء عن الامام ابي بكر الشاشي بسنده واخذها
ايضا عن شيخه الامام الفرد الجامع حجة الاسلام الغزالي
الطوسي وهو اخذ الخرقة عن جملة من الاشياخ منهم ابو بكر
السنجي عن ابي علي الفارمدي بسنده الى رويم ثم الى ابي يزيد

ومنهم الشيخ الكبير امام الائمة في زمانه ابو المعالي عبد الملك
ابن ابي محمد الجويني الملقب بامام الحرمين وهو اخذ الخرقة
عن جماعة منهم الشيخ ابو القاسم القشيري بسنده الى
الجنيد ومنهم والد الاجسام وروحا وارضيع لبانه تربية و
فتوحا الشيخ ابو محمد عبد بن يوسف بن عبد الجويني وهو اخذها
عن الشيخ بحر المعارف والعلوم قدوة الاولياء الكرام وزبدة
العلماء الاعلام ابي طالب المكي محمد بن علي بن عطية الحارثي
الواعظ وهو اخذ الخرقة عن عدة اشياخ منهم ابو عثمان المغربي
عن ابي عمر محمد بن ابراهيم الزجاجي عن الجنيد ومنهم
شيخ الشيوخ استاذ الاكابر قدوة ارباب البصائر فخر الدين
ابو بكر دلف بن جحدر الشبلي وهو لبس الخرقة عن سيد الطائفة
الصوفية ابي القاسم الجنيد بن محمد وهو اخذ الخرقة عن جماعة
من المشائخ منهم جعفر الحذاء عن ابي عبد الله عمرو الاصطخري
عن ابي تراب عسكر النخشبي عن حاتم الاصم عن ابي شقيق
البلخي عن ابراهيم بن ادهم عن ابي عمران موسى بن زيد الراعي

عن سيد التابعين اويس بن عمران القرني عن امير المؤمنين
عمر بن الخطاب وعلي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنهما -
واخذ الخرقة الجنيد ايضا عن محمد بن علي القصار بسنده
الى كميل بن زياد وعن ابي سعيد الخراز بسنده الى الامام موسى
الكاظم وبسنده ايضا الى الفضيل بن عياض باسناده الى سيدنا
ابي بكر الصديق رضي الله عنه وعن ابي يزيد البسطامي عن
علي الرضا واخذها الجنيد ايضا عن ابي الخير محمد بن اسماعيل
السنكي بسنده الى معروف الكرخي واخذها الجنيد عن الحارث
المحاسبي بسنده واخذها ايضا عن شيخه وخاله الشيخ الكبير العارف
بالله الشهير ابي الحسن السري بن المغلس بضم الميم وفتح الغين
وكسر اللام المشددة وبعدها سين مهملة السقطي عن جماعة
منهم الامام جعفر الصادق عن الامام علي الرضا ومنهم الشيخ معروف
ابن فيروز الكرخي وهو اخذ الخرقة عن الامام علي الرضا واخذها
ايضا عن الشيخ الامام احد الابدال حبيب بن عيسى العجمي الخراساني
وهو اخذ عن الامام علم التابعين وزبدة الشيوخ ابي سعيد

الحسن البصري عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
عن رسول رب العلمين خاتم الانبياء والمرسلين سيدنا
محمد صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح الامين عن رب العلمين
ح والاستاذ الاعظم الفقيه المقدم اخذ الخرقة وتربي وتادب
بابيه الشيخ علي وعمه علوي وهما تاديا بابيهما محمد صاحب مرباط و
هو تادب بابيه الشيخ علي خالع قسم وهو تادب بوالده علوي بن
محمد وهو تادب بابيه محمد بن علوي وهو تادب بابيه علوي
ابن عبيد الله وهو تادب بابيه عبيد الله بن احمد وهو تاديب
بابيه الشيخ المهاجر احمد بن عيسى وهو تادب بابيه الشيخ عيسى
ابن محمد وهو تادب بابيه محمد بن علي وهو تاديب بابيه علي بن الامام
جعفر الصادق وباخيه موسى الكاظم بن جعفر الصادق والامام
جعفر تادب بوالده الامام محمد الباقر وهو تادب بوالده الامام
زين العابدين ابن الحسين وهو تادب بوالده وعمه سبطي الرسول
ونجلي البتول الحسن والحسين وهما تاديا بابيهما الامام علي بن ابي
طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وعلي رضي الله تعالى عنه

تادب بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ادبنی
ربی فاحسن تادیبی۔

١١ طریقۃ اخری للسلسلۃ العلویۃ

واخذ شیخنا السید عیدروس الطریقۃ العلویۃ عن الشیخ عبد اللہ
ابن احمد باسودان وھو عن الحبیب جعفر بن محمد بن علی بن حسین
ابن عمر العطاس عن الشیخ الامام علی بن حسن بن عبد اللہ بن حسین
ابن عمر العطاس عن جدابیہ الحسین بن عمر بن عبد الرحمن عن والدہ
الحبیب عمر العطاس عن السید حسین بن ابی بکر بن سالم
الی اخر السند المتقدم

١٢ طریقۃ اخری

واخذ الشیخ عبد اللہ باسودان عن الحبیب
عمر بن عبد الرحمن البار عن الشیخ احمد بن قاطن الصنعانی عن السید
یحیی بن عمر مقبول الاھدل عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ صفی الدین
عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیہ الشیخ علی بن عبد القدوس
عن الشیخ عبد الوھاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی عن الشیخ
عبد الکبیر بن محمد بن احمد الحضرمی عن الشیخ عبد الرحمن السقاف

عن والده السيد محمد المشهور بمولى الدويلة الى آخر السند المتقدم

١٣ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر الطريقة العلوية ايضا عن الشيخ العارف المكين الحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين وهو عن الشيخ المعلم عمر بن عبد الله باغريب عن الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى العيدروس عن جده العلامة السيد شيخ بن مصطفى عن السيد العلامة علي زين العابدين ابن السيد مصطفى عن والده السيد مصطفى بن علي زين العابدين بن عبد الله ابن شيخ عن والده السيد علي زين العابدين عن والده السيد عبد الله ابن شيخ عن والده السيد شيخ بن عبد الله عن والده عن عمه القطب السيد ابي بكر العدني الى آخر السند الذي مر.

١٤ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر ايضا عن شيخه السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده السيد حسين عن خاله العلامة السيد عيدروس بن الامام الشيخ الوجيه السيد عبد الرحمن بن العلامة السيد عبد الله بلفقيه عن والده السيد عبد الرحمن وهو عن والده

السيد عبد الله بلفقيه عن الشيخ الجامع للعلوم السيد ابو علوى
محمد بن ابى بكر بن احمد الشلى عن والده السيد ابى بكر عن السيد
الامام احمد بن عمر العيدروس عن والده السيد عمر بن عبد الله
عن والده السيد عبد الله بن علوى عن والده السيد علوى بن
الشيخ عبد الله العيدروس وهو عن اخيه السيد ابى بكر العدنى
الى آخر السند

واخذ الفقير الجامع الخرقة الفقرية ايضا عن العلامة
العارف مولانا الحافظ عبد العزيز الادهونوى عن مولانا المنشى
محمد يسين عن الشاه هداية الحق الاورنگابادى عن الشاه
عبد الله حسين البيجافورى عن الشاه محمد الغوث الثانى عن
وجيه الدين الثانى عن الشاه مرتضى حسين عن الشاه برهان
الدين عن الشاه داد الشاه هاشم دستگير البيجافورى عن الشاه
عبد الله حسين احمد ابادى عن الشاه وجيه الدين الگجراتى عن
الشاه محمد غوث الگواليارى عن الشاه ظهور عن ابى الفتح شاه
هداية الله عن الشاه علاء الدين القاضى القادرى عن

الشاہ عبد الوہاب عن الشاہ عبد الرؤف عن الشاہ محمود القادری
عن الشاہ عبد الغفار عن الشاہ محمد القادری عن الشاہ علی
القادری عن الشاہ جعفر عن احمد شاہ عن ابراہیم الحسینی
عن الشاہ عبد اللہ الحسینی عن السید الشاہ عبد الرزاق
عن السید القطب عبد القادر الجیلانی عن الشیخ ابی سعید
مبارک المخزومی عن ابی الحسن الشیخ علی الھنکاری عن الشیخ یوسف
الطرطوسی عن الشیخ عبد الواحد التمیمی الصدیقی عن الشیخ
عبد العزیز الیمنی عن الشبلی عن جنید البغدادی عن السری السقطی
عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن
الحسن البصری عن علی رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم اجمعین

واعلموا یا اخوانی ان لی اسانید کثیرۃ عن ائمۃ شھیرۃ
لکن قصدی الاختصار والایماء الی ما یحصل بہ الاستبصار
ولنختم بما کان یختم بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما رواھا
عبد اللہ بن عمرو بن العاص وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنھما انھما قالا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو

بهذه الدعوات ونختم بها وهي - اللهم اصلح ذات بيننا واهدنا
سبل السلام واخرجنا من الظلمات الى النور وعافنا في اسماعنا
وابصارنا وازواجنا وذرياتنا ومعاشنا وتب علينا انك انت
التواب الرحيم - اللهم اجعلنا منيبين لنعمتك شاكرين لها يا
ارحم الراحمين - هذا ما اردنا ايراده في اخر هذا الكتاب - والله
تعالى اعلم بالصواب - والحمد لله اولا واخرا ونرجو مولانا
سبحانه وتعالى ان يحسن اخلاقنا ويرزقنا النظر الى وجهه الكريم
في دار الجزاء والنعيم - مع احبابنا وعلائقنا وسائر المسلمين
برحمته وهو ارحم الراحمين وصلى الله تعالى وسلم على سيدنا
محمد الداعي الى النهج القويم - المبعوث متمما لمحاسن الاخلاق
وانه لعلى خلق عظيم - وعلى اله واصحابه ازكى الصلوات وانمى
التسليمات والحمد لله رب الارضين والسماوات

واوصي نفسي واولادي وسائر الاحباب الاطياب - والاصحاب
ذوي الالباب - وكافة المسلمين بتقوى الله تعالى وطاعته في
كل وقت وحال وحين - وامتثال اوامره واجتناب نواهيه

ولزوم خشيته في السر والاعلان - والمواظبة على تلاوة
القرآن مع آدابه وترتيله وكمال تدبره بخلوص الجنان - فانها
من اعظم القربات وافضل المثوبات لاهل الايمان - واوصيهم
ايضا بملازمة السنة السنية - ومهاجرة البدعة الشنيعة - و
مطالعة كتب التفسير والحديث والفقه والرقائق مثل احياء
علوم الدين للامام صاحب الحقائق الشيخ العلامة الغزالي - نفعنا الله
به وبعلومه وبركاته ما دامت الايام والليالي - وينبغي للمؤمن
ان يجاهد في تحصيل العلوم النافعة ويكون تابعا لآثار السلف
الصالح وملازما للسنة والجماعة وملتزما لصحبة المشائخ الكاملين
ومجتنبا عن الصوفية الجاهلين - ولا يترك الصلوات الخمس
بالجماعة - ولا يكون طالبا للشهرة ففيها آفات - بل يكون
كاحد من الناس ولا يكون مقيدا بمنصب ووظيفة ولو كان
محمودا كالقضا والفتوى ولا يكون كفيل احد ولا وصية
ويكون على حذر بان يكون مصاحبا للملوك والامراء والمرد
والنساء والمبتدع والعوام فانهم كالهوام ويكون قليل الكلام

والطعام والمنام وقليل الاختلاط مع الانام عن ابن عباس رضي الله عنهما ـ

اذا كثر الكلام فسكتوني	فان الدين يسلمه الكلام
اذا كثر الطعام فجوعوني	فان القلب يفسده الطعام
اذا كثر المنام فنبهوني	فان العمل ينقصه المنام

ولقائل رحمه الله

لقاء الناس ليس يفيد شيئا	سوى الهذيان من قيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لطلب العلم او اصلاح حال

ويكون ملتزما للخلوة وأكل الحلال ولا يضحك كثيرا لان كثرة الضحك تميت القلب ولا ينظر الى احد بالتحقير ولا يجادل مع الخلق ولا يسئل عن احد ولا يأخذ احدا لخدمته ويخدم المشائخ بالبدن والمال ولا ينكر على افعالهم الا بقصد الاصلاح ولا يغتر بالدنيا واهلها وينبغي ان يكون قلبك محزونا ومغموما وباذنك من يضيا وعينك باكية وعملك خالصا ودعاؤك بتضرع ولباسك خلقا وفقرك وفقاء الفقراء وبضاعتك الفقه ومونسك الحق واوصيهم باجتناب الهوى

قال تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى
فان الجنة هى المأوى فعلم منه ان تارك الهوى فى روضة
من رياض الجنة واوصيهم ان لا يتركوا قرأة سورة يس لاسيما
بعد صلوة الفجر ففى ذلك الكفاية من المضار ودفع المكاره
ورد الحديث انها قلب القرآن وسورة الملك كل ليلة قبل النوم
والواقعة فانها امان من الفاقة ويقرأ دبر كل صلوة سورة الاخلاص
عشر مرات ففى الدر المنثور عند مسند ابى يعلى انه اخرج عن
جابر ابن عبد الله رضى الله عنه قام رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث خصال من جاء بهن مع الايمان دخل الجنة من اى
باب شاء وتزوج مع الحور العين حيث شاء وذكر منها من
قرأ فى دبر كل صلوة مكتوبة قل هو الله احد عشر مرات اهـ والاولى
الصلوة والسلام على سيد الانام فهو يكفى الهموم وتغفر به الذنوب
والاثام

والحاصل انى اجزت بهذا الكتاب لمن ادرك حياتى من العلماء
العاملين لينفع الله به الاقطار ونظمت به خصائص السنة

فى القرى والامصار وبرو واعنى جميع ماذكرته فى هذه الورقات
وكذا غيره مما يجوز لى روايته بشرطه المعتبر عند ائمة الحديث
والاثر من مقروء ومسموع ومجاز اجازة خاصة وعامة ومناولة
ومكاتبة ومراسلة من منقول ومعقول وفروع واصول
ومن تاليف وتخريج وتصنيف وجميع كتب القرأت والتفسير
والحديث والفقه للائمة الاربعة رضى الله تعالى عنهم وغير ذلك
من كل العلوم وسائر الفنون والمسلسلات مما اخذته ودريته
او وجدته او رويته نعوذ بالله من شرور انفسنا وسيئات
اعمالنا وطهر الله قلوبنا من النفاق واعمالنا من الرياء وجعل سعينا
مشكورا وعملنا مبرورا وذنبنا مغفورا انه على ما يشاء قدير
وبالاجابة جدير ٭

وههنا فوائد وافادات تنشط لسمعها الاذان و
تفرح بالاطلاع عليها الاذهان

فائدة عظيمة — فى ذكر اسماء الاعلام الذين اجاز والمن ادرك
حياتهم اولا هل عصرهم

(۱) العلامة ابن حجر المكي المتوفى سنة ۹۹۵ او سنة ۹۷۳ - قال في
آخر مسانيده والحاصل اني اجزت لمن ادرك حياتي من المسلمين
على مذهب من يرى ذلك من ائمة المحدثين المتقدمين والمتاخرين
المشهور ذلك والعمل به فيما بينهم في القديم والحديث انتهى

(۲) الامام الجلال السيوطي المتوفى سنة ۹۱۱ قال ابن حجر المكي في
مسانيده ما نصه - شيخ مشائخنا بالاجازة الخاصة وشيخنا بالاجازة
العامة لانه اجاز لمن ادرك حياته وانى ولدت قبل وفاته
بنحو ثلاث سنين فكنت ممن شملته اجازة حافظ عصره باتفاق
اهل مصره الجلال السيوطي انتهى

(۳) الامام محي الدين محمد بن علي بن عربي الحاتمي - قال في اجازته التي كتبها لبعض ملوك وقته ما نصها بسم الله الرحمن الرحيم وبه ثقتي الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين - اقول وانا محمد بن علي بن العربي الحاتمي وهذا لفظي استخرت الله تعالى واجزت السلطان الملك المظفر بهاء الدين غازي ابن الملك العادل المرحوم انشاء الله تعالى

ابی بکر بن ایوب وأولاده ولمن ادرک حیاتی الروایة عنی من جمیع ما رویته عن اشیاخی الخ ثم ذکر اسماء اشیاخه۔ نقله العیاشی رح فی النصف الاول من کتاب رحلته۔

(۴) الامام القاضی زکریا المتوفی سنة ۹۲۶ھ۔ وقد اجاز من ادرک حیاته کتابة وتلفظها۔ قال العیاشی رحمه الله تعالی فی النصف الاول من رحلته۔

(۵) العلامة الشیخ مصطفی زین الدین ابو البرکات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن الایوبی الانصاری الحنفی الدمشقی المتوفی سنة ۱۲۰۵ھ اجاز لاهل عصره ولمن ادرک جزءا من حیاته بجمیع مرویاته کما قاله العلامة ابن عابدین فی ثبته وقد رأیته فی اجازة منه للسید محمد کمال الدین الغزی مفتی الشافعیة بدمشق۔

(۶) العلامة الشمس محمد بن احمد الرملی۔ تلمیذ الشیخ زکریا الانصاری۔

(۷) العلامة الشیخ علی البشراملسی۔ یروی عن الرملی

بالاجازة العامة فان الرملي اجاز اهل عصره وكان اذ ذاك عمر الشبراملسي اربع سنين

(٨) العلامة الشيخ عابد السندي شيخ مشائخنا

(٩) العلامة الشيخ السيد عبد الرحمن الاهدل مفتي زبيد

(١٠) العلامة الشيخ مصطفى فتح الله البيروتي

(١١) العلامة الشيخ ابراهيم الكوراني - ممن اجاز اهل عصره - ذكره العلامة ابن عابدين في ثبته ناقلا من القول السديد باتصال الاسانيد ثبت الشهاب احمد المليني فانه قال فيه وقد اخبرني باذنه لاهل عصره الشيخ محمد بن الطيب المغربي نزيل المدينة المنورة وهو ثقة ثبت والله اعلم اه

(١٢) العلامة الشيخ فالح المدني - صاحب حسن الوفا لاخوان الصفا

(١٣) العلامة الشيخ يوسف بن اسماعيل بن يوسف بن اسماعيل ابن محمد ناصر الدين النبهاني صاحب التصانيف الكثيرة والتاليف المفيدة الشهيرة -

(١٤) العلامة الشيخ محمد عثمان بن عبد السلام المدني الدغستاني

(١٥) العلامة الشيخ السيد عبد الحي بن السيد عبد الكبير

الکتانی الفاسی المغربی المالکی۔

(۱۶) العلامۃ الشیخ محمد بن ناصر شیخ حسین بن محسن الانصاری اجاز لمن ادرک حیاتہ وللاولاد الصغار نقلہ شیخی احمد جمال المکی فی معجمہ ص ۴۳ النفح المسکی

فائدۃ عزیزۃ۔ فی ذکر اسماء الاثبات التی ذکر فیہا العلماء الاعلام اسانیدھم واسماء اشیاخھم واتصالاتھم الی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام غیر الاسماء التی ذکرتھا فی آخر الحصۃ الثانیۃ من ھذا الکتاب

(۱) برکۃ الدنیا والاخری فی الاجازۃ الکبری۔ للسید عبد الرحمن الاھدل۔

(۲) ریاض الجنۃ فی اسانید الکتاب والسنۃ۔

(۳) الارشاد لمھمات الاسناد للعلامۃ ولی اللہ المحدث الدھلوی

(۴) حسن الوفا لاخوان الصفا۔ للعلامۃ فالح ابن محمد السنوسی المالکی الطاھری المدنی۔

(۵) مدارج الاسناد۔ للعلامۃ القاضی ارتضا علیخان الصفوی تلمیذ الشیخ عمر بن عبد الکریم۔

(٦) فتح القوى للصراط المستوى الى اسانيد العلامة الحبيب الحسين العلوى للعلامة الحافظ عبد الله بن محمد غازى الحنفى المكى

(٧) مقاليد الاسانيد - ثبت الشيخ عيسى المغربى -

(٨) صلة الخلف بموصول السلف ثبت الشيخ محمد بن سليمان الروداني المغربي المكى المتوفى بدمشق سنة ١٠٩٦ هـ

(٩) ثبت الشيخ عبد الباقى البعلى الدمشقى المقرى الحنبلى والد الشيخ محمد بن المواهب الدمشقى المتوفى سنة ١١٢٦ هـ

(١٠) منتخب الاسانيد - ثبت الشيخ البابلى

(١١) اتحاف الفرقة الفقرية الوفية - باسانيد الخرقة الصوفية للشيخ العجيمى -

(١٢) كنز الرواة المجموع من جواهر المجاز ويواقيت المسموع ثبت الشيخ ابى مهدى عيسى الثعالبى الجعفرى المتوفى بمكة سنة ١٣٠٨ هـ

(١٣) ثبت الشبراوى - للشيخ العلامة عبد الله بن محمد الشبراوى

(١٤) الامداد بمعرفة علو الاسناد - للشيخ المحدث عبد الله بن سالم البصرى المكى المتوفى بها سنة ١١٣٤ هـ

(١٥) لقط اللآلى من الجواهر الغوالى - للشيخ امام اللغة والحديث السيد محمد بن محمد مرتضى الزبيدى وهو فى اسانيد شيخه محمد الحفنى

(١٦) واسطة العقد الفريد - المنظوم مما تناثر من فرائد جواهر الاسانيد للشيخ عباس بن محمد بن احمد بن العلامة السيد رضوان المدنى الشافعى -

(١٧) ثبت العلامة الحافظ احمد جمعة الشافعى البجيرمى - شيخ حسن ابن درويش القوسينى الشافعى الازهرى البصير بقلبه

(١٨) الدر السنية فيما علا من الاسانيد الشنوانية - ثبت الشيخ محمد بن على الشنوانى المدرس بالجامع الازهر - شيخ الشيخ مصطفى المبلط المصرى -

(١٩) المنح البادية فى الاسانيد العالية - للشيخ محمد بن عبد الرحمن الفاسى شيخ ابراهيم بن عبد القادر الرياحى

(٢٠) ثبت الشيخ احمد بن عبد الفتاح الملوى الشافعى الازهرى -

(٢١) شميم البارق من ديم المهارق - ثبت الشيخ فالح بن محمد السنوسى المالكى المذكور وحسن الوفا ثبته ايضا لكن اختصره من هذا الثبت الكبير

(٢٢) ثبت الشيخ احمد بن الحسن الجوهري الخالدي الشافعي الازهري

(٢٣) اعلام ائمة الاعلام واساتيذها بما لنا من المرويات واسانيدها للعلامة الشريف جعفر ابن الشريف ادريس الكتاني المالكي الحسني الفاسي المدني -

(٢٤) اسعاف المريدين باسانيد الصحبة والمشابكة والتلقين - للشيخ العجيمي -

(٢٥) ثبت الشيخ محمد بن عبد الرحمن الكزبري -

(٢٦) ثبت الشيخ عبد الرحمن الكزبري -

(٢٧) اصح الاسانيد للشيخ محمد گل الكابلي المرادآبادي -

(٢٨) منحة الفتاح القاطر باسانيد السادات الاكابر للعلامة السيد عيدروس بن عمر -

(٢٩) ثبت العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوي شيخ الشيخ مراد بن يعقوب الانصاري -

(٣٠) اتحاف الاكابر باسناد الدفاتر للامام القاضي الشوكاني

(٣١) الدر الفريد في معرفة الاسانيد للشيخ حسن بن علي النظيري النعماني

القدوسی الگنگوهی (صغیر)

(۳۲) بغیۃ الطالبین - ثبت الشیخ احمد بن محمد التحلی المکی المتوفی بھا سنہ ۱۱۳۳ھ -

(۳۳) ثبت الشیخ محمد سعید المدراسی مفتی المحکمۃ العالیہ فی الحیدرآباد الدکن (صغیر جدا)

(۳۴) اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمن للعلامۃ الشیخ احمد جمال المکی (صغیر)

(۳۵) المعجم المفہرس والجامع المؤسس - للامام ابن حجر العسقلانی

فہارس جلیلۃ - فی ذکر بعض اسماء کتب السلاسل والمسلسلات

(۱) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی بن ابی طالب - للامام الجزری -

(۲) الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

(۳) القول الجمیل - کلاھما لولی اللہ المحدث الدھلوی -

(۴) ضیاء القلوب لمولانا شیخ المشائخ الحافظ الحاج امداد اللہ

(۵) مسلسلات الشیخ محمد بن عقیلۃ المسماۃ بالفوائد الجلیلہ

(٦) جياد المسلسلات للامام السيوطي۔

(٧) مسلسلات العلامة الفاوقجي الطرابلسي۔

(٨) مسلسلات الامام السخاوي۔

(٩) مسلسلات العلامة الكوراني۔

(١٠) الروضة المكللة في الاحاديث المسلسلة للشيخ عبيد الله بن القاضي صبغة الله المدراسي۔

(١١) نظام الزبرجد في اربعين المسلسلة بالحمد للشيخ ابراهيم۔

(١٢) مسلسلات العلامة النجم الغيطي تلميذ شيخ الاسلام زكريا۔

(١٣) مسلسلات الشيخ عز الدين بن فهد المسمى بالعقود الغوالي۔

(١٤) المواهب السنية في مسلسلات امام الحنفية۔

(١٥) اتحاف النفوس الزكية في سلاسل السادة النقادية۔

(١٦) نشر الروائح الندية بسلاسل السادة الاحمدية للشيخ حسن العجيمي۔

(١٧) اتصال الرحمات الالهية في المسلسلات النبوية۔

(١٨) نشر المعطار في اسانيد جملة من الاحزاب والاذكار للشيخ العجيمي۔

(١٩) بهجة السنية في آداب الطريقة النقشبندية للخاني۔

خاتمة

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا
الله - واشكره شكرا جميلا على اختتام هذا الثبت المبارك -
اللهم لك الحمد بقدر عظمة ذاتك حمدا يليق لذاتك - اسئلك
بوجهك الكريم ان تصلي وتسلم على قائد ركب الانبياء المكرمين
وافضل الخلق اجمعين - حامل لواء الاعلى ومالك ازمة المجد
الاسنى روح جسد الكونين وعين حياة الدارين
الجليل الاعظم والحبيب الاكرم سيدنا محمد وعلى آله واصحابه
بقدر عظمة ذاتك وعدد معلوماتك ومداد كلماتك في
كل وقت وحين واعطه الوسيلة واجزه عنا ما انت اهله
وما هو اهله امين - واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين
حصل الفراغ من تبييضه مستقبلا بالقبلة الشريفة - يوم الجمعة
المبارك سيد الايام - وذلك ليلتين مضتا من النصف
الاول من الشهر الثاني من العام الخامس من العشر السادس
من المائة الرابعة من الالف الثاني من هجرة من هو دينه ايمان

كتبه فقير عفو ربه ذى الايادى خادم العلم والسنة ابو
سعيد محمد عبد الهادى ابن الحاج محمد عبد الكريم بن الشيخ
احمد المدراسى وطنا والحيدرابادى مسكنا والحنفى مذهبا
والماتريدى معتقدا والطفيلى على بساط كرم المولى محتقرا
ذليلا عفى الله عنه وعن مشائخه وعن والديه وعن جميع
المسلمين برحمته وهو ارحم الراحمين وصلى الله على سيدنا
محمد واله وصحبه وسلم تسليما والحمد لله رب العلمين

يا خالق الخلق طورا بعد اطوار	يا عالم السر من جهر واضمار
اغفر لكاتبه ايضا لمالكه	والمستعير له ان رد والقارى
وارزق مرتبه يارب مغفرة	يوم الحساب ولا تحرقه بالنار

تقريظ العلامة الفهامة فقيه الزمان شيخى المتورع مولانا
الحاج محمد عبد الرحيم ناظم المدرسة المسماة بالمفيد عام
الواقعة بوانمبارى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الاسناد من الدين ولولا الاسناد
لقال من شاء ما شاء في الدين المتين - والصلوة والسلام
على اشرف المرسلين سيدنا محمد وآله وصحبه ومن تبعهم
اجمعين باحسان الى يوم يجمع الله تعالى فيه الاولين
والآخرين اما بعد فاني طالعت كتابا في علم الاسناد
الذي الفه وجمعه ورتبه الشيخ الحافظ العالم الواعظ
مولانا الحاج الفقيه النبيل الحبر الجليل المولوى محمد عبد الهادي
ادام الله تعالى فيضه الى يوم التنادي فوجدته محتويا
حافلا في اسناد العلوم لا سيما في اسناد كتب علوم
الدين الذي خصه الله تعالى هذه الامة مرحومة
واني اظن مؤلفه قد سعى في هذا الباب سعيا جميلا
موفورا والله تعالى اسأل ان يجعل سعيه المنيف
سعيا مشكورا - قاله بفمه ورقمه بقلمه العبد الضعيف
محمد عبد الرحيم عفى عنه سنة ۱۳۵۵ھ

تقريظ العلامة عمدة الزمان الفائق بين الاقران
الفاضل الاوحد الاديب المفرد مولانا المفتي محمد تميم
ابن محمد المدراسي ادام الله افاضاتهم العلية وافاداتهم السنية

بسم الله الرحمن الرحيم

لقد جمع الاسناد عمدة حافظ ... وزبدة واعظ وكان عليما
يعلم وتجويد القراءة جيدا ... وذا في مجال الوعظ بان فخيما
وقد حج بيت الله زاد نبيه ... وفي مكة قد كان ذاك مقيما
وقد اخذ الاسناد من اهل مكة ... ومن طيبة بالجد جاء سليما
له من نظام الملك سلطان دكن ... وظائف وعظ دائما ونعيما
وذا عبدها دينا ونافع قومنا ... بيوم وليل ناصحا وكليما
كتابا جميلا بل جليلا لانه ... حوى جل اثبات فصار ضخيما

جزى الله عنا كل من كان نافعا
جزاء جميلا وافرا وعظيما

قطعۂ تاریخ طبع کتاب تقریب المراد طبعزاد شاعرِ بلاغت نہاد
نیّرِ برجِ لیاقت کوہرِ درجِ فصاحت حضرت اُستاذی مولانا
جلیل صاحب نوّاب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہٗ استاذ
اعلیٰ حضرت حضور پُر نور نظام خلد اللہ ملکہٗ الیٰ یوم القیام

کیا مقدس ہے کتاب لاجواب	جسپہ قدسی کرتے ہیں آنکھوں سی صاد
ہیں مصنف اسکے فخر الواعظیں	پاک دل پاکیزہ سیرت خوش نہاد
عبد ہادی عالم فقہ و حدیث	مصحفِ باری تعالےٰ جنکو یاد
حاجی و قاری بھی خوش آواز بھی	انکسار طبع اس پر مستزاد
ان کی یہ تصنیف ہو مقبول عام	یا خدائے ذوالمنن رب العباد
فیض سے اس کے وہ پھیلے روشنی	جس سے ہوں پُر نور امصار و بلاد
مصرعِ تاریخ لکھ روشن جلیل	ہے سراج دین یہ تقریب المراد
	۱۳۴۶ ف

جناب یس - جے عبدالغفور صاحب اجراپہ بجواڑہ

جناب نورالله صاحب والا جاہی قطبی گوڑہ حیدرآباد

محترمہ ہمشیر جناب شیخ محمود صاحب صوفی بلندہ

جناب حاجی شیخ ابراہیم صاحب وکیل بیدر

جناب نورالدین صاحب قطبی گوڑہ حیدرآباد

محترمہ زوجہ حاجی بسم الله خانصاحب چوراہا جنبی

جناب حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب حاجی محمد مدنی صاحب سوداگر جام باغ حیدرآباد

جناب وسیٹہ صاحب اجراپہ کاوم پیٹ

جناب حاجی محمد یٰسین صاحب سوداگر عثمان گنج حیدرآباد

جناب محمد اکبر صاحب انجن ڈرائیور بجواڑہ

جناب شیخ حسین صاحب اجر روغن گاز عثمان گنج حیدرآباد

جناب حاجی محمد عبدالعزیز صاحب جیٹرار سکاچی گوڑہ

جناب عبدالکریم خانصاحب توپخانہ گوشہ محل

جناب سید صلاح الدین صاحب چشتی نلگری

جناب سید ولی الله حسینی صاحب ال تلقدار پنگیہ

جناب محمد بسم الله خانصاحب تحصیلدار توپخانہ گوشہ محل

جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی بلندہ

جناب سید الطاف حسین صاحب سرس بیت نگر

جناب حکیم صبیح الدین صاحب سلطان باغ حیدرآباد

جناب حاجی ابراہیم صاحب سوداگر بیگم بازار

جناب محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

محترمہ ہمشیرہ مولوی محمد عبدالصمد خانصاحب چوراہا جنبی

جناب حاجی محبوب علی صاحب سابق مددگار کوتوالی

جناب افضل حسین صاحب توپخانہ گوشہ محل

جناب نورالدین صاحب صدیقی حال بازار خان

جناب شیخ میراں صاحب بلندہ

جناب منشی عبدالوہاب صاحب ٹانڈور

جناب محمد اسحٰق صاحب منشی صدر محاسبی حیدرآباد

جناب غالب خان صاحب بلندہ

جناب محمد عبدالحکیم صاحب ولد جناب محمد قاسم صاحب

جناب عبدالعلیم صاحب

جناب ڈاکٹر عظیم خانصاحب بڑی مسجد

محترمہ ہمشیرزادی جناب محمد قاسم صاحب بلندہ

جناب سید ابراہیم صاحب شاہ ہاجر چرم بڑی مسجد

محترمہ والدہ مولوی عبدالصمد خانصاحب چوراہا جنبی حیدرآباد

محترمہ جناب سید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نظامیہ حیدرآباد

جناب حاجی اکبر علی خاں صاحب کاغذی گوڑہ حیدرآباد

جناب غلام رسول صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب محمد حنیف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب حاجی قاری جمیل خانصاحب توپخانہ گوشہ محل

جناب محمد خاں صاحب

جناب ڈاکٹر حاجی سید عبداللطیف صاحب کاچیگوڑہ

جناب حافظ سید اکبر حسین صاحب امام مسجد بلندہ

جناب محمد مخدوم صاحب منشی محمد قاسم صاحب

جناب الف خان صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد

جناب کپتان صاحب

جناب سید برہان الدین صاحب انسپکٹر پولیس

جناب کریم الدین صاحب ذاکر اسپاں رسالہ بخوش

جناب حاجی محمد عبدالت خانصاحب شکر کوٹھا

جناب سید قاسم الدین صاحب امین کوتوالی

جناب محمد عبدالقوی صاحب طالبعلم واعظ چوراہا جنبی

جناب ڈاکٹر خانصاحب توپخانہ گوشہ محل حیدرآباد

جناب شہاب الدین صاحب چوڑی بازار

جناب حافظ عبدالرحمن صاحب امام مسجد عثمان گنج

جناب احمد الله صاحب فرزند جناب قاسم صاحب بلندہ

محترمہ ہمشیرزادی جناب شیخ محمود صاحب صوفی

جناب منشی محمد اکبر صاحب جام باغ حیدرآباد

محترمہ زوجہ فرزند غالب خانصاحب بلندہ

حامداً ومصلیاً ومسلماً

کتاب ھادی المسترشدین الی اتصال المسندین

تالیف و تصنیف حضرت حاج حافظ قاری مولانا عبدالہادی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ زمناً طویلاً

یہ علم الاسناد کی ایک جامع کتاب ہے۔ یہ وہ اہم ترین فن شریف ہے کہ جس پر تمام اسلامی روایات کا دارومدار ہے۔ خصوصاً علم حدیث سے اس کا گہرا تعلق ہے کیونکہ بغیر اس (سند) کے کوئی روایت قبول نہیں کیا جاسکتی۔ اور یہی وہ فن جلیل ہے کہ جس نے حدیث اور غیر حدیث میں امتیاز پیدا کر دیا۔

مولانا مظلہ نے یہ کتاب کیا تالیف فرمائی گویا کہ پھر از سر نو علماء سلف کی یاد تازہ کر دی۔ جنہوں نے اس فن لطیف کی تحصیل میں نہایت تن دہی اور انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ اور اس فن کی اہمیت کا انھوں نے جس قدر احساس کیا اس کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ انھوں نے ایک جید سند کی تحصیل میں دور دور دراز مقامات کے دشوار گزار راہ کو طے کر کے مسافرت کی تکالیف اٹھائیں حقیقت یہ ہے کہ یہ فن اسلامی تعلیم کی ان خصوصیات میں سے ہے جس کو دنیا کی کوئی متمدن قوم کا سلسلہ تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔

لیکن جب سے علوم اسلامیہ کو تنزل ہوا اور لوگوں کا وہ علمی شغف نہ رہا تو یہ علم بھی بالکل نسیا منسیا ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مشکل سے ایسے افراد نکلیں گے وہ بھی علماء جو علم الاسناد سے واقف ہوں یا کوئی مسلسل مرفوع روایت سنا سکیں۔ افسوس کہ آج مسلمان اپنے ذاتی مفاد اور دیگر اقوام کی کورانہ تقلید کا قلادہ پہن کر اپنی خصوصیات اور اپنی ان اسلامی روایات کو جس میں انکی اقتدا دی اور معاشی زندگی کے ہر شعبہ پر اصولاً روشنی ڈالی گئی تھی بھلا بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترقی کا راز اگر مضمر ہے تو صرف اپنی خصوصیات کے تحفظ اور اپنی تعلیم کے اظہار میں ہے چنانچہ یہ روز روشن کیطرح ہویدا ہے کہ اظہار میں وہ مسلمان جنہوں نے زمانہ کی نیرنگیاں اور موجودہ سوسائٹی کے ماحول سے متاثر ہو کر زمانہ کا ساتھ دیا اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنی اسلامی خصوصیات سے منہ موڑا انھوں نے کیا ترقی کی بخلاف اسکے وہ غیر مہذب قومیں جو تہذیب کے نام سے بھی ناآشنا تھیں اور پینسوں صدائیں کسی انکے کانوں میں بھی نہ پہونچی تھیں انہوں نے اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کے اسلاف کے لائف سے سبق سیکھ کر جو ترقی کی وہ ظاہر ہے کہ آج بہت سی چیزوں میں ہم سے سبقت لیگئیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے گم گشتگان طریق ہدایت کیلئے اسلامی خصوصیات میں سے ایک نہ پیش کر کے موجودہ مسلمانوں کے لئے ایک شعاع ہدایت قائم کر دی جسکی روشنی میں وہ اپنی خصوصیات سے کسی قدر واقف ہو سکیں۔ اس رسالہ کی مختصر اور اجمالی کیفیت یہ ہے کہ تین مضامین پر مشتمل ہے۔ (۱) سب سے پہلے مولانا موصوف نے روایت کے مسلسل اور مرفوع کرنے کی غرض سے اپنے ان اشیاخ اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے علم کی دولت حاصل کی اور انکی مفصل اور مختصر حالات لکھ کر دور حاضرہ کے مذاق کے لحاظ سے اور بھی اسکو حسن و بالا کر دیا۔ (۲) تفسیر حدیث مذاہب اربعہ کی مشہور و مستند معتبر کتابوں کا اتصال سند کے مصنفین تک پہنچایا ہے۔ (۳) ان تمام احادیث شریفہ کا ذکر فرمایا ہے جو عالی اور جید سند رکھتی ہیں اور انکا سلسلہ آنحضرت صلعم یا صحابی تک مسلسل پہنچا ہے اور اس الخصوص اس حصہ میں جو جید و غریب کیا گیا ہے کہ مسلسل احادیث تمام عالم اسلامی میں طرز عجیب کے تھے کر دیا ہے مثلاً ایک حدیث کی روایت اپنے حنفی شیخ سے کی ہے تو تمام سند میں احناف ہی کی روایت اور اگر شافعی سے روایت ہے تو آخر سند تک تمام راوی شافعی ہیں اسطرح مالکی و حنبلی ہے روایت ہے "علی" ذالک اس صنعت سے مصری اور نجدی سے نجدی اور ہندی سے ہندی آخر تک اسی طرح یہ کتاب کیا تصنیف کیا ہے کہ علم کی روح وجد کر رہی ہے اور اسکے مطالعہ سے جو لطف فرحت و انبساط قلب پیدا ہوتا ہے وہ دیکھنے والے ہی کا دل جانتا ہے پس ہمارے نزدیک اس رسالہ کا ہر مسلمان کے پاس ہونا اور ہر طالب علم کے زیر مطالعہ رہنا ضروری ہے اور ہم جو کچھ تعریف کریں تو بجا اور نسخہ بے بہا و بدیع المثال کہیں تو روا ہے۔ خصوصیت کیساتھ طالبان و شیفتگان علوم دینیہ کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے کہ وہ علم حدیث کی تحصیل کیساتھ علم الاسناد کی اہمیت کو بھی پہچانیں اور تسلسل مرفوع روایتیں یا کم از کم اکابر کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست ہو جائے واللہ الموفق والمعین۔ ۱۲ شیخ محمد عفا اللہ عنہ وعن والدیہ مہتمم مطبع عنایت کن حیدرآباد دکن من الشر والفساد۔